سنن نسائی (مترجم)

تالیف:

امام ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی رحمہ اللہ

(م ۳۰۳ھ/۹۱۵ء)

ترجمہ:

مولانا دوست محمد شاکر۔ مولانا حافظ محمد عبدالستار قادری

اَلرُّبُعُ الثَّانِي مِنْ تَرْجَمَةِ كِتَابِ النَّسَائِي

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الصِّيَامِ — روزوں کا بیان

بَابُ وُجُوبِ الصِّيَامِ — روزہ فرض ہونے کے بارے میں باب

۲۰۹۲ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخْبِرْنِي مَاذَا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا قَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الصِّيَامِ قَالَ صِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا قَالَ أَخْبِرْنِي بِمَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ مِنَ الزَّكَاةِ فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِشَرَائِعِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ وَالَّذِي أَكْرَمَكَ لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ شَيْئًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ أَوْ دَخَلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ۔

سیدنا حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ جس کے بال بکھرے ہوئے تھے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ارشاد فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ شانہ نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا پانچ نمازیں۔ اور ساتھ نفل جو ادا کرو گے (وہ فرض نہیں)۔ پھر اس نے عرض کیا کہ مجھے ارشاد فرمائیے اللہ نے مجھ پر کتنے روزے فرض کیے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا ماہ رمضان المبارک کے روزے اور ان کے علاوہ جو ادا کرو گے وہ نفل ہیں۔ پھر اس نے عرض کیا مجھے ارشاد فرمائیے کہ اللہ نے مجھ پر کتنی زکوٰۃ فرض کی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے احکام بتائے۔ اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت بخشی میں اس سے زیادہ اور کم نہ کروں گا جتنا اللہ نے فرض فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر اس نے سچ کہا تو نجات پائی اور جنت میں داخل ہوگا۔

نوٹ: اس حدیث سے روزے کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ (بقرہ) جو شخص تم میں سے رمضان المبارک کو پائے تو وہ روزے رکھے۔ روزے کو فرض اعتقادی قرار دیتی ہیں آیات شریفہ اور احادیث متواتر کا اور صحابہ کرام کے اجماع کا انکار ہے کیونکہ آیات و احادیث روزے کی فرضیت پر دال ہیں۔ یہ حکم کہ انکار کرنے والا کافر ہے ...

۲۰۹۳ عَنْ أَنَسٍ قَالَ نُهِينَا فِي الْقُرْآنِ أَنْ نَسْأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَانَ يُعْجِبُنَا أَنْ يَجِيءَ الرَّجُلُ الْعَاقِلُ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَيَسْأَلَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ أَتَانَا رَسُولُكَ فَأَخْبَرَنَا أَنَّكَ تَزْعُمُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ أَرْسَلَكَ قَالَ صَدَقَ قَالَ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہمیں قرآن مجید کے حکم کے مطابق سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بے ضرورت سوال کرنا منع فرمایا۔ تو اگر کوئی عقلمند شخص دیہات سے آکر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتا تو ہمیں بھلا معلوم ہوتا۔ اتفاقاً ایک دیہات کا رہنے والا شخص حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا پیغام پہنچانے والا ہمارے پاس آیا اور اس نے ہمیں بتایا کہ

فَمَنْ خَلَقَ السَّمَاءَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَمَنْ
خَلَقَ الْأَرْضَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَمَنْ نَصَبَ
فِيهَا الْجِبَالَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَمَنْ جَعَلَ
فِيهَا الْمَنَافِعَ قَالَ اللّٰهُ قَالَ فَبِالَّذِي
خَلَقَ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَنَصَبَ فِيهَا
الْجِبَالَ وَجَعَلَ فِيهَا الْمَنَافِعَ ٭ آللّٰهُ
أَرْسَلَكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ
أَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ
وَلَيْلَةٍ قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي
أَرْسَلَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ
قَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا زَكَاةَ
أَمْوَالِنَا قَالَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي
أَرْسَلَكَ آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ
فَقَالَ وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ
شَهْرٍ فِي كُلِّ سَنَةٍ قَالَ صَدَقَ
قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ ٭ آللّٰهُ
أَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ
وَزَعَمَ رَسُولُكَ أَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ
مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ
صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِي أَرْسَلَكَ
آللّٰهُ أَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ
قَالَ فَوَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ
لَا أَزِيدَنَّ عَلَيْهِنَّ شَيْئًا وَلَا
أَنْقُصُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
لَئِنْ صَدَقَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ۔

آپ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ نے آپ کو بھیجا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس نے سچ کہا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ آسمان کو کس نے پیدا فرمایا۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اس نے عرض کیا زمین کو کس نے پیدا کیا آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہ نے پھر اس نے عرض کیا۔ پہاڑوں کو زمین میں کس ہستی نے گاڑا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہ نے۔ پھر اس نے عرض کیا ان میں طرح طرح کے پھل اور میوے جیسے فوائد کس نے پیدا کیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ جل جلالہ نے۔ پھر اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آسمان اور زمین کی تخلیق فرمائی۔ اور اس میں پہاڑ گاڑے کیے اور اس میں انسانوں کے لیے طرح طرح کے فوائد رکھے کیا اللہ جل جلالہ نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں۔ پھر اس نے عرض کیا کہ آپ کے پیغام پہنچانے والے نے ہم کو حکم دیا کہ ہم پر رات اور دن میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس نے سچ فرمایا۔ اس نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا کیا اللہ جل جلالہ نے آپ کو ان نمازوں کا حکم فرمایا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں پھر اس نے عرض کیا آپ کے پیغام پہنچانے والے نے یہ کہا ہے کہ ہم پر ہمارے مالوں میں زکوٰۃ فرض ہے آپ نے فرمایا سچ ہے اس نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا کیا آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے آپ نے فرمایا ہاں پھر اس نے عرض کیا کہ آپ کے پیغام رساں نے یہ حکم دیا کہ ہم پر سال میں ایک ماہ کے روزے فرض ہیں آپ نے فرمایا کہ سچ ہے اس نے عرض کیا اس ہستی کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ..... کیا اللہ جل جلالہ نے آپ کو روزوں کا حکم کیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں۔ پھر اس نے عرض کیا۔ آپ کے پیغام پہنچانے والے نے ہم سے فرمایا۔ کہ ہم پر استطاعت رکھتے ہوئے بیت اللہ کا حج فرض ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا سچ کہا۔ اس نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر ارسال فرمایا۔ اللہ نے آپ کو حج کا حکم فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں۔ اس نے عرض اس ذات کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے میں ان احکام کو پورا کروں گا نہ اس سے زیادہ کروں گا نہ کم۔ جب وہ پیٹھ پھیر کر چلا تو آپ نے ارشاد فرمایا اگر اس شخص نے سچ کہا تو جنت میں داخل ہوگا

نوٹ: مذکورہ بالا احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ سوال کرنے والے ضمام بن ثعلبہ تھے اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ جنت کے استحقاق کے لیے اگر سنت و نوافل ادا نہ کیے جائیں تو صرف فرائض ادا کرنا ہی کافی ہے۔

۲۰۹۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ فَقَالَ لَهُمْ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا لَهُ هٰذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قُلْتُ لَهُ هٰذَا الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي سَائِلُكَ يَا مُحَمَّدُ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدَنَّ فِي نَفْسِكَ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ أَنْشُدُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللّٰهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک شخص اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اس نے اونٹ کو مسجد میں بٹھایا۔ بعد میں اسے باندھ دیا پھر اس نے لوگوں سے دریافت کیا کہ تم میں سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون ہیں؟ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام کے درمیان تکیہ لگائے بیٹھے تھے ہم نے عرض کیا کہ یہ شخص جو سفید رنگ کے تکیہ لگائے ہوئے ہیں۔ اس شخص نے کہا اے عبدالمطلب کے بیٹے میں نے تجھے جواب دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا

(میں نے) جواب دیا پھر اس شخص نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ اور سختی سے دریافت کروں گا آپ اس سے برا نہ مانیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو کچھ تم چاہو دریافت کرو۔ اس نے عرض کیا میں آپ کو آپ کے اور آپ سے پہلے لوگوں کے پروردگار کی قسم دیتا ہوں کیا آپ کو اللہ نے تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے اور آپ نے ارشاد فرمایا ہاں اے خدا! اس نے کہا میں آپ کو خداوند قدوس کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں اے خدا۔ پھر اس نے عرض کیا کیا اللہ نے آپ کو سال بھر میں ماہ رمضان المبارک میں روزے رکھنے کا حکم صادر فرمایا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا یا اللہ ہاں۔ پھر اس نے عرض کیا کیا اللہ نے آپ کو امیروں سے مال لے کر غریبوں میں تقسیم کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے؟ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا اللہ ہاں۔ تب اس شخص نے عرض کیا میں نے اس دین پر یقین کیا جسے آپ لائے ہیں اور میں اپنی قوم کے پیچھے رہ جانے والے لوگوں کا قاصد ہوں۔ میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے اور سعد بن بکر کی قوم میں سے ہوں۔

۲۰۹۳ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُلُوسٌ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَهُوَ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا لَهُ هٰذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَبْتُكَ قَالَ الرَّجُلُ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي

سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ أَنْشُدُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللّٰهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ اللّٰهَ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ إِنِّي آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ خَالَفَهُ عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ [illegible]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَصْحَابِهِ جَاءَهُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ قَالَ أَيُّكُمُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالُوا هَذَا الْأَمْغَرُ الْمُرْتَفِقُ قَالَ حَمْزَةُ الْأَمْغَرُ الْأَبْيَضُ مُشْرَبٌ حُمْرَةً فَقَالَ إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشْتَدٌّ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ قَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ قَالَ أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ وَرَبِّ مَنْ بَعْدَكَ آللّٰهُ أَرْسَلَكَ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْ أَمْوَالِ أَغْنِيَائِنَا فَتَرُدَّهُ عَلَى فُقَرَائِنَا قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنِ اثْنَيْ عَشَرَ شَهْرًا قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكَ بِهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ يَحُجَّ هَذَا الْبَيْتَ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي آمَنْتُ وَصَدَّقْتُ وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک دفعہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ہمراہ تشریف فرما تھے۔ اسی دوران گاؤں کا رہنے والا ایک باشندہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے دریافت کیا کہ تم میں سے عبد المطلب کا بیٹا کون ہے۔ لوگوں نے کہا یہ شخص جو گورے رنگ کے تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے تشریف فرما ہیں۔ حمزہ نے کہا امغر کے معنی سفید سرخی مائل کے ہیں۔ اس نے کہا کہ میں آپ سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں اور قدرے سختی سے دریافت کروں گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو تمہارا دل چاہے دریافت کیجئے۔ اس نے عرض کیا۔ میں آپ کو آپ کے پروردگار اور آپ سے پہلے لوگوں اور بعد والوں کے پروردگار کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اللہ جل جلالہ نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے اللہ۔ ہاں۔ پھر اس نے عرض کیا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا آپ کو دن رات میں پانچ نمازیں پڑھنے کا حکم اللہ نے فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ ہاں۔ پھر اس نے عرض کیا میں آپ کو اللہ کی ذات کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا آپ کو اللہ نے امیروں سے صدقے لے کر غریبوں میں تقسیم کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں اے اللہ۔ پھر اس نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ بارہ مہینوں میں سے اس ماہ کے روزے رکھیں۔ آپ نے فرمایا ہاں اے اللہ۔ پھر اس نے پوچھا کیا آپ کو اللہ نے حکم فرمایا ہے کہ جو استطاعت رکھتا ہو وہ بیت اللہ کا حج کرے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ ہاں۔ پھر اس شخص نے کہا کہ میں ایمان لایا اور تصدیق کی اور میں ضمام بن ثعلبہ ہوں۔

بَابُ الْفَضْلِ وَالْجُوْدِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان میں زیادہ سخاوت کرنے کا بیان

۲۰۹۹ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيْلُ وَكَانَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے۔ اور تمام اوقات میں سے آپ سب سے زیادہ سخاوت رمضان المبارک

جِبْرِيلُ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ۔

میں فرماتے جب جناب جبرئیل علیہ السلام آپ سے ملتے۔ اور سیدنا حضرت جبرئیل علیہ السلام رمضان المبارک کی ہر رات کو آپ سے ملاقات فرماتے۔ اور قرآن کا دور کرتے سارا دن کہا کہ آپ ملی کی سخاوت بادِ مرسلہ سے بھی بڑھ جایا کرتی۔ ایسی تیز ہوا کہ ایک ہوا تیزی اور تیزی سے چل جاتی ہے اسی طرح آپ کے دست مبارک سے مال نکل جاتا اور جیسے ہی آپ اسے تقسیم فرما دیتے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لَعْنَةٍ تُذْكَرُ وَكَانَ إِذَا كَانَ قَرِيبَ عَهْدٍ بِجِبْرِيلَ يُدَارِسُهُ كَانَ أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ حَدِيثُ يُونُسَ بْنِ يَزِيدَ وَأَدْخَلَ هَذَا حَدِيثًا فِي حَدِيثٍ

(۲۱۰۰) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی ایسی لعنت نہیں فرمائی جو بیان کی جائے۔ اور جب حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ دور کا وقت نزدیک ہوتا تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم بادِ مرسلہ سے بھی زیادہ سخی ہوتے۔ ابو عبدالرحمن نسائی فرماتے ہیں کہ یہ روایت غلط ہے اور صحیح یونس بن یزید کی روایت ہے اور اس روایت میں ایک دوسری حدیث داخل ہو گئی ہے کہ ایک حدیث دوسری حدیث میں داخل ہو گئی ہے۔

بَابُ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کی فضیلت کا بیان

۲۱۰۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ۔

(۲۱۰۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ماہ رمضان المبارک آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

۲۱۰۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَصُفِّدَتِ الشَّيَاطِينُ۔

(۲۱۰۲) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

بَابُ ذِكْرِ الِاخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيهِ

حدیث ہذا میں زہری پر اختلاف

۲۱۰۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ۔

(۲۱۰۳) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

۲۱۰۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ

(۲۱۰۴) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیئے

أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ ۔

جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں، اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

٢١٠٥ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

٢١٠٦ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ النَّارِ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ ۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

٢١٠٧ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذَا رَمَضَانُ قَدْ جَاءَكُمْ تُفَتَّحُ فِيْهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغَلَّقُ فِيْهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُسَلْسَلُ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ ۔ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيْثُ خَطَأٌ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارے پاس رمضان المبارک کا یہ ماہ مقدس آ پہنچا ہے، اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین زنجیروں سے جکڑ دیئے جاتے ہیں۔ عبدالرحمٰن نسائی نے کہا یہ روایت غلط ہے۔

ذِكْرُ الْإِخْتِلَافِ عَلٰى مَعْمَرٍ فِيْهِ

حدیث ہذا میں معمر پر راویوں کے اختلاف کا ذکر

٢١٠٨ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ فِيْ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ عَزِيْمَةٍ وَقَالَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَسُلْسِلَتْ فِيْهِ الشَّيَاطِيْنُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے مقدس ماہ میں تراویح پڑھنے کی رغبت دلاتے مگر واجب نہ فرماتے، اور آپ ارشاد فرماتے کہ جب رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے ہیں اور شیاطین کو زنجیروں سے جکڑ دیا جاتا ہے۔

٢١٠٩ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِيْنُ

ترجمہ حدیث گزرا صرف جنت کی جگہ لفظ رحمت ہے۔

٢١١٠ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاكُمْ رَمَضَانُ شَهْرٌ مُبَارَكٌ فَرَضَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ تُفَتَّحُ فِيْهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغَلَّقُ فِيْهِ أَبْوَابُ الْجَحِيْمِ وَتُغَلُّ فِيْهِ مَرَدَةُ الشَّيَاطِيْنِ لِلّٰهِ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِنْ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمہارے پاس رمضان المبارک کا ماہ آیا ہے۔ اللہ جل جلالہ نے تم پر اس کے روزے فرض کیے ہیں اور اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں، اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شریر شیاطین جکڑ دیئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے اس میں ایک ایسی

أَلْفِ شَهْرٍ مَنْ حُرِمَ خَيْرَهَا فَقَدْ حُرِمَ۔

۲۱۰۷ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ عُدْنَا عُتْبَةَ بْنَ فَرْقَدٍ فَتَذَاكَرْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ فَقَالَ مَا تَذْكُرُونَ قُلْنَا شَهْرَ رَمَضَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَتُغَلُّ فِيهِ الشَّيَاطِينُ وَيُنَادِي مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ هَلُمَّ وَيَا بَاغِيَ الشَّرِّ أَقْصِرْ۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ

۲۱۰۸ عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ كُنْتُ فِي بَيْتٍ فِيهِ عُتْبَةُ بْنُ فَرْقَدٍ فَأَرَدْتُ أَنْ أُحَدِّثَ بِحَدِيثٍ وَكَانَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّهُ أَوْلَى بِالْحَدِيثِ فَحَدَّثَ الرَّجُلُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي رَمَضَانَ تُفْتَحُ فِيهِ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَتُغْلَقُ فِيهِ أَبْوَابُ النَّارِ وَيُصَفَّدُ فِيهِ كُلُّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَيُنَادِي مُنَادٍ كُلَّ لَيْلَةٍ يَا طَالِبَ الْخَيْرِ هَلُمَّ وَيَا طَالِبَ الشَّرِّ أَمْسِكْ۔

الرُّخْصَةُ فِي أَنْ يُقَالَ لِشَهْرِ رَمَضَانَ رَمَضَانُ

۲۱۰۹- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ۔

(ترجمہ پیچھے گزر چکا ہے صرف جنت کی جگہ لفظ رحمت ہے)

ہے جو ہزار راتوں سے افضل اور بہتر ہے جو اس کے ثواب سے محروم رہا پس وہ محروم رہا۔

حضرت عرفجہ فرماتے ہیں کہ ہم عتبہ بن فرقد کی عیادت کو گئے تو وہاں ہم نے رمضان المبارک کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا تم کس چیز کا ذکر کرتے ہو؟ ہم نے بتایا کہ رمضان المبارک کے ماہ مقدس کا۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ آپ یہ ارشاد فرماتے تھے۔ رمضان المبارک میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اور ایک پکارنے والا ہر رات پکارتا ہے کہ اے بھلائی اور نیکی کے طلبگار اور زیادہ نیکی کر۔ اور اے برائی کے طلبگار رک جا۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ حدیث ہذا میں غلطی ہوئی ہے۔

سیدنا حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک ایسے گھر میں تھا جس میں عتبہ بن فرقد موجود تھے۔ تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث بیان کرنا چاہی۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک ایسا شخص تھا جو حدیث شریف بیان کرنے کا زیادہ مستحق تھا۔ اس شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث بیان کی کہ آپ نے رمضان المبارک کے ماہ مقدس کے متعلق فرمایا۔ کہ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور ہر شیطان سرکش قید کر دیا جاتا ہے۔ اور ایک پکارنے والا ہر رات پکارتا ہے کہ اے نیکی کرنے والے نیکی کر اور اے بدی کے خواستگار بدی کو کم کر۔

ماہ رمضان المبارک کو فقط رمضان کہنے کی اجازت

(نوٹ) محققین علماء کے اس حدیث شریف میں تین اقوال ہیں۔ ایک تو یہ کہ صرف رمضان نہیں کہنا چاہیے بلکہ ماہ رمضان کہنا چاہیے۔ کیونکہ رمضان اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔ امام بخاری کے نزدیک صرف رمضان کہنے میں کوئی قباحت نہیں۔ ایک اور قول کے مطابق جہاں پر قرینہ موجود ہو وہاں پر صرف رمضان المبارک کہنا درست ہے۔ مثلاً یہ کہنا کہ ہم نے رمضان المبارک

کے روزے رکھے، اور یہ کہنا کہ رمضان آیا یا گیا غلط ہے۔

٢١١٣ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ صُمْتُ رَمَضَانَ وَلَا قُمْتُهُ كُلَّهُ وَلَا أَدْرِي كَرِهَ التَّزْكِيَةَ أَوْ قَالَ لَا بُدَّ مِنْ غَفْلَةٍ وَرَقْدَةٍ اللَّفْظُ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ

سیدنا حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص اس طرح نہ کہے کہ میں نے رمضان المبارک کے روزے رکھے اور اس میں عبادت کی راتوں کو نماز پڑھی۔ مجھ کو معلوم نہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہنا کیوں بُرا جانا۔ شاید اس وجہ سے کہ انہوں نے اپنی تعریف کرنا بُرا جانا کہ کچھ نہ کچھ غفلت یا نیند ضرور پائی گئی ہوگی۔ یہ الفاظ عبیداللہ کے ہیں (یعنی سارے رمضان میں عبادت کہاں ہوگی۔)

٢١١٤ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ إِذَا كَانَ رَمَضَانُ فَاعْتَمِرِي فِيهِ فَإِنَّ عُمْرَةً فِيهِ تَعْدِلُ حَجَّةً۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انصاری عورت سے فرمایا۔ کہ جب رمضان المبارک کا مقدس ماہ آئے تو اس میں عمرہ کیجئے۔ کیونکہ رمضان شریف میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے۔

نوٹ: مصنف علیہ الرحمۃ نے ان دونوں احادیث شریفہ میں شہر رمضان المبارک کی بجائے صرف رمضان فرمایا۔

اِخْتِلَافُ أَهْلِ الْآفَاقِ فِي الرُّؤْيَةِ

اگر مختلف علاقوں کے لوگ چاند دیکھنے میں اختلاف کریں

٢١١٥ عَنْ كُرَيْبٍ أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ مَتَى رَأَيْتُمْ فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قَالَ أَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ قُلْتُ نَعَمْ وَرَآهُ النَّاسُ فَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ قَالَ لٰكِنْ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا أَوْ نَرَاهُ فَقُلْتُ أَوَلَا نَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَأَصْحَابِهٖ قَالَ لَا هٰكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت کریب سے مروی ہے کہ آپ کو حضرت ام الفضل نے معاویہ بن ابی سفیان کے پاس شام بھیجا۔ آپ فرماتے ہیں کہ میں شام میں آیا، اور آپؓ کا کام کیا۔ اسی دوران رمضان المبارک کا چاند نظر آیا۔ اور میں شام ہی میں تھا۔ میں نے جمعۃ المبارک کی رات کو چاند دیکھا۔ پھر میں رمضان المبارک کے آخر میں مدینہ شریف پہنچا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے دریافت کیا اور چاند کا ذکر کیا۔ اور پوچھا کہ تم نے چاند کب دیکھا۔ میں نے جواب دیا کہ ہم نے جمعۃ المبارک کی رات کو چاند دیکھا۔ آپؓ نے فرمایا کیا تم نے جمعۃ المبارک کی رات کو چاند دیکھا۔ میں نے عرض کیا۔ ہاں، دوسرے لوگوں نے بھی دیکھا اور سب نے روزہ رکھا اور معاویہ نے بھی روزہ رکھا۔ فرمایا۔ لیکن ہم نے تو ہفتہ کی رات کو چاند دیکھا اور ہم تیس پورے ہونے تک مسلسل روزے رکھیں گے یا چاند دکھائی دے۔ میں نے کہا آپ حضرت معاویہؓ اور آپ کے ساتھیوں کے چاند دیکھنے کا خیال نہ کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں

عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کرنے کا حکم فرمایا ہے

تشریح: یعنی چاند دیکھ کر روزے شروع کریں۔ اور چاند دیکھ کر روزے ختم کریں۔ اگر چاند دکھائی نہ دے تو تیس پورے کریں۔ مدینہ منورہ سے شام کا فاصلہ تقریباً ڈیڑھ سو کلومیٹر سے زیادہ ہے۔ لہذا اتنی دوری کا بھی اختلاف ہو سکتا ہے۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ دور دراز کے علاقوں میں اگر چاند دیکھا جائے تو ان کا فیصلہ دوسروں کے نزدیک ہو تو اعتبار ہو سکتا ہے۔

بَابُ قَبُولِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ الْوَاحِدِ عَلَى هِلَالِ شَهْرِ رَمَضَانَ رمضان المبارک کا چاند دیکھنے کے ایک شخص کی گواہی قبول

۲۱۱۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَأَيْتُ الْهِلَالَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ نَعَمْ فَنَادَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْ صُومُوا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دیہات کا رہنے والا ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں نے چاند دیکھا۔ آپ نے پوچھا کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور بھیجے ہوئے ہیں۔ اس نے کہا ہاں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزے رکھنے کی منادی کرا دی۔

۲۱۱۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبْصَرْتُ الْهِلَالَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَا بِلَالُ أَذِّنْ فِي النَّاسِ فَلْيَصُومُوا غَدًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا کہ میں نے رات کو چاند دیکھا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا تو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور بھیجے ہوئے ہیں۔ اس نے عرض کیا ہاں تو آپ نے فرمایا اے بلال لوگوں میں اعلان کر دو کہ کل روزہ رکھیں۔

۲۱۱۸ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلٌ

۲۱۱۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ مِصِّيصِيٌّ قَالَ أَنْبَأَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ مُرْسَلٌ

ترجمہ ہو گیا

۲۱۲۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ فِي الْيَوْمِ الَّذِي يُشَكُّ فِيهِ فَقَالَ أَلَا إِنِّي جَالَسْتُ أَصْحَابَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلْتُهُمْ وَإِنَّهُمْ حَدَّثُونِي أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عبد الرحمن بن زید بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک شک والے دن کو خطبہ ارشاد فرمایا۔ تو فرمایا کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی صحبت میں رہا اور ان سے دریافت کیا انہوں نے حدیث شریف بیان کی کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ چاند دیکھ کر روزے

قَالَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ وَانْسُكُوا لَهَا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَتِمُّوا ثَلَاثِينَ وَإِنْ شَهِدَ شَاهِدَانِ فَصُومُوا وَأَفْطِرُوا۔

رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور حج میں اسی طرح عمل کرو اگر آسمان پر بادل ہو تو تیس دن پورے کرو۔ البتہ اگر دو گواہ چاند دیکھنے کی گواہی دیں (اور آسمان پر بادل ہوں) تو روزہ رکھو یا افطار کرو۔

كَمَالُ شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ إِذَا كَانَ غَيْمٌ

بادل کی صورت میں شعبان کے تیس دن پورے کرنا

وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ

ابو ہریرہ سے راویوں کے اختلاف کا ذکر

۲۱۲۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمُ الشَّهْرُ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے افطار کرو اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تیس روزے پورے کرو۔

۲۱۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَةِ الْهِلَالِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا ثَلَاثِينَ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے افطار کرو اگر بادل چھائے ہوئے ہوں تو تیس روزے پورے کرو۔

۲۱۲۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَصُومُوا ثَلَاثِينَ يَوْمًا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو پھر جب چاند دیکھو تو روزے ختم کرو اگر بادل چھا جائے تو تیس روزے پورے کرو۔

۲۱۲۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور پھر جب چاند دیکھو تو ختم کرو اور جب بادل آ جائے تو تم تیس پورے کرنے کا اندازہ کرو۔

۲۱۲۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَقَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدِرُوا لَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کا بیان فرمایا تو ارشاد فرمایا جب تک چاند نہ دیکھو روزے نہ رکھو اور جب تک چاند نہ دیکھو روزے ختم نہ کرو۔ اگر بادل آ جائے تو اندازہ کرو

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ

حدیث هذا میں عبیداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پر راویوں کا اختلاف

٢١٢٦ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تک چاند نہ دیکھو روزے نہ رکھو اور جب تک چاند نہ دیکھو روزے رکھنا ختم نہ کرو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو اس کا اندازہ کر لو۔

٢١٢٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهِلَالَ فَقَالَ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَعُدُّوا ثَلَاثِينَ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند کا تذکرہ فرمایا تو ارشاد فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب پھر چاند دیکھو تو روزے ختم کر دو اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن پورے کر لو۔

ذِكْرُ اخْتِلَافٍ عَلَى عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

حدیث ابن عباس میں عمرو بن دینار پر راویوں کا اختلاف

٢١٢٨ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے ختم کرو، اور اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن کی گنتی پوری کر لو۔

٢١٢٩ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَجِبْتُ مِمَّنْ يَتَقَدَّمُ الشَّهْرَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ میں اس شخص پر حیران ہوں جو رمضان المبارک کی ابتداء سے پہلے روزے رکھتا ہے، حالانکہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو۔ اور جب چاند دیکھو تو روزے ختم کرو۔ مطلع ابر آلود ہو تو تیس دن کی گنتی پوری کر لو۔

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى مَنْصُورٍ فِي حَدِيثِ رِبْعِيٍّ فِيهِ

ربعی کی روایت میں منصور پر راویوں کا اختلاف

٢١٣٠ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَهُ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثُمَّ صُومُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ قَبْلَهُ۔

سیدنا حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تک چاند نہ دیکھو رمضان المبارک کے روزے نہ رکھو۔ یا شعبان کے تیس دن پورے کر لو۔ پھر روزے رکھو یہاں تک کہ چاند دیکھو یا تیس روزے پورے کر لو اس سے پہلے۔

۲۱۲۱ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ حَتَّى تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ أَوْ تَرَوُا الْهِلَالَ ثُمَّ صُومُوا وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ رمضان المبارک سے پہلے روزے نہ رکھو جب تک کہ گنتی پوری نہ کر لو یا چاند دیکھ پھر روزے رکھو اور اس وقت تک افطار نہ کرو جب تک چاند دیکھ لو یا تیس روزے پورے نہ کر لو۔

۲۱۲۲ عَنْ رِبْعِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَتِمُّوا شَعْبَانَ ثَلَاثِينَ إِلَّا أَنْ تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ صُومُوا رَمَضَانَ ثَلَاثِينَ إِلَّا أَنْ تَرَوُا الْهِلَالَ قَبْلَ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت ربعی سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور پھر جب چاند دیکھو تو روزے ختم کرو اگر مطلع ابر آلود ہو تو تم شعبان کے تیس روزے پورے کرو۔ مگر جب چاند اس سے قبل دیکھو پھر رمضان کے تیس روزے رکھو مگر یہ کہ چاند اس سے پہلے دیکھو۔

۲۱۲۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابٌ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چاند دیکھ کر روزے رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزے ختم کرو اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل حائل ہو جائے تو تم تیس دن کی گنتی پوری کر لو۔ اور مہینے سے پہلے روزے نہ رکھو۔

۲۱۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَصُومُوا قَبْلَ رَمَضَانَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَتْ دُونَهُ غَيَابَةٌ فَأَكْمِلُوا ثَلَاثِينَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رمضان المبارک سے پہلے روزے نہ رکھو۔ بلکہ چاند دیکھ کر روزے رکھو اور جب تم چاند دیکھو تو روزے ختم کرو۔ اگر بادل حائل ہو جائے تو تم تیس دن مکمل کر لو۔

كَمِ الشَّهْرُ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِي الْخَبَرِ عَنْ عَائِشَةَ

ایک ماہ کتنے دن کا ہوتا ہے

(اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں زہری پر راویوں کے اختلاف کا بیان)

۲۱۲۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَقْسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَدْخُلَ عَلَى نِسَائِهِ شَهْرًا فَلَبِثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَقُلْتُ أَلَيْسَ قَدْ كُنْتَ آلَيْتَ شَهْرًا فَعَدَدْتُ الْأَيَّامَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کے پاس ایک ماہ تک نہ جانے کی قسم کھائی اس کے بعد انتیس دن ٹھہرے رہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور پرنور

تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا آپ نے ایک ماہ تک کیلئے قسم کھائی تھی۔ اور گنتی کے لحاظ سے ابھی صرف انتیس روز گزرے ہیں۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایک ماہ بھی انتیس دن ہوسکتے ہیں۔

۲۱۳۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ أَزَلْ حَرِيْصًا أَنْ أَسْأَلَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ عَنِ الْمَرْأَتَيْنِ مِنْ أَزْوَاجِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ قَالَ اللّٰهُ إِنْ تَتُوْبَا إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا وَسَاقَ الْحَدِيْثَ وَقَالَ فَاعْتَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ حِيْنَ أَفْشَتْهُ حَفْصَةُ إِلَى عَائِشَةَ تِسْعًا وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً قَالَتْ عَائِشَةُ وَكَانَ قَالَ مَا أَنَا بِدَاخِلٍ عَلَيْهِنَّ شَهْرًا مِنْ شِدَّةِ مَوْجِدَتِهٖ عَلَيْهِنَّ حِيْنَ حَدَّثَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ حَدِيْثَهُنَّ فَلَمَّا مَضَتْ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ لَيْلَةً دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ فَبَدَأَ بِهَا فَقَالَتْ لَهٗ عَائِشَةُ إِنَّكَ قَدْ كُنْتَ آلَيْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَدْخُلَ عَلَيْنَا شَهْرًا وَإِنَّا أَصْبَحْنَا مِنْ تِسْعٍ وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً نَعُدُّهَا عَدَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُوْنَ لَيْلَةً۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ مجھے اس بات کا اشتیاق تھا کہ میں جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ان دو بیویوں کے متعلق دریافت کروں جن کا تذکرہ اللہ جل شانہ نے اس آیت شریفہ میں فرمایا ہے۔ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ الخ اور آخر تک حدیث شریف بیان کی۔ اور فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انتیس دن تک اپنی عورتوں کو اس بات کی وجہ سے چھوڑ دیا جو حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ظاہر فرما دی۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضور نے فرمایا تھا میں ان عورتوں کے پاس پورے ایک ماہ تک نہیں جاؤں گا کیونکہ آپ کو بہت غصہ تھا جب اللہ رب العزت نے ان کا حال آپ کو بتلایا جب انتیس راتیں گزر گئیں۔ تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایک ماہ تک نہ آنے کی قسم کھائی تھی۔ اور ابھی انتیس راتیں گزری ہیں ہم گن رہے تھے۔ اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک ماہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے۔

ذِكْرُ خَبَرِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْهِ

اس بارے میں سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت

۲۱۳۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَتَانِيْ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جناب حضرت

السلام فقال الشهر تسع وعشرون يوما۔

جبرائیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک ماہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔

۲۱۳۸ عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهر تسع وعشرون يوما۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک ماہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔

۲۱۳۹ عن سعد بن أبي وقاص عن النبي صلى الله عليه وآله وسلم أنه ضرب بيده على الأخرى وقال الشهر هكذا وهكذا وهكذا ونقص في الثالثة إصبعا۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک دوسرے ہاتھ پر مارا اور ارشاد فرمایا۔ مہینہ یہ ہے یہ ہے اور یہ ہے۔ اور تیسری دفعہ آپ نے ایک انگلی کم کر لی یعنی مہینہ انتیس روز کا ہے۔

۲۱۴۰ عن سعد بن أبي وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهر هكذا وهكذا وهكذا يعني تسعة وعشرين۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہینہ اتنے اتنے دن کا ہوتا ہے (آپ نے انگلیوں سے گنا اور تیسری دفعہ ایک انگلی کو نہیں گنا یعنی مہینہ انتیس روز کا۔

۲۱۴۱ عن محمد بن سعد بن أبي وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهر هكذا وهكذا وهكذا وصفق محمد بن عبيد بيديه ينعتها ثلاثا ثم قبض في الثالثة الإبهام في اليسرى۔

سیدنا حضرت محمد بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہینہ اتنے اتنے دنوں کا ہوتا ہے۔۔۔ اور یہ ہے۔ حدیث بیان کے راوی محمد نے تین دفعہ بتلایا اور پھر تیسری دفعہ اپنے بائیں ہاتھ کا انگوٹھا بند کر لیا۔

۲۱۴۲ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهر يكون تسعة وعشرين ويكون ثلاثين فإذا رأيتموه فصوموا وإذا رأيتموه فأفطروا فإن غم عليكم فأكملوا العدة۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مہینہ انتیس روز کا ہوتا ہے اور تیس روز کا ہوتا ہے۔ جب تم چاند دیکھو تو روزے رکھو اور جب چاند دیکھو تو روزے ختم کرو اگر بادل آجائے تو گنتی پوری کرو۔

۲۱۴۳ عن عبد الله بن عمر يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الشهر تسع وعشرون۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ مہینہ انتیس دنوں کا ہوتا ہے۔

۲۱۴۴ عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إنا أمة أمية

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہم امی

لا نكتب ولا نحسب الشهر هكذا وهكذا وهكذا ثلاثا حتى ذكر تسعا وعشرين۔

جماعت ہیں، ہم حساب وکتاب نہیں جانتے مہینہ یوں ہے۔ اور اس طرح اسے ذکر کیا گیا ہے، حتیٰ کہ آپ نے انتیس دن ذکر فرمایا۔

٢١٢٥ عن ابن عمر يحدث عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إنا أمة أمية لا نحسب ولا نكتب والشهر هكذا وهكذا وهكذا وعقد الإبهام في الثالثة والشهر هكذا وهكذا وهكذا تمام الثلاثين۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم ان پڑھ گروہ ہیں ہم حساب وکتاب نہیں جانتے مہینہ میں اتنے دن ہوتے ہیں اور اس طرح آپ نے اپنے انگوٹھے کو تیسری دفعہ بند کر لیا۔ اور فرمایا مہینہ اتنے دنوں کا ہے۔ اتنے دنوں کا ہے یعنی آپ نے پورے تیس گنے (یعنی کبھی انتیس دنوں کا ہوتا ہے، اور کبھی تیس دنوں کا ہوتا ہے)

٢١٢٦ عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الشهر هكذا وهكذا ونعت شعبة عن صفة ابن عمر أنه تسع وعشرون فيما حكى من صنيعه مرتين بأصابع يديه ونقص في الثالثة إصبعا من أصابع يديه۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مہینہ یہ ہے۔ اور حضرت شعبہ علیہ الرحمہ نے نقل کیا۔ آپ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔ اس طرح پر کہ آپ نے دوبارہ اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کے اشارہ سے گنا۔ اور تیسری دفعہ ایک انگلی بند کر لی۔

٢١٢٧ عن ابن عمر يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الشهر تسع وعشرون۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ ایک ماہ کبھی انتیس دن ہوتے ہیں۔

الحث على السحور

سحری کھانے کی فضیلت

٢١٢٨ عن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تسحروا فإن في السحور بركة۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

٢١٢٩ عن عبد الله قال تسحروا۔

اس روایت میں سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ آپ نے فرمایا سحری کھایا کرو۔

٢١٣٠ عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم تسحروا فإن في السحور بركة۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

٢١٣١ عن أبي هريرة قال قال رسول الله

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

صلى الله عليه وسلم تسحروا فان في السحور بركة۔

مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

۲۱۵۲ عن ابي هريرة قال تسحروا فان في السحور بركة۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

فائدہ: کیونکہ سحری کھانے سے روزہ دار خوش رہتا ہے۔ طاقت پیدا ہوتی ہے۔ نیز سحری کا وقت عبادت اور دعا کے لیے بھی موزوں ہے۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں ؎

نہ چھوڑ اے دل فغان صبح گاہی
اماں شاید ملے اللہ ھو سے

۲۱۵۳ عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال تسحروا فان في السحور بركة۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

۲۱۵۴ عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
۲۱۵۵ تسحروا فان في السحور بركة۔

ترجمہ ابھی اوپر گزرا۔

تأخير السحور

سحری کھانے میں دیر کرنے کی فضیلت

۲۱۵۶ عن زر قال قلنا لحذيفة اي ساعة تسحرت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هو النهار الا ان الشمس لم تطلع۔

فائدہ: یعنی فجر قریب ہو گئی تھی۔

سیدنا حضرت زر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت حذیفہ سے دریافت کیا آپ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت سحری کی۔ آپ نے فرمایا۔ دن ہو گیا تھا۔ مگر سورج نہیں نکلا تھا۔

۲۱۵۷ عن زر بن حبيش قال تسحرت مع حذيفة ثم خرجنا الى الصلوة فلما اتينا المسجد صلينا ركعتين واقيمت الصلوة وليس بينهما الا هنيهة۔

سیدنا حضرت زر بن حبیش رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ سحری کھائی پھر ہم نماز پڑھنے نکلے جب ہم مسجد میں آئے تو دو رکعتیں پڑھیں اور تھوڑی دیر کے بعد نماز کیلئے تکبیر ہوئی۔

۲۱۵۸ عن صلة بن زفر قال تسحرت مع حذيفة ثم خرجنا الى المسجد فصلينا ركعتي الفجر ثم اقيمت الصلوة فصلينا۔

سیدنا حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت حذیفہ کے ہمراہ سحری کھائی اس کے بعد ہم نماز پڑھنے کیلئے نکلے تو فجر کی سنتیں پڑھیں اتنے میں نماز کی تکبیر ہوئی اور ہم نے نماز پڑھی۔

قدر ما بين السحور وبين صلوة الصبح

نماز فجر اور سحری کے درمیان وقت

٢١٥٩ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً۔

سیدنا حضرت زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سحری کھائی بعد ازاں نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ حضرت انس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا نماز اور سحری میں کتنا فاصلہ ہوتا تھا۔ آپ نے فرمایا جتنی دیر میں آدمی پچاس آیات کی تلاوت کرے۔

بَابٌ۔ ذِكْرُ اخْتِلَافِ هِشَامٍ وَسَعِيْدٍ عَلٰى قَتَادَةَ فِيْهِ

قتادہ کی روایت میں ہشام اور سعید کا اختلاف

٢١٦٠۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا إِلَى الصَّلٰوةِ قُلْتُ زَعَمَ أَنَّ أَنَسًا الْقَائِلُ مَا كَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الرَّجُلُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کی۔ اس کے بعد ہم نماز پڑھنے کے لیے اٹھے۔ شاید حضرت انس رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ دونوں میں کتنا فاصلہ تھا۔ آپ نے فرمایا اتنا جتنی دیر میں ایک آدمی پچاس آیات پڑھے۔

٢١٦١ عَنْ أَنَسٍ قَالَ تَسَحَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ ثُمَّ قَامَا فَدَخَلَا فِي صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقُلْتُ لِأَنَسٍ كَمْ كَانَ بَيْنَ فَرَاغِهِمَا وَدُخُوْلِهِمَا فِي الصَّلٰوةِ قَالَ قَدْرُ مَا يَقْرَأُ الْإِنْسَانُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کی۔ بعد ازاں دونوں کھڑے ہو گئے اور صبح کی نماز پڑھنے لگے۔ حضرت قتادہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ نماز اور کھانے سے فراغت حاصل کرنے کا وقفہ کتنا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اتنی دیر جتنا آدمی پچاس آیات تلاوت کرے۔

٢١٦٢ عَنْ أَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فِيْنَا رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السُّحُوْرَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ السُّحُوْرَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِيْ يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السُّحُوْرَ قُلْتُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

سیدنا حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ ہم میں حضور پر نور کے صحابہ کرام میں سے دو ایسے ہیں۔ ایک شخص تو روزہ جلدی افطار کرتا ہے۔ اور سحری دیر میں کھاتا ہے اور دوسرا افطار دیر میں کرتا ہے۔ اور سحری جلدی کھاتا ہے۔ آپ نے پوچھا وہ شخص کون ہے جو افطار جلدی کرتا ہے۔ اور سحری دیر سے کھاتا ہے میں نے عرض کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کرتے تھے۔

٢١٦٣ عَنْ أَبِيْ عَطِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ فِيْنَا رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ

سیدنا حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت

وَيُؤَخِّرُ السَّحُورَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ السَّحُورَ قَالَتْ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ السَّحُورَ قُلْتُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ۔

کیا۔ کہ ہم میں حضور پرنور کے صحابہ کرام میں سے دو آدمی ایسے ہیں کہ ایک شخص تو روزہ جلدی افطار کرتا ہے اور سحری دیر میں کھاتا ہے اور دوسرا افطار دیر میں کرتا ہے۔ اور سحری جلد کھاتا ہے آپ نے پوچھا وہ شخص کون ہے جو افطار جلدی کرتا ہے اور سحری دیر سے کھاتا ہے۔ انہوں نے عرض کیا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ آپ نے فرمایا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایسے ہی کرتے تھے۔

۲۱۶۴ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقَالَ لَهَا مَسْرُوقٌ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَاهُمَا لَا يَأْلُو عَنِ الْخَيْرِ أَحَدُهُمَا يُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ وَالْفِطْرَ وَالْآخَرُ يُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْفِطْرَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ أَيُّهُمَا الَّذِي يُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْفِطْرَ قَالَ مَسْرُوقٌ عَبْدُ اللَّهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ هَكَذَا كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت ابو عطیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور حضرت مسروق حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضرت مسروق نے فرمایا۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے دو اشخاص ایسے ہیں کہ وہ دونوں نیک کام کرنے میں سستی نہیں کرتے۔ لیکن ایک نماز تاخیر سے پڑھتا ہے اور روزہ بھی دیر سے افطار کرتا ہے۔ اور دوسرا نماز بھی جلدی پڑھتا ہے۔ اور روزہ بھی جلدی افطار کرتا ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا وہ کون شخص ہے جو نماز بھی جلدی پڑھتا ہے۔ اور روزہ بھی جلدی افطار کرتا ہے۔ حضرت مسروق نے فرمایا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

۲۱۶۵ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْآخَرُ يُؤَخِّرُ الْإِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ فَقَالَتْ أَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْإِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَتْ هَكَذَا كَانَ يَصْنَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْآخَرُ أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا۔

حضرت ابو عطیہ سے روایت ہے کہ میں اور مسروق دونوں حضرت عائشہ کے پاس گئے مسروق نے کہا دو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیوں سے ہیں اور دونوں نیک کام میں کوتاہی نہیں کرتے لیکن ایک نماز کو دیر سے پڑھتا ہے اور روزہ بھی دیر سے افطار کرتا ہے۔ حضرت عائشہ نے کہا وہ کون ہے جو نماز بھی جلد پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے۔ اور دوسرا نماز بھی جلدی پڑھتا ہے اور روزہ بھی جلد افطار کرتا ہے مسروق نے کہا عبداللہ بن مسعود حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ دوسرے صحابی ابو موسیٰ اشعری تھے۔

فَضْلُ السَّحُورِ

سحری کھانے کی فضیلت

۲۱۶۶ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى

(۲۱۶۶) حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی

الله عليه وسلم قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يتسحر فقال إنها بركة أعطاكم الله إياها فلا تدعوه۔

دعوة السحور

۲۱۶۷ عن العرباض بن سارية قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يدعو إلى السحور في شهر رمضان قال هلموا إلى الغداء المبارك۔

تسمية السحور غداء

۲۱۶۸ عن المقدام بن معديكرب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال عليكم بغداء السحور فإنه هو الغداء المبارك

۲۱۶۹ عن خالد بن معدان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لرجل هلم إلى الغداء المبارك يعني السحور۔

فصل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب

۲۱۷۰ عن عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن فصل ما بين صيامنا وصيام أهل الكتاب أكلة السحور۔

السحور بالسويق والتمر

۲۱۷۱ عن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وذلك وقت السحور يا أنس إني أريد الصيام أطعمني شيئا فأتيته بتمر وإناء فيه ماء وذلك بعد ما أذن بلال فقال يا أنس انظر

اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سحری تناول فرما رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا یہ اللہ کی دی ہوئی برکت ہے۔ تو تم اسے ترک نہ کرو۔

سحری کھانے کے لیے بلانا

سیدنا حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رمضان المبارک کے مبارک مہینے میں سحری کے لیے بلاتے تھے۔ تو آپ ارشاد فرماتے صبح کے مبارک کھانے کے لیے آؤ

سحری کا نام ۔۔ صبح کا کھانا رکھنا

سیدنا حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ صبح کا کھانا اپنے آپ پر لازم کر لو کیونکہ یہ کھانا مبارک ہے

سیدنا حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا۔ صبح کے بابرکت کھانے یعنی سحری کیلئے آؤ۔

ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں فرق

سیدنا حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزے میں فرق ہے کہ ہم سحری کھاتے ہیں (اور اہل کتاب نہیں کھاتے)

ستو اور کھجور کھا کر سحری کرنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کے وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے انس! میں روزہ رکھنا چاہتا ہوں، اور آپ مجھے کچھ کھلا دیجئے میں نے کھجور اور پانی کا ایک برتن حاضر خدمت کیا۔

رَجُلًا يَأْكُلُ مَعِي فَدَعَوْتُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَجَاءَ فَقَالَ إِنِّي قَدْ شَرِبْتُ شَرْبَةَ سَوِيقٍ وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أُرِيدُ الصِّيَامَ فَتَسَحَّرَ مَعَهُ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ۔

تَأْوِيلُ قَوْلِ اللهِ كُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ أَحَدَهُمْ كَانَ إِذَا نَامَ قَبْلَ أَنْ يَتَعَشّٰى لَمْ يَحِلَّ لَهُ أَنْ يَأْكُلَ شَيْئًا وَلَا يَشْرَبَ لَيْلَتَهُ وَيَوْمَهُ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ كُلُوا وَاشْرَبُوا إِلَى الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ وَقَالَ وَنَزَلَتْ فِي أَبِي قَيْسِ بْنِ عَمْرٍو أَتٰى أَهْلَهُ وَهُوَ صَائِمٌ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فَقَالَ هَلْ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتِ امْرَأَتُهُ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ وَلٰكِنْ أَخْرُجُ أَلْتَمِسُ لَكَ عَشَاءً فَخَرَجَتْ وَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ فَوَجَدَتْهُ نَائِمًا وَأَيْقَظَتْهُ فَلَمْ يَطْعَمْ شَيْئًا وَبَاتَ وَأَصْبَحَ صَائِمًا حَتَّى انْتَصَفَ النَّهَارُ فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ تَنْزِلَ هٰذِهِ الْآيَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِيهِ۔

سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ اس وقت اذان دے چکے تھے۔ پھر فرمایا اے انس! کسی ایسے شخص کو تلاش کرو جو میرے ساتھ کھانا کھائے۔ میں حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بلا لایا۔ آپ تشریف لے آئے اور انہوں نے فرمایا۔ میں نے ستو کا ایک گھونٹ پی لیا ہے۔ اور میرا ارادہ روزہ رکھنے کا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں بھی روزہ رکھنے کی نیت کر چکا ہوں۔ پھر حضرت زید رضی اللہ عنہ نے آپ کے ساتھ مل کر سحری کھائی اس کے بعد آپ اٹھے اور دو رکعتیں پڑھیں اس کے بعد آپ نماز کیلئے تشریف لے گئے۔

اللہ جل شانہ کے قول کلوا واشربوا الخ (آیۂ شریفہ) کی تفسیر۔

(۴۷) سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ پہلے دستور تھا کہ اگر روزہ دار شام کا کھانا کھانے سے پہلے سو جاتا۔ تو پھر وہ رات بھر اور دوسرے دن سورج غروب ہونے تک کچھ کھا پی نہ سکتا تھا۔ حتیٰ کہ یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر یعنی کھاؤ پیو یہاں تک کہ تمہارے لئے سفید دھاری سیاہ دھاری سے نمایاں دکھائی دے۔ آپ نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت ابو قیس بن عمرو کے متعلق نازل ہوئی۔ حضرت ابو قیس رضی اللہ عنہ روزہ رکھے ہوئے مغرب کے بعد اپنی زوجہ کے پاس آئے۔ اور دریافت کیا۔ کیا کچھ کھانے کو ہے۔ بیوی نے بتایا کہ ہمارے پاس کھانے کے لیے کچھ نہیں۔ لیکن میں آپ کے لیے کچھ کھانا تلاش کر کے لاتی ہوں۔ وہ باہر گئیں اور آپ لیٹ کر سو گئے۔ جب وہ واپس آئیں تو آپ کو دیکھا کہ آپ سو رہے ہیں۔ آپ کی بیوی نے آپ کو جگایا۔ لیکن حضرت ابو قیس بن عمرو نے کچھ بھی تناول نہ فرمایا (کیونکہ سونے کے بعد کھانا پینا جائز نہ تھا) اور رات بھر یوں ہی سو گئے۔ اس کے بعد صبح کو روزہ رکھا۔ جب دوپہر ہوئی

* * * * * *
* * * * * *

۲۱۴۲ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ قَالَ هُوَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ۔

تو آپ بے ہوش ہو گئے۔ اس وقت تک مذکورہ آیت نازل نہ ہوئی تھی۔ تب اللہ جل شانہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

(۱۰) سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا کہ اس آیت میں سفید دھاری اور سیاہ دھاری کیا مراد ہے آپ نے فرمایا سیاہ دھاری سے مراد رات کی سیاہی ہے۔ اور سفید دھاری سے مراد دن کی سفیدی۔

كَيْفَ الْفَجْرُ

فجر کس طرح نکلتی ہے

۲۱۴۳ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِاللَّيْلِ لِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ وَيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَلَيْسَ الْفَجْرُ أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِكَفِّهِ وَلٰكِنَّ الْفَجْرَ أَنْ يَقُولَ هٰكَذَا وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَتَيْنِ۔

(۱۱) سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ رات ابھی کا بعض حصہ باقی ہوتا ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان دیتے ہیں۔ اس لیے تاکہ تم میں سے جو شخص سوتا ہے۔ وہ جاگ کر تہجد پڑھے یا سحری کھالے۔ اور جو جاگ رہا ہو وہ لیٹ جائے (تھوڑی دیر سونے یا کھانا کھانے یا وتر پڑھنے کے لیے) آپ نے اپنی ہتھیلی سے اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ کہ فجر اس طرح ہے۔ اور آپ نے کلمہ کی دونوں انگلیوں سے اشارہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ فجر اس طرح ہے۔

فجر دو طرح کی ہے ایک صبح سویرے جو روشنی نمودار ہوتی ہے۔ وہ صبح کاذب ہے۔ اس وقت روزہ دار کو کھانا پینا درست ہے دوسری روشنی آسمان کے کنارے میں پورب کی طرف پھیلی ہوئی نکلتی ہے۔ وہ صبح صادق ہے۔ اس وقت تک روزہ دار کو کھانا پینا درست ہے۔ اور اس کے بعد نہیں۔

۲۱۴۴ عَنْ سَمُرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَغُرَّنَّكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ وَلَا هٰذَا الْبَيَاضُ حَتَّى يَنْفَجِرَ الْفَجْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي مُعْتَرِضًا قَالَ أَبُو دَاوُدَ بَسَطَ بِيَدَيْهِ يَمِينًا وَشِمَالًا مَادًّا يَدَيْهِ۔

(۱۲) سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سے تمہیں غلط فہمی نہیں ہونی چاہیے۔ اور نہ لمبی سفیدی کی وجہ سے جب تک فجر کی روشنی خوب نہ پھیلے اس طرح یعنی عرض میں۔ ابو داؤد نے فرمایا کہ شعبہ نے اپنے دونوں ہاتھ دائیں اور بائیں کھینچ کر پھیلائے۔

اَلتَّقَدُّمُ قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ

رمضان المبارک کا استقبال کرنا

٢١٦٦ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقَدَّمُوا قَبْلَ الشَّهْرِ بِصِيَامٍ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صِيَامًا أَتَى ذٰلِكَ الْيَوْمُ عَلَى صِيَامِهِ -

(۷۳) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مہینہ سے پہلے روزے نہ رکھو۔ ہاں مگر وہ شخص روزہ رکھے جس کی نیت استقبال کی نہ ہو اور اس کی عادت تھی کہ وہ ایک مخصوص دن میں روزہ رکھتا تھا۔

٢١٦٧ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدٌ الشَّهْرَ بِيَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَحَدٌ كَانَ يَصُومُ صِيَامًا قَبْلَهُ فَلْيَصُمْهُ -

(۷۴) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص رمضان المبارک سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھے ہاں مگر وہ شخص جو اس سے پہلے روزہ رکھا کرتا تھا وہ رکھے۔

٢١٦٨ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِصِيَامِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ إِلَّا أَنْ يُوَافِقَ ذٰلِكَ يَوْمًا كَانَ يَصُومُهُ أَحَدُكُمْ - قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ

(۷۵) سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم رمضان المبارک سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو مگر یہ کہ وہ دن آجائے جس میں تمہارا کوئی روزہ رکھا کرتا تھا۔ تو وہ روزہ رکھے۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں خطاء واقع ہوئی ہے۔

٢١٦٩ - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ -

(۷۶) ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو مسلسل دو ماہ تک روزے رکھتے نہیں دیکھا۔ مگر آپ شعبان المعظم کے مبارک ماہ میں مسلسل روزے رکھتے کہ وہ رمضان المبارک کے روزہ سے مل جاتا۔

٢١٧٠ - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصِلُ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ -

(۷۷) ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم کو رمضان المبارک سے ملا دیتے تھے۔

٢١٧١ - عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتّٰى

(۷۸) سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ

نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَصُوْمُ وَكَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ أَوْ عَامَّةَ شَعْبَانَ۔

۲۱۸۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَتْ إِحْدَانَا تُفْطِرُ فِيْ رَمَضَانَ فَمَا تَقْدِرُ عَلٰى أَنْ تَقْضِيَ حَتّٰى يَدْخُلَ شَعْبَانُ وَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ فِيْ شَهْرٍ مَا يَصُوْمُ فِيْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ إِلَّا قَلِيْلًا بَلْ كَانَ يَصُوْمُهُ كُلَّهُ۔

۲۱۸۳ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَخْبِرِيْنِيْ عَنْ صِيَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ يَكُنْ يَصُوْمُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ إِلَّا قَلِيْلًا كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ۔

۲۱۸۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَهْرٍ مِنَ السَّنَةِ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِيْ شَعْبَانَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهُ۔

۲۱۸۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ۔

۲۱۸۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا أَعْلَمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا قَطُّ

علیہ وسلم روزے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ ﷺ نہ افطار فرمائیں گے۔ اس کے بعد آپ افطار کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ روزہ نہ رکھیں گے۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سارے شعبان یا اکثر شعبان المعظم میں روزے رکھتے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج میں سے رمضان المبارک میں کوئی افطار کر لیتی تو اس کی قضا کی ہمت نہ ہوتی اور ایسے قضا کرنے کی مہلت نہ ملتی۔ حتیٰ کہ شعبان المعظم کا ماہ مقدس آتا۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم جتنے روزے شعبان المعظم میں رکھتے اتنے کسی ماہ میں نہ رکھتے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اکثر شعبان بلکہ سارے شعبان المعظم میں روزے رکھتے۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے روزوں کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل روزے ہی رکھتے چلے جائیں گے۔ اور پھر آپ افطار فرماتے۔ حتیٰ کہ ہم کہتے کہ اب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم افطار ہی کرتے چلے جائیں گے اور شعبان المعظم سے زیادہ آپ کسی ماہ میں روزے نہ رکھتے آپ زیادہ تر شعبان المعظم میں یا سارے شعبان میں روزے رکھتے۔

ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سال کے کسی مہینہ میں شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے تھے شعبان کے سارے مہینہ کے روزے رکھتے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم میں روزے رکھتے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں۔ کہ مجھے معلوم نہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف ایک رات میں قرآن مجید ختم کیا ہو یا کبھی ساری رات عبادت (نماز) ہو یا رمضان المبارک کے

كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ — سوا کسی ماہ مسلسل روزے رکھے ہوں۔

نوٹ: ۔ اوپر والی احادیث شریفہ میں جو مذکور ہوا ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سارے شعبان المعظم کو روزے رکھتے اس سے مراد شعبان کے اکثر دن ہیں کہ آپ اکثر دنوں روزہ رکھتے اور بہت کم ناغہ فرماتے

۲۱۸۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ قَدْ أَفْطَرَ وَلَمْ يَصُمْ شَهْرًا تَامًّا مُنْذُ أَتَى الْمَدِينَةَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَمَضَانَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے حتیٰ کہ ہم کہتے کہ آپ مسلسل روزے رکھتے چلے جائیں گے۔ اور آپ افطار فرماتے حتیٰ کہ ہم خیال کرتے کہ حضور مسلسل افطار فرماتے جائیں گے۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مدینہ منورہ تشریف لائے۔ رمضان المبارک کے سوا کسی ماہ کے سارے روزے نہ رکھے۔

۲۱۸۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَهْرًا كُلَّهُ قَالَتْ لَا مَا عَلِمْتُ صَامَ شَهْرًا كُلَّهُ إِلَّا رَمَضَانَ وَلَا أَفْطَرَ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ حَتَّى مَضَى لِسَبِيلِهِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے۔ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ آپ جس وقت سفر سے واپس تشریف لاتے۔ میں نے دریافت کیا کہ کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کسی ماہ کے پورے روزے رکھتے انہوں نے فرمایا نہیں ہاں مگر رمضان المبارک کے۔ اور آپ کسی ماہ میں پورا افطار نہ فرماتے۔ یعنی ایک روزہ بھی ضرور رکھتے حتیٰ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا۔

۲۱۸۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي صَلَاةَ الضُّحَى قَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَجِيءَ مِنْ مَغِيبِهِ قُلْتُ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ صَوْمٌ مَعْلُومٌ سِوَى رَمَضَانَ قَالَتْ وَاللَّهِ إِنْ صَامَ شَهْرًا مَعْلُومًا سِوَى رَمَضَانَ حَتَّى مَضَى لِوَجْهِهِ وَلَا أَفْطَرَ حَتَّى يَصُومَ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا۔ کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم چاشت کی نماز پڑھتے تھے۔ انہوں نے فرمایا نہیں ہاں مگر جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لاتے۔ میں نے پوچھا کیا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی روزہ رمضان المبارک کے سوا معین اور مقرر تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مقرر اور معین ماہ کے روزے نہ رکھے۔ سوائے رمضان المبارک کے یہاں تک کہ آپ کا وصال شریف ہوا۔ اور کسی ماہ میں آپ نے بالکل افطار ہی نہ

فرمایا حتیٰ کہ آپ کا وصال شریف ہوا۔

۲۱۹۰ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ عَائِشَةَ عَنِ الصِّيَامِ فَقَالَتْ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ كُلَّهٗ وَيَتَحَرّٰى صَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ۔

سیدنا حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روزوں کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سارے شعبان المعظم میں روزے رکھتے اور آپ پیر اور جمعرات کے روزے کا اہتمام فرماتے۔

۲۱۹۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ وَيَتَحَرَّى الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيْسِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم اور رمضان المبارک میں روزے رکھتے اور آپ پیر اور جمعرات کا بطور خاص اہتمام فرماتے۔

صِيَامُ يَوْمِ الشَّكِّ

شک والے دن روزہ رکھنا۔

۲۱۹۲ عَنْ صِلَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ عَمَّارٍ فَأُتِيَ بِشَاةٍ مَصْلِيَّةٍ فَقَالَ كُلُوْا فَتَنَحّٰى بَعْضُ الْقَوْمِ قَالَ إِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ عَمَّارٌ مَنْ صَامَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يُشَكُّ فِيْهِ فَقَدْ عَصٰى أَبَا الْقَاسِمِ۔

حضرت صلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ہم حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران ایک بھنی ہوئی بکری حاضر خدمت کی گئی۔ آپ نے فرمایا کھاؤ۔ بعض لوگ یہ کہہ کر ایک طرف ہو گئے کہ ہم روزہ دار ہیں۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جس شخص نے شک کے دن روزہ رکھا۔ اس نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی نافرمانی کی۔

۲۱۹۳ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عِكْرِمَةَ فِيْ يَوْمٍ يُشَكُّ فِيْهِ أَمِنْ رَمَضَانَ هُوَ أَمْ مِنْ شَعْبَانَ وَهُوَ يَأْكُلُ خُبْزًا وَبَقْلًا وَلَبَنًا فَقَالَ لِيْ هَلُمَّ فَقُلْتُ إِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ وَحَلَفَ بِاللّٰهِ لَتُفْطِرَنَّ قُلْتُ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَرَّتَيْنِ فَلَمَّا رَأَيْتُهٗ

سیدنا حضرت سماک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عکرمہ کے پاس ایک دن جس میں اس بات کا شک تھا کہ یہ رمضان المبارک کا دن ہے یا شعبان المعظم کا دن۔ آپ روٹی ترکاری اور دودھ تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ آؤ۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ آپ نے اللہ کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ تم روزہ توڑ دو گے۔ میں نے دو دفعہ کہا سبحان اللہ۔

يَطْلُعُ لَا يَفْتِنِّي تَقَدَّمَتْ قُلْتُ هَاتِ الْآنَ مَا عِنْدَكَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُومُوا لِرُؤْيَتِهِ وَأَفْطِرُوا لِرُؤْيَتِهِ فَإِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُ سَحَابَةٌ أَوْ ظُلْمَةٌ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ عِدَّةَ شَعْبَانَ وَلَا تَسْتَقْبِلُوا الشَّهْرَ اسْتِقْبَالًا وَلَا تَصِلُوا رَمَضَانَ بِيَوْمٍ مِنْ شَعْبَانَ۔

التَّسْهِيلُ فِي صِيَامِ يَوْمِ الشَّكِّ

۲۱۹۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَلَا لَا تَقَدَّمُوا الشَّهْرَ بِيَوْمٍ أَوِ اثْنَيْنِ إِلَّا رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صِيَامًا فَلْيَصُمْهُ۔

ثَوَابُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ وَصَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا

۲۱۹۵ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

۲۱۹۶ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُرَغِّبُ النَّاسَ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ

جب میں نے دیکھا کہ آپ مسلسل قسم کھاتے جا رہے ہیں۔ اللہ ساتھ ان شاء اللہ بھی بار ارشاد نہیں فرماتے، تو میں نے عرض کیا کہ جو کچھ تمہارے پاس ہے لیجئے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر ہی روزہ افطار کرو۔ اگر تمہارے اور چاند کے درمیان بادل حائل ہو جائے یا تاریکی چھا جائے تو تم شعبان المعظم کے تیس دن مکمل کرو۔ اور رمضان المبارک سے قبل روزے نہ رکھو۔ اور نہ ہی رمضان کو شعبان المعظم سے ملاؤ۔

شک کے دن روزہ رکھنا کس شخص کیلئے درست ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ کہ رمضان المبارک سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہ رکھو۔ مگر وہ شخص روزہ رکھے جو ہمیشہ اس دن روزہ رکھا کرتا تھا۔

جو شخص ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے رمضان کے دنوں میں روزہ اور رات کو عبادت کرے اس کا ثواب

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک کی رات کو ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے نماز (تراویح) پڑھے اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں لوگوں کو عبادت کی ترغیب دیتے لیکن تاکید سے کسی کو ارشاد نہ فرماتے تاکہ واجب نہ ہو جائے آپ

بِعَزِيمَةِ أَمْرٍ فِيهِ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ارشاد فرماتے جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو قیام کرتا ہے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۱۹۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ يُصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَفِيهِ قَالَتْ وَكَانَ يُرَغِّبُهُمْ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ وَيَقُولُ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ قَالَ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز پڑھنے کے لیے باہر نکلے اور آپ نے مسجد میں نماز پڑھائی اور حدیث شریف بیان فرمائی حتیٰ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا آپ رمضان المبارک کی راتوں کو قیام اللیل کرنے کی ہمیشہ ترغیب دیتے۔ مگر تاکید سے حکم ارشاد نہ فرماتے تھے اور آپ ارشاد فرماتے جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کھڑا ہوا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ بعد ازاں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا۔ اور آپ کا حکم جوں کا توں برقرار رہا۔

نوٹ: اس میں رمضان المبارک کا قیام مستحب اور سنت رہا ہے اور واجب و ضروری نہ تھا۔

۲۱۹۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي رَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو رمضان المبارک کے متعلق ارشاد فرماتے سنا جو شخص اس ماہ مقدس میں ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے کھڑا ہوا اس کے سابقہ گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

۲۱۹۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ وَقَالَ فِيهِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُهُمْ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةِ أَمْرٍ فِيهِ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو رمضان المبارک میں عبادت کی ترغیب دیتے۔ مگر آپ تاکید سے کوئی حکم ارشاد نہ فرماتے۔ آپ ارشاد فرماتے جو شخص رمضان المبارک میں حالت ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے کھڑا ہوا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِرَمَضَانَ مَنْ قَامَهُ إِيمَانًا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ رمضان المبارک کے متعلق فرماتے جو شخص اس ماہ مقدس

وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

میں ایمان کے ساتھ اور ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کھڑا ہو تو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۱- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص رمضان المبارک (کے) مقدس ماہ میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کھڑا ہوا۔ اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرَغِّبُ فِي قِيَامِ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ بِعَزِيمَةٍ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ماہ رمضان المبارک میں لوگوں کو قیام کرنے کی رغبت دیتے مگر آپ تاکید سے حکم نہ دیتے آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے کھڑا ہو اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۳- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے قیام کرے۔ اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۴- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے

۲۲۰۵- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۲۲۰۶- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ وَفِي حَدِيثِ قُتَيْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصول ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ

اللہ جو شخص قدر کی رات کو ایمان کے ساتھ عبادت کے لیے کھڑا ہوا اُس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

٢٢٠٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

(١٠٣) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصولِ ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

٢٢٠٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

(١٠٤) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصولِ ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

٢٢٠٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

(١٠٥) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو ایمان کے ساتھ حصولِ ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

٢٢١٠ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔

(١٠٦) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رمضان المبارک میں جو شخص ایمان کے ساتھ حصولِ ثواب کی غرض سے قیام کرے اس کے سابقہ گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔ اور جس شخص نے لیلۃ القدر کو قیام کیا اس کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

٢٢١١ ایضاً

ایضاً

٢٢١٢ عَنِ النَّضْرِ بْنِ شَيْبَانَ أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ لَهُ حَدِّثْنِي بِأَفْضَلِ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ يُذْكَرُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ رَمَضَانَ فَفَضَّلَهُ عَلَى الشُّهُورِ وَقَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ۔ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

(١٠٧) حضرت نضر بن شیبان راوی ہیں کہ آپ کی ملاقات حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ اور ان سے فرمایا کہ تم مجھے رمضان المبارک کی سب سے عمدہ فضیلت بیان کرو۔ جو تم نے سنی ہو حضرت ابوسلمہ نے فرمایا۔ مجھے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے حدیث شریف بیان کی کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ نے رمضان المبارک کا ذکر فرمایا۔ تو سب مہینوں پر اسے فضیلت دی۔ بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص رمضان المبارک میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کھڑا ہوا۔ گناہوں سے ایسے

هذا خطأ والصواب أبو سلمة عن أبي هريرة.

٢٢١٣۔ عن أبي سلمة نحوه وقال من صامه وقامه إيمانا واحتسابا

٢٢١٤۔ عن النضر بن شيبان قال قلت لأبي سلمة بن عبد الرحمن حدثني بشيء سمعته من أبيك سمعه أبوك من رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس بين أبيك وبين رسول الله صلى الله عليه وسلم أحد في شهر رمضان قال نعم حدثني أبي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله تبارك وتعالى فرض صيام رمضان وسننت لكم قيامه فمن صامه وقامه إيمانا واحتسابا خرج من ذنوبه كيوم ولدته أمه.

فضل الصيام

٢٢١٥۔ عن علي بن أبي طالب عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال إن الله تبارك وتعالى يقول الصوم لي وأنا أجزي به وللصائم فرحتان حين يفطر وحين يلقى ربه والذي نفسي بيده لخلوف فم الصائم أطيب عند

پاک وصاف ہوگا۔ جیسے وہ اس دن تھا جب اسے اس کی ماں نے جنا۔ وہ اس دن اپنے گناہوں سے پاک صاف تھا۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ روایت غلط ہے۔ اور صحیح روایت یوں ہے کہ ابو سلمہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا

دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے۔ لیکن اس میں اس طرح ہے من صامه وقامه ایمانا واحتسابا جو شخص رمضان المبارک میں روزے رکھے اور کھڑا ہو۔ ایمان کے ساتھ اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے۔

(۲۲۱۴) سیدنا حضرت نضر بن شیبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے دریافت کیا۔ مجھ سے کوئی ایسی حدیث بیان فرمایئے جو آپ نے اپنے والد ماجد سے سماعت فرمائی ہو۔ اور آپ کے والد نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی۔ درمیان میں اور کوئی واسطہ نہ تھا۔ آپ نے فرمایا اچھا مجھے میرے والد گرامی نے حدیث شریف بیان فرمائی۔

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ جل جلالہ نے رمضان المبارک کے روزے فرض فرمائے ہیں اور میں نے تمہارے لیے اس کے قیام کو سنت کیا ہے۔ پس جو شخص اس کے روزے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے رکھے اور کھڑا ہو تو گناہوں سے ایسے پاک ہو جائے گا۔ جیسے وہ اس روز تھا۔ جب اسے اس کی ماں نے جنا تھا۔

روزے کی فضیلت کا بیان

(۲۲۱۵) سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے کہ روزہ ایسی عبادت ہے کہ صرف میرے لیے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک خوشی جس وقت وہ روزہ کھولتا ہے۔ اور دوسری خوشی اس وقت ہوگی جب وہ اپنے پروردگار سے ملے گا۔ اس ذات کی قسم جس کے

اللّٰہ من ریح المسک۔

قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ جل جلالہ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۱۶ عن عبد اللّٰہ قال قال اللّٰہ عز وجل الصوم لی وانا اجزی بہ وللصائم فرحتان فرحۃ حین یلقی ربہ وفرحۃ عند فطرہ ولخلوف فم الصائم اطیب عند اللّٰہ من ریح المسک۔ ترجمہ حسب سابق۔

۲۲۱۷ عن ابی سعید قال قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان اللّٰہ تبارک وتعالی یقول الصوم لی وانا اجزی بہ وللصائم فرحتان اذا افطر فرح واذا لقی اللّٰہ فجزاہ فرح والذی نفس محمد بیدہ لخلوف فم الصائم اطیب عند اللّٰہ من ریح المسک۔

(۱۱۰) سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے کہ روزہ ایسی عبادت ہے۔ جو صرف میرے لیے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک خوشی جس وقت وہ روزہ کھولتا ہے۔ اور اسے دوسری خوشی اس وقت ہوگی جب وہ اپنے پروردگار سے ملے گا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ جل جلالہ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۱۸ عن ابی ہریرۃ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال الصیام لی وانا اجزی بہ والصائم یفرح مرتین عند فطرہ ویوم یلقی اللّٰہ وخلوف فم الصائم اطیب عند اللّٰہ من ریح المسک۔

(۱۱۱) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے۔ کہ روزہ ایسی عبادت ہے۔ جو صرف میرے لیے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک خوشی جس وقت وہ روزہ کھولتا ہے۔ اور اسے دوسری خوشی اس وقت ہوگی۔ جب وہ اپنے پروردگار سے ملے گا۔ اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ جل جلالہ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

۲۲۲۴ عن ابی ہریرۃ عن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ما من حسنۃ عملہا ابن آدم الا کتب لہ عشر حسنات الی سبع مائۃ ضعف قال اللّٰہ عز وجل الا الصیام فانہ لی وانا اجزی بہ یدع شہوتہ وطعامہ من اجلی الصیام جنۃ للصائم فرحتان فرحۃ عند فطرہ وفرحۃ عند

(۱۱۲) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص نیکی کرتا ہے۔ اس کے لیے دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ مگر اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے۔ روزہ خاص میرے لیے ہے۔ میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ بندہ اپنی خواہش اور کھانے کو میرے لیے ترک کرتا ہے۔ روزہ ڈھال ہے جیسے ڈھال لڑائی میں زخموں سے بچاتی ہے۔ اسی طرح روزہ شیطان کے حملوں سے بچاتا ہے۔ روزہ دار کو دو خوشیاں نصیب ہوتی ہیں ایک تو روزہ افطار کرتے وقت۔ اور دوسری

بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ۔

٢٢١٢. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهٖ وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ إِذَا كَانَ يَوْمُ صِيَامِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ شَاتَمَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّيْ صَائِمٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ بِفِطْرِهٖ وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ۔

٢٢١٣. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهٖ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ أَحَدِكُمْ فَلَا يَرْفُثْ وَلَا يَصْخَبْ فَإِنْ شَاتَمَهُ أَحَدٌ أَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّيْ امْرُؤٌ صَائِمٌ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ۔

٢٢١٤. عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ

پروردگار سے ملتے وقت۔ البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ جل جلالہ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

(۲۲۱۲) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آدمی کے سب اعمال اپنے آپ کے لیے ہیں مگر روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے جب تم میں سے کسی شخص کے روزے کا دن ہو تو وہ فضول اور بے ہودہ گفتگو نہ کرے اور نہ چلائے اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا اس سے لڑائی کرے تو وہ کہہ دے کہ میں روزے دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ البتہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بہتر ہے اور روزہ دار کو دو ہی خوشی ہے۔ ایک تو وہ اس وقت خوش ہوتا ہے جب روزہ افطار کرتا ہے۔ اور دوسری خوشی اسے اس وقت ہو گی جب وہ اللہ جل جلالہ سے روزہ دار ہونے کی حیثیت سے ملے گا۔

(۲۲۱۳) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آدمی کے سب اعمال اپنی ذات کے لیے ہیں مگر روزہ صرف میرے لیے ہے اور میں اس کی جزا دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کسی شخص کے روزے کا دن ہو تو وہ فضول اور بے ہودہ گفتگو کرے۔ اور نہ ہی چلائے۔ اگر کوئی شخص اسے گالی دے یا اس سے لڑائی کرے۔ تو وہ کہہ دے کہ میں روزے دار ہوں۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ البتہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری سے بہتر ہے۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كُلُّ عَمَلِ
ابْنِ آدَمَ لَهٗ إِلَّا الصِّيَامَ هُوَ لِيْ وَ
أَنَا أَجْزِيْ بِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَخُلُوْفُ
فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ۔

۲۲۲۳ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ حَسَنَةٍ
يَعْمَلُهَا ابْنُ آدَمَ فَلَهٗ عَشْرُ أَمْثَالِهَا
إِلَّا الصِّيَامَ لِيْ وَأَنَا أَجْزِيْ بِهٖ۔

۲۲۲۴ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ أَتَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْتُ مُرْنِيْ بِأَمْرٍ آخُذُهٗ
عَنْكَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهٗ
لَا مِثْلَ لَهٗ۔

۲۲۲۵ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ
قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِأَمْرٍ
يَنْفَعُنِيْ اللّٰهُ بِهٖ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ
فَإِنَّهٗ لَا مِثْلَ لَهٗ۔

۲۲۲۶ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ أَنَّهٗ سَأَلَ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّوْمِ
فَإِنَّهٗ لَا عِدْلَ لَهٗ۔

۲۲۲۷ عَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ مُرْنِيْ بِعَمَلٍ قَالَ عَلَيْكَ
بِالصَّوْمِ فَإِنَّهٗ لَا عِدْلَ لَهٗ۔

۲۲۲۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کہ میں نے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا اللہ عزوجل نے فرمایا آدمی کا ہر کام اس کے لیے ہے مگر روزہ میرے لیے خاص ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے البتہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ جل جلالہ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:
کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل جلالہ و عم نوالہ ارشاد فرماتا ہے کہ آدمی کو ہر نیکی کے بدلے دس نیکیوں کا ثواب ملے گا مگر روزہ صرف میرے لیے ہے۔ اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا!

سیدنا حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے کوئی ایسی چیز ارشاد فرمائیے جس کو میں آپ سے حاصل کروں آپ نے ارشاد فرمایا تم روزے کو اختیار کرو اس کے مثل کوئی عبادت نہیں۔

سیدنا حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسا کام ارشاد فرمائیے جس سے اللہ مجھے نفع دے آپ نے ارشاد فرمایا اپنے اوپر روزہ لازم کرلو اس کے برابر کوئی کام نہیں۔

سیدنا حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا، کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا روزہ! کوئی دوسرا عمل اس کے برابر نہیں۔

سیدنا حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کسی عمل کے کرنے کا حکم فرمائیے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، روزہ رکھیے اس کے برابر کا دوسرا عمل نہیں۔

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،

اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ۔

روزہ ڈھال ہے،

۲۲۳۰ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ۔

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا روزہ ڈھال ہے؛

۲۲۳۱

۲۲۳۲ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ لِي الْحَكَمُ حَدَّثَنِي بِهِ مَيْمُوْنُ ابْنُ اَبِي شَبِيْبٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ

شعبہ سے مروی ہے کہ مجھ سے الحکم نے بیان کیا اور مجھ سے بیان کیا میمون بن ابی شبیب بن معاذ بن جبل نے

۲۲۳۳ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، روزہ سپر ہے،

نوٹ، جنۃ ڈھال سپر جو گناہوں سے باز رکھتا اور شیطان کے حملوں سے بچاتا ہے،

۲۲۳۳ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلصِّيَامُ جُنَّةٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، روزہ ڈھال ہے!

۲۲۳۴ عَنْ مُطَرِّفٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ صَعْصَعَةَ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ الْعَاصِ دَعَا لَهُ بِلَبَنٍ يَسْقِيْهِ فَقَالَ مُطَرِّفٌ اِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الصِّيَامُ جُنَّةٌ كَجُنَّةِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ۔

سیدنا حضرت مطرف رضی اللہ عنہ جو حضرت عامر بن صعصعہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں سے مروی ہے کہ عثمان بن العاص نامی ایک شخص نے آپ کو پلانے کے لیے دودھ منگوایا مطرف نے کہا کہ میں روزے سے ہوں! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا روزہ ڈھال ہے! جیسے تم میں سے کسی کے پاس لڑائی اور جنگ کے لیے ڈھال ہوتی ہے،

۲۲۳۵ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ فَدَعَا بِلَبَنٍ فَقُلْتُ اِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ كَجُنَّةِ اَحَدِكُمْ مِنَ الْقِتَالِ۔

سیدنا حضرت مطرف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عثمان بن ابی العاص کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے دودھ منگوایا۔ میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں! حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا روزہ۔ آگ سے ڈھال ہے جیسے تم میں سے کسی کے پاس لڑائی کے لیے ڈھال ہوتی ہے؛

۲۲۳۶ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي هِنْدٍ قَالَ دَخَلَ مُطَرِّفٌ عَلٰى عُثْمَانَ نَحْوَهُ مُرْسَلٌ

سیدنا ابو ہند سے مروی سعید بن ابی ہند سے مروی ہے کہ مطرف حضرت عثمان کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

ڈھال ہوا،

۲۲۲۷ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ مَا لَمْ یَخْرِقْھَا۔

سیدنا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے، روزہ ڈھال ہے، جب تک کہ اس کو پھاڑا نہ جائے۔

نوٹ: جب تک کہ غیبت نہ کرے یا جھوٹ نہ بولے، کیونکہ اس سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے۔ جیسے ڈھال پھٹ جاتی ہے،

۲۲۲۸ عَنْ عَائِشَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصِّیَامُ جُنَّۃٌ مِنَ النَّارِ فَمَنْ اَصْبَحَ صَائِمًا فَلَا یَجْھَلْ یَوْمَئِذٍ وَاِنِ امْرُؤٌ جَھِلَ عَلَیْہِ فَلَا یَشْتِمْہُ وَلَا یَسُبَّہُ وَلْیَقُلْ اِنِّیْ صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِہٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْکِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ روزہ آگ سے بچنے کی ڈھال ہے، جو شخص صبح کے وقت روزہ دار اٹھے وہ اس دن جہالت نہ کرے، اگر کوئی دوسرا شخص اس کے ساتھ بدتمیزی کرے تو وہ اسے گالی نہ دے برا نہ کہے بلکہ یوں کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! البتہ روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے!

۲۲۲۹ عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ قَالَ الصِّیَامُ جُنَّۃٌ مَا لَمْ یَخْرِقْھَا۔

سیدنا حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ روزہ ڈھال ہے، جب تک کہ اس کو نہ پھاڑے!

۲۲۳۰ عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلصَّائِمِیْنَ بَابٌ فِی الْجَنَّۃِ یُقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ لَا یَدْخُلُ فِیْہِ اَحَدٌ غَیْرُھُمْ فَاِذَا دَخَلَ آخِرُھُمْ اُغْلِقَ مَنْ دَخَلَ فِیْہِ شَرِبَ وَمَنْ شَرِبَ لَمْ یَظْمَاْ اَبَدًا۔

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، روزہ داروں کے لیے جنت میں ایک ایسا دروازہ ہے، جسے ریان کہتے ہیں، اس میں روزہ داروں کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا، جب ان میں آخری شخص اس کے اندر داخل ہوگا تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا، جو شخص وہاں داخل ہوگیا، وہ وہاں سے پانی پیئے گا! اور جس نے پانی پی لیا کبھی پیاسا نہ ہوگا!

۲۲۳۱ عَنْ سَھْلٍ قَالَ اِنَّ فِی الْجَنَّۃِ بَابًا یُقَالُ لَہُ الرَّیَّانُ یُقَالُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَیْنَ الصَّائِمُوْنَ ھَلْ لَکُمْ اِلَی الرَّیَّانِ مَنْ دَخَلَہُ لَمْ یَظْمَاْ اَبَدًا

سیدنا حضرت سہل نے فرمایا۔ جنت میں ایک ایسا دروازہ ہے، جسے ریان کہتے ہیں، قیامت کے دن پکارا جائے گا کہ روزہ دار کہاں ہیں؟ آؤ ریان کی طرف جو شخص اس کے اندر داخل ہوگا وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا! جب

فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ عَلَيْهِمْ فَلَمْ يَدْخُلْ فِيهِ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ۔

سب اس کے اندر داخل ہو چکیں گے تو وہ دروازہ بند کر دیا جائے گا بعد ازاں اس میں کوئی بھی داخل نہ ہو گا۔

۲۲۴۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ يُدْعَى مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ يُدْعَى مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَى أَحَدٍ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ وَآمَ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں ایک جوڑا دے اسے جنت میں پکارا جائے گا اے اللہ کے بندے یہ تیری نیکی ہے تو جو شخص نمازی ہو گا وہ نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا! اور جو شخص جہاد کرنے والوں میں سے ہو گا وہ جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا! اور جو شخص صدقہ دینے والا ہو گا وہ صدقہ کے راستے سے بلایا جائے گا! اور جو شخص روزہ دار ہو گا وہ روزے کے دروازے سے بلایا جائے گا! حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! جو شخص سب دروازوں سے بلایا جائے گا اس پر کیا ہے۔ کیا کوئی ایسا شخص بھی ہو گا جو سارے دروازوں سے بلایا جائے گا! حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہاں اور مجھے توقع ہے کہ تم ایسے ہی لوگوں میں سے ہو گے!

نوٹ: اللہ کی راہ میں جوڑا صدقہ کرنے کا مطلب ہے۔ دو اشرفیاں یا دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیاں یا دو غلام یا دو لونڈیاں۔ خیرات صدقہ یا آزاد کرنا! نیز حدیث ھذا سے سیدنا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت معلوم ہوئی نیز حدیث ھذا سے ثابت ہوا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جنتی ہیں نیز نماز روزہ صدقہ اور جہاد میں آپ سب نیکیوں اور خیرات میں صدیق کامل ہیں!

۲۲۴۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ شَبَابٌ لَا نَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ عَلَيْكُمْ بِالْبَاءَةِ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے اور ہم نوجوان تھے کسی چیز کی طلب نہ رکھتے تھے آپ نے ارشاد فرمایا اے نوجوانوں کے گروہ! تم نکاح کر لو جو نکاح کر لیتے ہے نظر نیچی رہتی ہے (یعنی عورتوں کے گھورنے سے بچا رہتا ہے) اور شرمگاہ زنا سے محفوظ رہتی ہے! اور جو شخص نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے روزہ اس کو خصی کر دے گا یعنی روزہ اس کی شہوت کو کم کر دے گا!

۲۲۴۴ عَنْ عَلْقَمَةَ أَنَّ ابْنَ مَسْعُودٍ لَقِيَ

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے!

— عُثْمَانَ بِعَرَفَاتٍ فَخَلَا بِهِ فَحَدَّثَهُ وَأَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ مَسْعُودٍ هَلْ لَكَ فِي فَتَاةٍ أُزَوِّجُكَهَا فَدَعَا عَبْدُ اللهِ عَلْقَمَةَ فَحَدَّثَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

کہ عرفات میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ملاقات حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ہوئی اور آپ نے علیحدگی میں ان سے بات چیت کی۔ سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا میں آپ کا نکاح ایک نوجوان عورت سے کردوں؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت علقمہ کو بلایا اور حدیث شریف بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے جو شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہو تو وہ نکاح کر لے کیونکہ نکاح نگاہ کو نیچا رکھے گا اور جو شخص نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ روزہ رکھے روزہ اس کو خصی کردے گا یعنی اس کی شہوت کو کم کردے گا۔

۳۲۲۵ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تم میں سے جو شخص نکاح کی طاقت رکھتا ہو تو وہ نکاح کرے اور جس کو اس کی استطاعت نہ ہو تو وہ روزے رکھے روزہ اس کی شہوت کو کم کردے گا۔

۳۲۲۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللهِ وَمَعَنَا عَلْقَمَةُ وَالْأَسْوَدُ وَجَمَاعَةٌ فَحَدَّثَنَا بِحَدِيثٍ مَا رَأَيْتُهُ حَدَّثَ بِهِ الْقَوْمَ إِلَّا مِنْ أَجْلِي لِأَنِّي كُنْتُ أَحْدَثَهُمْ سِنًّا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہمارے ساتھ حضرت علقمہ، حضرت اسود اور کئی دوسرے لوگ تھے۔ آپؓ نے ایک حدیث بیان فرمائی۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے بیان فرمائی کیونکہ میں ان سب میں سے کم سن تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے نوجوانوں کی جماعت! تم میں سے جو شخص نکاح کی طاقت رکھتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح نظر کو نیچا رکھتا ہے اور شرم گاہ کے لیے زیادہ حفاظت کرنے والا ہے۔

۳۲۲۷ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُودٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فِتْيَةٍ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا اور وہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ

ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَالصَّوْمُ لَهُ وِجَاءٌ۔

نے فرمایا کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کا گزر ہم نوجوانوں کے پاس سے ہوا آپ نے فرمایا۔ تم میں سے جو شخص نکاح کی استطاعت رکھتا ہو وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح نگاہ کو روکتا ہے! اور شرمگاہ کو محفوظ رکھتا ہے! اور جس شخص کی اتنی استطاعت نہ ہو وہ روزہ رکھے روزے سے اس کو خصی کر دے گا یعنی اس کی شہوت کم ہو جائے گی۔

نوٹ: امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف میں سند راوی کا نام زیاد بن مخیب ہے وہ ثقہ ہیں اور ابراہیم نخعی کے مصاحب تھے۔ ان سے مغیرہ اور شعبہ نے روایت کیا ایک اور شخص مدینہ منورہ کے رہنے والے تھے ان کا نام ابو نجیح ہے وہ ضعیف ہیں اور منکر احادیث ضعفاء کے ساتھ لائے ہیں! ان کی منکر احادیث میں سے ایک وہ حدیث ہے جو انہوں نے محمد بن عمرو سے روایت کی! انہوں نے ابو سلمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مشرق اور مغرب کے درمیان قبلہ ہے! اور ایک اور حدیث کچھ اور طرح ہے جو حضرت ہشام بن عروہ سے روایت کی! انہوں نے اپنے باپ سے اور انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گوشت کو چھری سے نہ کاٹو لیکن اسے نوچ کر کھاؤ۔

بَابُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ جل جلالہ کی رضا کے لیے ایک روزہ رکھنے والے شخص کا ثواب

۲۲۴۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ زَحْزَحَ اللهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ بِذَلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص: (جہاد یا حج کے سفر میں) فی سبیل اللہ روزہ رکھے اس روزے کی وجہ سے اللہ جل شانہ اسے جہنم سے ستر برس کی راہ سے دور فرما دے گا!

۲۲۴۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ بِذَلِكَ الْيَوْمِ سَبْعِينَ خَرِيفًا ۲۲۵۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا ۲۲۵۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ بَاعَدَ اللهُ وَجْهَهُ مِنْ جَهَنَّمَ سَبْعِينَ عَامًا۔ ۲۲۵۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بَاعَدَ اللهُ تَعَالَى بِذَلِكَ الْيَوْمِ وَجْهَهُ مِنَ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔ ۲۲۵۳ عَنْ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَاعَدَ اللَّهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

۲۲۵۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَاعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔

۲۲۵۵ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ عَبْدٌ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ تَعَالَى بِذَلِكَ الْيَوْمِ النَّارَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔

۲۲۵۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ حَرَّ جَهَنَّمَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا۔

۲۲۵۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَاعَدَ اللَّهُ بِذَلِكَ الْيَوْمِ حَرَّ جَهَنَّمَ عَنْ وَجْهِهِ سَبْعِينَ خَرِيفًا

۲۲۵۸ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بَاعَدَ اللَّهُ مِنْهُ جَهَنَّمَ مَسِيرَةَ مِائَةِ عَامٍ۔ ان تمام احادیث کا ترجمہ مذکورہ بالا احادیث کے مطابق ہے۔ مگر الفاظ میں معمولی اختلاف ہے۔

مَا يُكْرَهُ مِنَ الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ

سفر میں روزہ رکھنا مکروہ ہے،

۲۲۵۹ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَاصِمٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

سیدنا حضرت کعب بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے،

نوٹ: حضرت امام مالک، حضرت امام ابوحنیفہ اور حضرت امام شافعی کے نزدیک اگر طاقت ہو تو روزہ رکھنا بہتر ہے اور اگر نہ، افطار افضل ہے اور حضرت سعید ابن المسیب، حضرت امام اوزاعی، امام احمد اور اسحاق کے نزدیک روزہ نہ رکھنا بہتر ہے۔ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ اگر روزہ رکھنے سے نقصان اور ضرر کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھا جائے

۲۲۶۰ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ۔

سیدنا حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے،

نوٹ: امام نسائی فرماتے ہیں کہ سعید ابن المسیب سے مروی یہ حدیث غلط ہے اور درست جو کعب کی روایت ہے۔ ابن کثیر کا ساتھ اس روایت میں کسی نے نہیں دیا،

۲۲۶۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى نَاسًا مُجْتَمِعِينَ عَلَى رَجُلٍ فَسَأَلَ فَقَالُوا رَجُلٌ أَجْهَدَهُ الصَّوْمُ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر بھیڑ لگی ہوئی دیکھی آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا ہے؟

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ۔

لوگوں نے بتایا یہ شخص روزے کی وجہ سے پریشان ہو گیا ہے (اور یہ واقعہ سفر میں پیش آیا) آپ نے ارشاد فرمایا کہ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے؟

۲۲۶۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ فِی ظِلِّ شَجَرَۃٍ یُرَشُّ عَلَیْہِ الْمَاءُ قَالَ مَا بَالُ صَاحِبِکُمْ ھٰذَا قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰہِ صَائِمٌ قَالَ اِنَّہٗ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ اَنْ تَصُومُوا فِی السَّفَرِ وَعَلَیْکُمْ بِرُخْصَۃِ اللّٰہِ الَّتِی رَخَّصَ لَکُمْ فَاقْبَلُوھَا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو ایک درخت کے نیچے پانی ڈال رہے تھے آپ نے پوچھا تمہارے ساتھی کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم، روزہ دار ہے، آپ نے ارشاد فرمایا سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں، اللہ جل شانہ نے تمہیں جو رخصت دیا ہے اسے قبول کرلو۔

۲۲۶۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ عَلَیْکُمْ بِرُخْصَۃِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فَاقْبَلُوھَا

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سفر میں روزہ رکھنا کوئی نیکی نہیں۔ اللہ جل شانہ نے تمہیں جو رخصت دی ہے اسے قبول کرلو۔

۲۲۶۴ اَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفِرْیَابِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِی یَحْیٰی قَالَ اَخْبَرَنِی مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِی مَنْ سَمِعَ جَابِرًا نَحْوَہٗ

۲۲۶۵ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا

۲۲۶۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَیْہِ فِی السَّفَرِ فَقَالَ لَیْسَ مِنَ الْبِرِّ الصِّیَامُ فِی السَّفَرِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر میں ایک شخص کو دیکھا جس پر سایہ کیا گیا تھا آپ نے ارشاد فرمایا۔ سفر میں روزہ رکھنا نیکی نہیں ہے۔

۲۲۶۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی مَکَّۃَ عَامَ الْفَتْحِ فِی رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰی بَلَغَ کُرَاعَ الْغَمِیْمِ فَصَامَ النَّاسُ فَبَلَغَہٗ اَنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَیْھِمُ الصِّیَامُ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِنَ الْمَاءِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ یَنْظُرُوْنَ فَاَفْطَرَ بَعْضُ النَّاسِ وَصَامَ بَعْضُھُمْ فَبَلَغَہٗ اَنَّ نَاسًا صَامُوا فَقَالَ اُولٰئِکَ الْعُصَاۃُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ مکرمہ کی طرف اور رمضان المبارک میں روانہ ہوگئے حتی کہ آپ وادی کراع الغمیم میں جلوہ فرما ہوئے آپ نے روزہ رکھا اور آپکے ساتھیوں نے بھی روزے رکھے، حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی کہ روزہ لوگوں پر گراں گزر رہا ہے، آپ نے عصر کے بعد پانی کا ایک پیالہ طلب فرمایا۔ اور پیا لوگ دیکھ رہے تھے، اس پر بعض لوگوں نے تو روزہ کھول دیا۔ اور بعض

لے روزہ رکھا ابو جعفر بھی کہ کچھ لوگوں نے روزہ رکھا ہے تو آپ نے ارشاد
فرمایا ایسا کرنے والے گنہگار ہیں

نوٹ: یہاں اس وجہ سے ہے کہ جب سفر میں روزہ شاق گزرے تو افطار بہتر ہے بالخصوص جہاد کے سفر میں، جہاں روزے سے بے تاب و تواں ہونے کا اندیشہ ہے

نوٹ: کراع الغمیم دو مقام ہیں، کراع سے مراد وادی اور غمیم ایک وادی کا نام ہے، اور عسفان ایک موضع کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ہے

۲۲۳۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِطَعَامٍ بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَقَالَ لِأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ أَدْنِيَا فَكُلَا فَقَالَا إِنَّا صَائِمَانِ فَقَالَ ارْحَلُوا لِصَاحِبَيْكُمْ اعْمَلُوا لِصَاحِبَيْكُمْ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان والی جگہ مر الظہران کے مقام پر سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کھانا پیش کیا گیا تو آپ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا۔ قریب ہو جائیے! اور کھانا کھائیے۔ ان دونوں حضرات نے عرض کیا کہ ہم نے روزہ رکھا ہوا ہے! آپ نے حاضرین سے فرمایا کہ ان دونوں حضرات کی سواریاں تیار کرو، اور ان کے حصے کا کام تم خود کرو کیونکہ وہ روزہ دار ہیں۔

۲۲۳۹ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَدَّى بِمَرِّ الظَّهْرَانِ وَمَعَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ الْغَدَاءَ مُرْسَلًا۔

ابو سلمہ سے مرسلاً روایت ہے کہ مر الظہران میں حضور علیہ السلام صبح کا کھانا کھا رہے تھے اور صدیق و عمر رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ تھے۔ آپ نے فرمایا! کھانے میں شرکت کرو۔

۲۲۴۰ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ مُرْسَلٌ۔

ابو سلمہ سے مرسلاً روایت ہے کہ مر الظہران میں آپ صبح کا کھانا کھا رہے تھے اور ابو بکر صدیق و عمر آپ کے ساتھ تھے

ذِكْرُ وَضْعِ الصِّيَامِ عَنِ الْمُسَافِرِ

روزہ مسافر کے لیے معاف ہونا

۲۲۴۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ تَعَالَ ادْنُ مِنِّي حَتَّى أُخْبِرَكَ عَنِ الْمُسَافِرِ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ

سیدنا حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ میں سفر کر کے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے مجھے صبح کے کھانے کے لیے ٹھہرنے کا حکم فرمایا۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے، آپ نے ارشاد فرمایا، ادھر میرے پاس آؤ میں تمہیں مسافر کے روزہ وغیرہ کے احکام سے مطلع کروں

الصَّلٰوةِ ۔ اللہ جل جلالہ نے مسافر پر روزہ اور نصف نماز معاف فرما دی۔

۲۲۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَنْتَظِرُ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ قُلْتُ إِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ تَعَالَ أُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَضَعَ عَنْهُ يَعْنِي الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلٰوةِ ۔ ۲۲۳ عَنْ أَبِيْ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمَّا ذَهَبْتُ لِأَخْرُجَ قَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ قُلْتُ إِنِّيْ صَائِمٌ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ تَعَالَ أُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلٰوةِ ۔ حدیث شریف کا ترجمہ حسب سابق ہے البتہ دوسری میں اتنا زیادہ ہے کہ میں سفر سے واپس آیا اور حضور کو سلام عرض کیا اور جب میں واپس جانے لگا تو آپ نے فرمایا کھانے کا انتظار کر۔

۲۲۴ عَنْ أَبِيْ أُمَيَّةَ يَعْنِي الضَّمْرِيَّ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ نَحْوَهُ

۲۲۵ عَنْ أَبِيْ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّهُ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَالَ انْتَظِرِ الْغَدَاءَ يَا أَبَا أُمَيَّةَ فَقُلْتُ إِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ ادْنُ أُخْبِرْكَ عَنِ الْمُسَافِرِ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنْهُ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلٰوةِ ۔ ۲۲۶ عَنْ أَبِيْ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ أَنَّهُ أَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَهُوَ صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ أُخْبِرْكَ عَنِ الصِّيَامِ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصِّيَامَ وَنِصْفَ الصَّلٰوةِ ۔ ۲۲۷ عَنْ أَبِيْ أُمَيَّةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ نَحْوَهُ ۔ ان تمام احادیث کا ترجمہ حسب سابق ہے۔

۲۲۸ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ يَعْنِيْ نِصْفَ الصَّلٰوةِ وَالصَّوْمَ وَعَنِ الْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ اللہ جل جلالہ نے مسافر پر روزہ اور آدھی نماز معاف فرما دی اور حاملہ اور دودھ پلانے والی سے ان کو نقصان کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھیں اور بعد میں قضا کر لیں۔

---

۲۲۹ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ شَيْخٍ مِنْ قُشَيْرٍ عَنْ عَمِّهِ حَدَّثَنَا ثُمَّ أَلْفَيْنَاهُ فِيْ إِبِلٍ لَهُ فَقَالَ لَهُ أَبُوْ قِلَابَةَ حَدِّثْهُ فَقَالَ الشَّيْخُ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ أَنَّهُ ذَهَبَ فِيْ إِبِلٍ لَهُ فَانْتَهٰى إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُلُ أَوْ قَالَ يَطْعَمُ فَقَالَ ادْنُ فَكُلْ أَوْ قَالَ ادْنُ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ إِنِّيْ صَائِمٌ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامَ وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ ۔

سیدنا حضرت ایوب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے قشیر قبیلے کے ایک بوڑھے سے سنا اس نے اپنے چچا سے سنا، ایوب نے فرمایا کہ پہلے اس بوڑھے نے ہم سے ایک حدیث شریف بیان کی پھر ہم نے اسے اس کے اونٹوں میں دیکھا تو حضرت ابو قلابہ نے اسے فرمایا کہ حدیث شریف بیان کیجئے! اس نے بتایا کہ مجھ سے میرے چچا نے حدیث شریف بیان کی کہ وہ اپنے اونٹوں کے ساتھ گیا تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کھانا تناول فرما رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ قریب آئیے اور کھانا کھائیے! میں نے عرض

٢٢٨٠ عن ایوب قال حدثنی ابو قلابة هذا الحدیث ثم قال هل لك فی صاحب الحدیث فدلنی علیه فلقیته فقال حدثنی قریب لی یقال له انس بن مالك قال اتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی ابل كانت لی اخذت فوافقته وهو یاكل فدعانی الی طعامه فقلت انی صائم فقال ادن اخبرك عن ذلك ان الله وضع عن المسافر الصوم وشطر الصلوة۔

٢٢٨١ عن رجل قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم لحاجة فاذا هو یتغدی قال هلم الی الغداء فقلت انی صائم قال هلم اخبرك عن الصوم ان الله وضع عن المسافر نصف الصلوة والصوم ورخص للحبلی والمرضع۔

٢٢٨٢ عن هانئ بن الشخیر عن رجل من بلحریش عن ابیه قال كنت مسافرا فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم وانا صائم وهو یاكل قال هلم قلت انی صائم قال تعال الم تعلم ما وضع الله عن المسافر قلت وما وضع عن المسافر

کیسا کہ میں روزہ دار ہوں! آپ نے فرمایا۔ اللہ جل جلالہ و عم نوالہ نے مسافر سے آدھی نماز اور روزہ کو معاف کر دیا ہے اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت سے (روزہ) معاف فرما دیا ہے!

سیدنا حضرت ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت ابوقلابہ نے مجھ سے یہ حدیث شریف بیان کی اور پھر فرمایا آپ اس حدیث شریف بیان کرنے والے سے ملیں گے بھلا تو ان مجھے اس کی نشاندہی بتائی! میری ملاقات ان سے ہوئی اور انہوں نے مجھے بتایا کہ مجھے میرے عزیز نے بتایا جنہیں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہا جاتا ہے ساتھ ہی حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے اونٹ لے کر گیا جب میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ کھانا تناول فرما رہے تھے، آپ نے مجھے کھانے کے لیے یاد فرمایا میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں!! آپ نے مجھے فرمایا کہ قریب آ جا میں تمہیں بیان کروں اللہ جل جلالہ نے مسافر کے لیے آدھی نماز اور روزہ معاف فرما دیا ہے

ایک صاحب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک ضرورت کے لیے حاضر ہوا اور آپ صبح کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے حکم فرمایا کہ میں آپ کے ساتھ مل کر کھانا کھا لوں۔ میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں! آپ نے فرمایا ادھر آؤ میں تمہیں روزہ کا حکم بتاؤں بات اللہ جل جلالہ نے مسافر کو آدھی نماز اور روزہ معاف فرما دیا ہے اور اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو رخصت دی ہے۔

حضرت ہانی بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے قریش قبیلے سے متعلق شخص سے سنا جنہوں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں مسافر تھا! اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا میں روزہ دار تھا اور آپ کھانا تناول فرما رہے تھے! آپ نے ارشاد فرمایا کہ آؤ اور کھانا کھاؤ! میں نے عرض کیا، حضور میں روزہ سے

قَالَ الصَّوْمَ وَنِصْفَ الصَّلٰوةِ۔

ہوا، آپ نے فرمایا آجاؤ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ جل جلالہ نے کیا مسافر کو معاف فرما دیا ہے؟ میں نے عرض کیا کیا معاف فرما دیا ہے؟ .... آپ نے فرمایا روزہ اور آدھی نماز

۲۲۸۳ عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيشٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحَدِّثُكُمْ عَنِ الصِّيَامِ أَنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت ہانی بن عبداللہ بن شخیر سے مروی ہے، آپ نے ایک بلحریشی شخص سے سنا اس نے اپنے والد گرامی سے سنا فرمایا ہم جس قدر اللہ تعالیٰ کو منظور تھا سفر کرتے رہے۔ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے میں روزے سے تھا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا آؤ کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا میں روزہ دار ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا آؤ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ جل جلالہ نے مسافر کو معاف فرمایا ہے؟ میں نے عرض کیا کیا معاف کیا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا روزہ اور آدھی نماز

۲۲۸۴ عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَلْحَرِيشٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَأَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَطْعَمُ فَقَالَ هَلُمَّ فَاطْعَمْ فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحَدِّثُكُمْ عَنِ الصِّيَامِ أَنَّ اللّٰهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت ہانی بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے بلحریش کے ایک شخص سے سنا انہوں نے اپنے والد سے سنا، فرمایا ہم سفر میں رہتے تھے جب تک اللہ کو منظور رہا تو ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے، اور آپ کھانا تناول فرما رہے تھے، آپ نے ارشاد فرمایا آؤ کھانا کھاؤ، میں نے عرض کیا حضور میں روزہ دار ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا میں تمہیں روزے کے متعلق بتاتا ہوں اللہ تعالیٰ نے مسافر کو روزہ اور نصف نماز معاف فرما دی ہے۔

۲۲۸۵ عَنْ هَانِئِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ كُنْتُ مُسَافِرًا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَأْكُلُ وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ هَلُمَّ قُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ أَتَدْرِي مَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قُلْتُ وَمَا وَضَعَ اللّٰهُ عَنِ الْمُسَافِرِ قَالَ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت ہانی بن عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

کہ میں مسافر تھا میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ کھانا تناول فرما رہے تھے اور میں روزہ دار تھا آپ نے ارشاد فرمایا آؤ کھانا کھاؤ میں نے عرض کیا حضور میں روزہ دار ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں

معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مسافر کو کیا معاف فرمایا ہے یعنی روزوں کی مسافر سے کیا کیا معاف فرمایا ہے آپ نے فرمایا روزہ اور نصف نماز معاف فرمادی ہے۔

٢٢٨٢ - عَنْ غَيْلَانَ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ أَبِي قِلَابَةَ فِي سَفَرٍ فَقَرَّبَ طَعَامًا فَقُلْتُ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي سَفَرٍ فَقَرَّبَ طَعَامًا فَقَالَ لِرَجُلٍ ادْنُ فَاطْعَمْ قَالَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ إِنَّ اللَّهَ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ نِصْفَ الصَّلَاةِ وَالصَّوْمَ فِي السَّفَرِ فَادْنُ فَاطْعَمْ فَدَنَوْتُ فَطَعِمْتُ۔

سیدنا حضرت غیلان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت ابو قلابہ کے ہمراہ سفر میں نکلا انہوں نے کھانا میرے سامنے رکھا میں نے عرض کیا کہ میں روزہ دار ہوں ابو قلابہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سفر پر نکلے آپ کی خدمت اقدس میں کھانا پیش کیا گیا آپ نے ایک شخص سے حکم فرمایا کہ قریب آ جاؤ اور کھانا کھاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا کہ میں روزے سے ہوں آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل جلالہ نے مسافر کے لیے سفر میں آدھی نماز اور روزہ معاف فرمایا ہے آ جاؤ اور کھاؤ۔ میں نے حاضر خدمت ہو کر کھا لیا۔

فَضْلُ الْإِفْطَارِ فِي السَّفَرِ عَلَى الصَّوْمِ

سفر میں روزہ نہ رکھنے کی فضیلت

٢٢٨٣ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَنَزَلْنَا فِي يَوْمٍ حَارٍّ وَاتَّخَذْنَا ظِلَالًا فَسَقَطَ الصُّوَّامُ وَقَامَ الْمُفْطِرُونَ فَسَقَوُا الرِّكَابَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے، ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے افطار کیا، ایک دن گرمی سخت تر تھی ہم نے اتر کر خیمے لگائے، روزے دار تھک کر گر پڑے اور بے روزے اٹھے اور سواریوں کو پانی پلایا حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آج کے بے روزے اجر و ثواب لے گئے

ذِكْرُ قَوْلِهِ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ

سفر میں روزہ رکھنا ایسے ہے جیسے گھر میں بے روزہ رہنا

٢٢٨٤ - عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ يُقَالُ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمن بن عوف نے فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ سفر میں روزہ رکھنا ایسے ہے۔ جیسے حضر میں افطار کرنا،

نوٹ: اگر ضرر اور نقصان کا اندیشہ ہو تو سفر میں روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ لیکن اگر کسی قسم کا اندیشہ اور ضرر نہ ہو تو روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۲۲۸۹ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ يُقَالُ الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ كَالْإِفْطَارِ فِي الْحَضَرِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سفر میں روزہ رکھنا ایسے ہی ہے جیسے حضر میں روزہ نہ رکھنا

۲۲۹۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ الصَّائِمُ فِي السَّفَرِ كَالْمُفْطِرِ فِي الْحَضَرِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سفر میں روزہ رکھنے والا حضر میں افطار کرنے والے شخص کی طرح ہے۔

الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ
سفر میں روزہ رکھنا

۲۲۹۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى أَتٰى قُدَيْدًا ثُمَّ أُتِيَ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ وَأَفْطَرَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے دنوں میں سفر پر نکلے تو آپ روزے سے تھے حتیٰ کہ آپ مقام قدید تشریف لے گئے بعد ازاں دودھ کا پیالہ آپ کی خدمت میں پیش ہوا آپ اور آپ کے صحابہ کرام نے افطار فرمایا۔

نوٹ:۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ اگر کسی شخص نے سفر میں روزہ رکھا ہو بعد ازاں اسے تکلیف ہو تو وہ روزہ توڑ سکتا ہے۔

۲۲۹۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ حَتّٰى أَتٰى قُدَيْدًا ثُمَّ أَفْطَرَ حَتّٰى أَتٰى مَكَّةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے نکلے تو انہوں نے روزہ رکھا تھا حتیٰ کہ آپ مقام قدید میں پہنچے پھر افطار کیا یہاں تک کہ مکہ معظمہ داخل ہو گئے۔

۲۲۹۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ فِي السَّفَرِ حَتّٰى أَتٰى قُدَيْدًا ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ فَأَفْطَرَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا یہاں تک کہ قدید میں آئے پھر ایک پیالہ دودھ کا منگوایا آپ نے اور آپ کے اصحاب نے پیا۔

۲۲۹۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى مَكَّةَ فَصَامَ حَتّٰى أَتٰى عُسْفَانَ فَدَعَا بِقَدَحٍ فَشَرِبَ قَالَ شُعْبَةُ فِي رَمَضَانَ فَكَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ مَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے باہر تشریف لے گئے تو آپ روزے سے تھے حتیٰ کہ آپ مقام عسفان پہنچے وہاں پانی کا ایک پیالہ طلب فرمایا اور رمضان المبارک کا روزہ افطار کر لیا۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص چاہے رمضان المبارک میں روزے رکھے اور جو چاہے افطار کرے

۲۲۹۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُوْلُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے،

رَمَضَانَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا يَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ۔

آپ روزے سے تھے حتیٰ کہ آپ مقام عسفان میں پہنچے بعد ازاں آپ نے ایک برتن طلب فرمایا اور دن کو پانی پیا حاضرین دیکھ رہے تھے پھر اس کے بعد روزہ نہیں رکھا۔

۲۲۹۶ عَنِ الْعَوَّامِ بْنِ حَوْشَبٍ قَالَ قُلْتُ لِمُجَاهِدٍ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ وَيُفْطِرُ۔

سیدنا حضرت عوام بن حوشب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت مجاہد سے دریافت کیا سفر میں روزہ رکھنا کیسا ہے؟ آپ نے مجھے بتایا کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم سفر میں روزہ رکھتے اور افطار بھی فرماتے۔

۲۲۹۷ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَأَفْطَرَ فِي السَّفَرِ۔

حضرت مجاہد سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ رمضان المبارک میں روزے رکھے اور بعد ازاں سفر میں افطار فرمایا۔

۲۲۹۸ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا إِنْ شِئْتَ صُمْتَ وَإِنْ شِئْتَ أَفْطَرْتَ۔

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ سفر میں روزہ رکھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا جو اپنی بات کا ذکر نہیں کیا تو چاہو تو روزہ رکھو اور دل چاہے تو روزہ رکھو!

۲۲۹۹ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مِثْلَهُ۔ ۲۳۰۰ عَنْ حَمْزَةَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَصُومَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔ ۲۳۰۱ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَصُومَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُفْطِرَ فَأَفْطِرْ۔ ۲۳۰۲ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔ ۲۳۰۳ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَصُومَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تُفْطِرَ فَأَفْطِرْ۔

ان سب روایات کا مفہوم ایک ہے البتہ الفاظ میں معمولی اختلاف ہے:

۲۳۰۴ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ أَسْرُدُ الصِّيَامَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَسْرُدُ الصِّيَامَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں مسلسل روزے رکھا کرتا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیا میں سفر میں لگاتار روزے رکھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تمہارا جی چاہے تو سفر میں روزے رکھو اور جی

فَأَفْطِرْ۔

چاہے تو افطار کرو!

۲۳۲۵ عَنْ حَمْزَةَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصِّيَامَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں مسلسل روزے رکھا کرتا تھا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! کیا میں سفر میں لگاتار روزے رکھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تمہارا جی چاہے تو سفر میں روزے رکھو اور جی چاہے تو افطار کرو!

۲۳۲۶ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ رَجُلًا يَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سفر میں روزہ رکھتے تھے آپ نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے (اس کے متعلق) دریافت کیا، آنحضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمہارا جی چاہے تو روزے رکھو اور جی چاہے تو نہ رکھو!

۲۳۲۷ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجِدُ بِي قُوَّةً عَلَى الصِّيَامِ فِي السَّفَرِ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ قَالَ هِيَ رُخْصَةٌ مِنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَمَنْ أَخَذَ بِهَا فَحَسَنٌ وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا کہ میں دورانِ سفر روزہ رکھ سکتا ہوں اگر میں روزہ رکھوں تو کیا ایسا کرنے میں گناہ ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ اللہ جل شانہ و عم نوالہ کی جانب سے عطا فرمائی ہوئی رخصت ہے، جو شخص اس رخصت کو لے لے تو اچھا ہے اور جو شخص روزہ رکھنا چاہے تو اس کو کوئی گناہ نہیں۔

۲۳۲۸ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا میں سفر میں روزہ رکھوں، آپ نے فرمایا تمہارا جی چاہے تو روزہ رکھو اور جی چاہے تو روزہ نہ رکھو!

۲۳۲۹ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ أَصُومُ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

سیدنا حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، انہوں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں سفر میں روزہ رکھوں؟ آپ نے فرمایا تمہارا جی چاہے تو روزہ رکھو اور جی چاہے تو روزہ نہ رکھو!

۲۳۳۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ حَمْزَةَ قَالَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔

سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں سفر میں روزہ رکھوں اور حضرت حمزہ بہت زیادہ روزے رکھتے تھے، آنحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تیرا جی چاہے تو روزہ رکھو اور اگر تمہارا جی چاہے تو روزہ نہ رکھو۔

۲۳۱۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ حَمْزَةَ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَصُومُ فِي السَّفَرِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔ ۲۳۱۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ رَجُلًا يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ۔ ترجمہ گزشتہ ہے جو اوپر گزرا

۲۳۱۳ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ فِي رَمَضَانَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ لَا يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم رمضان المبارک میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے ہم میں سے بعض افراد تو روزہ رکھتے اور بعض دوسرے افطار کرتے، اور کوئی دوسرے کو عیب نہ لگاتا

۲۳۱۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ وَلَا يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا يَعِيبُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

۲۳۱۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَافَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَامَ بَعْضُنَا وَأَفْطَرَ بَعْضُنَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا تو ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا اور بعض نے افطار کیا۔

۲۳۱۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُمَا سَافَرَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَصُومُ الصَّائِمُ وَيُفْطِرُ الْمُفْطِرُ وَلَا يَعِيبُ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ۔

سیدنا حضرت ابو سعید اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ دونوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر کیا تو ہم سے کوئی شخص روزہ رکھتا اور کوئی افطار کرتا اور کوئی دوسرے پر عیب نہ لگاتا۔

الرُّخْصَةُ لِلْمُسَافِرِ أَنْ يَصُومَ بَعْضًا وَيُفْطِرَ بَعْضًا

مسافر کو رمضان المبارک میں کچھ روزے رکھنے اور بعض دنوں کے لئے افطار کا اختیار ہے

۲۳۱۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ صَائِمًا فِي رَمَضَانَ حَتَّى إِذَا كَانَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال رمضان شریف میں روزے رکھے ہوئے تشریف لائے اور جب آپؐ

بِالْكَدِيدِ أَفْطَرَ۔

مقام قدید پر پہنچے تو آپ نے افطار فرمایا۔

الرُّخْصَةُ فِي الْإِفْطَارِ لِمَنْ حَضَرَ شَهْرَ رَمَضَانَ فَصَامَ ثُمَّ سَافَرَ

جو شخص ماہ رمضان میں روزہ رکھے پھر سفر کرے اسے افطار کرنے کی رخصت ہے

۲۲۳۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَافَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَامَ حَتَّى بَلَغَ عُسْفَانَ ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ فَشَرِبَ نَهَارًا لِيَرَاهُ النَّاسُ ثُمَّ أَفْطَرَ حَتَّى دَخَلَ مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَصَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ وَأَفْطَرَ فَمَنْ شَاءَ صَامَ وَمَنْ شَاءَ أَفْطَرَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے سفر فرمایا تو آپ نے روزہ رکھا جب آپ چلتے چلتے دوسری طرف عسفان کے مقام پر پہنچے تو آپ نے پانی کا ایک برتن طلب فرمایا اور دن کو پانی پیا اس لیے تاکہ لوگ دیکھیں پھر روزہ نہ رکھا یہاں تک کہ آپ رمضان المبارک میں مکہ مکرمہ پہنچے۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھا اور آپ نے افطار بھی فرمایا تو اب جس شخص کی مرضی ہو تو روزہ رکھے اور جس شخص کا جی چاہے تو وہ افطار کرے

وَضْعُ الصِّيَامِ عَنِ الْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ

حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزے معاف ہونا

۲۲۴۳ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَغَدَّى فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ فَقَالَ إِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ الصَّوْمَ وَشَطْرَ الصَّلَاةِ وَعَنِ الْحُبْلَى وَالْمُرْضِعِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دن کا کھانا تناول فرما رہے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا آؤ اور کھانا کھا لو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضور میں روزہ دار ہوں! آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہ نے مسافر کو روزہ اور نصف نماز معاف فرما دی ہے! اسی طرح حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کو روزہ معاف ہے! (جب ضرر کا اندیشہ ہو لیکن پھر قضا کرنا ضروری ہے!)

نوٹ:- جب اگر کوئی ایسا بیمار ہو کہ روزہ رکھنے سے جان جانے یا مرض کے بڑھ جانے یا دیر پا ہونے کا اندیشہ ہو تو روزہ نہ رکھنا جائز ہے جب وہ تندرست اور صحت مند ہو جائے تو روزہ کی قضا کرے۔ ایسا بڑھاپا کہ روز بروز کمزور ہو گا تو اب روزہ رکھنے پر

تا وقتیکہ وہ آئندہ قادر ہو سکے گا ہر روزے کے بدلے میں فدیہ دے یعنی ایک مسکین کو کھانا کھلائے یہ بوڑھا شخص جو فدیہ دیتا رہا، پھر روزہ پر قادر ہو گیا تو فدیہ نفل ہو گا روزہ کی قضا لازم ہے، جو شخص پیاسا رہنے یا بڑھاپا ہو کر اتنا کمزور ہو کہ روزہ نہ رکھ سکے تو اسے آب انطا سے کرے جو موسم سرما میں رکھے حاملہ عورت یا دودھ پلانے والی عورت جب انہیں اپنی ذات یا بچے کی صحت کا اندیشہ ہو تو انہیں روزہ ترک کرنا جائز ہے، لیکن قضا بہر حال لازم ہے،

تَاوِيْلُ قَوْلِ اللهِ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ

اللہ جل جلالہ کے قول وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین کی تفسیر

۲۲۲۰ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ كَانَ مَنْ اَرَادَ مِنَّا اَنْ يُفْطِرَ وَيَفْتَدِيَ حَتّٰى نَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا۔

سیدنا حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت شریف نازل ہوئی وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین یعنی جو شخص روزے کی استطاعت رکھتا ہو وہ ایک مسکین کا کھانا دے اگر روزہ نہ رکھنا چاہے، تو جو شخص چاہتا روزے رکھتا اور جو شخص چاہتا فدیہ دے دیتا حتیٰ کہ اس کے بعد والی آیت شریفہ نازل ہوئی فمن شھد منکم الشھر فلیصمہ) اور سابقہ آیت منسوخ ہو گئی،

نوٹ:- لہٰذا ثابت ہوا کہ مسافر اور مریض کے سوا باقی سب کے لیے ضروری ہے کہ روزہ رکھیں البتہ مسافر اور مریض روزہ قضا کریں

بعض علماء کے نزدیک یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ پہلے روزے کی طاقت رکھتے تھے لیکن اب بے طاقت ہو گئے ہیں جیسے بڑھاپا انہیں روزہ رکھنے اور فدیہ دینے میں اختیار ہے!

۲۲۲۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ يُطِيْقُوْنَهٗ يُكَلَّفُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ وَاحِدٍ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا طَعَامُ مِسْكِيْنٍ اٰخَرَ لَيْسَتْ بِمَنْسُوْخَةٍ فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ لَا يُرَخَّصُ فِيْ هٰذَا اِلَّا الَّذِيْ لَا يُطِيْقُ الصِّيَامَ اَوْ مَرِيْضٌ لَا يُشْفٰى۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، وعلی الذین یطیقونہ کے معنی یہ ہیں کہ جو لوگ بکار بیماری میں روزہ رکھنے سے تکلیف پاتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ ایک مسکین کو کھانا دیں اگر کوئی ایک اور مسکین کو دے دے تو وہ اس کے لیے بہتر ہے، اور ہر روزہ رکھنا بہتر ہے یہ آیت منسوخ نہیں بلکہ اس شخص کے لیے رخصت ہے جو روزے کی طاقت نہیں رکھتا! جیسے کہ وہ ضعیف، کہ اس کو نقصان پہنچتا ہے، یا بیماری جس سے تندرستی نہیں پا سکتا!

نوٹ: بعض علماء کے نزدیک لا مقدر ہے۔ جیسے اس آیت شریفہ میں ہے یبین الله لکم ان تضلوا یعنی ان لا تضلوا اور بعض کے نزدیک یطیقونه اطاقة سے ماخوذ ہے جس کے معانی سلب طاقت کے ہیں تو معنی یہ ہیں کہ جو لوگ روزے کی طاقت نہیں رکھتے وہ فدیہ دیں یا روزہ رکھیں بہرحال اچھے بھلے موٹے تازے طاقت ور شخص کو کسی نے فدیہ کی رخصت نہیں دی

وَضْعُ الصِّيَامِ عَنِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت پر روزے کا معاف ہونا ہے

۲۳۲۲ عَنْ مُعَاذَةَ الْعَدَوِيَّةِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ أَتَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ إِذَا طَهُرَتْ قَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ كُنَّا نَحِيضُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهُرُ فَيَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّوْمِ وَلَا يَأْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلَاةِ۔

حضرت معاذہ عدویہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا جب حائضہ عورت حیض سے پاک ہو تو وہ نماز قضا کرے؟ آپ نے دریافت فرمایا کیا تو حروریہ ہے ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں حیض آتا اور جب ہم پاک ہو جاتیں تو حضور علیہ السلام ہم کو روزہ قضا کرنے کا حکم فرماتے اور ہم کو رسول اللہ نماز کی قضا کا حکم نہ فرماتے۔

نوٹ: حروری نسبت ہے حروراء کی طرف اور حروراء کوفہ کے قریب ایک مقام کا نام ہے جہاں خارجی جمع ہوئے تھے اور حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے انہیں وہاں قتل کیا تھا

۲۳۲۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ لَيَكُونُ عَلَيَّ الصِّيَامُ مِنْ رَمَضَانَ فَمَا أَقْضِيهِ حَتَّى يَجِيءَ شَعْبَانُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھ پر رمضان المبارک کے روزے ہوتے پھر انہیں قضا نہ کر سکتی تھی کہ شعبان المعظم آجاتا!

إِذَا طَهُرَتِ الْحَائِضُ أَوْ قَدِمَ الْمُسَافِرُ فِي رَمَضَانَ هَلْ يَصُومُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ

عورت جب حیض سے پاک ہو یا مسافر سفر سے رمضان المبارک میں واپس آئے اور دن ہو تو وہ کیا کرے؟؟

۲۳۲۴ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَيْفِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَكَلَ الْيَوْمَ فَقَالُوا مِنَّا مَنْ صَامَ وَمِنَّا مَنْ لَمْ يَصُمْ قَالَ

سیدنا حضرت محمد بن صیفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم میں سے کسی نے یوم عاشورا کو کچھ کھایا ہے، لوگوں نے عرض کیا ہم میں سے بعض نے روزہ رکھا ہے اور بعض نے

فَأَتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمْ وَابْعَثُوا إِلَى أَهْلِ الْعَوَالِي فَلْيُتِمُّوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ۔

مکمل کرو۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم باقی دن پورا کرو اور اہل عوالی کے پاس کسی کو بھیجو کہ وہ بھی باقی دن کو پورا کریں۔

نوٹ: اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ جب عاشورا میں امساک کا حکم ہوا تو رمضان المبارک میں بھی امساک کرنا لازمی

إِذَا لَمْ يُجْمِعْ مِنَ اللَّيْلِ هَلْ يَصُومُ ذَلِكَ الْيَوْمَ مِنَ التَّطَوُّعِ

اگر رات کو روزے کی نیت نہ کی ہو تو کیا دن کو نفلی روزہ رکھ سکتا ہے؟

۲۳۲۵ عَنْ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ أَذِّنْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ مَنْ كَانَ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيَصُمْ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یوم عاشورا کو اعلان کر دو کہ جس شخص نے کچھ کھا لیا ہے تو باقی دن کچھ نہ کھائے پیئے۔ اور جس شخص نے کچھ نہیں کھایا وہ روزہ کی نیت کرے۔

اَلنِّيَّةُ فِي الصِّيَامِ

روزہ کی نیت کرنا

۲۳۲۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ شَيْءٍ فَقُلْتُ لَا قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ مَرَّ بِي بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ وَقَدْ أُهْدِيَ إِلَيَّ حَيْسٌ فَخَبَأْتُ لَهُ مِنْهُ وَكَانَ يُحِبُّ الْحَيْسَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ فَخَبَأْتُ لَكَ مِنْهُ قَالَ أَدْنِيهِ أَمَا إِنِّي قَدْ أَصْبَحْتُ وَأَنَا صَائِمٌ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا مَثَلُ صَوْمِ الْمُتَطَوِّعِ مَثَلُ الرَّجُلِ يُخْرِجُ مِنْ مَالِهِ الصَّدَقَةَ فَإِنْ شَاءَ أَمْضَاهَا وَإِنْ شَاءَ حَبَسَهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک روز حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے اور آپ نے دریافت فرمایا کہ کچھ کھانے کے لیے ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تو میں روزہ رکھتا ہوں۔ پھر آپ ایک روز تشریف لائے تو میرے پاس کچھ حیس (گھی آٹے کا بنا ہوا حلوہ) آیا ہوا تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس حیس ہدیہ آیا ہے جو میں نے آپ کے لیے چھپا رکھا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا لاؤ میں نے روزہ کی حالت میں صبح کی تھی۔ پھر آپ نے اس میں سے تناول فرمایا اور اس کے بعد ارشاد فرمایا نفلی روزہ اپنے مال سے نفلی صدقہ کرنے کے برابر ہے اب اس شخص کو اختیار ہے کہ اس کو دے یا روک لے!

۲۳۲۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَارَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَوْرَةً قَالَ أَعِنْدَكِ شَيْءٌ قُلْتُ لَيْسَ عِنْدِي شَيْءٌ قَالَ فَأَنَا صَائِمٌ قَالَتْ ثُمَّ دَارَ عَلَيَّ الثَّانِيَةَ وَقَدْ أُهْدِيَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دفعہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میرے یہاں تشریف لائے اور پوچھا کیا تمہارے پاس کوئی کھانے کی چیز ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ حضور سرور کائنات

لنا حيس فخبأت له منه فأكل فتعجبت منه فقلت يا رسول الله دخلت علي وأنت صائم ثم أكلت حيسا قال نعم يا عائشة إنما منزلة من صام في غير رمضان أو غير قضاء رمضان أو في التطوع بمنزلة رجل أخرج صدقة ماله فجاد منها بما شاء فأمضاه وبخل منها بما بقي فأمسكه۔

۲۳۲۳ عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجيء ويقول هل عندكم غداء فنقول لا فيقول إني صائم فأتانا يوما وقد أهدي لنا حيس فقال هل عندكم شيء قلنا نعم أهدي لنا حيس قال أما إني قد أصبحت أريد الصوم فأكل۔

۲۳۲۴ عن عائشة أم المؤمنين قالت أتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقلنا أهدي لنا حيس قد جعلنا لك منه نصيبا فقال إني صائم فأفطر۔

۲۳۲۵ عن عائشة أم المؤمنين أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يأتيها وهو صائم فقال أصبح عندكم شيء تطعمينيه فنقول لا فيقول إني صائم

وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے! آپ پھر دوسری دفعہ میرے پاس تشریف لائے اور مجھے حیس نامی ایک کھانا پیش کیا گیا تھا میں اسے لے کر حاضر خدمت ہوئی! آپ نے اسے تناول فرمایا! میں حیران ہوگئی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آپ پہلی دفعہ تشریف لائے تھے تو آپ روزہ سے تھے پھر آپ نے حیس کیسے تناول فرمایا! آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں اے عائشہ! جو شخص روزہ رکھے لیکن وہ روزہ نہ تو رمضان المبارک کے مقدس مہینے کا ہو اور نہ اس کی قضا کا یا نفل کا ہو اس کی مثال اس طرح ہے، جیسے کسی شخص نے اپنے مال سے صدقہ دیا پھر اس میں سے جتنا چاہا سخاوت کر کے دے دیا! اور جتنا چاہا بخیلی کر کے رکھ لیا!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لا کر دریافت فرماتے کیا تمہارے پاس کھانا ہے؟ ہم عرض کرتے نہیں! تو آپ ارشاد فرماتے کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے! بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے ہمارے پاس حیس بطور ہدیہ آیا تھا! آپ نے دریافت فرمایا آپ کے پاس کچھ ہے ہم نے عرض کیا ہاں حیس کا ہدیہ آیا ہے! آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ میں نے صبح کے وقت روزے کی نیت کی تھی اور پھر کھانا کھایا!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دن حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے! ہم نے عرض کیا کہ ہمیں حیس کھانا ہدیۃً پیش کیا گیا! اور اس میں سے ہم نے آپ کا حصہ رکھ لیا ہے! آپ نے فرمایا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ توڑ ڈالا!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھ کر میرے پاس تشریف لاتے! اور دریافت فرماتے کیا کچھ کھانے کو ہے؟ ہم عرض کرتے نہیں! آپ ارشاد فرماتے کہ میں نے

ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَتْ أُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ فَقَالَ مَا هِيَ قَالَتْ حَيْسٌ قَالَ قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ۔

روزہ رکھا ہوا ہے۔ ایک روز حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پھر تشریف لائے تو ہم نے عرض کیا ہمارے پاس ہدیہ آیا ہے آپ نے دریافت فرمایا کیا چیز؟ ہم نے عرض کیا حیس ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تو صبح روزہ کی نیت کی تھی اس پر کھانا کھایا!

۲۳۲۱ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قُلْتُ لَا قَالَ إِنِّيْ صَائِمٌ

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک روز حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ ہم نے عرض کیا نہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں روزے سے ہوں!

۲۳۲۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَاهَا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ فَقُلْتُ لَا قَالَ إِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ ثُمَّ جَاءَ يَوْمًا آخَرَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ أُهْدِيَ لَنَا هَدِيَّةٌ حَيْسٌ فَدَعَا بِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّيْ قَدْ أَصْبَحْتُ صَائِمًا فَأَكَلَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کھانے کو کچھ ہے؟؟ انہوں نے عرض کیا نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ بعد ازاں ایک اور دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے پاس حیس کا ہدیہ آیا ہے! اسے طلب کیا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تو صبح کے روزے کی نیت کی تھی۔ بعد ازاں حضور نے اسے تناول فرمایا!

۲۳۲۳ عَنْ مُجَاهِدٍ وَأُمِّ كُلْثُوْمٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلٰى عَائِشَةَ فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ طَعَامٌ نَحْوَهُ۔

حضرت مجاہد اور ام کلثوم نے بھی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایسی ہی روایت بیان فرمائی!

۲۳۲۴ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ طَعَامٍ قُلْتُ لَا قَالَ إِذًا أَصُوْمُ قَالَتْ وَدَخَلَ عَلَيَّ مَرَّةً أُخْرٰى فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ أُهْدِيَ لَنَا حَيْسٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک روز حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے دریافت فرمایا آپ کے پاس کھانے کو کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں روزہ رکھ لیتا ہوں بعد ازاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر تشریف لائے، تو میں نے عرض کیا کہ حضور

فَقَالَ لِمَاذَا أُفْطِرُ الْيَوْمَ وَقَدْ فَرَضْتُ الصَّوْمَ

پیلو کا کچھ پیش کیا گیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا تو میں آج افطار کرتا ہوں! اور میں روزے کو فرض کر

۲۳۲۵ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص فجر نکلنے سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہ ہوگا!

نوٹ: یہ حدیث ھذا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث شریف کے مخالف ہے جو اوپر مذکور ہو چکی مگر شاید یہ فرض روزے میں ہو۔ یا قضا اور کفارے دونوں کے روزے میں اور حضرت امام مالک کے نزدیک ہر طرح کے روزے میں رات سے نیت کرنا ضروری ہے

۲۳۲۶ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهُ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص فجر نکلنے سے پہلے روزے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہ ہوگا!

۲۳۲۷ عَنْ حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَلَا يَصُومُ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو شخص طلوع فجر سے پہلے روزہ رکھنے کی نیت نہ کرے وہ روزہ نہ رکھے!

۲۳۲۸ عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُبَيِّتِ الصِّيَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا صِيَامَ لَهُ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ جو شخص رات سے روزہ رکھنے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں!

۲۳۲۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَتْ حَفْصَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعْ قَبْلَ الْفَجْرِ ۲۳۳۰ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعْ قَبْلَ الْفَجْرِ ۲۳۳۱ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ۔ ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۲۳۳۲ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جو شخص فجر نکلنے سے قبل نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں

۲۳۳۳ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ أَرْسَلَهُ مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ۔

ام المومنین حضرت حفصہ نے کہا جس شخص نے فجر سے پہلے روزے کی نیت نہ کی اس کا روزہ نہیں رکھا مالک بن انس نے مرسلاً روایت کیا

۲۳۳۵ عَنْ عَائِشَةَ وَحَفْصَةَ مِثْلَهُ لَا يَصُومُ إِلَّا مَنْ أَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حفصہ دونوں نے فرمایا کوئی شخص روزہ نہ رکھے سوائے اس شخص کے جس نے روزہ کی نیت فجر سے پہلے کی ہو!

۲۳۳۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ إِذَا لَمْ يُجْمِعِ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت

الرَّجُلُ الصَّوْمَ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَصُمْ -

۲۳۲۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ لَا يَصُوْمُ إِلَّا مَنْ اَجْمَعَ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ -

جو شخص رات سے روزہ رکھنے کی نیت نہ کرے اس کا روزہ نہیں!

حضرت ابن عمرؓ نے بھی ایسا ہی کہا۔

صَوْمُ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

جناب حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے کا بیان

۲۳۲۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صِيَامُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُوْمُ يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمًا وَ اَحَبُّ الصَّلٰوةِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صَلٰوةُ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَ يَقُوْمُ ثُلُثَهٗ وَ يَنَامُ سُدُسَهٗ -

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل جلالہ کو سب روزوں سے زیادہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ پسند ہے آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار کرتے، اور اللہ جل جلالہ کو سب نمازوں سے حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نماز پسند ہے کہ آپ آدھی رات تک سوتے اور تہائی رات تک جاگتے بعد ازاں آپ رات کے چھٹے حصے میں سوتے!

نوٹ: مطلب یہ ہے کہ حضور رات کے بارہ گھنٹوں میں سے چھ گھنٹے سوتے بعد ازاں چار گھنٹے جاگتے اور پھر دو گھنٹے سوتے!

صَوْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ هُوَ وَ اُمِّيْ

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کے روزے کا بیان!

۲۳۲۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُفْطِرُ اَيَّامَ الْبِيْضِ فِيْ حَضَرٍ وَلَا سَفَرٍ -

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور سرورکائنات صلے اللہ علیہ وسلم چاند کی ۱۳-۱۴-۱۵ میں افطار نہیں فرماتے تھے نہ سفر میں اور نہ ہی حضر میں!

۲۳۳۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُفْطِرُ وَ يُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے تھے، حتیٰ کہ ہم کہتے تھے کہ آپ افطار نہ فرمائیں گے،

يُرِيْدُ أَنْ يَصُوْمَ وَمَا صَامَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا غَيْرَ رَمَضَانَ مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ۔

آپ کا افطار فرماتے یہاں تک کہ ہم کہتے آپ روزے نہ رکھیں گے اور حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلسل ایک ماہ تک روزے نہ رکھے سوائے رمضان المبارک کے جب سے آپ مدینہ منورہ تشریف لائے!

۲۳۵۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ مَا يُرِيْدُ أَنْ يُفْطِرَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب افطار نہیں کریں گے!

۲۳۵۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَا أَعْلَمُ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْآنَ كُلَّهُ فِيْ لَيْلَةٍ وَلَا قَامَ لَيْلَةً حَتَّى الصَّبَاحِ وَلَا صَامَ شَهْرًا قَطُّ كَامِلًا غَيْرَ رَمَضَانَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ آپ فرماتی ہیں مجھے معلوم نہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کبھی سارا قرآن مجید ایک رات میں ختم کیا ہو۔ یا رات سے لے کر صبح تک عبادت فرمائی ہو یا آپ نے کسی ماہ کے پورے روزے رکھے ہوں ہاں مگر رمضان المبارک کے روزے آپ نے رکھے!

۲۳۵۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ صَامَ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُوْلَ قَدْ أَفْطَرَ وَمَا صَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا كَامِلًا مُنْذُ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ إِلَّا رَمَضَانَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے روزے کے متعلق پوچھا گیا آپ نے بتایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے یہاں تک کہ ہم خیال کرتے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اب مسلسل روزے ہی رکھیں گے اور بعد ازاں آپ افطار فرماتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ افطار ہی فرمائیں گے اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ایک ماہ روزے پورے نہیں رکھے سوائے رمضان المبارک کے جب سے آپ مدینہ منورہ تشریف لے آئے!

۲۳۵۴ عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ كَانَ أَحَبُّ الشُّهُوْرِ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَصُوْمَهُ شَعْبَانَ بَلْ كَانَ يَصِلُهُ بِرَمَضَانَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو روزہ رکھنے کے لیے سب مہینوں سے شعبان المعظم کا مہینہ زیادہ پسند تھا! بلکہ آپ اسے رمضان المبارک کے ساتھ ملا دیتے تھے!

۲۳۵۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ حَتّٰى نَقُوْلَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم روزے رکھتے یہاں

ما يفطر ويفطر حتى نقول ما يصوم وما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في شهر أكثر صياما منه في شعبان۔

۲۲۵۶ عن أم سلمة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان لا يصوم شهرين متتابعين إلا شعبان ورمضان۔

۲۲۵۷ عن أم سلمة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه لم يكن يصوم من السنة شهرا تاما إلا شعبان ويصله برمضان۔

۲۲۵۸ عن عائشة قالت لم يكن رسول الله صلى الله عليه وسلم لشهر أكثر صياما منه لشعبان كان يصومه أو عامته۔

۲۲۵۹ عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم شعبان إلا قليلا۔

۲۲۶۰ عن عائشة قالت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يصوم شعبان كله۔

۲۲۶۱ عن أسامة بن زيد قال قلت يا رسول الله لم أرك تصوم شهرا من الشهور ما تصوم من شعبان قال ذلك شهر يغفل الناس عنه بين رجب ورمضان وهو شهر يرفع فيه الأعمال إلى رب العالمين فأحب أن يرفع عملي وأنا صائم۔

تک کہ ہم کہتے آپ افطار ہی فرمائیں گے اور آپ افطار فرماتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ آپ روزے نہ رکھیں گے اور میں نے حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو شعبان المعظم سے زیادہ کسی اور ماہ میں روزے رکھتے نہ دیکھا!

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم و رمضان المبارک کے سوا دو ماہ مسلسل روزے نہ رکھتے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم کے سوا سال بھر میں مسلسل کسی ماہ کے روزے نہ رکھتے تھے اور شعبان المعظم کو آپ رمضان المبارک سے ملا دیتے!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کسی ماہ میں شعبان سے زیادہ روزے نہ رکھتے تھے آپ سارے شعبان یا اکثر شعبان المعظم میں روزے رکھتے!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم شعبان المعظم میں روزے رکھتے مگر کچھ تھوڑے سے دن نہ رکھتے!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم سارے شعبان المعظم میں روزے رکھتے تھے!

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کو سب مہینوں سے زیادہ شعبان المعظم کے مہینے میں روزے رکھتے دیکھتا ہوں آپ نے ارشاد فرمایا۔ یہ وہ مقدس مہینہ ہے جس سے لوگ غافل اور سست ہیں!

رجب اور رمضان المبارک کے درمیان یہ وہ مہینہ ہے! جس میں آدمی کے اعمال اللہ جل شانہ کے پاس

پیش کیے جاتے ہیں میں چاہتا ہوں کہ جب میرا عمل اٹھایا جائے تو حالت روزہ سے رہوں۔

۲۳۴۲- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّكَ تَصُومُ حَتَّى لَا تَكَادَ تُفْطِرُ وَتُفْطِرُ حَتَّى لَا تَكَادَ أَنْ تَصُومَ إِلَّا يَوْمَيْنِ إِنْ دَخَلَا فِي صِيَامِكَ وَإِلَّا صُمْتَهُمَا قَالَ أَيُّ يَوْمَيْنِ قُلْتُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيسِ قَالَ ذَانِكَ يَوْمَانِ تُعْرَضُ فِيهِمَا الْأَعْمَالُ عَلَى رَبِّ الْعَالَمِينَ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ اس قدر روزے رکھتے ہیں کہ افطار نہیں فرماتے اور بعد ازاں افطار فرماتے ہیں اس قدر کہ روزہ نہیں رکھتے، مگر جنہیں آپ کے روزوں کے درمیان دو دن آجاتے ہیں تو بہتر ورنہ آپ دونوں دنوں میں لازمی روزہ رکھتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ وہ کون سے دن ہیں؟ میں نے عرض کیا سوموار اور جمعرات! آپ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ دو دن ہیں کہ جن میں اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں تو میں چاہتا ہوں کہ میرا عمل اس وقت پیش کیا جائے جب میں نے روزہ رکھا ہوا ہو!

۲۳۴۳- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَيُقَالُ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ فَيُقَالُ لَا يَصُومُ۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل روزے رکھتے تھے حتیٰ کہ کہتے کہ حضور اب افطار نہ فرمائیں گے بعد ازاں آپ افطار فرماتے تو لوگ یہ اندازہ کرتے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اب روزہ نہ رکھیں گے!

۲۳۴۴- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صِيَامَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کا بطور خاص روزہ رکھتے

۲۳۴۵- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ

۲۳۴۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

۲۳۴۷- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کا بطور خاص روزہ رکھتے

۲۳۴۸- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سوموار اور جمعرات کے روزے کا اہتمام فرماتے!

٢٣٦٩ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ مِنْ هٰذِهِ الْجُمُعَةِ وَالْاِثْنَيْنِ مِنَ الْمُقْبِلَةِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین روزے رکھتے ایک ہفتے میں دو سوموار اور جمعرات کو اور ایک دوسرے ہفتے سوموار کو ایک روزے رکھتے!

٢٣٧٠ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَيَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَمِنَ الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کو سوموار اور جمعرات کو روزے رکھتے اور پھر دوسرے ہفتے کے سوموار کو روزہ رکھتے!

٢٣٧١ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ جَعَلَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى تَحْتَ خَدِّهِ الْأَيْمَنِ وَكَانَ يَصُومُ الْاِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سوتے تو آپ اپنی دائیں ہتھیلی کو اپنے دائیں گال کے نیچے رکھتے۔ اور آپ سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھتے!

٢٣٧٢ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ وَقَلَّمَا يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ کی ابتدا میں تین روزے رکھتے اور آپ جمعۃ المبارک کے روز کم افطار کرتے!

٢٣٧٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحٰى وَلَا أَنَامُ إِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ظہر کی دو رکعتیں پڑھنے کا حکم صادر فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ جب تک وتر نہ پڑھ لو نہ سو۔ اور آپ نے ہر ماہ تین دن روزے رکھنے کا حکم فرمایا!

٢٣٧٤ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يُسْأَلُ عَنْ صِيَامِ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَامَ يَوْمًا يَتَحَرّٰى فَضْلَهُ عَلَى الْأَيَّامِ إِلَّا هٰذَا الْيَوْمَ يَعْنِي شَهْرَ رَمَضَانَ وَ

سیدنا عبیداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کسی نے محرم کی دسویں تاریخ کے روزے کے متعلق دریافت فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے معلوم نہیں کہ دوسرے دنوں سے بہتر جان کر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکھا ہو ہاں مگر یہ ایام!

يَوْمَ عَاشُورَاءَ۔

رمضان المبارک اور عاشوراء کے

٢٣٢٥ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي هٰذَا الْيَوْمِ إِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ۔

سیدنا حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان سے دسویں محرم کے دن منبر پر سنا، آپ ارشاد فرما رہے تھے اے مدینہ منورہ والو تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے حضور سرورکائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ آج کے دن کے متعلق فرماتے، میں نے روزہ رکھا ہے! اور جو شخص کا دل چاہے وہ روزہ رکھے!

٢٣٢٦ عَنْ هُنَيْدَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ امْرَأَتِهِ قَالَتْ حَدَّثَتْنِي بَعْضُ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَتِسْعًا مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ وَخَمِيسَيْنِ۔

سیدنا حضرت ہنیدہ بن خالد نے اپنی زوجہ سے سنا انہوں نے فرمایا کہ مجھے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ محترمہ نے بیان کیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم یوم عاشوراء اور ذی الحجہ کے نو دن اور ہر ماہ کے تین دن روزے رکھتے! ایک پہلے سوموار اور دو جمعرات کو

٢٣٢٧ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے مسلسل ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزے ہی نہ رکھے

نوٹ:- کیونکہ وہ ہمیشہ بھوکا رہنے کا عادی ہو گیا۔ اور روزے کی غرض و غایت فوت ہو گئی جو ایک خواہش توڑنے اور چھوڑنے کا ثواب جب ہی ملتا ہے جب اس خواہش پر مسلسل عمل کیا جائے! دوسرے عمل میں بد شواری پیدا نہ ہو گی!!

٢٣٢٨ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا!

٢٣٢٩ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ (ترجمہ وہی جو اوپر گزرا)

٢٣٣٠ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے نہ روزے رکھے اور نہ افطار کیا!

٢٣٣١ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ فَلَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

إِنِّي أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ قَالَ عَطَاءٌ وَلَا أَدْرِي كَيْفَ ذَكَرَ صِيَامَ الْأَبَدِ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ۔

لی کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں! پھر حضرت عطاء نے حدیث شریف بیان فرمائی، مجھے یاد نہیں رہا لیکن ہمیشہ روزہ رکھنے کے متعلق بیان کیا مگر اتنا یاد ضرور ہے کہ آپ نے یوں ارشاد فرمایا۔ جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے روزے نہیں رکھے!

النَّهْيُ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ

ہمیشہ روزے رکھنے کی ممانعت

۲۳۸۲ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فُلَانًا لَا يُفْطِرُ نَهَارَ الدَّهْرِ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔

سیدنا حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں شخص دن کو کبھی افطار نہیں کرتا تو آپ نے ارشاد فرمایا اس نے نہ تو روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا!

۲۳۸۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذُكِرَ عِنْدَهُ رَجُلٌ يَصُومُ الدَّهْرَ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن شخیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص کا تذکرہ ہوا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا! آپ نے ارشاد فرمایا اس نے نہ تو روزہ رکھا اور نہ افطار کیا!

۲۳۸۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي صَوْمِ الدَّهْرِ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن شخیر سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ روزہ رکھنے کے متعلق ارشاد فرمایا نہ تو روزہ ہے اور نہ ہی افطار ہے!

۲۳۸۵ عَنْ عُمَرَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَرْنَا بِرَجُلٍ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ هٰذَا لَا يُفْطِرُ مُنْذُ كَذَا وَكَذَا فَقَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ہمارا گذر ایک شخص پر ہوا، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ شخص اتنی مدت سے افطار نہیں کرتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس شخص نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا!

۲۳۸۶ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِهِ فَغَضِبَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَسُئِلَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ لَا صَامَ

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ کتنے دن روزہ رکھتے ہیں (اس کے بے موقع و محل سوال سے) آپ ناراض ہوگئے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا غصہ

وَلَا أَفْطَرَ أَوْ مَا صَامَ وَمَا أَفْطَرَ۔

کم کرنے کے لیے عرض کیا!) ہم اللہ جل جلالہ کے پروردگار ہونے، اسلام کے دین ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہیں۔ بعدازاں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ ہمیشہ روزے رکھنا کیسا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا! جو کوئی ایسا کرے اس نے نہ روزہ رکھا اور نہ ہی افطار کیا!

سَرْدُ الصِّيَامِ

مسلسل روزے رکھنا

٢٢٨٨ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْأَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ أَسْرُدُ الصَّوْمَ أَفَأَصُومُ فِي السَّفَرِ قَالَ صُمْ إِنْ شِئْتَ أَوْ أَفْطِرْ إِنْ شِئْتَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں کیا میں سفر میں بھی روزے رکھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا! تمہارا دل چاہے تو روزے رکھو اگر نہ چاہے تو نہ رکھو!

صَوْمُ ثُلُثَيِ الدَّهْرِ

دو دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا

٢٢٨٩ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يَصُومُ الدَّهْرَ قَالَ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ قَالُوا فَثُلُثَيْهِ قَالَ أَكْثَرُ قَالُوا فَنِصْفَهُ قَالَ أَكْثَرُ قَالَ فَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ صَوْمُ ثَلَاثَةِ

سیدنا حضرت عمرو بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے سنا کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک ایسے شخص کا تذکرہ کیا گیا جو ہمیشہ روزے رکھتا تھا آپ نے ارشاد فرمایا۔ اگر وہ کبھی کچھ نہ کھاتا تو یہ اس کے لیے اچھا تھا۔ (ہمیشہ روزے رکھنے کی صورت میں تاکہ کھانے کی کیا ضرورت ہے) حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے؟ آپ نے ارشاد فرمایا یہ بھی زیادہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے؟

أيام من كل شهر -

آپ نے ارشاد فرمایا یہ بھی زیادہ ہے! بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں ایسے روزے نہ بتاؤں جو کہ دل کی بیماریاں (حسد، بغض اور شہوت وغیرہ) کا ازالہ کرنے والے ہیں اور برقرار رکھتا!

ف: کیونکہ دین اسلام کا مقصد انسان کی صحیح تربیت ہے اور انسان کے پاکیزہ اخلاق کو درست کرنا ہے۔ جس طرح رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بعثت لاتمم مکارم الاخلاق یعنی میں اس لیے مبعوث کیا گیا کہ میں اخلاق حسنہ کی تکمیل کروں! اسی لیے اسلام میں ان عبادات کو بار بار تاکید کے ساتھ ادا فرمانے کا حکم فرمایا گیا ہے! روزہ سے تقویٰ کی پیدا ہوتا ہے، اور انسان کے شب و روز بدل جاتے ہیں، اس کی خلوت اور جلوت بدل جاتی ہے، اس کا قول و عمل بدل جاتا ہے، اسے تو یہ ہے کہ دماغ کے سوچنے کا انداز اور دل میں پیدا ہونے والے جذبات میں ایک ہمہ گیر انقلاب پیدا ہو جاتا ہے روزہ دار کوئی ایسا کام نہیں کر سکتا کوئی ایسا حرف اپنی زبان پر نہیں لا سکتا جو اسے اپنے رب کریم کے حریم قرب سے دور کرنے کا باعث ہو خود انصاف فرمایئے کہ جس شخص کا تصور حیات یہ ہو کیا اس کی زبان سے کسی کا آبگینہ ٹوٹ سکتا ہے کیا اس کی دست درازی سے کسی کی حق تلفی ہو سکتی ہے یہ شخص تو الفت اور محبت کا ایک چشمہ ہو گا جس سے بہنے والی نہریں کشت حیات سیراب کرتی چلی جائیں گی۔ اس کا عمل تسنیم کا اثر رکھتا ہوگا جس سے دلوں کے کملائے ہوئے غنچے کھل اٹھیں گے اور وہ اپنوں اور بیگانوں کے لیے آیۃ رحمت ہوگا!

١٣٩١ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِدْتُ أَنَّهُ لَمْ يَطْعَمِ الدَّهْرَ شَيْئًا قَالَ فَثُلُثَيْهِ قَالَ أَكْثَرُ قَالَ فَنِصْفَهُ قَالَ أَكْثَرُ قَالَ أَفَلَا أُخْبِرُكُمْ بِمَا يُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ قَالُوا بَلَى قَالَ صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ

حضرت عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ آپ اس شخص کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں جو ہمیشہ روزہ رکھے آپ نے ارشاد فرمایا اگر وہ کبھی کچھ نہ کھاتا تو بہتر ہے اس نے عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ دو تہائی روزہ رکھے اور ایک تہائی افطار حضور علیہ السلام نے فرمایا یہ بھی زیادہ ہے اس نے عرض کیا اگر ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے آپ نے فرمایا یہ بھی زیادہ ہے پھر آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسے روزے کی خبر دوں جس سے دل کا کینہ دور ہو جاتا ہے۔

شہر۔

۲۳۹۱ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ الدَّهْرَ كُلَّهُ قَالَ لَا صَامَ وَلَا أَفْطَرَ أَوْ لَمْ يَصُمْ وَلَمْ يُفْطِرْ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمَيْنِ وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ وَيُطِيقُ ذٰلِكَ أَحَدٌ قَالَ فَكَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا قَالَ ذٰلِكَ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ كَيْفَ بِمَنْ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمَيْنِ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي أُطِيقُ ذٰلِكَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثٌ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَرَمَضَانُ إِلَى رَمَضَانَ هٰذَا صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ۔

صَوْمُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ

۲۳۹۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصِّيَامِ صِيَامُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

۲۳۹۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَنْكَحَنِي أَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ فَكَانَ يَأْتِيهَا يَسْأَلُهَا عَنْ بَعْلِهَا فَقَالَتْ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا وَلَمْ يُفَتِّشْ لَنَا كَنَفًا مُنْذُ أَتَيْنَاهُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْتِنِي بِهِ فَأَتَيْتُهُ مَعَهُ فَقَالَ كَيْفَ تَصُومُ قُلْتُ كُلَّ يَوْمٍ قَالَ صُمْ مِنْ

لوگوں نے کہا کیوں نہیں، آپ نے فرمایا پھر ہر ماہ میں تین روزے رکھو!

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ روزے رکھنا کیسا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا یا نہ روزہ رکھا نہ افطار کیا۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص دو دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے تو آپ نے فرمایا کیا کوئی اس کی طاقت رکھتا ہے۔

پھر آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص ایک دن روزہ رکھے اور ایک دن افطار کرے تو آپ نے ارشاد فرمایا یہ حضرت داؤد پیغمبر علیہ السلام کا روزہ ہے! پھر آپ سے عرض کیا جو شخص ایک روزہ رکھے اور دو دن افطار کرے آپ نے ارشاد فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اتنی طاقت رکھوں! بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ہر ماہ تین روزے رکھنا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے!

ایک دن روزہ رکھنا اور ایک دن افطار کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، تمام روزوں سے بہتر روزہ حضرت داؤد علیہ السلام کا ہے! آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے!

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، میرے والد نے میرا نکاح ایک کھاتے پیتے گھرانے کی عورت سے کر دیا آپ اس عورت کے پاس آتے اور اس سے اس کے خاوند (میرا) کا (برتاؤ) سلوک پوچھتے تو بولی! بہت اچھا آدمی ہے! اس نے آج تک میرے ساتھ ہم بستر کا نہیں کیا اور نہ ہی بیت الخلاء میں گیا! جب سے ہم اس کے پاس آئے ہیں! میرے والد نے اس کا تذکرہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے ارشاد

كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَ أَفْطِرْ يَوْمًا قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَوْمُ يَوْمٍ وَ فِطْرُ يَوْمٍ۔

کا سے میرے پاس سے آؤ! میں اپنے والد کے ساتھ حضور کے پاس گیا آپ نے دریافت فرمایا تو روزے کس طرح رکھتا ہے میں نے کہا ہر روز آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہر ہفتے میں تین روزے رکھا کر میں نے عرض کیا مجھے اس سے بھی زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا۔ تو دو دن روزے رکھو اور ایک دن افطار کر دیں! میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ طاقت حاصل ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ تمام روزوں سے زیادہ افضل حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے ہیں آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے

نوٹ: لم يطالنا فراشا الخ کا لغوی معنی بستر سے کروٹ نہ لینا مگر اس کنایہ کو ٹاش کرنے کے لیے مراد یہ ہے کہ وہ کبھی ہمارے ساتھ سویا نہیں تا کہ حقوق زوجیت ادا کرے۔ اور نہ کبھی اس نے ہمارے ساتھ ذکر کیا ہے کہ رہبانیت اللہ میں جائے! قرآن میں ہے ورهبانية ابتدعوها ما كتبناها عليهم اور انہوں نے اسی کی رہبانیت کو اپنے آپ پر لازم کر لیا ہے ہم نے ان پر فرض نہیں فرمایا تھا حدیث شریف میں ہے لا رهبانية في الاسلام اسلام میں رہبانیت نہیں اور ارشاد فرمایا! النكاح من سنتي فمن رغب عن سنتي فليس مني۔ نکاح میری سنت اور طریقہ ہے جو شخص میری سنت سے روگردانی کرتا ہے وہ مجھ سے نہیں۔ حقوق میں سے بیوی کا حق ادا کرنا انتہائی ضروری ہے!

۲۳۹۴ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ زَوَّجَنِي أَبِي امْرَأَةً فَجَاءَ يَزُورُهَا فَقَالَ كَيْفَ تَرَيْنَ بَعْلَكِ فَقَالَتْ نِعْمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَا يَنَامُ اللَّيْلَ وَلَا يُفْطِرُ النَّهَارَ فَوَقَعَ بِي وَقَالَ زَوَّجْتُكَ امْرَأَةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَعَضَلْتَهَا قَالَ فَجَعَلْتُ لَا أَلْتَفِتُ إِلَى قَوْلِهِ مِمَّا أَرَى عِنْدِي مِنَ الْقُوَّةِ وَالْاِجْتِهَادِ فَبَلَغَ ذَالِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَكِنِّي أَنَا أَقُومُ وَأَنَامُ وَ أَصُومُ وَ أُفْطِرُ فَقُمْ وَنَمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَقُلْتُ أَنَا أَقْوَى مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ صُمْ يَوْمًا وَ أَفْطِرْ يَوْمًا قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى مِنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد نے میرا نکاح ایک عورت سے کر دیا اور بعد ازاں آپ اس عورت سے اس کا حال دریافت کرنے تشریف لے گئے! اور اس عورت سے دریافت کیا کہ تمہارا خاوند کیسا ہے؟ اس عورت نے کہا وہ کتنا اچھا آدمی ہے! رات کو سوتا ہی نہیں اور دن کو افطار کرتا ہے! میرے والد مجھ سے ناراض ہو کر فرمانے لگے تو نے ایک مسلمان عورت کو تکلیف اور مصیبت میں ڈال رکھا ہے میں نے ان کی بات پر دھیان نہ دیا اور میں روزہ کی کیفیت میں اپنے آپ میں قوت ہمت اور طاقت پاتا تھا! اس بات کی اطلاع حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا لیکن میں عبادت کرتا ہوں اور سوتا بھی ہوں! روزہ بھی رکھتا ہوں اور افطار بھی کرتا ہوں! تم بھی عبادت کرو اور سوا کرو

ذَالِكَ قَالَ اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثُمَّ انْتَهَى إِلَى خَمْسَ عَشْرَةَ وَأَنَا أَقُولُ أَنَا أَقْوَى مِنْ ذَالِكَ۔

۲۳۹۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجْرَتِي فَقَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قَالَ بَلَى قَالَ فَلَا تَفْعَلَنَّ نَمْ وَقُمْ وَصُمْ وَأَفْطِرْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِضَيْفِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّ لِصَدِيقِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَإِنَّهُ عَسَى أَنْ يَطُولَ بِكَ عُمُرٌ وَإِنَّهُ حَسْبُكَ أَنْ تَصُومَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثًا فَذَالِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ كُلِّهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا قُلْتُ إِنِّي أَجِدُ قُوَّةً فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ جُمُعَةٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ فَشَدَّدْتُ فَشُدِّدَ عَلَيَّ قَالَ صُمْ صَوْمَ نَبِيِّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قُلْتُ وَمَا كَانَ صَوْمُ دَاوُدَ قَالَ نِصْفُ الدَّهْرِ۔

۲۳۹۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ يَقُولُ لَأَقُومَنَّ اللَّيْلَ وَلَأَصُومَنَّ النَّهَارَ مَا عِشْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

رکھو اور افطار کرو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہر ماہ تین روزے رکھو! میں نے عرض کیا کہ مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے فرمایا کہ تم حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روزہ رکھو ایک دن روزہ اور ایک دن افطار میں نے عرض کیا کہ مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے آپ نے ارشاد فرمایا ایک ماہ میں قرآن مجید ختم کرنا پھر اس کو کم کرتے ہوئے پندرہ دن تک پہنچے اور میں! یہی عرض کرتا رہا کہ مجھے اس سے زیادہ طاقت ہے!

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میرے حجرے میں تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا مجھے اطلاع ملی ہے کہ تم ساری رات عبادت کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو میں نے عرض کیا جی ہاں ایسے ہی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ایسا! مت کرو بلکہ سو بھی اور عبادت کرو اور روزہ رکھو اور افطار کرو کیونکہ! تمہاری آنکھوں کا بھی تم پر حق ہے! (تاکہ وہ سو سکیں) اور تمہارے بدن کا بھی تم پر حق ہے (آرام کرنا چاہیے) تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے تمہارے مہمان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے دوست کا بھی تم پر حق ہے۔ اور شاید بہت زیادہ ہو گی (ایسا ہی ہوا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی عمر بہت زیادہ تھی) آپ کو ہر ماہ میں تین روزے رکھنا کافی ہے یہ ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہیں کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے (تین روزے اس طرح تیس کے برابر ہوتے) میں نے عرض کیا کہ مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے ہر ہفتہ تین روزے رکھو میں نے عرض کیا مجھ میں اس سے زیادہ طاقت ہے میں نے اپنے اوپر سختی کی اور آپ نے بھی سختی کی! ارشاد فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ رکھو! میں نے دریافت کیا وہ کیسا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا نصف زمانہ!

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے ذکر کیا کہ میں یہ کہتا ہوں کہ میں رات بھر عبادت کروں گا اور دن کو روزہ رکھوں گا جب تک میں زندہ رہوں گا! آپ نے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ الَّذِي تَقُولُ ذَالِكَ فَقُلْتُ لَهُ قَدْ قُلْتُهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ ذَالِكَ فَصُمْ وَأَفْطِرْ وَنَمْ وَقُمْ وَصُمْ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَإِنَّ الْحَسَنَةَ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَذَالِكَ مِثْلُ صِيَامِ الدَّهْرِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمَيْنِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَالِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَصُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا وَذَالِكَ صِيَامُ دَاوُدَ وَهُوَ أَعْدَلُ الصِّيَامِ قُلْتُ فَإِنِّي أُطِيقُ أَفْضَلَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أَفْضَلَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو لَأَنْ أَكُونَ قَبِلْتُ الثَّلَاثَةَ الْأَيَّامَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَهْلِي وَمَالِي

مجھ سے یہ دریافت فرمایا کہ کیا تم یہ کہتے تھے؟ میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے شک میں نے کہا! آپ نے فرمایا، تم اتنی طاقت نہیں رکھتے روزہ رکھو اور افطار کرو اور سوؤ اور عبادت کرو اور ہر ماہ تین روزے رکھا کرو کیونکہ نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے اور یہ ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور دو دن افطار کرو۔ میں نے عرض کیا کہ میں اس سے بہتر کی طاقت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو۔ یہ آپ نے فرمایا جناب حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روزہ ہے جو بہت معتدل ہے۔ میں نے عرض کیا مجھ کو اس سے بہتر کی طاقت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس سے بہتر کچھ نہیں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے عرض کیا! اگر میں آپ کی پہلی بات قبول کرتا تو مجھے وہ اپنے گھر والوں اور دولت سے زیادہ پسند ہوتا!

نوٹ: یعنی کہ اس سے پہلے تو جوانی اور جوش و خروش کی وجہ سے میں آپ کے حکم کی تعمیل نہ کر سکا اور اپنے نفس پر شدت سمجھی کہ اور اب اس کی قدر معلوم ہوگی! اور ایک دن روزہ اور ایک دن کا افطار مشکل ہو گیا! اب مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ میں نے آپ کا پہلا ارشاد گرامی قبول کیوں نہ کر لیا!

۲۳۹۴ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قُلْتُ أَيْ عَمِّ حَدِّثْنِي عَمَّا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي إِنِّي قَدْ كُنْتُ أَجْمَعْتُ عَلَى أَنْ أَجْتَهِدَ اجْتِهَادًا شَدِيدًا حَتَّى قُلْتُ لَأَصُومَنَّ الدَّهْرَ وَلَأَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَسَمِعَ بِذَالِكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي حَتَّى دَخَلَ عَلَيَّ فِي دَارِي فَقَالَ بَلَغَنِي أَنَّكَ قُلْتَ لَأَصُومَنَّ الدَّهْرَ وَلَأَقْرَأَنَّ الْقُرْآنَ فَقُلْتُ قَدْ قُلْتُ ذَالِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَلَا تَفْعَلْ صُمْ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ذَالِكَ قَالَ فَصُمْ مِنَ الْجُمُعَةِ يَوْمَيْنِ الْإِثْنَيْنِ وَالْخَمِيسَ

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں، حضرت عبداللہ بن عمرو کی خدمت میں گیا اور دریافت کیا اے چچا مجھ کو بیان فرمایئے جو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے بیان فرمایا؟ انہوں نے بتلایا کہ اے میرے بھتیجے میں نے کوشش کی کہ میں عبادت میں بہت کوشش کروں! یہاں تک کہ میں نے کہا کہ میں ساری عمر روزے رکھوں گا اور ہر رات دن میں ایک قرآن مجید ختم کروں گا! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سنی تو آپ میرے پاس میرے گھر پر تشریف لائے! اور آپ نے فرمایا کہ میں نے سنا ہے کہ تم نے کہا ہے کہ میں ساری عمر روزے رکھوں گا! اور قرآن شریف کی تلاوت کروں گا! میں نے عرض کیا بے شک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایسے ہی کہا ہے! آپ نے فرمایا - ایسا نہ کرو۔ بلکہ ہر ماہ تین روزے رکھو! میں نے عرض کیا مجھ میں

قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى عَلَى أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَإِنَّهُ أَعْدَلُ الصِّيَامِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمًا صَائِمًا وَيَوْمًا مُفْطِرًا وَإِنَّهُ إِذَا كَانَ وَعَدَ لَمْ يُخْلِفْ وَإِذَا لَاقَى لَمْ يَفِرَّ ـ

اس سے زیادہ روزے رکھنے کی استطاعت ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا: تو ہر ہفتہ میں پیر اور جمعرات کے دو روزے رکھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ روزے رکھنے کی استطاعت رکھتا ہوں! آپ نے ارشاد فرمایا کہ پھر تم حضرت داؤد علیہ السلام کی طرح روزہ رکھو! آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے وہ اللہ کے نزدیک سب روزوں سے زیادہ معتدل ہے۔ اور جب وعدہ کرتے تو اس کے خلاف نہ کرتے اور جب لڑائی شروع کرتے تو میدان سے نہ بھاگتے۔

ذِكْرُ الزِّيَادَةِ فِي الصِّيَامِ وَالنُّقْصَانِ

روزوں کی کمی بیشی کا ذکر

۲۳۹۸ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قَالَ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ قَالَ صُمْ أَفْضَلَ الصِّيَامِ عِنْدَ اللَّهِ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَام كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا ـ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے ارشاد فرمایا کہ (دس دن میں سے) ایک دن روزہ رکھو اور تمہیں باقی نو دنوں میں اس کا ثواب ملے گا! آپ نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے! حضور نے فرمایا کہ دو دن روزہ رکھو اور اس کا ثواب تمہیں باقی ایام میں ملیگا! آپ نے عرض کی حضور مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے آپ نے فرمایا تین دن روزہ رکھو تو باقی کا ثواب ملیگا پھر عرض کی کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے! اس پر حضور علیہ السلام نے فرمایا چار دن روزہ رکھو باقی دنوں کا ثواب ملے گا میں نے عرض کیا مجھے زیادہ کی طاقت ہے آپ نے فرمایا روزہ رکھو اللہ کے نزدیک سب روزوں سے افضل داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے۔ آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے!

۲۳۹۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ ذُكِرَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّوْمُ فَقَالَ صُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ التِّسْعَةِ فَقُلْتُ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے روزوں کا تذکرہ کیا آپ نے ارشاد فرمایا، ہر دس دنوں میں ایک دن روزہ رکھو اور آپ کو باقی نو دنوں کا ثواب ملے گا! میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ کی طاقت ہے! آپ نے فرمایا۔ اچھا تو

تِسْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ الثَّمَانِيَةِ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَصُمْ مِنْ كُلِّ ثَمَانِيَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِلْكَ السَّبْعَةِ قُلْتُ إِنِّي أَقْوَى مِنْ ذَلِكَ قَالَ فَلَمْ يَزَلْ حَتَّى قَالَ صُمْ يَوْمًا وَأَفْطِرْ يَوْمًا ۔

دنوں میں ایک دن روزہ رکھو! اور تمہیں باقی آٹھ روزوں کا ثواب ملے گا! میں نے عرض کیا میں اس سے زیادہ کی استطاعت رکھتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا! اچھا آٹھ دنوں میں ایک دن روزہ رکھو! اور تمہیں اس کا ثواب باقی سات دنوں میں ملے گا! میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے! بعد ازاں آپ اسی طرح فرماتے رہے یہاں تک کہ فرمایا ایک دن روزہ رکھو! اور ایک دن افطار کرو!

[illegible] عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ عَشَرَةٍ فَقُلْتُ زِدْنِي قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ قُلْتُ زِدْنِي قَالَ صُمْ ثَلَاثَةً وَلَكَ أَجْرُ ثَمَانِيَةٍ قَالَ ثَابِتٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِمُطَرِّفٍ فَقَالَ مَا أُرَاهُ إِلَّا يَزْدَادُ فِي الْعَمَلِ وَيَنْقُصُ مِنَ الْأَجْرِ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک دن کا روزہ رکھو تمہیں دس دنوں کے روزوں کا ثواب ملے گا! میں نے عرض کیا اور زیادہ کیجئے! آپ نے فرمایا۔ دو دن کا روزہ رکھو تمہیں نو دنوں کے روزوں کا ثواب ملے گا! میں نے عرض کی اور زیادہ کیجیے! آپ نے فرمایا تین دن روزہ رکھو تو تجھے آٹھ دنوں کا ثواب ملے گا! حضرت ثابت نے فرمایا کہ میں نے مطرف سے یہ حدیث شریف بیان کی تو آپ نے فرمایا۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے جتنا عمل بڑھتا جائے گا اتنا ثواب کم ہوتا چلا جائے گا

نوٹ: اس سے مقصود یہ ہے کہ لوگ روزے کم رکھیں اور افطار زیادہ کریں! کیونکہ جب بہت زیادہ روزے رکھیں گے تو جسم کمزور ہو جائے گا اور بیماری لاحق ہو جائے گی! اس کے علاوہ اس بات کا بھی خوف ہے کہ کہیں بہت سے مسائل پیدا نہ ہو جائیں اور پھر دوسری عبادات خصوصاً نمازوں سے بیزار کرنے میں خلل پڑے!

صَوْمُ عَشَرَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

ایک ماہ میں دس دن روزے رکھنا

[illegible] عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَرَدْتُ بِذَلِكَ إِلَّا الْخَيْرَ قَالَ لَا صَامَ مَنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا میں نے سنا کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور دن کو روزہ رکھتے ہو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری تو صرف ثواب کی نیت تھی۔

صَامَ الْأَبَدَ وَلٰكِنْ أَدُلُّكَ عَلٰى صَوْمِ الدَّهْرِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ خَمْسَةَ أَيَّامٍ قُلْتُ إِنِّيْ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ عَشْرًا فَقُلْتُ إِنِّيْ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

(یعنی میں یہ فضل بیان کرتا ہوں) آپ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے روزہ ہی نہ رکھا! تاہم میں تمہیں ہمیشہ روزے رکھنے کا ثواب بتاتا ہوں! کہ تم ہر ماہ میں تین دن روزے رکھو! میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہر ماہ پانچ دن روزے رکھو! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! مجھے اس سے بھی زیادہ کی استطاعت ہے! تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر ماہ دس دن روزے رکھو میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے آپ نے فرمایا اگر تم حضرت داؤد علیہ السّلام کا روزہ رکھو! آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے

۲۴۰۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی یہ روایت سابقہ روایت کی طرح مروی ہے!

۲۴۰۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو إِنَّكَ تَصُومُ الدَّهْرَ وَتَقُومُ اللَّيْلَ وَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتِ الْعَيْنُ وَنَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ صَوْمُ الدَّهْرِ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهِ قُلْتُ إِنِّيْ أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ صُمْ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا! اے عبداللہ آپ ہمیشہ روزہ رکھتے ہیں اور رات بھر عبادت کرتے ہیں! اگر تم مسلسل ایسے کرتے رہے تو آنکھیں اندر دھنس جائیں گی اور طبیعت تھک جائے گی! جس شخص نے ہمیشہ روزہ رکھا اس نے گویا روزہ رکھا ہی نہیں ہر ماہ میں تین روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے! میں نے عرض کیا حضور مجھے اس سے زیادہ استطاعت ہے! آنحضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو جیسے حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسّلام کیا کرتے تھے اور جب دشمن کا سامنا ہوتا تو آپ لڑائی سے نہ بھاگتے تھے!

۲۴۰۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِيْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَإِ الْقُرْآنَ فِي الشَّهْرِ قُلْتُ إِنِّيْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہ قرآن مجید کو ایک ماہ میں پڑھو! میں نے

أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أَطْلُبُ إِلَيْهِ حَتَّى قَالَ فِي خَمْسَةِ أَيَّامٍ وَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلَمْ أَزَلْ أَطْلُبُ إِلَيْهِ قَالَ صُمْ أَحَبَّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ صَوْمَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا۔

۲۳۹۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ بَلَغَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي أَصُومُ أَسْرُدُ الصَّوْمَ وَأُصَلِّي اللَّيْلَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ وَإِمَّا لَقِيَهُ قَالَ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَصُومُ وَلَا تُفْطِرُ وَتُصَلِّي اللَّيْلَ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنَّ لِعَيْنِكَ حَظًّا وَلِنَفْسِكَ حَظًّا وَلِأَهْلِكَ حَظًّا صُمْ وَأَفْطِرْ وَصَلِّ وَنَمْ وَصُمْ مِنْ كُلِّ عَشَرَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ تِسْعَةٍ قَالَ إِنِّي أَقْوَى لِذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ صُمْ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِذًا قَالَ وَكَيْفَ صِيَامُ دَاوُدَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى قَالَ وَمَنْ لِي بِهٰذَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ۔

عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے اور میں آپ سے یہی عرض کرتا رہا۔ یہاں تک کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ! دن میں پھر آپ نے ارشاد فرمایا ہر ماہ تین دن روزے رکھو میں نے عرض کیا کہ میں اس سے زیادہ روزے رکھنے کی استطاعت رکھتا ہوں! پھر اسی طرح میں عرض کرتا رہا! حتیٰ کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل کے نزدیک تمام روزوں سے حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روزہ زیادہ پسند ہے! آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے!

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ملی کہ میں ہمیشہ روزے رکھتا ہوں اور رات کو عبادت کرتا! چنانچہ آپ نے مجھے بلوایا یا آپ خود میرے پاس تشریف لائے آپ نے پوچھا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم روزے رکھتے ہو اور افطار نہیں کرتے اور ساری رات نماز پڑھتے ہو تو ایسا نہ کرو کیونکہ تم پر تمہاری آنکھوں کا بھی حق ہے اور تمہارے نفس کا بھی اور تم پر تمہاری بیوی کا بھی حصہ ہے روزہ رکھو اور افطار کرو نماز پڑھو اور سو بھی اور دس دنوں میں روزہ رکھو اور تمہیں اس طرح باقی نو دنوں کا ثواب بھی ملے گا! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس سے زیادہ کی بھی استطاعت رکھتا ہوں! آپ نے فرمایا کہ تم حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روزہ رکھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ کیسے تھا؟ آپ نے فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے اور جب جہاد میں کفار سے مقابلہ ہوتا تو آپ پیٹھ نہ پھیرتے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! ایسا کون کر سکتا ہے!

صِيَامُ خَمْسَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

۲۳۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُكِرَ لَهُ صَوْمِي فَدَخَلَ عَلَيَّ فَأَلْقَيْتُ لَهُ وِسَادَةً أَدَمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ فِيْمَا بَيْنِي وَبَيْنَهُ قَالَ أَمَا يَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ خَمْسًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ سَبْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ تِسْعًا قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ إِحْدَى عَشْرَةَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوُدَ شَطْرُ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَفِطْرُ يَوْمٍ۔

ایک ماہ میں پانچ روزے رکھنا:

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں میرے روزوں کا تذکرہ کیا گیا۔ آپ میرے پاس تشریف لائے! میں نے آپ کے لیے۔ چمڑے کا ایک تکیہ بچھایا جس کے اندر خرما کی چھال بھری تھی۔ آپ زمین پر تشریف فرما ہوگئے اور تکیہ میرے اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہوگیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں ہر ماہ میں تین روزے کافی نہیں ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا۔ پانچ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ارشاد فرمایا سات! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا نو میں نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا گیارہ میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر آپ نے ارشاد فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام کے روزے سے بڑھ کر کوئی روزہ افضل نہیں، آپ آدھے زمانہ میں روزے رکھتے اس طرح کہ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے!

صِيَامُ أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

۲۳۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ مِنَ الشَّهْرِ يَوْمًا وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيْقُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ

ایک ماہ میں چار روزے رکھنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا۔ ہر ماہ میں ایک روزہ رکھو! اور تمہیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا۔ میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا دو دن روزے رکھو اور تمہیں باقی دنوں کا ثواب ملے گا۔ میں نے عرض کیا مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے۔ فرمایا۔ تین دن روزے رکھو اور تمہیں باقی دنوں کے روزے کا ثواب ملے گا! میں نے عرض کیا مجھے اس

صُمْ أَرْبَعَةَ أَيَّامٍ وَلَكَ أَجْرُ مَا بَقِيَ قُلْتُ إِنِّي أُطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّوْمِ صَوْمُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا

صَوْمُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

۳۲۸ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ أَوْصَانِي حَبِيبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةٍ لَا أَدَعُهُنَّ أَوْصَانِي بِصَلَاةِ الضُّحَى وَبِالْوِتْرِ قَبْلَ النَّوْمِ وَبِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

۳۲۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثَةٍ بِنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ وَالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَصَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

۳۳۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَكْعَتَيِ الضُّحَى وَأَنْ لَا أَنَامَ إِلَّا عَلَى وِتْرٍ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

۳۳۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ وَالْغُسْلِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

۳۳۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ شَهْرُ الصَّبْرِ وَثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

چار دن روزے رکھو اور تین باقی دنوں کا ثواب ملے گا: میں نے عرض کیا کہ مجھے اس سے زیادہ کی استطاعت ہے! تب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تمام روزوں میں سے بہترین روزہ حضرت داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روزہ ہے آپ ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے:

ہر ماہ میں تین روزے رکھنا

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم (آپ پر اللہ کی رحمت اور سلام ہو) نے تین باتوں کی وصیت فرمائی اور میں ان کو نہیں چھوڑوں گا۔ آپ نے مجھے چاشت کی نماز پڑھنے سونے سے قبل وتر پڑھ لینے اور ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کی وصیت فرمائی!

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین باتوں کا حکم فرمایا وتر پڑھ کر سونا۔ جمعۃ المبارک کو غسل کرنا اور ہر ماہ میں تین دن روزے رکھنا!

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے چاشت کی دو رکعتیں پڑھنے، بغیر وتر پڑھے نہ سونے اور ہر ماہ تین دن روزے رکھنے کا حکم فرمایا!

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے وتر پڑھ کر سونے! جمعۃ المبارک کو غسل کرنے اور ہر ماہ تین دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا! ماہ رمضان المبارک میں اور ہر ماہ تین دن

صَوْمُ الدَّهْرِ۔

٢٤١٣ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ فَقَدْ صَامَ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا۔

روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک ماہ میں تین دن روزے رکھتے ہیں تو گویا ہمیشہ روزے رکھے بعد ازاں ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ جل جلالہ نے اپنی مقدس کتاب میں سچ فرمایا جو شخص ایک نیکی کرے گا اسے دس گنا زیادہ ثواب ملے گا!

٢٤١٤ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَامَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَدْ تَمَّ صَوْمُ الشَّهْرِ أَوْ فَلَهُ صَوْمُ الشَّهْرِ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا جو شخص ایک ماہ میں تین دن روزے رکھے اسے پورے ایک ماہ کے روزوں کا ثواب ملے گا!

٢٤١٥ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صِيَامٌ حَسَنٌ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ

٢٤١٦ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ قَالَ عُثْمَانُ بْنُ أَبِي الْعَاصِ نَحْوَهُ مُرْسَلٌ

سیدنا حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا بہترین روزے ہر ماہ تین دن کے روزے رکھنا ہیں۔

٢٤١٧ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم ہر ماہ تین دن روزہ رکھتے تھے!

كَيْفَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ

ہر ماہ میں تین دن کس طرح روزے رکھے جائیں

٢٤١٨ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ مِنْ أَوَّلِ الشَّهْرِ وَالْخَمِيسَ الَّذِي يَلِيهِ ثُمَّ الْخَمِيسَ الَّذِي يَلِيهِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین دن روزے رکھتے ایک سوموار کے دن اور دوسرے اس کے بعد کی جمعرات کو تیسرے اس کے بعد کی جمعرات کو

٢٤١٩ عَنْ هُنَيْدَةَ الْخُزَاعِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوَّلَ اثْنَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ ثُمَّ الْخَمِيسَ ثُمَّ

سیدنا حضرت ہنیدہ خزاعی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا۔ آپ فرماتی تھیں کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم ہر ماہ میں تین دن روزے رکھتے۔ ایک مہینے کے پہلے پیر کے روز

الخمیس الذی یلیہ۔

دوسرا جمعرات کو اور پھر اس سے متصل جمعرات کو۔

۲۳۲۱ عن حفصۃ قالت اربع لم یکن یدعھن النبی صلی اللہ علیہ وسلم صیام عاشوراء والعشر وثلاثۃ ایام من کل شھر والرکعتین قبل الغداۃ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم چار باتوں کو کبھی نہ چھوڑتے تھے: ایک تو عاشورا کے دن روزہ۔ رکھنا دوسرا ذی الحجہ کے دس روزوں کا تیسرے ہر ماہ کے تین روزوں کا چوتھے فجر سے پہلے دو رکعتوں کا!

۲۳۲۲ عن بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم تسعۃ من ذی الحجۃ ویوم عاشوراء وثلاثۃ ایام من کل شھر اثنین من الشھر وخمیسین۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحجہ میں پہلی سے نو تاریخ تک (روزے رکھتے، یوم عاشورا کو روزہ رکھتے اور ہر ماہ میں تین روزے ایک سوموار کو دو جمعرات کو!

۲۳۲۳ عن بعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصوم العشر وثلاثۃ ایام من کل شھر الاثنین والخمیسین۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک زوجہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کے دس دنوں میں روزہ رکھتے اور ہر ماہ میں تین دن ایک سوموار کو اور دو جمعرات کو!

۲۳۲۴ عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامر بصیام ثلاثۃ ایام اول خمیس والاثنین والاثنین۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم تین دن روزہ رکھنے کا حکم صادر فرماتے ایک تو ہر ماہ کی پہلی جمعرات کو دوسرے اور تیسرے سوموار کو!

۲۳۲۵ عن جریر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صیام ثلاثۃ ایام من کل شھر صیام الدھر وایام البیض صبیحۃ ثلاث عشرۃ واربع عشرۃ وخمس عشرۃ۔

سیدنا حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے کے برابر ہے اور ایام بیض یعنی تیرھویں، چودھویں، پندرھویں تک کے روزے ہیں۔

نوٹ: بیض کا مطلب سفید ہے، ان ایام کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ان تین دنوں کی راتیں چاندنی سے سفید اور روشن ہوتی ہیں!

۲۳۲۶ عن ابی ھریرۃ قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بارنب قد شواھا فوضعھا بین یدیہ فامسک

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک خرگوش بھون کر لایا۔ اور اسے آپ کے

رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَأْكُلْ وَأَمَرَ الْقَوْمَ أَنْ يَأْكُلُوْا وَأَمْسَكَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَأْكُلَ قَالَ إِنِّيْ أَصُوْمُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنَ الشَّهْرِ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمِ الْغُرَّ۔

خدمت اقدس میں پیش کیا، آپ نے اسے تناول نہ فرمایا تاہم لوگوں کو حکم فرمایا اور لوگوں نے کھا لیا اور اس دیہاتی نے بھی رکھ لیا، آپ نے پوچھا تم کیوں نہیں کھاتے۔ اس نے عرض کیا حضور میں ہر ماہ میں تین دن روزے رکھتا ہوں آپ نے فرمایا اگر تم نے روزے رکھنے ہیں تو چاند کی ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو ایام غر کو رکھو!

۲۳۲۶ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصُوْمَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامِ الْبِيْضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مہینے میں تین دن ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو روزے رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا

۲۳۲۷ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَصُوْمَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ الْبِيْضَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں مہینے میں تین دن ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو روزے رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا!

۲۳۲۸ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صُمْتَ شَيْئًا مِنَ الشَّهْرِ فَصُمْ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم مہینے میں روزے رکھو تو ۱۳، ۱۴ اور پندرہ کو رکھو!

۲۳۲۹ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ عَلَيْكَ بِصِيَامِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا۔ تو اپنے اوپر چاند کی ۱۳، ۱۴، اور پندرھویں تاریخ کا روزہ لازم کرے!

۲۳۳۰ عَنْ أَبِيْ ذَرٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا بِصِيَامِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو روزے رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا!

۲۳۳۱ عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ قَالَ قَالَ أَبِيْ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ أَرْنَبٌ قَدْ شَوَاهَا وَخُبْزٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ إِنِّيْ وَجَدْتُهَا

حضرت ابن حوتکیہ فرماتے ہیں کہ میرے باپ نے بتایا کہ ایک اعرابی حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک بھونا ہوا خرگوش اور روٹی لے کر حاضر ہوا اس نے اسے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا، کہا کہ میں نے دیکھا کہ خون بہہ رہا تھا، آپ نے اپنے صحابہ کرام سے

لا يضره لا
يكهم كلوا وقال للأعرابي كل قال إني صائم قال صوم ماذا قال صوم ثلاثة أيام من الشهر قال إن كنت صائما فعليك بالغر البيض ثلاث عشرة وأربع عشرة وخمس عشرة۔

ارشاد فرمایا کہ تم لوگ کھاؤ اور اعرابی سے بھی فرمایا کہ تم بھی کھاؤ۔ اس نے عرض کیا میں نے روزہ رکھا ہوا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیسے روزے؟ اس نے عرض کیا مہینے کے تین روزے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اگر تم روزے رکھو تو ایام بیض کے روزے رکھو یعنی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ تاریخ کے۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ درست قول یہ ہے کہ ابو ذر سے ہے شاید بجائے ابو ذر کے ابی لکھ دیا گیا ہو۔

لفظ: میں نے خون دیکھا یعنی جو خرگوش کو عورت کے حیض کی طرح خون آتا ہے اس لئے اسے شبہ پیدا ہوا کہ اسے کھانا کیسا ہے! جسے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرما کر شبہ ختم کر دیا کہ کھانے کا کوئی حرج نہیں!

۲۴۲۲ عن موسى بن طلحة أن رجلا أتى النبي صلى الله عليه وسلم بأرنب وكان النبي صلى الله عليه وسلم مد يده إليها فقال الذي جاء بها إني رأيت بها دما فكف رسول الله صلى الله عليه وسلم يده وأمر القوم أن يأكلوا وكان في القوم رجل منتبذ فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما لك قال إني صائم فقال له النبي صلى الله عليه وسلم فهلا ثلاث البيض ثلاث عشرة وأربع عشرة وخمس عشرة۔

سیدنا حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں خرگوش پیش کیا آپ نے اپنا دست اقدس اسے تناول فرمانے کے لیے بڑھایا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے دیکھا کہ اسے خون آتا تھا! آپ نے اپنا دست اقدس روک لیا اور لوگوں کو اسے کھانے کا حکم فرمایا! ایک شخص دور علیحدہ بیٹھا ہوا تھا آپ نے اس سے دریافت فرمایا، تجھے کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا میں نے روزہ رکھا ہوا ہے! آپ نے فرمایا تم تیرھویں، چودھویں اور پندرھویں تاریخ کو روزے کیوں نہیں رکھتے!

۲۴۲۳ عن موسى بن طلحة قال أتي النبي صلى الله عليه وسلم بأرنب قد شواها رجل فلما قدمها إليه قال يا رسول الله إني قد رأيت بها دما فتركها رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يأكلها وقال لمن عنده كلوا فإني لو اشتهيتها أكلتها ورجل جالس فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم

سیدنا حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک خرگوش پیش کیا گیا، جسے ایک شخص بھون کر لایا تھا۔ جب آپ کی خدمت اقدس میں پیش کیا تو عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے دیکھا کہ اسے خون آیا تھا! آپ نے اس کو کھانے سے چھوڑ دیا اور نہ کھایا! اور جو لوگ آپ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے ان سے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ کھاؤ کیونکہ اگر میرا جی چاہتا تو میں بھی کھاتا!

أُدْنُ فَكُلْ مَعَ الْقَوْمِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ فَهَلَّا صُمْتَ الْبِيضَ قَالَ وَمَا هُنَّ قَالَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

ایک اور شخص پاس بیٹھا ہوا تھا! آپ نے اس سے ارشاد فرمایا! قریب آؤ اور لوگوں کے ساتھ کھانے میں شامل ہو، اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے روزہ رکھا ہوا ہے، آپ نے دریافت فرمایا تو ایام بیض: .... کے روزے کیوں نہیں رکھتا! اس شخص نے دریافت کیا بیض کے روزے کیسے! آپ نے ارشاد فرمایا تیرھویں اور چودھویں، اور پندرھویں تاریخ کو!

٢٢٢٤ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَأْمُرُ بِهٰذِهِ الْأَيَّامِ الثَّلَاثِ الْبِيضِ وَيَقُولُ هُنَّ صِيَامُ الشَّهْرِ۔

سیدنا حضرت عبدالملک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ایام بیض میں تین دن روزے رکھنے کا حکم صادر فرماتے! اور آپ ارشاد فرماتے یہ روزے ایک ماہ کے روزوں کے برابر ہیں!

٢٢٢٥ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَبِي الْمِنْهَالِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُمْ بِصِيَامِ ثَلَاثَةِ أَيَّامِ الْبِيضِ قَالَ هُوَ صَوْمُ الشَّهْرِ۔

سیدنا حضرت عبدالملک بن ابو منہال رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ایام بیض کے تین روزوں کا حکم صادر فرمایا کہ ان کا ثواب پورے ایک ماہ روزے رکھنے کے برابر ہے

٢٢٢٦ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ قُدَامَةَ بْنِ مِلْحَانَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِصِيَامِ اللَّيَالِي الْغُرِّ الْبِيضِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

سیدنا حضرت عبدالملک بن قدامہ بن ملحان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے اپنے والد قدامہ بن ملحان سے سنا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں چاند کی سفید راتوں تیرھویں چودھویں اور پندرھویں کو روزے رکھنے کا حکم صادر فرماتے!

صَوْمُ يَوْمَيْنِ مِنَ الشَّهْرِ

ایک ماہ میں دو روزے رکھنا

عَنْ أَبِي عَقْرَبٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا مِنَ الشَّهْرِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ زِدْنِي زِدْنِي قَالَ تَقُولُ يَا رَسُولَ اللهِ زِدْنِي زِدْنِي يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ زِدْنِي زِدْنِي إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَقَالَ زِدْنِي زِدْنِي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَسَكَتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَيَرُدُّنِي قَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

سیدنا حضرت ابو عقرب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا ہر ماہ میں ایک روزہ رکھو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بڑھا دیجئے بڑھا دیجئے آپ نے فرمایا تم کہتے ہو کہ یا رسول اللہ بڑھا دیجئے بڑھا دیجئے ایک ماہ میں دو دن روزہ رکھو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بڑھا دیجئے بڑھا دیجئے میں اپنے کو زیادہ طاقتور پاتا ہوں آپ نے فرمایا بڑھا دیجئے بڑھا دیجئے میں اپنے کو زیادہ طاقتور پاتا ہوں پھر آپ خاموش ہو گئے یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میری بات کو رد فرما دیں گے یعنی اضافہ نہیں فرمائیں گے کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہر ماہ میں تین دن روزے رکھو۔

٢٤٣٨ عَنْ أَبِي عَقْرَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فَقَالَ صُمْ يَوْمًا مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَاسْتَزَادَهُ قَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَزَادَهُ قَالَ صُمْ يَوْمَيْنِ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ فَقَالَ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا إِنِّي أَجِدُنِي قَوِيًّا فَمَا كَادَ أَنْ يَزِيدَهُ فَلَمَّا أَلَحَّ عَلَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ۔

سیدنا حضرت ابو عقرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے کے متعلق دریافت فرمایا۔ آپ نے ارشاد فرمایا ہر ماہ میں ایک روزہ رکھو ابو عقرب نے زیادہ چاہا عرض کیا حضور میرے ماں باپ آپ پر قربان میں زیادہ روزے رکھنے کی طاقت رکھتا ہوں تو آپ نے زیادہ کیا اور فرمایا مہینے میں دو روزے رکھو پھر عرض کیا حضور میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں اس سے زیادہ طاقت پاتا ہوں! زیادہ طاقت پاتا ہوں۔ لیکن آپ نے اسے زیادہ نہ فرمایا جب اس نے بہت عاجزی کی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ماہ میں تین روزے رکھو!

كِتَابُ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کے متعلق کتاب

بَابُ وُجُوْبِ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ کے وجوب کا بیان

۲۴۲۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُعَاذٍ حِيْنَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ إِنَّكَ تَأْتِيْ قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَإِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ إِلَى أَنْ يَشْهَدُوْا أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ يَعْنِيْ أَطَاعُوْكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْكَ بِذٰلِكَ فَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف روانہ فرمایا تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا، تمہارا گزر ایک ایسی قوم سے ہوگا جو اہل کتاب ہیں (یہود و نصاریٰ) جب آپ ان کے پاس پہنچیں تو انہیں بلایئے وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اگر وہ آپ کی (بحیثیت امیر) اطاعت کریں تو پھر ان سے فرمایئے کہ ان پر اللہ جل شانہ نے ایک دن اور ایک رات میں پانچ نمازیں فرض فرمائی ہیں، اگر وہ آپ کا کہنا مان لیں تو پھر ان سے کہیے کہ اللہ جل شانہ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے، جو دولت مندوں سے لی جاتی ہے، اور انہی کے ناداروں غریبوں اور محتاجوں میں تقسیم کی جاتی ہے اگر وہ اسے بھی تسلیم کریں تو تم مظلوموں کی بددعاؤں سے بچنا

نوٹ:۔ صحیحین کی روایت میں ہے کہ اگر وہ صدقہ دینے کو بھی تسلیم کر لیں تو وہ ان کے عمدہ اور بہتر مال لانے لینی زکوٰۃ میں۔ درمیانی مال لے نہ عمدہ اور نہ خراب ہے جب وہ مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ رب العزت میں کوئی رکاوٹ نہیں یعنی وہ مسلسل حق تعالیٰ تک پہنچتی ہے، اور کہیں نہیں رک سکتی ایسا نہ ہو کہ ان پر ظلم ہو اور زکوٰۃ میں سے اچھا اچھا مال دولت سمیٹ لے اور وہ بے غیرت پیسے بددعا کریں

۲۴۳۰ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ أَبِيْهِ

سیدنا حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی

عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتّٰى حَلَفْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِهِنَّ لِأَصَابِعِ يَدَيْهِ أَنْ لَّا آتِيَكَ وَلَا آتِيَ دِيْنَكَ وَإِنِّيْ كُنْتُ امْرَءًا لَّا أَعْقِلُ شَيْئًا إِلَّا مَا عَلَّمَنِي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ وَإِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِوَحْيِ اللّٰهِ بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ إِلَيْنَا قَالَ بِالْإِسْلَامِ قُلْتُ وَمَا آيَاتُ الْإِسْلَامِ قَالَ أَنْ تَقُوْلَ أَسْلَمْتُ وَجْهِيْ إِلَى اللّٰهِ وَتَخَلَّيْتُ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ۔

ہے کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا ہے اور انہوں نے اس کے دادا سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر نہیں ہوا یہاں تک کہ میں نے اپنی انگلیوں سے زیادہ قسمیں کھائیں اس کی کہ آپ کا دین قبول نہ کروں گا اور مجھے کسی چیز کی سمجھ نہ تھی مگر صرف اس چیز کے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سکھلائی اور میں آپ کو اللہ کی وحی کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ آپ کو اللہ جل شانہ نے کس چیز کے ساتھ ہماری طرف ارسال فرمایا؟ آپ نے ارشاد فرمایا اسلام کے ساتھ! میں نے پوچھا کہ اسلام کی نشانیاں کیا ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم کہو کہ میں نے اپنا منہ اللہ جل شانہ کی طرف پھیر لیا میں اللہ کو تسلیم کیا اور نماز ادا کرو اور زکوٰۃ ادا کرو!

۲۴۳۷ عَنْ أَبِيْ مَالِكٍ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ شَطْرُ الْإِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَأُ الْمِيْزَانَ وَالتَّسْبِيْحُ وَالتَّكْبِيْرُ تَمْلَأُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالزَّكٰوةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَّكَ أَوْ عَلَيْكَ۔

سیدنا حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کامل وضو پورا کرنا نصف ایمان ہے اور الحمد للہ کہنا ترازو کو بھر دیتا ہے اور سبحان اللہ اللہ اکبر کہنے سے زمین اور آسمان بھر جاتے ہیں اور نماز نور ہے، زکوٰۃ دلیل ہے، صبر روشنی ہے، قرآن تیرے حق میں یا تیرے خلاف دلیل ہے فرشتے زمین و آسمان ثواب سے بھر جائیں گے۔ نماز قیامت میں نور ہے، زکوٰۃ دلیل ہے، کہ طلب ہے اللہ جل شانہ کے ہاں خلوص اور نجات کی صبر روشنی ہے، حق کی یعنی جس کی عقل ہے وہ صبر کرتا ہے، اگر انسان حق پر ہو تو قرآن دلیل ہے اگر باطل پر ہے تو قرآن اس کے برعکس دلیل ہے!

۲۴۳۸ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ وَأَبِيْ سَعِيْدٍ يَقُوْلَانِ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ أَكَبَّ فَأَكَبَّ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا يَبْكِيْ لَا نَدْرِيْ مَاذَا حَلَفَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ فِيْ وَجْهِهِ الْبُشْرٰى

سیدنا حضرت ابو ہریرہ اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، تین دفعہ اس کے بعد آپ جھک گئے اور ہم میں سے ہر شخص جھک کر رونے لگا: ہمیں معلوم نہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کس شی قسم

فَكَانَتْ أَحَبَّ إِلَيْنَا مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ وَيَصُومُ رَمَضَانَ وَيُخْرِجُ الزَّكَاةَ وَيَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ السَّبْعَ إِلاَّ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَقِيلَ لَهُ ادْخُلْ بِسَلاَمٍ۔

کھائی! بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک اٹھایا اور آپ کے چہرہ انور پر مسرت تھی، آپ کی یہ خوشی ہمیں سرخ اونٹ اور انتہائی قیمتی دولت سے زیادہ محبوب ہوئی! بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص پانچ نمازیں صحیح ادا کرے اور رمضان المبارک کے روزے رکھے، زکوٰۃ نکالے اور سات بڑے گناہوں سے بچے اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیئے جائیں گے! اور ارشاد فرمایا جائے گا سلامتی کے ساتھ داخل ہو جائیے!

نوٹ: حدیث هذا میں سات بڑے گناہوں سے مراد شرک، جادو، خون ناحق، سود خواری، یتیم کا مال کھا جانا، جہاد سے بھاگنا اور پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانا ہے۔

۲۲۲۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ دُعِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ وَلِلْجَنَّةِ أَبْوَابٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلاَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلاَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ هَلْ عَلَى مَنْ يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى مِنْهَا كُلِّهَا أَحَدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص کسی چیز کا ایک جوڑا اللہ کی راہ میں خرچ کرے، اُسے جنت کے دروازوں سے پکارا جائے گا! اے اللہ کے بندے یہ دروازہ بہتر ہے! اور جنت کے مختلف دروازے ہیں جو نمازی ہو گا اُسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا! اور مجاہد جہاد میں ہوگا اسے باب جہاد سے پکارا جائے گا۔ جو صدقہ دینے والا ہو گا وہ صدقے کے دروازے سے بلایا جائے گا! جو روزہ دار ہو گا اسے باب الریان سے بلایا جائے گا، سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس شخص کو ان دروازوں سے بلایا گیا اسے کوئی فکر نہیں کوئی ایسا بھی ہو گا جسے ان سب دروازوں سے بلایا جائے گا آپ نے ارشاد فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ آپ انہی میں

حدیث هذا سے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی جس کے متعلق قرآن مجید اور حدیث سے ہم اس سے قبل دلائل عرض کر چکے ہیں! ہم یہ امر ذہن نشین رہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ صحابی تھے اور ایسے صحابی کہ حضور نے آپ کو ثانی اثنین اور صاحبی فرما کر آپ کی صحابیت کو فروغ بخشا۔ صحابہ کرام میں بعض خود تو صحابی ہیں لیکن باپ صحابی نہیں بعض کے باپ صحابی ہیں مگر بیٹے صحابی نہیں، بعض کے باپ اور بیٹے صحابی ہیں تو پوتا صحابی نہیں ہے

شجاع اور بہادر تھے اور اپنے شجاعانہ سفر ہجرت میں اپنی حفاظت کے لیے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں منتخب فرمایا۔ نصرتِ اسلام کے لیے سب سے پہلے تلوار شجاعت دکھائی اور مانعینِ زکوٰۃ کے خلاف تلوار اٹھائی، بغاوت کے جھوٹے مدعیانِ نبوت کا استیصال کیا، مرتدین اور باغیوں کا سر کچلا اور جناب ابوبکر صدیق کی اولوالعزم قیادت میں اسلامی فتوحات کا دھارا تیزی سے بہتا رہا۔ بعض مواقع پر مسلمانوں کی خاطر بڑے بڑے جری اور بہادر لوگ بھی دہل گئے! لیکن بڑی سے بڑی شکست بھی عزم واستقلال کے اس کوہِ گراں کو اپنے موقف سے نہ ہٹا سکی!

حضرت ابوبکر فیاض تھے اور ایسے فیاض کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر مال و دولت پیش کرنے کا وقت آیا تو آپ نے فیاضی کی مثال قائم فرما دی۔

ابوبکر خادمِ رسول تھے اور ایسے خادم کہ جب مال سے خدمت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔

نفعني مال احد قط ما نفعني مال ابي بكر۔

(ترجمہ) مجھے کسی شخص کے مال سے وہ فائدہ نہیں پہنچا جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال سے پہنچا ہے۔

اور جب جان سے خدمت کی تو حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی شخص نے ہم پر احسان نہیں کیا مگر ہم نے اس کا بدلہ چکا دیا ہے۔ سوا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ان کے احسان کا بدلہ قیامت کے دن اللہ تعالے خود چکا رہے گا!!
(ترمذی ۵۲۸)

حضرت ابوبکر عالم اور فقیہ تھے اور ایسے عالم کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرے بعد سوال پوچھنا ہو تو ابوبکر سے پوچھو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کبھی جب یہ پوچھا جاتا کہ آپ کو مردوں میں سے سب سے زیادہ کون عزیز ہے تو فرماتے ابوبکر رضی اللہ عنہ (صحیح بخاری جلد اول ص ۵۱۵)

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي حَبْسِ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ نہ دینے سے سخت عذاب

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ جِئْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَلَمَّا رَآنِي مُقْبِلًا قَالَ هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْتُ مَا لِي لَعَلِّي أُنْزِلَ فِيَّ شَيْءٌ قُلْتُ مَنْ هُمْ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي قَالَ الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا إِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا حَتّٰى بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَمُوتُ رَجُلٌ فَيَدَعُ

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے زیرِ سایہ تشریف فرما تھے، جب آپ نے مجھے سامنے سے آتے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا۔ رب کعبہ کی قسم! وہی لوگ نقصان میں ہیں، .... میں نے خیال کیا کہ شاید میرے متعلق کچھ نازل ہوا، میں نے دریافت کیا حضور وہ کون لوگ ہیں؟ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، آپ نے ارشاد فرمایا جن کے پاس بہت مال و دولت ہے: مگر جو ایسے ہیں۔ اور آپ نے ایسے ایسے اشارہ فرمایا۔

إِبِلًا وَبَقَرًا لَمْ يُؤَدِّ زَكَوتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرٰيهَا أُعِيدَتْ أُولٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ۔

یہاں تک کر سامنے، دائیں، بائیں (ہر طرف سے) محتاجوں کی خبر لیتے ہیں) بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم ہے کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جو شخص ایسے اونٹ اور بیل چھوڑ کر فوت ہوا اور ان کی زکوٰۃ نہ دی گئی ہو تو وہ اونٹ اور بیل قیامت کے روز بڑے اور موٹے ہو کر آئیں گے ایسے اپنے کھروں سے روندیں گے اور سینگوں سے ماریں گے جب ان کا آخری جانور اس طرح کرے گا تو پھر سرے سے لائیں گے (یہی ہوتا رہے گا!) یہاں تک کہ لوگوں کے جنتی اور دوزخی ہونے کا فیصلہ ہو جائے گا۔

٢٣٢٥ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَهُ مَالٌ لَا يُؤَدِّي حَقَّ مَالِهِ إِلَّا جُعِلَ لَهُ طَوْقًا فِي عُنُقِهِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ وَهُوَ يَفِرُّ مِنْهُ وَهُوَ يَتْبَعُهُ ثُمَّ قَرَأَ مِصْدَاقَهُ مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مالدار ہو اور اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو وہ مال ایک گنجا سانپ بن کر اس کی گردن کا طوق ہو گا! وہ اس سے بھاگے گا اور یہ اس کے تعاقب میں ہو گا بعد ازاں آپ نے اس کی تصدیق کے لیے کلام اللہ شریف کی یہ آیت تلاوت کی ان لوگوں کو جو اللہ نے اپنے فضل و کرم سے مال عنایت فرمایا ہے وہ اس مال کی بخیلی کو ان کیلئے بہتر نہ سمجھو بلکہ یہ مال ان کے لیے انتہائی نقصان دہ ہے، جس کے ساتھ وہ بخیلی کرتے ہیں، قیامت کے دن وہ مال ان کا طوق بنایا جائے گا!

٢٣٢٦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ إِبِلٌ لَا يُعْطِي حَقَّهَا فِي نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا نَجْدَتُهَا وَرِسْلُهَا قَالَ فِي عُسْرِهَا وَيُسْرِهَا فَإِنَّهَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَأَغَذِّ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنِهِ وَآشَرِهِ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا، جس شخص کے پاس اونٹ ہوں اور وہ تنگی اور کشادگی میں ان کی زکوٰۃ نہ دے!

صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تنگی اور کشادگی سے کیا مراد ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، دشواری اور آسانی کے زمانہ میں تو اونٹ قیامت کے روز خوب تیز موٹے اور چالاک بن کر آئیں گے، اور ان کا مالک ان کا تحویل

تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا إِذَا جَاوَزَتْ
أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا
يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ
سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرَى
سَبِيلَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ لَهُ بَقَرٌ لَا
يُعْطِي حَقَّهَا فِي نَجْدَتِهَا وَرِسْلِهَا فَإِنَّهَا
تَأْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَغَذَّ مَا كَانَتْ
وَأَسْمَنَهُ وَأَشَرَهُ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ
قَرْقَرٍ فَتَنْطَحُهُ كُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا
وَتَطَؤُهُ كُلُّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِهَا
إِذَا جَاوَزَتْهُ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِ
أُولَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ
أَلْفَ سَنَةٍ حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ
فَيَرَى سَبِيلَهُ وَأَيُّمَا رَجُلٍ كَانَتْ
لَهُ غَنَمٌ لَا يُعْطِي حَقَّهَا فِي نَجْدَتِهَا
وَرِسْلِهَا فَإِنَّهَا تَأْتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ
كَأَغَذِّ مَا كَانَتْ وَأَكْثَرِهِ وَأَسْمَنِهِ
وَأَشَرِهِ ثُمَّ يُبْطَحُ لَهَا بِقَاعٍ قَرْقَرٍ
فَتَطَؤُهُ كُلُّ ذَاتِ ظِلْفٍ بِظِلْفِهَا وَ
تَنْطَحُهُ كُلُّ ذَاتِ قَرْنٍ بِقَرْنِهَا
لَيْسَ فِيهَا عَقْصَاءُ وَلَا عَضْبَاءُ
إِذَا جَاوَزَتْهُ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ
عَلَيْهِ أُولَاهَا فِي يَوْمٍ كَانَ
مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ
حَتَّى يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فَيَرَى
سَبِيلَهُ۔

کے سامنے ایک صاف اور ہموار میدان میں منہ کے بل اوندھا
لٹایا جائے گا اور تمام اونٹ اسے اپنے کھروں سے روندیں گے
جب آخری اونٹ روند چکے گا تو پھر سرے سے
پہلے اونٹ کو لائیں گے سارے دن میں جو پچاس ہزار
سالوں کے برابر ہو گا اسی طرح ہوتا رہے گا یہاں تک کہ
لوگوں کا فیصلہ ہو گا اور وہ اپنی اپنی راہ دیکھ لیں گے
(کہ جنت کی طرف ہے یا دوزخ کی طرف)
اور جس شخص کے پاس بیل ہوں اور وہ تنگی اور آسانی کے
زمانے میں ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو وہ بیل تیز ہو کر
اور چالاک بن کر آئیں گے، اور ان کے مالک کو ایک صاف
اور ہموار میدان میں اوندھا لٹایا جائے گا! بعد ازاں ہر
ایک سینگوں والا بیل اسے سینگوں سے اور کھروں والا اپنے کھر
سے مارے گا اور روندے گا! جب آخری بیل گزر چکا ہو گا
تو پھر سرے سے پہلے بیل کو لائیں گے، دن بھر اسی طرح
ہوتا رہے گا اور وہ دن پچاس ہزار برس کے برابر ہو گا! حتیٰ کہ لوگوں
کا فیصلہ ہو گا اور وہ اپنی اپنی راہ دیکھ لیں گے!
اور جس شخص کے پاس بکریاں ہوں اور وہ تنگی اور فراخی کے
ایام میں ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے روز وہ
بکریاں تیز ہو کر اور چالاک بن کر آئیں گی! بعد ازاں اس
کے مالک کو ایک ہموار اور کھلے میدان میں لٹایا جائے گا
اور ہر ایک کھروں والی بکری اسے اپنے کھروں سے روندے گی
اور سینگوں والی اسے اپنے سینگوں سے مارے گی اور
ان میں سے کوئی بھی مڑے ہوئے یا ٹوٹے ہوئے سینگوں والی نہ ہو گی!
(بلکہ سب کے سینگ سالم، نکیلے اور سیدھے ہوں گے تاکہ مالک
کو تکلیف پہنچائیں) جب آخری بکری نکل جائے گی تو پھر
آخری سرے سے پہلی بکری کو لایا جائے گا دن بھر جو پچاس
ہزار سال کے برابر ہو گا! یہاں تک کہ لوگوں کا فیصلہ ہو گا
اور وہ جنت یا جہنم کی راہ دیکھ لیں گے!

بَابُ مَانِعِ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ نہ دینے والے شخص کا بیان

۲۴۴۰ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُوْبَكْرٍ بَعْدَهٗ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ. قَالَ عُمَرُ لِأَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ إِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهٗ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا تو جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہو گئے اور عربوں میں سے بعض لوگ کافر ہو گئے، تو جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا۔ آپ زکوٰۃ نہ دینے والوں سے کیسے جہاد فرمائیں گے؟ حالانکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے حتیٰ کہ وہ کہیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ تو جس شخص نے یہ کہا اس نے اپنا مال اور اپنی جان میری حفاظت میں دے دی، مگر کسی شخص کے حق کے بدلے میں، اور اس کا حساب اللہ جل جلالہ پر ہے صدیق اکبر نے کہا جو مانع زکوٰۃ ہیں میں ضرور ان سے جہاد کروں گا کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر کسی کا ایک بچہ جو وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت اقدس میں دیا کرتے تھے اسلام کو ختم کر دیں گے تو میں ان سے اس کے نہ دینے پر جہاد کروں گا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ کی قسم کچھ نہ تھا مگر مجھے معلوم ہے کہ اللہ جل شانہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ جہاد فی سبیل اللہ کے لیے کھول دیا۔ اور میں جانتا ہوں کہ یہی حق ہے۔

نوٹ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ مقرب شخص وہ ہے، جو نیکی میں پہل کرنے والا ہو، اور امت محمدیہ میں جتنے لوگ خیرات و حسنات کو حاصل کرنے والے ہیں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان سب میں سے پہلے ہیں آپ ایمان سب سے پہلے لائے، تبلیغ میں سب سے پیش پیش، نصرت اور مدد میں سب پر سبقت کی، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں اور بعد از وصال مسلمانوں کی امامت اور تیارت کرنے والوں میں سب پر مقدم ہیں، اور منصب رسول میں حضور

کا قرب حاصل کرنے میں سابق۔ حشر میں دخولِ جنت میں سب پر مقدم۔ الغرض دنیا ہو یا برزخ، میدانِ حشر ہو یا جنت ابوبکر ہر جگہ سب سے آگے نظر آتے ہیں!

جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آسمان سے ستاروں کو دیکھ کر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کسی شخص کی اس قدر بھی نیکیاں ہیں: فرمایا عمر کی۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیاں؟ فرمایا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تو ایک ہی نیکی عمر کی ان ساری نیکیوں سے بڑھ کر ہے

ایک اور موقع پر فرمایا!

لو اتزن ایمان ابی بکر مع ایمان امتی لرجح۔

اگر میری تمام امت کے ایمان کو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان کے ساتھ تولا جائے تو حضرت ابوبکر کا ایمان بھاری ہوگا!!

غرضیکہ ایمان کا باب ہو یا اعمال کا، خیرات و حسنات کا مقابلہ ہو یا تصدیق و تسلیم کا، ہر جگہ میں سب سے آگے ہیں تو جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

بَابُ عُقُوْبَةِ مَانِعِ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ نہ دینے والے شخص کی سزا

عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ إِبِلٍ سَائِمَةٍ فِيْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ لَا يُفَرَّقُ إِبِلٌ عَنْ حِسَابِهَا مَنْ أَعْطَاهَا مُؤْتَجِرًا فَلَهُ أَجْرُهَا وَمَنْ أَبٰى فَإِنَّا آخِذُوْهَا وَشَطْرَ إِبِلِهٖ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا شَيْءٌ۔

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے کہا میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے ہیں چالیس اونٹ پر جو جنگل میں چرنے جاتے ہوں ایک دو برس کی اونٹنی زکوٰۃ ہے زکوٰۃ سے بچنے کے لیے حساب سے اونٹ جدا نہ کیے جائیں! جو شخص ثواب کے لیے زکوٰۃ دے گا اسے ثواب ملے گا! اور جو شخص انکار کرے گا ہم زکوٰۃ بھی لیں گے اور اس کے نصف اونٹ بھی لے لیں گے: ہمارے پروردگار کی سزاؤں میں سے یہ ایک سزا ہے! اس مال میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لیے کچھ نہیں!

بَابُ زَكٰوةِ الْإِبِلِ

اونٹوں کی زکوٰۃ کا بیان

۲۲۳۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زمین سے پیدا ہونے والے غلے میں پانچ وسق سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں!

نوٹ: ۱ وسق میں ساٹھ صاع ہوتے ہیں اور ایک صاع میں آٹھ رطل ہوتے ہیں۔ تو گویا وسق میں ۲۴۰ سیر ہوتے یا ۶ من کو (۶ من ... کا) ایک۔ اوقیہ میں چالیس درہم ہوتے ہیں اور درہم تین ماشے ایک رتی اور ایک رتی کے پانچویں حصے کے برابر ہوتا ہے۔ اگر روپیہ بارہ ماشے کا ہو تو دو سو درہم میں ساڑھے باون تولے چاندی ہوتی ہے! اور اگر کم و بیش ہو تو اسی حساب سے قیمت لگانی چاہیے!

۲۲۴۰ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ...

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ وسق غلے سے کم میں زکوٰۃ نہیں

۲۲۴۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُمْ أَنَّ هٰذِهِ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَ ذٰلِكَ فَلَا يُعْطِهِ فِيمَا دُونَ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فِي كُلِّ خَمْسِ ذَوْدٍ شَاةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ بِنْتُ مَخَاضٍ فَابْنُ لَبُونٍ ذَكَرٌ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْفَحْلِ إِلَى سِتِّينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَسِتِّينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ إِلَى خَمْسَةٍ وَسَبْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ سِتَّةً وَسَبْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ إِلَى تِسْعِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا کہ زکوٰۃ کے فرائض یہ ہیں جو اللہ عز جلالہ نے مسلمانوں پر فرض کیے ہیں جن کا اللہ جل شانہ نے اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم دیا پس مسلمان سے ان کے مطابق طلب کیا جائے تو ادا کیا کرے اور جب اس سے زیادہ مانگا جائے تو نہ دے پچیس اونٹوں سے کم اونٹوں میں ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری زکوٰۃ ہے جب پچیس اونٹ ہو جائیں تو اس میں سے ایک برس کی اونٹنی ہے پینتیس تک! اگر ایک سال کی اونٹنی نہ ہو تو دو برس تک کا اونٹ! جب چھتیس اونٹ ہوں تو ان میں دو برس کی اونٹنی ہے پینتالیس اونٹوں تک! جب چھیالیس اونٹ ہوں تو ان میں تین برس کی ایک اونٹنی ہے (جو جوان ہو گئی ہو) ساٹھ اونٹوں تک جب اکسٹھ ہو جائیں تو ان میں چار سال کی اونٹنی ہے جو پانچویں برس کی ہو پچھتر تک! جب چھہتر اونٹ ہوں

ومائة فإذا زادت على عشرين ومائة ففي كل أربعين بنت لبون وفي كل خمسين حقة فإذا تباين أسنان الإبل في فرائض الصدقات فمن بلغت عنده صدقة الجذعة وليست عنده جذعة وعنده حقة فإنها تقبل منه الحقة ويجعل معها شاتين إن استيسرتا له أو عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده إلا جذعة فإنها تقبل منه ويعطيه المصدق عشرين درهما أو شاتين ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده وعنده بنت لبون فإنها تقبل منه ويجعل معها شاتين إن استيسرتا له أو عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة بنت لبون وليست عنده إلا حقة فإنها تقبل منه ويعطيه المصدق عشرين درهما أو شاتين ومن بلغت عنده صدقة بنت لبون وليست عنده ابنة لبون وعنده بنت مخاض فإنها تقبل منه ويجعل معها شاتين إن استيسرتا له أو عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة ابنة مخاض وليس عنده إلا ابن لبون ذكر فإنه يقبل منه وليس معه شيء ومن لم يكن عنده إلا أربع من الإبل فليس فيها شيء إلا أن يشاء ربها وفي صدقة الغنم في سائمتها إذا كانت أربعين ففيها شاة إلى عشرين ومائة فإذا زادت يعني واحدة ففيها شاتان

زکوٰۃ حسب الکل ورسے اونٹ ہوں تو ان میں تین بکریاں کی ہیں اور بیٹیاں ہیں (جن پر نر کو دے سکے) ایک سو بیس اونٹ تک جب ایک سو بیس سے اونٹ زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس اونٹوں پر دو برس کی ایک اونٹنی ہے اور ہر پچاس اونٹوں پر تین سال کی اونٹنی زکوٰۃ دینی فرض ہے اگر اونٹوں کے دانتوں میں فرق ہو یعنی زکوٰۃ دینے کے قابل جو ہوں ان سے بڑا اور چھوٹا ہو مثلاً جس شخص پر چار سال کی اونٹنی لازم آئے اور اس کے پاس وہ نہ ہو لیکن تین سال کی اونٹنی ہو اور وہ اس کو دے دے اور دو بکریاں دے اگر وہ آسانی سے مل سکیں ورنہ بیس درہم دے اور جس شخص پر تین سال کی اونٹنی زکوٰۃ دینا فرض ہو اور اس کے پاس موجود چار سال کی اونٹنی ہو تو زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم واپس کرے گا یا اسے دو بکریاں دینی چاہئیں اور جس شخص پر فرض ہو کہ وہ تین سال کی اونٹنی زکوٰۃ دے اور اس کے پاس نہ ہو تو وہ دو سال کی اونٹنی اور دو بکریاں زکوٰۃ دے یا بیس درہم دے اور جس شخص کو دو سال کی اونٹنی زکوٰۃ دینی ہو اور اس کے پاس تین سال کی اونٹنی ہو تو وہی لی جائے گی اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے دے گا اور جس شخص کو دو سال کی اونٹنی [illegible] اس کے پاس نہ ہو لیکن ایک سال کی اونٹنی ہو تو وہ لی جائے گی اور دو بکریاں لی جائیں گی اگر وہ دے سکے ورنہ بیس درہم لے لیے جائیں گے اور جس شخص پر ایک برس کی اونٹنی زکوٰۃ فرض ہو لیکن اس کے پاس دو سالہ اونٹ ہو تو وہی لے لیے جائیں گے اور ان کے ساتھ کچھ نہیں لیا جائے گا اور [illegible] کی قیمت اس سے کم ہے اور جس شخص کے پاس صرف چار اونٹ ہوں ان میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہے مگر جب مالک اپنی خوشی سے کچھ دینا چاہے اور جو بکریاں جنگل میں چرنے جاتی ہیں جب چالیس ہوں تو ان میں ایک
[illegible]
[illegible] ایک بکری ہے [illegible] سو [illegible]
ہونے تک تین بکریاں زکوٰۃ میں دی جائیں گی اس سے زائد

إلى مائتين فإذا زادت واحدة ففيها ثلاث شياه إلى ثلاثمائة فإذا زادت ففي كل مائة شاة ولا يؤخذ في الصدقة هرمة ولا ذات عوار ولا تيس الغنم إلا أن يشاء المصدق ولا يجمع بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية الصدقة وما كان من خليطين فإنهما يتراجعان بينهما بالسوية فإذا كانت سائمة الرجل ناقصة من أربعين شاة واحدة فليس فيها شيء إلا أن يشاء ربها وفي الرقة ربع العشر فإن لم تكن إلا تسعين ومائة درهم فليس فيها شيء إلا أن يشاء ربها.

ہر ایک سو پر ایک بکری کی زکاۃ ہے، تاہم زکاۃ کے مال میں بڑھے، کانے اور عیب دار نہ لیے جائیں گے اور نر بھی مگر جب مال لینا چاہے؛ اور زکاۃ سے بچنے کے لیے الگ الگ جانوروں کو ایک جگہ جمع نہ کیا جائے؛ اور ایسے ہی مال کو جدا جدا اور الگ نہ کیا جائے، مثلاً کسی شخص کے پاس چالیس بکریاں ہوں اور وہ بیس بیس الگ کر دے تاکہ زکاۃ وصول کرنے والا نصاب سے الگ سمجھے اور دو شخصوں کا علیحدہ علیحدہ مال جمع کر کے زکاۃ نہ دے اور جب مال دو شریکوں کا ہو تو وہ ایک دوسرے سے حساب برابر کر لیں! اور جب بکریاں چالیس سے کم ہوں تو ان میں کوئی زکاۃ نہیں ہاں اگر ان کا مالک خوشی سے دینا چاہے اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکاۃ ہے، اگر ایک سو نوے درہم ہوں تو ان میں کچھ نہیں ہاں اگر مالک خوشی سے کچھ دینا چاہے۔

نوٹ (۱) حدیث ہذا میں ارشاد فرمایا زکاۃ میں بڑھے کانے اور عیب دار نہ لیے جائیں گے اور نر بھی مگر جب مصدق لینا چاہے۔ اور وہ بھی کسی مصلحت سے مثلاً اس کے پاس سب عیب دار یا بڑھے جانور ہوں یا سب نر ہوں یا مصدق کو ان جانوروں کی ضرورت ہو۔ !! مزید ارشاد ہوا

(۲) زکاۃ کے ڈر سے جدا جدا جنس کے مال کو ایک جگہ جمع نہ کریں مثلاً دو افراد میں سے ہر ایک فرد کے پاس بیس بیس بکریاں ہیں اور ان دونوں پر سال گزرنے کے بعد ایک عدد بکری زکاۃ ہے۔ تو وہ دونوں ملا دیں تاکہ ایک ہی بکری دینی پڑے۔ یہ غلط ہے!

یا مال کو الگ نہ کریں مثلاً کسی شخص کے پاس چالیس بکریاں ہوں وہ بیس بیس الگ کر دے تاکہ مصدق نہیں نصاب کم سمجھے اور دو شخصوں کا مال جمع کر کے زکاۃ دے

اس کے برعکس بعض علماء کا خیال ہے کہ یہ حکم مصدق کے لیے ہے کہ وہ وصول زکاۃ میں ظلم نہ کرے؛ اور زکاۃ وصول کرنے کے لیے وہ متفرق مالوں کو ایک جگہ جمع نہ کرے، اگر مال دو شرکا کا ہو تو وہ آپس میں ایک دوسرے سے حساب برابر کر لیں! مثلاً دو سو بکریاں دو شخصوں کی ہوں اور ایک ایک تہائی کا شریک ہو اور دوسرا دو تہائی کا تو مصدق دو بکریاں لے لے پھر تہائی والا دو تہائی بکری کے دام دوسرے شریک سے لے

(۳) بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ چاندی میں چالیسواں حصہ زکاۃ ہے۔ جب کہ وہ دو سو درہم کے برابر ہو۔

باب مانع زكوٰة الإبل

اونٹوں پر زکوٰۃ نہ دینے کا عذاب

اللہ علیہ وسلم تأتي الإبل على ربها على خير ما كانت إذا هي لم يعط فيها حقها تطؤه بأخفافها وتأتي الغنم على ربها على خير ما كانت إذا لم يعط فيها حقها تطؤه بأظلافها وتنطحه بقرونها قال ومن حقها أن تحلب على الماء ألا لا يأتين أحدكم يوم القيامة ببعير يحمله على رقبته له رغاء فيقول يا محمد فأقول لا أملك لك شيئا قد بلغت ألا لا يأتين أحدكم يوم القيامة بشاة يحملها على رقبته لها يعار فيقول يا محمد فأقول لا أملك لك شيئا قد بلغت قال ويكون كنز أحدهم يوم القيامة شجاعا أقرع يفر منه صاحبه ويطلبه أنا كنزك فلا يزال حتى يلقمه إصبعه۔

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اونٹ موٹے تازے ہونے کی حالت میں اپنے مالک کے پاس آئیں گے جب کہ اس نے ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا (زکوٰۃ نہ دی ہوگی) وہ اسے اپنے پاؤں سے روندیں گے اسی طرح بکریاں اپنے مالک کے پاس آئیں گی اچھے حال میں جب کہ اس نے ان کا حق ادا نہ کیا ہوگا! اور وہ اپنے مالک کو کھروں سے روندیں گی! اپنے سینگوں سے ماریں گی! ان کا حق یہ ہے کہ جب وہ پانی پینے آئیں تو ان کا دودھ دوہا جائے! خبردار تم میں سے کوئی شخص قیامت کے روز اپنے اونٹ کو گردن پر سوار کر کے نہ لائے وہ آواز دے گا بعد ازاں وہ پکارے گا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں جواب دوں گا کہ میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا! میں تمہیں بتا چکا تھا اور قیامت کے دن تم میں سے ایک شخص کا خزانہ ایک گنجا اژدھا بن کر آئے گا! اور مالک اسے دیکھ کر بھاگے گا! اور وہ اس کے پیچھے ہوگا! اور کہے گا کہ میں تیرا خزانہ ہوں! یہاں تک کہ مالک اپنی انگلی اس کے منہ میں دے دے گا!

نوٹ: زکوٰۃ کے سوا جانور کا حق یہ ہے۔ کہ جب وہ پانی پینے آئے تو دودھ دوہ کر لوگوں کو پلایا جائے! اگرچہ یہ مستحب ہے ابتدائے اسلام میں فرض تھا جب اسلام کے کمال سے اسے مستحب قرار دیا گیا!

باب سقوط الزكوة عن الإبل إذا كانت رسلا لأهلها ولحمولتهم

کام کاج کے لیے پانچ اونٹوں سے کم میں زکوٰۃ نہیں

۲۴۴۲ عن بهز بن حكيم يحدث عن أبيه عن جده قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في كل إبل سائمة من كل أربعين ابنة لبون لا يفرق إبل عن حسابها من أعطاها مؤتجرا له أجرها و

سیدنا حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اپنے والد اور دادا سے سنا انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے دادا سے سنا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب جنگل میں چرنے والے اونٹ ہوں تو ہر چالیس اونٹوں میں دو برس کی اونٹنی کی زکوٰۃ ہے اونٹ اپنے حساب سے جدا نہ کیے جائیں گے جو شخص ثواب کے لیے زکوٰۃ دے گا!

إِبِلِهِ عَزْمَةٌ مِنْ عَزَمَاتِ رَبِّنَا لَا يَحِلُّ لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهَا شَيْءٌ۔

زبردستی وصول کریں گے اور سزا کے بطور نصف اونٹ اس کے لیں گے یہ ہمارے پروردگار کے احکام میں سے ایک حکم ہے، محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی آل پر اس سے کچھ نہیں۔

بَابُ زَكٰوةِ الْبَقَرَةِ

گائے بیل کی زکواۃ کا بیان

۲۴۵۲ عَنْ مُعَاذٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ وَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ وَمِنَ الْبَقَرِ مِنْ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً۔

سیدنا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یمن کی طرف ارسال فرمایا۔ اور حکم فرمایا کہ ہر بالغ شخص سے جزیہ میں ایک دینار لیا جائے یا اس کی قیمت کا کپڑا اور ہر تیس گائے بیلوں سے ایک برس کا بچھڑا یا بچھڑی اور ہر چالیس گائے بیلوں سے دو برس کی ایک گائے۔

۲۴۵۳ عَنْ مُعَاذٍ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ وَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ بَقَرَةً ثَنِيَّةً وَمِنْ كُلِّ ثَلَاثِينَ تَبِيعًا وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ۔

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف ارسال فرمایا اور حکم فرمایا کہ میں ہر چالیس بیلوں میں سے دو برس کی ایک گائے زکواۃ لوں! اور ہر تیس میں سے ایک برس کا گائے لوں اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑا لوں!

۲۴۵۴ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ لَمَّا بَعَثَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ أَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ مِنْ ثَلَاثِينَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيعًا أَوْ تَبِيعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِينَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِينَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ۔

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف ارسال فرمایا۔ اور حکم فرمایا کہ ہر چالیس بیلوں میں سے دو برس کی ایک گائے زکواۃ لوں! اور ہر تیس میں سے ایک برس کی گائے لوں اور ہر بالغ شخص سے ایک دینار یا اس کے برابر کپڑا لوں!

۲۴۵۵ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ بَعَثَنِي إِلَى الْيَمَنِ أَنْ لَا آخُذَ مِنَ الْبَقَرِ شَيْئًا حَتّٰى تَبْلُغَ ثَلَاثِينَ فَإِذَا بَلَغَتْ ثَلَاثِينَ فَفِيهَا عِجْلٌ تَابِعٌ جَذَعٌ أَوْ جَذَعَةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ أَرْبَعِينَ فَإِذَا

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کی طرف ارسال فرمایا۔ تو آپ نے حکم فرمایا کہ میں گائے بیلوں سے کچھ زکواۃ نہ لوں مگر جب ان کی تعداد تیس کو پہنچے تو ان میں سے ایک گائے کا بچہ صدقہ لیا جائے گا۔ ایک سال کا نر یا مادہ چالیس تک! اگر چالیس ہوں تو ان میں

بَابُ مَانِعِ زَكٰوةِ الْبَقَرِ

۲۴۵۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ اِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهَا اِلَّا وُقِفَ لَهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقَاعٍ قَرْقَرٍ تَطَؤُهُ ذَاتُ الْاَظْلَافِ بِاَظْلَافِهَا وَتَنْطَحُهُ ذَاتُ الْقُرُوْنِ بِقُرُوْنِهَا لَيْسَ فِيْهَا يَوْمَئِذٍ جَمَّاءُ وَلَا مَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا ذَا حَقُّهَا قَالَ اِطْرَاقُ فَحْلِهَا وَاِعَارَةُ دَلْوِهَا وَحَمْلٌ عَلَيْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا صَاحِبِ مَالٍ لَا يُؤَدِّيْ حَقَّهُ اِلَّا تَخَيَّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شُجَاعٌ اَقْرَعُ يَفِرُّ مِنْهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يَتْبَعُهُ يَقُوْلُ لَهُ هٰذَا كَنْزُكَ الَّذِيْ كُنْتَ تَبْخَلُ بِهِ فَاِذَا رَاٰى اَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ اَدْخَلَ يَدَهُ فِيْ فِيْهِ فَجَعَلَ يَقْضِمُهَا كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ۔

گائے بیل کی زکوٰۃ نہ دینے والے کی سزا

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اونٹ، گائے یا بکریاں رکھتا ہو اور ان کا حق نہ دے تو قیامت کے دن اسے ایک صاف اور ہموار میدان میں کھڑا کیا جائے گا کھروں والے جانور اپنے کھروں سے اسے روندیں گے اور سینگوں والے اپنے سینگوں سے اسے ماریں گے ان جانوروں میں سے کوئی لنگڑا اور سینگ ٹوٹا نہ ہوگا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا حق کیا ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا نر کو جفتی کے لیے بغیر حق کے دینا اور مانگنے والوں کو پانی پینے کا ڈول دینا، خدا کی راہ میں (جہاد فی سبیل اللہ) سواری کا اور بوجھ لادنے کے لیے دینا اور جو مال والا اس کا حق ادا نہ کرے گا قیامت کے دن اس کے لیے گنجا سانپ بن آئے گا اور مالک اس سے دوڑ کر بھاگے گا اور سانپ اس کے پیچھے ہوگا کہے گا یہ تیرا خزانہ ہے جس پر تو بخیلی کرتا تھا۔ جب وہ دیکھے گا کہ بھاگنے سے کوئی علاج نہیں ہو سکتا تو مجبور ہو کر اپنا ہاتھ اس کے منہ میں ڈال دے گا! اور وہ اسے اونٹ کی طرح چبا کر رکھ دے گا!

بَابُ زَكٰوةِ الْغَنَمِ

۲۴۵۹ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ كَتَبَ لَهُ اَنَّ هٰذِهِ فَرَائِضُ الصَّدَقَةِ الَّتِيْ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُوْلَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَدِيْثَ۔

بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا یہ زکوٰۃ کے فرائض ہیں جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیے ہیں اور اللہ جل شانہ نے ان کا حکم اپنے رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا ہے۔ الخ حدیث شریف لکھا ہے!

نوٹ: حدیث مذکور کا بقیہ حصہ جس میں اونٹوں اور بکریوں کی زکوٰۃ کا بیان آتا ہے!

بَابُ مَانِعِ زَكٰوةِ الْغَنَمِ

بکریوں کی زکوٰۃ نہ دینے والے کا بیان

۲۴۴۰ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ صَاحِبِ إِبِلٍ وَلَا بَقَرٍ وَلَا غَنَمٍ لَا يُؤَدِّي زَكٰوتَهَا إِلَّا جَاءَتْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَأَسْمَنَهُ تَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَتَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ أُخْرَاهَا أُعِيدَتْ عَلَيْهِ أُولَاهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اونٹ گائے اور بکریاں رکھتا ہو اور ان کی زکوٰۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے دن وہ جانور خوب بڑے اور موٹے ہو کر آئیں گے سینگوں سے ماریں گے اور کھروں سے روندیں گے! جب آخری جانور نکل جائے گا تو پھر پہلا آئے گا!! اسی طرح لوگوں کا فیصلہ ہونے تک یہ سلسلہ جاری رہے گا!

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمُتَفَرِّقِ وَالتَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُجْتَمِعِ

متفرق مال و دولت کو ملانا اور ملے ہوئے مال کو جدا کرنا منع

۲۴۴۱ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ أَتَانَا مُصَدِّقُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ فِي عَهْدِي أَنْ لَا نَأْخُذَ رَاضِعَ لَبَنٍ وَلَا نَجْمَعَ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَلَا نُفَرِّقَ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ كَوْمَاءَ فَقَالَ خُذْهَا فَأَبٰى۔

سیدنا حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا زکوٰۃ وصول کرنے والا ہمارے پاس آیا۔ میں ان کے قریب جا کر بیٹھ گیا اور سنا وہ کہتے تھے ہم سے وعدہ لیا گیا ہے کہ ہم دودھ والے جانور نہ لیں گے اور الگ الگ مال کو ایک جگہ نہ کریں گے! اور ملے ہوئے مال کو الگ الگ نہ کریں گے! زکوٰۃ بڑھانے کے لیے!

ان میں سے ایک شخص ان کی خدمت اقدس میں اونچے کوہان کی اونٹنی ... لے کر آیا اور عرض کی کہ یہ لیجئے انہوں نے انکار فرمایا۔

نوٹ۔ ملانے کا مطلب یہ ہے کہ دو اونٹ کسی اور شخص کے تھے! اور تین کسی دوسرے شخص کے اور ان میں سے کسی ایک پر زکوٰۃ نہ تھی دونوں کو ملا یا اور بکری زکوٰۃ کی لے لی یا دو شخصوں کی اسی بکریاں مل ہوئی تھیں ان میں ایک بکری تھی اب چالیس چالیس الگ کرکے دو بکریاں لیں۔

۱۳۲ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَاعِيًا فَأَتَى رَجُلًا فَآتَاهُ فَصِيلًا مَخْلُولًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثْنَا مُصَدِّقَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَإِنَّ فُلَانًا أَعْطَاهُ فَصِيلًا مَخْلُولًا اَللّٰهُمَّ لَا تُبَارِكْ فِيهِ وَلَا فِي إِبِلِهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَجَاءَ بِنَاقَةٍ حَسْنَاءَ فَقَالَ أَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِلَى نَبِيِّهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ فِيهِ وَفِي إِبِلِهِ

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو زکاۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ وہ ایک شخص کے پاس گیا جس نے اسے ایک کمزور سا اونٹ کا بچہ دیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل کو بھیجا فلاں فلاں شخص نے اسے اونٹ کا ایک دبلا پتلا بچہ دیا۔ اے اللہ اس میں اور اس کے اونٹوں میں برکت نہ دے۔ اسے یہ خبر پہنچی اور وہ ایک اچھی اونٹنی لے کر آیا اور کہنے لگا میں نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف توبہ کی۔ آپ نے دعا فرمائی یا اللہ اس میں اور اس کے اونٹوں میں برکت دے۔

بَابُ صَلٰوةِ الْإِمَامِ عَلٰى صَاحِبِ الصَّدَقَةِ

زکاۃ دینے والے کے لیے دعا کرنا

۱۳۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاهُ قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِي أَوْفَى

سیدنا حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی قوم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں زکاۃ لے کر آتی تو آپ ارشاد فرماتے۔ اے اللہ فلاں فلاں شخص کی آل پر رحمت بھیج۔ میرا والد زکاۃ لے کر حاضر خدمت ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ ابن ابی اوفی کی آل پر رحمت بھیج۔

بَابُ إِذَا جَاوَزَ فِي الصَّدَقَةِ

جب عامل صدقہ لینے میں زیادتی کرے

۱۳۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ جَرِيرٌ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَأْتِينَا نَاسٌ مِنْ مُصَدِّقِيكَ يَظْلِمُونَ قَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ قَالُوا وَإِنْ ظَلَمَ قَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ ثُمَّ قَالُوا وَإِنْ ظَلَمَ قَالَ أَرْضُوا مُصَدِّقِيكُمْ قَالَ جَرِيرٌ فَمَا صَدَرَ

سیدنا حضرت عبد الرحمن بن ہلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جریر نے کہا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرب کے چند لوگ آئے اور عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بھیجے ہوئے عامل ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم پر ظلم کرتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اپنے عاملوں کو راضی اور خوش کرو۔ انہوں نے عرض کیا خواہ وہ ظلم کرے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اپنے مصدق کو راضی کرو پھر لوگوں نے کہا اگرچہ ظلم کرے آپ نے ارشاد فرمایا۔ اپنے مصدقوں

عَنِّي مُصَدِّقٌ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا وَهُوَ رَاضٍ۔

۲۴۶۰ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَاكُمُ الْمُصَدِّقُ فَلْيَصْدُرْ وَهُوَ عَنْكُمْ رَاضٍ

بَابُ إِعْطَاءِ السَّيِّدِ الْمَالَ بِغَيْرِ اخْتِيَارِ الْمُصَدِّقِ

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ ثَفِنَةَ قَالَ اسْتَعْمَلَ ابْنُ عَلْقَمَةَ أَبِي عَلَى عِرَافَةِ قَوْمِهِ وَأَمَرَهُ أَنْ يُصَدِّقَهُمْ فَبَعَثَنِي أَبِي إِلَى طَائِفَةٍ مِنْهُمْ لِآتِيَهُ بِصَدَقَتِهِمْ فَخَرَجْتُ حَتَّى أَتَيْتُ عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ يُقَالُ لَهُ سِعْرٌ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي بَعَثَنِي إِلَيْكَ لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ قَالَ ابْنَ أَخِي وَأَيَّ نَحْوٍ تَأْخُذُونَ قُلْتُ نَخْتَارُ حَتَّى إِنَّا لَنَتَبَيَّنُ ضُرُوعَ الْغَنَمِ قَالَ ابْنَ أَخِي فَإِنِّي أُحَدِّثُكَ أَنِّي كُنْتُ فِي شِعْبٍ مِنْ هَذِهِ الشِّعَابِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَنَمٍ لِي فَجَاءَنِي رَجُلَانِ عَلَى بَعِيرٍ فَقَالَا إِنَّا رَسُولَا رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكَ لِتُؤَدِّيَ صَدَقَةَ غَنَمِكَ قَالَ قُلْتُ وَمَا عَلَيَّ فِيهَا قَالَا شَاةٌ فَأَعْمِدُ إِلَى شَاةٍ قَدْ عَرَفْتُ مَكَانَهَا مُمْتَلِئَةٍ مَحْضًا وَشَحْمًا فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَا هَذِهِ الشَّافِعُ وَالشَّافِعُ الْحَائِلُ وَقَدْ نَهَانَا

کو راضی کر کے نہ بھیجا ہو۔ فرمایا کہ اس دن سے آج تک کوئی عامل نہیں گیا مگر وہ مجھ سے راضی و خوش تھا جب سے میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

شعبی سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارے پاس ... صدقہ وصول کرنے والا آئے تو چاہیے کہ جب واپس جائے تو تم سے راضی ہو۔

اگر عامل زکوٰۃ نہ لگائے تو مالک مال کی زکوٰۃ خود دے سکتا ہے

سیدنا حضرت مسلم بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن علقمہ رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو اپنی قوم کی طرف مامور کیا اور انہیں صدقہ وصول کرنے کا حکم فرمایا! میرے والد نے مجھے ایک گروہ کی طرف ان سے زکوٰۃ لانے کے لیے بھیجا۔ میں نکلا اور ایک بوڑھے شخص کے پاس گیا جس کو سعر کہتے ہیں۔ میں نے کہا مجھے میرے ابا نے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ تم اپنی بکریوں کا صدقہ ادا کرو۔ تو بولا اے بھتیجے تم کس طرح صدقہ لیتے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ ہم بکریوں کے تھنوں کو دیکھتے ہیں اور دودھ والی ڈھونڈ کر لیتے ہیں۔ اس نے کہا اے میرے بھتیجے میں تمہیں حدیث شریف بیان کرتا ہوں ایک دفعہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں میں انہی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں اپنی بکریاں لے کر رہتا تھا اتنے میں دو شخص ایک اونٹ پر سوار ہو کر آ گئے اور کہنے لگے کہ ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بھیجے ہوئے ہیں۔ اس لیے کہ آپ اپنی بکریوں کی زکوٰۃ ادا کریں! میں نے پوچھا مجھ پر میری ان بکریوں کی کتنی زکوٰۃ ہے؟ انہوں نے کہا ایک بکری۔ میں نے ایک بکری کا ارادہ کیا جس کی قدر و قیمت سے میں خوب واقف تھا وہ بہت زیادہ دودھ دیتی تھی

فَقَصَدْتُ إِلَى عَنَاقٍ مُعْتَاطٍ وَالْمُعْتَاطُ الَّتِي لَمْ تَلِدْ وَلَدًا وَقَدْ حَانَ وِلَادُهَا فَأَخْرَجْتُهَا إِلَيْهِمَا فَقَالَا نَاوِلْنَاهَا فَرَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا فَجَعَلَاهَا مَعَهُمَا عَلَى بَعِيرِهِمَا ثُمَّ انْطَلَقَا۔

لایا انہوں نے فرمایا یہ بچے والی ہے اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بچے والی بکری لینے سے منع فرمایا ہے پھر میں نے ایک اور بکری جو پیٹ والی تھی جس کا ایک سال ہو چکا تھا لیکن اس نے کبھی بچہ نہ جنا تھا لیکن بچہ جننے والی تھی نکال کر لایا انہوں نے کہا ہمیں دے دو انہوں نے اٹھا کر لی اور انہوں نے اپنے اونٹ پر رکھا اور چلے گئے!

نوٹ ۔ عزت ایک اعلیٰ عہدہ اور خدمت ہے جو قوم کے ایسے شخص کے ذمہ کی جاتی ہے جو ان سے اچھے برتاؤ کی توقع اور صلاحیت رکھتا ہے اور حاکم کو ہر حال میں ان کے حقوق معلوم کرتا ہے یہاں سے انہیں کا پیچھا نہیں ہو سکتے ہیں اسلامی حکومت کے استحکام اور مضبوطی کے لیے جتنے بھی جاسوسی کے محکمے ہیں انہیں پراعتماد کہہ سکتے ہیں۔ اور اس سے اس ملک کو موجودہ زمانے کی ضرورت ثابت ہوا!

عَنْ مُسْلِمِ بْنِ ثَفِنَةَ أَنَّ ابْنَ عَلْقَمَةَ اسْتَعْمَلَ أَبَاهُ عَلَى صَدَقَةِ قَوْمِهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

ترجمہ: حضرت مسلم بن ثفنہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن علقمہ رضی اللہ عنہ نے میرے والد کو اپنی قوم سے صدقہ وصول کرنے پر مامور فرمایا اور پھر آخر تک حدیث بیان کی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَأَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَمُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا۔

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم فرمایا۔ آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب زکوٰۃ نہیں دیتے! حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ابن جمیل ناشکری کرتا ہے۔ وہ پہلے غریب تھا اللہ تعالیٰ شانہ نے اسے مالدار کر دیا اور تم حضرت خالد بن ولید پر زیادتی کرتے ہو کیونکہ اس نے اپنی زرہیں اور سامان اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دیا پھر اس پر زکوٰۃ کہاں ہے۔ اور حضرت عباس بن عبدالمطلب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی زکوٰۃ اور اتنی ہی مقدار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہے:

نوٹ ۔۔۔ ابن جمیل کو اللہ نے غنی کر دیا تو وہ زکوٰۃ دینے لگے؛ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اپنے جملہ

باب جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف کر دے بلکہ ان میں زکوٰۃ نہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی زکوٰۃ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمے ہے کیونکہ آپ ان سے پہلے زکوٰۃ لے چکے تھے

۲۴۶۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةٍ مِثْلَهُ سَوَاءً۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسے ہی مروی ہے۔

۲۴۶۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِلَالٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كِدْتُ أُقْتَلُ بَعْدَكَ فِي عَنَاقٍ أَوْ شَاةٍ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَوْلَا أَنَّهَا تُعْطَى فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِينَ مَا أَخَذْتُهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن ہلال ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قریب تھا کہ میں مارا جاتا آپ کے بعد ایک بکری کے بچے یا بکری یا زکوٰۃ میں سے۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر زکوٰۃ مہاجرین کے فقراء کو نہ دی جاتی تو میں نہ لیتا۔ یعنی میں اپنے لیے زکوٰۃ نہیں لیتا بلکہ انہی کے فقیروں کو دیتا ہوں لہٰذا خوشی سے دینی چاہیے

بَابُ زَكٰوةِ الْخَيْلِ

گھوڑوں کی زکوٰۃ کے بارے میں باب

۲۴۶۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے!

۲۴۶۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا زَكٰوةَ عَلَى الرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے!

۲۴۶۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے!

۲۴۷۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمَرْءِ فِي فَرَسِهِ وَلَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان پر اس

مُسْلِمٍ فِي عَبْدِهِ صَدَقَةٌ۔

کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے

بَابُ زَكٰوةِ الرَّقِيقِ

غلاموں کی زکوٰۃ کے بارے میں باب

٢٤٧٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي عَبْدِهِ وَلَا فَرَسِهِ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں ہے۔

ف، یعنی ان احادیث شریفہ کا مطلب یہ ہے کہ گھوڑے اور غلام میں زکوٰۃ نہیں۔ یہ تب ہے جب کہ یہ خدمت کے لیے ہوں اور اگر تجارت کے لیے ہوں تو ان میں زکوٰۃ فرض ہے اور بعض لوگوں کے نزدیک وارث ... گھوڑے میں بھی ... چاندی اور سونے کے مال کی طرح اس مال میں زکوٰۃ نہیں اگرچہ تجارت کے لیے ہو اور یہ قول شاذ ہے۔

٢٤٧٦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ صَدَقَةٌ فِي غُلَامِهِ وَلَا فِي فَرَسِهِ۔ ترجمہ اوپر گزر چکا۔

بَابُ زَكٰوةِ الْوَرِقِ

چاندی کی زکوٰۃ کا بیان

٢٤٧٧ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ فرض نہیں۔ اور پانچ وسق سے کم غلے میں زکوٰۃ فرض نہیں ہے۔

ف: اوقیہ اور وسق کا حساب پہلے گزر چکا ہے۔

٢٤٧٨ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں۔

٢٤٧٩ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا صَدَقَةَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنَ التَّمْرِ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پانچ وسق سے کم کھجور میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں۔

٢٤٨٠ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسِ أَوَاقٍ مِنَ الْوَرِقِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسٍ مِنَ الْإِبِلِ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

آپ نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اوقیہ سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں!

۲۴۸۱: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَأَدُّوْا زَكٰوةَ أَمْوَالِكُمْ مِنْ كُلِّ مِائَتَيْنِ خَمْسَةً۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی ہے تو تم مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو (چالیسواں حصہ یعنی) دو سو میں پانچ!

۲۴۸۲: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ لَيْسَ فِيْمَا دُوْنَ مِائَتَيْنِ زَكٰوةٌ۔

امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے گھوڑوں اور غلاموں کی زکوٰۃ معاف کر دی! اور دو سو درہم سے کم میں زکوٰۃ نہیں ہے:

بَابُ زَكٰوةِ الْحُلِيِّ

زیور کی زکوٰۃ کا بیان

۲۴۸۳: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ أَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِنْتٌ لَهَا فِيْ يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ غَلِيْظَتَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ أَتُؤَدِّيْنَ زَكٰوةَ هٰذَا قَالَتْ لَا قَالَ أَيَسُرُّكِ أَنْ يُسَوِّرَكِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِهِمَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ فَخَلَعَتْهُمَا فَأَلْقَتْهُمَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ هُمَا لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے کہ یمن میں رہنے والی عورت حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی! اس کے ہاتھوں میں سونے کے موٹے موٹے کنگن تھے آپ نے ارشاد فرمایا کیا تم ان دونوں کی زکوٰۃ دیتی ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں معلوم ہے کہ اللہ عزوجل تم کو قیامت کے دن انہیں آگ کے دو کنگن پہنائے گا؟ اس عورت نے یہ سن کر کنگن اتار دیئے اور انہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پیش کر دیا اور عرض کیا کہ یہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ ہے:

۲۴۸۴: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ وَمَعَهَا بِنْتٌ لَهَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِ ابْنَتِهَا مَسَكَتَانِ

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یمن میں رہنے والی ایک عورت حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اس کی بیٹی تھی! اس کے ہاتھوں میں سونے کے موٹے

نَحْوَهُ مُرْسَلٌ۔

فرماتے تھے یہ حدیث مرسل ہے۔

بَابُ مَانِعِ زَكٰوةِ مَالِهٖ

جو شخص اپنے مال کی زکواۃ نہ دے

[illegible] عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِي لَا يُؤَدِّي زَكٰوةَ مَالِهٖ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ قَالَ فَيَلْتَزِمُهُ أَوْ يُطَوِّقُهُ قَالَ يَقُولُ أَنَا كَنْزُكَ أَنَا كَنْزُكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی زکاۃ نہ دے تو قیامت کے روز اس کا مال ایک گنجا سانپ بن کر آئے گا اس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے (اس قسم کا سانپ بہت زہریلا ہوتا ہے) وہ اس سے چمٹ جائے گا اور اسے لپیٹ لے گا) اور اس سے کہے گا کہ میں تیرا خزانہ ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

[illegible] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ۔ الْآيَةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل عطا کرے جس شخص کو مال عنایت فرمائے اور پھر وہ اس کی زکوۃ ادا نہ کرے تو قیامت کے روز اس کا مال ایک گنجے سانپ کی صورت میں آئے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور وہ اس کی دونوں باچھیں پکڑ کر کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی: وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ الآیۃ بخیل یہ نہ سمجھیں کہ اللہ کے دیئے گئے مال میں بخیلی ان کے لیے بہتر ہے بلکہ ان کے لیے بہت بری ہے قیامت کے روز جس مال سے وہ بخیلی کرتے تھے وہ ان کے لیے طوق ہوگا۔

بَابُ زَكٰوةِ التَّمْرِ

کھجوروں کی زکوٰۃ کا بیان

٢٤٨٧ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسَاقٍ مِنْ حَبٍّ أَوْ تَمْرٍ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت ہیں! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پانچ وسق سے کم غلے میں زکوٰۃ نہیں۔ یا پانچ وسق سے کم کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں!

بَابُ زَكٰوةِ الْحِنْطَةِ

گیہوں کی زکوٰۃ کا بیان

٢٤٨٨ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ فِي الْبُرِّ وَالتَّمْرِ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ وَلَا يَحِلُّ فِي الْوَرِقِ زَكٰوةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوَاقٍ وَلَا تَحِلُّ فِي إِبِلٍ زَكٰوةٌ حَتّٰى تَبْلُغَ خَمْسَ ذَوْدٍ۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ غلے اور کھجوروں میں زکوٰۃ نہیں ہوتی جب تک کہ وہ پانچ وسق نہ ہوں اور چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہوتی جب تک کہ وہ پانچ اوقیے نہ ہوں! اور اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہوتی جب تک کہ پانچ اونٹ نہ ہوں

بَابُ زَكٰوةِ الْحُبُوبِ

غلوں کی زکوٰۃ کا بیان

٢٤٨٩ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِي حَبٍّ وَلَا تَمْرٍ صَدَقَةٌ حَتّٰى يَبْلُغَ خَمْسَةَ أَوْسُقٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی دانے اور کھجور میں زکوٰۃ نہیں جب تک کہ وہ پانچ وسق نہ ہوں! اور پانچ اونٹوں سے کم میں ——— اور پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں؟

اَلْقَدْرُ الَّذِي يَجِبُ فِيهِ الصَّدَقَةُ

کتنے مال پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے

٢٤٩٠ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پانچ اوقیے سے کم چاندی میں زکوٰۃ نہیں ہے!

٢٤٩١ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پانچ سے کم

خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَلَا فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَلَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ۔

بَابُ مَا يُوجِبُ الْعُشْرَ وَمَا يُوجِبُ نِصْفَ الْعُشْرِ

۲۳۳۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ بَعْلًا الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالسَّوَانِي وَالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

۲۳۳۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْأَنْهَارُ وَالْعُيُونُ الْعُشْرُ وَمَا سُقِيَ بِالسَّانِيَةِ نِصْفُ الْعُشْرِ۔

۲۳۳۴ عَنْ مُعَاذٍ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِمَّا سَقَتِ السَّمَاءُ الْعُشْرَ وَفِيمَا سُقِيَ بِالدَّوَالِي نِصْفَ الْعُشْرِ۔

كَمْ يَتْرُكُ الْخَارِصُ

۲۳۳۵ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا

کے پانچ اوقیے سے کم میں زکاۃ نہیں اور پانچ اونٹوں سے کم میں زکاۃ نہیں، اور پانچ وسق سے کم غلے میں زکاۃ نہیں۔

دسواں حصہ کس میں ہے اور بیسواں حصہ کس میں

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غلہ بارش، نہروں اور چشموں کے پانی سے پیدا ہو یا بارش کی تری سے پیدا ہو تو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائے گا اور جس کی سینچائی (اونٹ بیل وغیرہ اور ڈول وغیرہ سے) پانی نکال کر سیراب کیا جائے اس میں بیسواں حصہ لیا جائے گا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو پیداوار آسمان، نہروں یا چشموں کے پانی سے ہو اس میں سے دسواں حصہ لیا جائے۔ اور جو پیداوار جانوروں کے لائے ہوئے پانی سے ہو اس میں بیسواں حصہ ہے۔

سیدنا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کی طرف بھیجا اور حکم فرمایا: جو چیز بارش کے پانی سے پیدا ہو اس میں دسواں حصہ ہے اور جو چیز ڈولوں کے پانی سے پیدا ہو اس میں پیداوار کا بیسواں حصہ ہے۔

اندازہ کرنے والا کتنا چھوڑ دے

سیدنا حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

خرصتم فخذوا ودعوا الثلث فإن لم تأخذوا أو تدعوا الثلث شك شعبة فدعوا الربع۔

جب تم پھلوں کا اندازہ درختوں کے اوپر لگا کر لو تو تیسرا حصہ چھوڑ دو اگر تیسرا حصہ نہ چھوڑو یا چھوڑنا (شعبہ کو شک ہے) تو چوتھا حصہ چھوڑ دو۔

نوٹ: عام طور پر جب پھل درختوں پر ہوتے ہیں تو ان کا اندازہ کر لیتے ہیں اور اترنے کے بعد اس کا دسواں حصہ مالک سے لیتے ہیں یا بیسواں حصہ۔ تیسرا یا چوتھا حصہ چھوڑنے کا مطلب یہ ہے کہ مالکوں کو ہمسایوں اور دوستوں کو کھلانے کی گنجائش رہے:

بَابُ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ

۲۴۹۶ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ فِي الْآيَةِ الَّتِي قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ قَالَ هُوَ الْجُعْرُورُ وَلَوْنُ حُبَيْقٍ فَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُؤْخَذَ فِي الصَّدَقَةِ الرُّذَالَةُ۔

سیدنا حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے اس آیۃ شریفہ کی تفسیر مروی ہے!
ولا تیمموا الخبیث منہ تنفقون
یعنی برے مال کے دینے کا قصد نہ کرو اس کو خرچ کرتے ہوا اور لیتے نہیں:
آپ نے فرمایا کہ خبیث سے مراد جعرور اور لون حبیق ہیں! پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ میں ناقص اور برے مال کے لینے سے منع فرمایا:

نوٹ: جعرور اور لون حبیق کھجور کی اقسام ہیں:

۲۴۹۷ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِيَدِهِ عَصًا وَقَدْ عَلَّقَ رَجُلٌ قِنْوَ حَشَفٍ فَجَعَلَ يَطْعَنُ فِي ذٰلِكَ الْقِنْوِ فَقَالَ لَوْ شَاءَ رَبُّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ تَصَدَّقَ بِأَطْيَبَ مِنْ هٰذَا إِنَّ رَبَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ حَشَفًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سیدنا حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور آپ کے دست مبارک میں چھڑی تھی ایک شخص نے کھجور کی بری کھجور لٹکا رکھا تھا آپ کھجور کے خوشہ میں لکڑی مارتے اور ارشاد فرماتے اگر اس کا مالک چاہتا تو وہ اچھی کھجور دے سکتا تھا! بے شک اس کا مالک قیامت کے روز ایسی خراب کھجور کھائے گا:

نوٹ: اس وقت دستور یہ تھا کہ مسجد کے صحن میں صدقے کی کھجور لٹکا دیتے۔ اور مسکین کو ضرورت ہوتی تو وہ اس کو کھا لیتے:

بَابُ الْمَعْدِنِ

کان کا بیان

۲۴۹۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم

جدہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اللقطۃ فقال ما کان فی طریق مأتی أو فی قریۃ عامرۃ فعرفھا سنۃ فإن جاء صاحبھا وإلا فلک وما لم یکن فی طریق مأتی ولا فی قریۃ عامرۃ ففیہ وفی الرکاز الخمس۔

(سے سوال کیا گیا کہ اگر حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے گری پڑی چیز کے متعلق پوچھا گیا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جو چیز آمد و رفت کے راستہ میں یا آباد بستی میں ملے تو ایک سال تک اس کا اعلان کرو اگر اس کا مالک آ جائے تو دے دے اگر نہ آئے تو تمہاری ہے: اور جو راستہ آباد نہ ہو یا آبادی نہ ہو اس میں سے اور کان میں سے پانچواں حصہ لیا جائے گا باقی سب پانے والے کا ہے)

عن أبی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العجماء جرحھا جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کے زخم کا بدلہ نہیں اور اگر کنواں کھودتے وقت مزدور فوت ہو جائے تو بدلہ نہیں اور کافر کے پوشیدہ خزانے یا کان میں پانچواں حصہ زکاۃ (بیت المال) کے لیے ہے

نوٹ: مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کا جانور مالک کی غفلت کے بغیر کسی کو مار ڈالے یا زخمی کرے تو اس کے مالک پر جرمانہ نہیں اور اگر مزدور کنواں کھودتے یا کان کھودتے ہیں کنواں یا کان بیٹھ جائے یا گر پڑے اور مزدور دب کر مر جائے یا زخمی ہو جائے تو کھدوانے والے پر کوئی جرمانہ نہیں۔

عن أبی ھریرۃ بمثلہ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح مروی ہے

عن أبی ھریرۃ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جرح العجماء جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کے زخم کا بدلہ نہیں اور اگر کنواں کھودتے وقت مزدور فوت ہو جائے تو بدلہ نہیں اور کافر کے پوشیدہ خزانے یا کان میں پانچواں حصہ زکاۃ (بیت المال) کے لیے ہے

عن أبی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البئر جبار والعجماء جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جانور کے زخم کا بدلہ نہیں اور کنویں میں گر کر مر جائے یا کان کھودتے وقت مزدور فوت ہو جائے تو بدلہ نہیں اور کافر کے پوشیدہ خزانے یا کان میں پانچواں حصہ زکاۃ ہے (بیت المال کے لیے ہے)

بَابُ زَكَاةِ النَّحْلِ

۲۵۰۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ هِلَالٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُشُورِ نَحْلٍ لَهُ وَسَأَلَهُ أَنْ يَحْمِيَ لَهُ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ سَلَبَةُ فَحَمَى لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ الْوَادِيَ فَلَمَّا وَلِيَ ابْنُ الْخَطَّابِ كَتَبَ سُفْيَانُ بْنُ وَهْبٍ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَسْأَلُهُ فَكَتَبَ عُمَرُ إِنْ أَدَّى إِلَيْكَ مَا كَانَ يُؤَدِّي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عُشْرِ نَحْلِهِ فَاحْمِ لَهُ سَلَبَةَ ذَلِكَ وَإِلَّا فَإِنَّمَا ذُبَابُ غَيْثٍ يَأْكُلُهُ مَنْ شَاءَ۔

شہد کے چھتوں کی زکوٰۃ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت ہلال حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں دسواں حصہ شہد کا لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے لیے ایک جنگل مقرر کر دیا جائے جس کا نام سلبہ تھا! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ جنگل اس کے لیے مقرر فرما دیا۔ جب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے سفیان بن وہب نے آپ کو لکھ بھیجا پوچھا گیا تھا کہ وہ جنگل اس کے لیے مقرر ہے یا نہیں؟ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جواب میں لکھا کہ اگر وہ تمہیں شہد کا دسواں حصہ دیتا ہے! جو وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا تھا تو آپ وہ جنگل اس کے پاس رہنے دیں! ورنہ بارش کی مکھیاں شہد رکھتی ہیں جس کا جی چاہے کھائے!

بَابُ فَرْضِ زَكَاةِ رَمَضَانَ

۲۵۰۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ رَمَضَانَ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ بِهِ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ۔

رمضان المبارک کے صدقہ فطر کا بیان

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد غلام، اور مرد اور عورت پر رمضان المبارک کی زکوٰۃ کھجور یا جو کا ایک صاع فرض فرمایا۔ بعد ازاں لوگوں نے آدھا صاع گندم کا مقرر کر لیا!

نوٹ: گندم کا آدھا صاع جو کے پورے صاع کے برابر ہوتا ہے! اور سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا بھی یہی مذہب ہے! اور ایک ضعیف روایت میں گندم کا آدھا صاع بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے لہٰذا صحابہ کرام کو اسے تحسین کرنے میں حق بجانب تھا۔

باب فرض زكوة رمضان على المملوك

عن ابن عمر قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم صدقة الفطر على الذكر والأنثى والحر والمملوك صاعا من تمر أو صاعا من شعير قال فعدل الناس إلى نصف صاع من بر.

رمضان المبارک کی زکوٰۃ غلام اور لونڈی پر فرض ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد غلام، مرد یا عورت پر رمضان المبارک کی زکوٰۃ ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو فرض فرمایا! بعد ازاں لوگوں نے آدھا صاع گندم کا مقرر کر لیا!

فرض زكوة رمضان على الصغير

عن ابن عمر قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم زكوة رمضان على كل صغير وكبير حر وعبد ذكر وأنثى صاعا من تمر أو صاعا من شعير.

چھوٹے نابالغ پر رمضان المبارک کی زکوٰۃ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کا فطرانہ ہر چھوٹے بڑے آزاد غلام مرد اور عورت پر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو کا فرض فرمایا!

نوٹ: لونڈی اور غلام کی طرف سے فطرانہ وغیرہ ان کا مالک دے [illegible] اگر وہ [illegible]

فرض زكوة رمضان على المسلمين دون المعاهدين

عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم فرض زكوة الفطر من رمضان على الناس صاعا من تمر أو صاعا من شعير على كل حر أو عبد ذكر أو أنثى من المسلمين.

رمضان المبارک کا فطرانہ مسلمانوں پر فرض ہے ذمیوں کافروں پر نہیں

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں پر صدقہ فطرانہ کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع فرض فرمایا۔ اور یہ مسلمانوں کے ہر آزاد غلام مرد اور عورت پر فرض ہے!

[illegible]

عن ابن عمر قال فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم زكوة الفطر صاعا من تمر

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانے کی زکوٰۃ کھجور کا!

اَوْصَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَ بِهَا اَنْ تُؤَدّٰى قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَى الصَّلٰوةِ۔

ایک صاع یا جو کا ایک صاع آزاد غلام مرد عورت چھوٹے اور بڑے پر مسلمانوں میں سے فرض قرار دیا! اور اسے آپ نے عید کی نماز پر جانے سے پہلے ادا کرنے کا حکم فرمایا!

۲۵۱۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرانے کی زکوٰۃ کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع آزاد غلام مرد عورت چھوٹے اور بڑے پر فرض کیا

فَرْضُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ نُزُوْلِ الزَّكٰوةِ

زکوٰۃ فرض ہونے سے قبل صدقہ فطر فرض تھا

۲۵۱۱ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ كُنَّا نَصُوْمُ عَاشُوْرَاءَ وَنُؤَدِّيْ صَدَقَةَ الْفِطْرِ فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ وَنَزَلَتِ الزَّكٰوةُ لَمْ نُؤْمَرْ بِهٖ وَلَمْ نُنْهَ عَنْهُ وَكُنَّا نَفْعَلُهُ۔

سیدنا حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عاشوراء کا روزہ رکھتے اور عید الفطر کا صدقہ ادا کرتے! یہاں تک کہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہو گئے اور زکوٰۃ فرض ہو گئی اس دن سے ہم کو نہ عاشوراء کے روزے اور صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم ہوا! اور نہ ہی ممانعت ہوئی!

نوٹ: یہ دونوں چیزیں سنت ہو گئیں جیسے بعض علماء کا مذہب ہے، لیکن بعض علماء کے نزدیک صدقہ فطر کی فرضیت بحال باقی ہے! اور سیدنا حضرت ابوحنیفہ رح کے نزدیک واجب ہے۔

۲۵۱۲ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ تَنْزِلَ الزَّكٰوةُ فَلَمَّا نَزَلَتِ الزَّكٰوةُ لَمْ يَاْمُرْنَا وَلَمْ يَنْهَنَا وَنَحْنُ نَفْعَلُهُ۔

سیدنا حضرت قیس بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوٰۃ فرض ہونے سے قبل ہمیں فطرانے کا حکم کیا بعد ازاں جب زکوٰۃ فرض ہو گئی تو! نہ ہی حکم فرمایا اور نہ منع کیا اور ہم اسے ادا کرتے رہے

مَكِيْلَةُ زَكٰوةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر میں کتنا اناج دیا جائے

۲۵۱۳ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُوَ اَمِيْرُ الْبَصْرَةِ فِيْ اٰخِرِ الشَّهْرِ اَخْرِجُوْا زَكٰوةَ صَوْمِكُمْ فَنَظَرَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هٰهُنَا مِنْ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُوْمُوْا فَعَلِّمُوْا اِخْوَانَكُمْ فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ هٰذَا الزَّكٰوةَ

سیدنا حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بصرہ کے امیر تھے تو آپ نے رمضان المبارک کے آخر میں کہا اپنے روزوں کی زکوٰۃ دو لوگوں نے باہم ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کیا انہوں نے ایک دوسرے سے پوچھا کہ یہاں مدینہ منورہ والوں میں سے

فَرَضَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ ذَكَرٍ وَأُنْثَى حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ نِصْفَ صَاعٍ مِنْ قَمْحٍ فَقَامُوا۔

کرنا ہے: اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھا دو صدقہ زکوٰۃ جو واجب ہے اس زکوٰۃ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر آزاد اور غلام پر فرض کیا ہے ایک صاع کھجور یا جو سے یا آدھا صاع گیہوں! بعد ازاں وہ سب لوگ اس کو بجا لانے کے لیے اٹھے:

٢٥١٣ عَنِ ابْنِ سِيرِينَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذَكَرَ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ قَالَ صَاعًا مِنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ سُلْتٍ۔

حضرت ابن سیرین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے صدقہ فطر کے بارے میں ایک صاع گیہوں یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو کا بیان فرمایا اور ایک صاع سلت کا!

ف: سلت جو کی ایک قسم ہے

٢٥١٤ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِكُمْ يَعْنِي مِنْبَرَ الْبَصْرَةِ يَقُولُ صَدَقَةُ الْفِطْرِ صَاعٌ مِنْ طَعَامٍ۔

سیدنا حضرت ابو رجاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے سنا آپ بصرے کے منبر پر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے: صدقہ فطر غلے کا ایک صاع ہے!

بَابُ التَّمْرِ فِي زَكٰوةِ الْفِطْرِ

صدقہ فطر میں کھجور دینا

٢٥١٥ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع پنیر سے صدقہ فطر فرض فرمایا!

اَلزَّبِيبُ

صدقہ فطر میں انگور دینا

٢٥١٦ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ زَكٰوةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے تو ہم صدقہ فطر ایک صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع انگور یا ایک صاع پنیر ادا کرتے

ف: اہل حجاز عرف میں طعام گیہوں کو کہتے تھے اور جمہور علماء کرام کے نزدیک یہی قول معتبر ہے لہٰذا طعام کا درست اور صحیح ترجمہ گیہوں ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ کے نزدیک گیہوں آدھا صاع میں صدقہ ادا ہو جاتا ہے اور باقی اشیاء میں ایک صاع صدقہ فطر ہے

٢٥١٧ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں زکوٰۃ: ایک صاع

وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ

أَوْ صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ فَكَانَ فِيْمَا عَلَّمَ النَّاسَ أَنَّهُ قَالَ مَا أَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ إِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ هٰذَا قَالَ فَأَخَذَ النَّاسُ بِذٰلِكَ۔

اَلدَّقِيْقُ

۲۵۱۸ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمْ نُخْرِجْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ زَبِيْبٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ دَقِيْقٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ سُلْتٍ۔

اَلْحِنْطَةُ

۲۵۱۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ أَدُّوْا زَكٰوةَ صَوْمِكُمْ فَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلٰى بَعْضٍ فَقَالَ مَنْ هٰهُنَا مِنْ أَهْلِ الْمَدِيْنَةِ قُوْمُوْا إِلٰى إِخْوَانِكُمْ فَعَلِّمُوْهُمْ فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَضَ صَدَقَةَ الْفِطْرِ عَلَى الصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ وَالْحُرِّ وَالْعَبْدِ وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثٰى نِصْفَ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ أَوْ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ شَعِيْرٍ قَالَ الْحَسَنُ فَقَالَ عَلِيٌّ أَمَّا إِذَا أَوْسَعَ اللّٰهُ فَأَوْسِعُوْا أَعْطُوْا صَاعًا مِّنْ بُرٍّ أَوْ غَيْرِهٖ۔

گیہوں یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع پنیر سے ادا کرتے تھے اور اس ہمیشہ ایسے ہی کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام سے تشریف لائے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو جو کچھ سکھایا تھا اس میں سے ایک یہ بھی تھا کہ شام کے گیہوں کے دو مد (آدھا صاع) (جو کہ صاع کے چار مد ہوتے ہیں) ایک صاع کے برابر ہیں۔ اس دن لوگوں نے اس پر عمل درآمد شروع کیا اور گیہوں کا آدھا صاع دینے لگے۔

صدقہ فطر میں آٹا دینا

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع خشک انگور یا ایک صاع آٹا یا ایک صاع سلت دیتے تھے۔

گندم صدقہ فطر میں دینا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے بصرہ میں خطبہ پڑھا تو فرمایا اپنے روزوں کی زکوٰۃ ادا کرو لوگ (حیران ہو کر) ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے (کہ روزوں کی زکوٰۃ کیسی) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا یہاں مدینہ منورہ والوں میں سے کون کون لوگ ہیں؟ اٹھو اور اپنے بھائیوں کو سکھلاؤ! وہ نہیں جانتے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے بڑے آزاد غلام مرد عورت پر آدھا صاع گندم فرض فرمایا ہے یا ایک صاع کھجور کا یا ایک صاع جو کا حسن نے فرمایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا جب اللہ جل شانہ نے تمہیں گنجائش دی تو تم بھی گنجائش کرو گندم کا ایک صاع دیا دوسری چیزوں کا

اَلسُّلْتُ

۱۱۱۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُخْرِجُوْنَ عَنْ صَدَقَةِ الْفِطْرِ فِيْ عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ سُلْتٍ أَوْ زَبِيْبٍ۔

بغیر چھلکے کے سفید رنگ کا جو صدقہ فطر میں دینا

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں لوگ ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع سلت (بغیر چھلکے کے جو) یا انگور کو صدقہ میں دیتے تھے:

اَلشَّعِيْرُ

۱۱۱۲ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ أَوْ تَمْرٍ أَوْ زَبِيْبٍ أَوْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَ فِيْ عَهْدِ مُعَاوِيَةَ قَالَ مَا أَرٰى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ إِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ۔

جو صدقہ فطر میں دینا

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک صاع جو یا کھجور یا انگور یا پنیر کا صدقہ کرتے تھے۔ لہذا ہم ہمیشہ ایسا ہی کرتے رہے۔ یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور اقدس آیا۔ آپ نے فرمایا: میرے نزدیک شام کے گیہوں کے دو مد (نصف صاع) جو کے ایک صاع کے برابر ہیں۔

اَلْأَقِطُ

۱۱۱۳ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ أَوْ صَاعًا مِّنْ أَقِطٍ لَا نُخْرِجُ غَيْرَهُ۔

پنیر صدقہ فطر میں دینا

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں کھجور کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع صدقہ فطر دیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ دوسری چیز نہیں دیتے تھے:

كَمِ الصَّاعُ

۱۱۱۴ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ الصَّاعُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُدًّا وَثُلُثًا بِمُدِّكُمُ الْيَوْمَ وَقَدْ زِيْدَ فِيْهِ۔

صاع کی مقدار

سیدنا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں صاع تمہارے ایک مد اور تہائی مد کے برابر تھا۔ اور اب مد زیادہ ہو گیا ہے۔

نوٹ: اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ صاع نبوی ایک مد اور تہائی مد کا ہوتا ہے۔ صاع دو ہیں: حجازی اور عراقی

اور ایک صاع چار مد کا ہوتا ہے! حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک عراقی مد معتبر ہے! اور دوسرے علماء کے نزدیک وہی مد معتبر ہے جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں تھا! آپ کے دور اقدس میں مد ایک رطل اور تہائی رطل کا تھا! اندازاً یہ ½ ۵۸ تولہ کا ہوتا ہے! اس حساب سے صاع دو سو چونتیس تولے کا ہوا! یعنی اسی تولے کے سیر سے چھ تولے کم تین سیر اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک مد دو رطل کا ہے تو صاع میں آٹھ رطل یعنی چار سیر ہوتے!

۲۵۲۴- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمِكْيَالُ مِكْيَالُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْوَزْنُ وَزْنُ أَهْلِ مَكَّةَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ناپ مدینہ منورہ والوں کا بہتر ہے! اور تول مکہ مکرمہ والوں کی!

بَابُ الْوَقْتِ الَّذِي يُسْتَحَبُّ أَنْ تُؤَدَّى صَدَقَةُ الْفِطْرِ فِيهِ

صدقۂ فطر کون سے وقت ادا کرنا بہتر ہے

۲۵۲۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِصَدَقَةِ الْفِطْرِ أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلٰوةِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز عید ادا کرنے سے پہلے صدقہ ادا کرنے کا حکم ارشاد فرمایا!

إِخْرَاجُ الزَّكٰوةِ مِنْ بَلَدٍ إِلَى بَلَدٍ

ایک شہر کی زکوٰۃ دوسرے شہر میں بھیجنا

۲۵۲۶- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُوضَعُ فِي فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوكَ لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور ارشاد فرمایا! آپ ایک ایسی قوم کے پاس جا رہے ہیں جو اہل کتاب ہے! تو انہیں اس کی بات کی دعوت دیجئے کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ جل شانہ عم نوالہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں! اور میں اللہ جل شانہ کا رسول ہوں! اگر وہ آپ کا کہنا مان لیں تو پھر انہیں بتلایئے کہ اللہ جل شانہ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں! اگر وہ اس کی اطاعت کریں تو پھر انہیں بتلایئے کہ اللہ جل شانہ نے ان پر ان کے اموال میں سے صدقہ فرض کیا ہے جو ان کے امیر لوگوں سے وصول کیا جائے گا اور ان کے غریبوں میں تقسیم کیا جائے گا! اگر وہ تسلیم کر لیں تو ان کے

بَيْنَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ حِجَابٌ۔

اور مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ مظلوم کی بددعا اور اللہ جل شانہ کے درمیان کوئی آڑ نہیں ہے۔

نوٹ: اس سے ثابت ہوا کہ زکوٰۃ اسی ملک یا شہر کے فقراء و مساکین پر صرف کرنا افضل اور بہتر ہے البتہ اگر دوسرے کسی شہر کے نادار اقرباء یا زیادہ مستحق ہوں تو دوسرے علاقے میں بھی زکوٰۃ صرف کی جا سکتی ہے

بَابُ إِذَا أَعْطَاهَا غَنِيًّا وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

جب زکوٰۃ دولت مند کو دے دی جائے اور پتا نہ ہو کہ وہ امیر ہے

[illegible] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى السَّارِقِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ وَعَلَى سَارِقٍ وَعَلَى غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ فَقَدْ تُقُبِّلَتْ أَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ بِهِ مِنْ زِنَاهَا وَلَعَلَّ السَّارِقَ أَنْ يَسْتَعِفَّ بِهِ عَنْ سَرِقَتِهِ وَلَعَلَّ الْغَنِيَّ أَنْ يَعْتَبِرَ فَيُنْفِقَ مِمَّا أَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شخص نے کہا کہ میں صدقہ دوں گا بعد ازاں وہ صدقہ لے کر نکلا اور اسے ایک چور کے ہاتھ رکھ آیا، صبح کے وقت لوگ کہنے لگے کہ چور کو صدقہ دیا۔ اس شخص نے کہا یا اللہ چور پر صدقہ ہو گیا، تمام تعریفیں تیرے ہی لیے ہیں، تیرا شکر ہے! میں ایک اور صدقہ دوں گا بعد ازاں وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک بدکار عورت کے ہاتھ رکھ آیا، صبح ہوئی لوگوں نے کہا رات کو ایک بدکار عورت کو صدقہ دیا گیا، اس شخص نے کہا یا اللہ تیرا شکر ہے بدکار عورت کو صدقہ پہنچا۔ میں ایک اور صدقہ دوں گا پھر وہ صدقہ لے کر نکلا اور ایک مالدار کو دے کر آیا۔ صبح کے وقت لوگوں نے کہا ایک مالدار کو صدقہ ملا۔ اس شخص نے کہا یا اللہ: بدکار، چور اور مالدار کی خیرات پر تیرا ہی شکر ہے۔ بعد ازاں خواب میں اسے کہا گیا تیرا صدقہ قبول ہو گیا، بدکار کو اس لیے کہ شاید وہ بدکاری سے باز آ جائے، چور کو اس لیے کہ شاید وہ چوری سے باز آ جائے اور مالدار کو اس لیے کہ شاید وہ سوچے اور عبرت پکڑے اور اس مال و دولت سے خرچ کرے جو اللہ جل شانہ نے اسے دیا ہے

نوٹ: معلوم ہوا کہ خیرات و زکوٰۃ کا ثواب کسی طرح ضائع نہیں ہوتا اگر لاعلمی اور ناواقفی سے غیر مستحق کو بھی دے دیا جائے بشرطیکہ نیت خالص ہو اور چور اس کی وجہ سے مال و دولت کی فراوانی کی وجہ سے بچے گا! امیر آدمی اس سے نصیحت حاصل کرے گا! اور جو مال اللہ جل شانہ نے اسے دیا ہے اس سے صدقہ خرچ کرے گا!

بَابُ الصَّدَقَةِ مِنَ الْغُلُولِ

۲۵۲۳ - عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ لَا يَقْبَلُ صَلَاةً بِغَيْرِ طُهُورٍ وَلَا صَدَقَةً مِنْ غُلُولٍ۔

۲۵۲۴ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَصَدَّقَ أَحَدٌ بِصَدَقَةٍ مِنْ طَيِّبٍ وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا الطَّيِّبَ إِلَّا أَخَذَهَا الرَّحْمَنُ عَزَّ وَجَلَّ بِيَمِينِهِ وَإِنْ كَانَتْ تَمْرَةً فَتَرْبُو فِي كَفِّ الرَّحْمَنِ حَتَّى تَكُونَ أَعْظَمَ مِنَ الْجَبَلِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ أَوْ فَصِيلَهُ۔

جُهْدُ الْمُقِلِّ

۲۵۲۵ - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ قِيلَ فَأَيُّ الصَّلَاةِ أَفْضَلُ قَالَ طُولُ الْقُنُوتِ قِيلَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ جُهْدُ الْمُقِلِّ قِيلَ فَأَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ هَجَرَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قِيلَ فَأَيُّ الْجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ جَاهَدَ الْمُشْرِكِينَ بِمَالِهِ وَنَفْسِهِ قِيلَ فَأَيُّ الْقَتْلِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ أُهَرِيقَ دَمُهُ وَعُقِرَ جَوَادُهُ۔

چوری کے مال سے صدقہ دینا

سیدنا حضرت ابوالملیح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے اپنے والد سے سنا انہوں نے کہا کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ نماز کو طہارت اور پاکیزگی کے بغیر اور صدقہ کو چوری کے مال میں سے قبول نہیں فرماتا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص حلال مال سے صدقہ دے اور اللہ جل جلالہ صرف حلال مال کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ جل شانہ اس کو اپنے دائیں ہاتھ میں لیتا ہے: خواہ وہ ایک کھجور ہی ہو بعد ازاں وہ اس کی ہتھیلی پر بڑھتا ہے یہاں تک کہ وہ پہاڑ سے بھی بڑا ہو جاتا ہے: جیسے تم میں سے کوئی اپنے بچھیرے کو پالتا ہے:

کم مال والا کوشش کر کے صدقہ دے تو اس کا ثواب

حضرت عبداللہ بن حبشی خثعمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کونسا عمل افضل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ایمان جس میں کسی طرح کا شک و شبہ نہ ہو اور جہاد جس میں مال غنیمت کی چوری نہ ہو اور حج مبرور یعنی گناہ وغیرہ۔ بعد ازاں دریافت کیا گیا کونسی نماز افضل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا جس میں قیام دیر تک ہو۔ بعد ازاں پوچھا گیا کونسا صدقہ افضل ہے: فرمایا جو کم مال والا محنت و مشقت برداشت کر کے دے۔ بعد ازاں پھر پوچھا گیا کونسی ہجرت افضل ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اس کی ہجرت جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جو اللہ نے حرام کی ہیں۔ بعد ازاں دریافت کیا گیا کونسا جہاد افضل ہے: فرمایا جو شخص اپنے مال اور اپنی جان کو صرف کر کے مشرکوں سے جہاد کرے! پھر پوچھا گیا کونسی شہادت اعلیٰ ہے؟ آپ نے فرمایا جس شخص کا خون بہایا گیا ہو اور اس کا گھوڑا مارا گیا ہو!

٢٥٢١ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ قَالُوا كَيْفَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ دِرْهَمَانِ تَصَدَّقَ بِأَحَدِهِمَا وَانْطَلَقَ رَجُلٌ إِلَى عُرْضِ مَالِهِ فَأَخَذَ مِنْهُ مِائَةَ أَلْفِ دِرْهَمٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک درہم لاکھ درہموں سے کہیں بڑھ گیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کیسے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ایک شخص کے پاس دو درہم تھے اور ایک درہم صدقہ دے دیا تو یہ ایک درہم بہتر ہے اور ایک شخص اپنے مال کے ایک طرف جاتا ہے اور لاکھ درہم صدقہ نکال دیتا ہے (تو اس شخص کے لاکھ درہم کے مقابلہ میں اس کا ایک درہم ہے)

٢٥٢٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَقَ دِرْهَمٌ مِائَةَ أَلْفٍ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ وَكَيْفَ قَالَ رَجُلٌ لَهُ دِرْهَمَانِ فَأَخَذَ أَحَدَهُمَا فَتَصَدَّقَ بِهِ وَرَجُلٌ لَهُ مَالٌ كَثِيرٌ فَأَخَذَ مِنْ عُرْضِ مَالِهِ مِائَةَ أَلْفٍ فَتَصَدَّقَ بِهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک درہم ایک لاکھ درہموں سے بڑھ گیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح؟ آپ نے ارشاد فرمایا ایک شخص کے پاس دو درہم تھے اس نے ایک درہم لے کر صدقہ کیا اور ایک شخص کے پاس بہت سا مال تھا اس نے اپنے مال کے ایک حصہ میں سے لاکھ درہم لیے اور صدقہ دے دیئے (تو اس کے لاکھوں درہم سے بڑھ کر ایک درہم بہتر ہے)

٢٥٢٣ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا بِالصَّدَقَةِ فَمَا يَجِدُ أَحَدُنَا شَيْئًا يَتَصَدَّقُ بِهِ حَتَّى يَنْطَلِقَ إِلَى السُّوقِ فَيَحْمِلَ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَجِيءَ بِالْمُدِّ فَيُعْطِيَهُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَعْرِفُ الْيَوْمَ رَجُلًا لَهُ مِائَةُ أَلْفٍ مَا كَانَ لَهُ يَوْمَئِذٍ دِرْهَمٌ

حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو صدقہ کا حکم کرتے اور ہمارے پاس کچھ نہ ہوتا جو صدقہ دیں تو ہم میں سے کوئی بازار جاتا اور بوجھ اٹھاتا پھر ایک مد کماتا اور وہ لا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتا۔ ابومسعود نے کہا میں ایک شخص کو جانتا ہوں اس کے پاس ایک لاکھ درہم ہیں اور اس وقت ایک درہم نہ تھا

٢٥٢٤ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ قَالَ لَمَّا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالصَّدَقَةِ فَتَصَدَّقَ أَبُو عَقِيلٍ بِنِصْفِ صَاعٍ وَجَاءَ إِنْسَانٌ بِشَيْءٍ أَكْثَرَ مِنْهُ فَقَالَ الْمُنَافِقُونَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَغَنِيٌّ عَنْ صَدَقَةِ هَذَا وَمَا فَعَلَ هَذَا الْآخَرُ إِلَّا رِيَاءً فَنَزَلَتْ الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ

سیدنا حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں صدقے کا حکم فرماتے تو حضرت ابوعقیل نصف صاع لے کر حاضر خدمت ہوئے اور ایک شخص اس سے زیادہ لے کر آیا منافقین نے کہا کہ ابوعقیل کے صدقے سے تو اللہ جل شانہ بے نیاز ہے یعنی تھوڑے صدقے کی اللہ جل شانہ کو کیا پروا اور دوسرے نے لوگوں کو دکھانے کے لیے صدقہ دیا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی۔

الَّذِينَ يَلْمِزُونَ الْمُطَّوِّعِينَ

یعنی جو لوگ دل کھول کر صدقہ دینے والوں پر

حَتَّى الْآيَةَ۔

طور پر تقسیم کرتے ہیں! اور ان پر جو اپنی محنت و مزدوری کے سوا کچھ نہیں رکھتے! بعد ازاں ان کے مذاق اڑاتے ہیں! اللہ تعالیٰ ان سے مذاق کا بدلہ لیتا ہے اور ان پر تکلیف دہ عذاب ہے۔

نوٹ: دوسری احادیث شریف کے مطابق تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ تھے جو چار ہزار درہم لے کر حاضر ہوئے تھے تو لوگوں نے کہا کہ انہوں نے دکھاوے کے لیے صدقہ دیا ہے۔

اَلْيَدُ الْعُلْيَا

۲۵۳۱ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ يَقُولُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى۔

دینے والا ہاتھ کیسا ہے

سیدنا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا اور آپ نے مجھے بہت زیادہ عنایت فرمایا! پھر مانگا تو آپ نے بہت زیادہ عنایت کیا پھر مانگا تو آپ نے بہت زیادہ عنایت فرمایا! پھر آپ نے ارشاد فرمایا! مال سرسبز و شیریں ہے جو شخص اس کو خوشی سے لے گا اس کو اس میں برکت ہوگی! اور جو شخص حرص سے لے گا (اسے انتہائی لالچ سے لے گا) اس کو اس میں برکت نہ ہوگی اور اس طرح ہوگا جو کھاتا ہے لیکن اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر والا دینے والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ لینے والے سے بہتر ہے۔

نوٹ: بخاری شریف میں اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث شریف بیان فرمائی تو انہوں نے کہا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو پیغمبر برحق مبعوث فرمایا! میں زندگی بھر کسی شخص سے کچھ نہ مانگوں گا! چنانچہ حضرت حکیم نے اپنا حصہ بیت المال سے بھی وصول نہ کیا! سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اپنے اپنے دور خلافت میں ان کا حصہ دینے کو بلاتے اور وہ انکار کر دیتے۔

بَابُ أَيَّتُهُمَا الْيَدُ الْعُلْيَا

۲۵۳۲ عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ قَالَ قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ يَقُولُ يَدُ الْمُعْطِي الْعُلْيَا وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ أُمَّكَ وَأَبَاكَ وَأُخْتَكَ وَأَخَاكَ ثُمَّ أَدْنَاكَ أَدْنَاكَ مُخْتَصَرٌ۔

اوپر والا ہاتھ کونسا ہے

سیدنا حضرت طارق محاربی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہو کر خطبہ کا ارشاد فرما رہے تھے کہ دینے والے کا ہاتھ اوپر رہتا ہے! اور ان لوگوں سے صدقہ شروع کیجئے جن کا نان و نفقہ تم پر ہے! ماں، باپ، بہن، اور بھائی کی طرح اور پھر اسی طرح نزدیکی رشتہ داروں کو۔ یہ حدیث شریف مختصر ہے۔

اَلْيَدُ السُّفْلٰى

۱۲۸۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ يَذْكُرُ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَالْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلٰى السَّائِلَةُ۔

اَلصَّدَقَةُ عَنْ ظَهْرِ غِنًى

۱۲۸۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

تَفْسِيرُ ذٰلِكَ

۱۲۸۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عِنْدِي دِينَارٌ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلٰى نَفْسِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلٰى زَوْجَتِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلٰى وَلَدِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ عَلٰى خَادِمِكَ قَالَ عِنْدِي آخَرُ قَالَ أَنْتَ أَبْصَرُ۔

نیچے والا ہاتھ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم صدقے اور سوال سے بچنے کا ذکر فرماتے تو ارشاد فرماتے اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے! اور اوپر والا ہاتھ دینے والا ہے! جو خرچ کرتا ہے اور نیچے والا ہاتھ وہ ہے جو مانگے طلب کرے!

ایسا صدقہ دینا کہ آدمی مالدار رہے بہتر ہے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جس کے دینے کے بعد آدمی مالدار رہے (یعنی سب مال نہ دے بلکہ اپنی ضرورت کے مطابق رکھ لے تاکہ اسے خود بھیک نہ مانگنی پڑے) اور بلند ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور خرچ پہلے ان سے کرو جن کی پرورش تمہارے ذمہ ہے!

اسی حدیث شریف کی تشریح

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صدقہ دو۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک اشرفی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے خرچ کرو۔ اس نے عرض کیا میرے پاس ایک اشرفی ہے آپ نے ارشاد فرمایا! اسے اپنی بیوی پر صدقہ کرو اس نے کہا میرے پاس ایک اور اشرفی ہے آپ نے ارشاد فرمایا اسے اپنے بیٹے پر صدقہ کرو! کہا ایک اور ہے! آپ نے ارشاد فرمایا اسے اپنے نوکر پر خرچ کرو! کہا ایک اور ہے! تو آپ نے ارشاد فرمایا آپ تو خود سمجھ لے: (یعنی جو مستحق ہو اسے دے)

بَابٌ اِذَا تَصَدَّقَ وَهُوَ مُحْتَاجٌ اِلَيْهِ هَلْ يُرَدُّ عَلَيْهِ

٢٣٨ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْجُمُعَةَ الثَّانِيَةَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَاءَ الْجُمُعَةَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ صَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقُوْا فَتَصَدَّقُوْا فَاَعْطَاهُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ تَصَدَّقُوْا فَطَرَحَ اَحَدَ ثَوْبَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَمْ تَرَوْا اِلٰى هٰذَا اَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ بِهَيْئَةٍ بَذَّةٍ فَرَجَوْتُ اَنْ تَفْطِنُوْا لَهُ فَتَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ فَلَمْ تَفْعَلُوْا فَقُلْتُ تَصَدَّقُوْا فَتَصَدَّقْتُمْ فَاَعْطَيْتُهُ ثَوْبَيْنِ ثُمَّ قُلْتُ تَصَدَّقُوْا فَطَرَحَ اَحَدَ ثَوْبَيْهِ خُذْ ثَوْبَكَ وَانْتَهَرَهُ

اگر کوئی شخص صدقہ دے اور خود محتاج ہو تو کیا اسے صدقہ لوٹا دیا جائے

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص جمعۃ المبارک کے دن مسجد میں آیا! اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے! آپ نے اسے ارشاد فرمایا کہ دو رکعتیں پڑھو! پھر دوسرے جمعۃ المبارک کے دن آیا! اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھ رہے تھے! آپ نے ارشاد فرمایا دو رکعتیں پڑھو! بعد ازاں تیسرے جمعۃ المبارک کو آیا: آپ نے ارشاد فرمایا دو رکعتیں پڑھو! پھر فرمایا! صدقہ دو! لوگوں نے صدقہ دیا! آپ نے اس شخص کو دو کپڑے عنایت کیے بعد ازاں آپ نے لوگوں سے فرمایا! صدقہ دو! اس شخص نے ایک کپڑا نکال کر ڈال دیا! ان دو کپڑوں میں سے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے دیئے تھے! حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تم اس شخص کو نہیں دیکھتے یہ مسجد میں پھٹے پرانے حال میں آیا! تو میں نے خیال کیا کہ تم اس کی حالت دیکھ کر پہچان لو گے! اور اسے صدقہ دو گے لیکن تم نے نہیں دیا! آخر میں نے کہا صدقہ دو! جب تم نے صدقہ دیا تو میں نے اسے پہننے کے لیے دو کپڑے دیئے! پھر میں نے کہا کہ صدقہ دو تو اس نے اپنا ایک کپڑا نکال کر پھینک دیا! اور آپ نے اسے جھڑک دیا!

نوٹ: رد کرنا اس وجہ سے تھا کہ وہ شخص خود محتاج تھا! اس کے پاس کپڑے نہ تھے اور پھر اسے صدقہ دینا بے جا تھا کیونکہ پہلے اپنی ضروریات پوری کرنا لازمی ہے۔

صَدَقَةُ الْعَبْدِ

٢٣٩ عَنْ عُمَيْرٍ مَوْلٰى اٰبِي اللَّحْمِ قَالَ اَمَرَنِيْ مَوْلَايَ اَنْ اُقَدِّدَ لَحْمًا فَجَاءَ مِسْكِيْنٌ فَاَطْعَمْتُهُ مِنْهُ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ مَوْلَايَ فَضَرَبَنِيْ

غلام صدقہ دے

سیدنا حضرت عمیر رضی اللہ عنہ (جو آبی اللحم کے غلام تھے) سے روایت ہے کہ مجھے میرے مالک نے گوشت بھوننے کا حکم دیا! اس دوران ایک غریب آیا! اور میں نے اسے

فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَاهُ فَقَالَ لِمَ ضَرَبْتَهُ قَالَ يُطْعِمُ طَعَامِي بِغَيْرِ أَنْ آمُرَهُ فَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى بِغَيْرِ أَمْرِي قَالَ الْأَجْرُ بَيْنَكُمَا۔

تو وہ گوشت کھلا دیا جس پر مالک (آبی اللحم) ناراض ہوئے اور انہوں نے مجھے مارا میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے میرے مالک کو بلا بھیجا اور دریافت کیا کہ اس کو کیوں مارا؟ اس نے کہا کہ یہ میرا کھانا لوگوں کو کھلا دیتا ہے بغیر میرے کہے کھلا دیتا ہے میرا حکم نہیں ایک مرتبہ اور کہا کہ میرے حکم کے بغیر تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کا ثواب تم دونوں کو ملے گا۔

نوٹ: جب بیوی خاوند کے مال سے یا غلام اپنے آقا کے مال سے صدقہ و خیرات کرے تو اس کا ثواب غلام، مالک اور خاوند بیوی دونوں کو ملے گا!

۲۵۴۲ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَجِدْهَا قَالَ يَعْتَمِلُ بِيَدَيْهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ فَيَتَصَدَّقُ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قِيلَ فَإِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ قِيلَ أَرَأَيْتَ إِنْ لَمْ يَفْعَلْ قَالَ يُمْسِكُ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان پر صدقہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص نہ پائے (صدقہ دینے کو) آپ نے ارشاد فرمایا: اپنے ہاتھوں سے محنت کرے اور اس طرح اپنے آپ کو فائدہ پہنچائے یہ بھی صدقہ ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو آپ نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کسی محتاج پریشان حال کی امداد کرے۔ لوگوں نے عرض کیا اگر ایسا نہ کر سکے تو آپ نے ارشاد فرمایا: نیک بات کا حکم کرے۔ لوگوں نے عرض کیا اگر ایسا بھی نہ کر سکے تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص برائی سے بچا رہے یہ بھی اس کے لیے صدقہ ہے۔

صَدَقَةُ الْمَرْأَةِ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا

عورت کا اپنے خاوند کے مال سے صدقہ دینا

۲۵۴۳ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَصَدَّقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا كَانَ لَهَا أَجْرٌ وَلِلزَّوْجِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلَا يَنْقُصُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ أَجْرِ صَاحِبِهِ شَيْئًا لِلزَّوْجِ بِمَا كَسَبَ وَلَهَا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بیوی خاوند کے مال میں سے صدقہ دے تو اسے ثواب ملے گا اتنا ہی ثواب اس کے خاوند کو ملے گا اور اتنا ہی ثواب اس کے خزانچی کو ملے گا اور ان میں سے کوئی ایک دوسرے کا ثواب کم نہ کرے گا۔ خاوند کو کمانے کی وجہ سے اور

باب عطية المرأة بغير إذن زوجها

۲۵۴۴ عن عبد الله بن عمرو قال لما فتح رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة قام خطيبا فقال في خطبته لا يجوز لامرأة عطية إلا بإذن زوجها مختصر۔

عورت کو اللہ کی راہ میں دینے کا ثواب ملے گا

عورت خاوند کی اجازت کے بغیر صدقہ نہ دے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح فرمایا تو آپ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: عورت کو صدقہ دینا جائز ہے، اگرچہ جب کہ وہ اپنے خاوند کی اجازت سے دے۔ اختصار سے بیان کیا گیا۔

فضل الصدقة

۲۵۴۵ عن عائشة رض قالت إن أزواج النبي صلى الله عليه وسلم اجتمعن عنده فقلن أيتنا بك أسرع لحوقا فقال أطولكن يدا فأخذن قصبة يذرعنها وكانت سودة أسرعهن لحوقا فكانت أطولهن يدا فكان ذلك من كثرة الصدقة۔

صدقے کی فضیلت

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اکٹھی ہوئیں تو ہم نے دریافت کیا کہ آپ کو ہم میں سے کون سی بیوی پہلے ملے گی؟ آپ نے ارشاد فرمایا: تم میں سے جس کے ہاتھ طویل ہوں گے۔ پھر انہوں نے ایک لکڑی لی اور ہاتھ کی پیمائش کرنے لگیں (کہ دیکھیں کس کا ہاتھ لمبا ہے) حضور کی ازواج میں سے سب سے پہلے حضرت سودہ کا آپ سے ملنا اور وصال پہلے ہوا اور آپ سب سے زیادہ طویل ہاتھ والی تھیں یعنی صدقہ بہت زیادہ دیتی تھیں۔ لیکن دوسری روایات کے مطابق سب بیویوں سے پہلے حضور سرورکونین صلے اللہ علیہ وسلم کی بیوی حضرت زینب کا انتقال ہوا اور آپ سب سے زیادہ سخی تھیں (اور یہی درست ہے)

باب أي الصدقة أفضل

۲۵۴۶ عن أبي هريرة قال قال رجل يا رسول الله صلى الله عليه وسلم أي الصدقة أفضل قال أن تصدق وأنت صحيح شحيح تأمل العيش وتخشى

کونسا صدقہ افضل ہے

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا صدقہ بہتر ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: اس وقت صدقہ دینا جب تم تندرست ہو۔ مال و دولت کا لالچ رکھتا ہو! عیش کی امید

الفقر۔ | ہو کر بیمار اور محتاجی کی وجہ سے لاچار ہو۔

ف، ورنہ بیماری یا بڑھاپے کے وقت جب انسان کی سب امیدیں پوری ہو جاتی ہیں تو کسی کو صدقہ دیتے ہیں۔

۱۴۴۷ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

سیدنا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہتر صدقہ وہ ہے جس کے بعد انسان مالدار رہے اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور صدقہ ان لوگوں سے شروع کیجیے جن کی کفالت تمہارے ذمے ہے۔

۱۴۴۸ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً۔

سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب مرد اپنی بیوی پر ثواب حاصل کرنے کے لیے خرچ کرے اور خدا کا حکم بجالانے کے لیے خرچ کرے تو اسے صدقے کا ثواب حاصل ہوگا!

۱۴۴۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ مَا كَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو کہ دینے کے بعد آدمی مالدار رہے اور اس شخص سے صدقے کی ابتدا کرو جس کی کفالت تمہارے ذمے ہے۔

۱۴۵۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَكَ مَالٌ غَيْرُهُ فَقَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهَكَذَا وَهَكَذَا يَقُولُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی عذرہ میں سے ایک شخص نے اپنے غلام کو اپنی وفات کے بعد آزاد کیا اس بات کی اطلاع حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ نے پوچھا کیا تیرے پاس کچھ اور مال اس غلام کے سوا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں! آپ نے پوچھا اس غلام کو کون خریدتا ہے؟ حضرت نعیم بن عبداللہ نے آٹھ سو درہم کے بدلے اس غلام کو خرید لیا! آپ ان درہم کو اس شخص کے پاس لے کر دینے کو آئے جس کا وہ غلام تھا! بعد ازاں ارشاد فرمایا! اپنی ذات سے شروع کر پہلے اپنے پر صدقہ کر (یعنی اپنے خرچ کا انتظام کر) اگر اس سے کچھ بچے تو اپنی بیوی کو دے اگر اس سے کچھ بچے تو اپنے رشتہ داروں کو دے، اگر ان سے کچھ بچے تو اس طرح دائیں اور بائیں جانب شمال اور جنوب

مِنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ .

کے آگے اور تقسیم کرو

صَدَقَةُ الْبَخِيلِ

بخیل کے صدقے کا بیان

۲۵۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَثَلَ الْمُنْفِقِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيلِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ أَوْ جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ لَدُنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَإِذَا أَرَادَ الْمُنْفِقُ أَنْ يُنْفِقَ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ الدِّرْعُ أَوْ مَرَّتْ حَتَّى تُجِنَّ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ فَإِذَا أَرَادَ الْبَخِيلُ أَنْ يُنْفِقَ قَلَصَتْ وَلَزِمَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَوْضِعَهَا حَتَّى أَخَذَتْهُ بِتَرْقُوَتِهِ أَوْ بِرَقَبَتِهِ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ أَشْهَدُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوَسِّعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ قَالَ طَاوُسٌ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يُشِيرُ بِيَدِهِ وَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَلَا تَتَوَسَّعُ .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ کی راہ میں دینے والے اور بخیل کی مثال ایسی ہے! جیسے دو مردوں کی جن پر زرہ کرتے ہوں یا زرہیں لوہے کی چھاتی سے لے کر حلق تک اب خرچ کرنے والا جب خرچ کرنا چاہتا ہے تو اس کی زرہ کھل جاتی ہے اور ڈھیلی ہو جاتی ہے! یہاں تک کہ اس کے پوروں کو ڈھانپ لیتی ہے اور بعد میں اس کے چلنے کا نشان اس کے ڈھیلے ہونے کی وجہ سے مٹ جاتا ہے (یعنی زمین پر چلنے کا نشان نہیں رہتی) اور بخیل جب اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو زرہ سمٹ جاتی ہے اور ہر ایک چھلا اس کے دوسرے چھلے کو پکڑ لیتا ہے! یہاں تک کہ اس کی ہنسلی یا گردن پکڑ لیتی ہے! حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں گواہ ہوں کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا! آپ اس کو کھولا کرتے اور پھر کھلی نہ ہوتی تھی! طاؤس نے کہا کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا! آپ دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرماتے کشادہ کرنے کے لیے اور زرہ کشادہ نہ ہوتی تھی!

ف: حدیث ھذا کا مفہوم یہ ہے کہ سخی خرچ کرنے میں خوش رہتا ہے اور اس کا دل کشادہ ہوتا ہے اور تمام گناہ جیسے مال دینے کا اس صدقے سے مٹ جاتا ہے اور کمال بڑھ کر دیا کہ جیسا اس سے بھی زیادہ ہو جاتا ہے! اس کے برعکس بخیل شخص خرچ کرنے میں تنگ دل ہوتا ہے گویا بعض چیزیں جاتے پر دل کی نہ جائے!

۲۵۵۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُتَصَدِّقِ مَثَلُ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ قَدِ اضْطَرَّتْ أَيْدِيَهُمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَكُلَّمَا هَمَّ الْمُتَصَدِّقُ بِصَدَقَةٍ اتَّسَعَتْ عَلَيْهِ حَتَّى تُعَفِّيَ أَثَرَهُ وَكُلَّمَا هَمَّ الْبَخِيلُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بخیل اور صدقہ دینے والے شخص کی مثال ان دونوں شخصوں کی سی ہے جو لوہے کے دو جُبّے پہنے ہوئے ہوں! اور ان کے ہاتھ ہنسلی سے جڑے ہوئے ہوں! جب صدقہ دینے والا صدقہ دینے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا جبہ کشادہ ہو جاتا ہے:

بِصَدَقَةٍ تَقَبَّضَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ إِلَى صَاحِبَتِهَا وَتَقَلَّصَتْ عَلَيْهِ وَانْضَمَّتْ يَدَاهُ إِلَى تَرَاقِيهِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فَيَجْتَهِدُ أَنْ يُوَسِّعَهَا فَلَا تَتَّسِعُ۔

سے کہ اس کے پاؤں کا نشان مٹ جاتا ہے۔ (یعنی زرہ بڑی ہونے کی وجہ سے) اور جب بخیل شخص صدقہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کا ہر ایک حلقہ دوسرے حلقے سے پیوست ہو جاتا ہے اور وہ پیوست ہو جاتا ہے اور دونوں ہاتھوں کو ہنسلی پر چھوڑ دیتا ہے! میں نے حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا! آپ فرماتے تھے وہ شخص کشادہ کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن کشادہ نہیں ہوتا!

٢٥٥٢ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنَّا يَوْمًا فِي الْمَسْجِدِ جُلُوسًا وَنَفَرٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْنَا رَجُلًا إِلَى عَائِشَةَ لِيَسْتَأْذِنَ فَدَخَلْنَا عَلَيْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ سَائِلٌ مَرَّةً وَعِنْدِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرْتُ لَهُ بِشَيْءٍ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَنَظَرْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تُرِيدِينَ أَنْ لَا يَدْخُلَ بَيْتَكِ شَيْءٌ وَلَا يَخْرُجَ إِلَّا بِعِلْمِكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ مَهْلًا يَا عَائِشَةُ لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكِ۔

سیدنا حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک دن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور دوسرے کچھ مہاجرین و انصار بھی بیٹھے ہوئے تھے! ہم نے ایک شخص کو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں اجازت لینے کے لیے بھیجا پھر ہم ان کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ ایک فقیر میرے پاس آیا! اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے! میں نے انہیں کچھ دینے کا حکم کیا اور بعد ازاں میں نے طلب کیا اسے دیکھا حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کیا تم چاہتی ہو کہ تیرے گھر میں کچھ نہ آئے اور کچھ نہ جائے اس کے کہ تجھے علم ہو! میں نے عرض کیا ہاں بعد ازاں حضور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے عائشہ تم گننے سے احتیاط کرو ورنہ بعد ازاں اللہ عزوجل بھی تمہیں گن کر دے گا!

(یعنی بے حساب آمدنی کم ہو جائے گی)

٢٥٥٣ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا لَا تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا! گن مت ورنہ اللہ جل شانہ بھی تمہیں گن کر دے گا!

٢٥٥٤ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهَا جَاءَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَيْسَ لِي شَيْءٌ إِلَّا مَا أَدْخَلَ عَلَيَّ الزُّبَيْرُ فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ فِي أَنْ أَرْضَخَ مِمَّا يُدْخِلُ عَلَيَّ فَقَالَ ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ وَلَا تُوكِي

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس میرے خاوند (زبیرؓ) کے دیئے ہوئے کے سوا کچھ نہیں! کمانے کو یا خرچ کرنے کو اگر میں اس سے

فَيُوحِي اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ ۔

کچھ خرچ کروں (فقیروں اور محتاجوں کو) تو کیا اس سے مجھے گناہ ہوگا! آپ نے ارشاد فرمایا! جہاں تک تم سے ہو سکے تو تم صدقہ دیا کرو اور جمع مت کرو ورنہ اللہ جل شانہٗ بھی تم سے روک لے گا!

اَلْقَلِيْلُ فِي الصَّدَقَةِ

تھوڑے صدقے کا بیان

۲۵۵۲ عَنْ عَدِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ۔

۲۵۵۳ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَأَشَاحَ بِوَجْهِهٖ وَتَعَوَّذَ مِنْهَا ذَكَرَ شُعْبَةُ أَنَّهٗ فَعَلَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ التَّمْرَةِ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم صدقہ دے کر جہنم سے بچو خواہ وہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو!

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے جہنم کا ذکر فرمایا! تو آپ نے اپنا چہرہ انور پھیرا اور جہنم سے پناہ مانگی شعبہ نے فرمایا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ ایسا ہی کیا بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ تم آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر کیوں نہ بچ سکو! اگر تم (مالی) صدقہ خیرات نہ کر سکو تو اچھی بات کہہ کر صدقہ کرو!

نوٹ: سائل جب سوال کرے اگر کچھ میسر ہو تو اسے دے تھوڑا ہو یا بہت، اگر کچھ بھی نہ دے سکے تو جواب دے دے! مگر نرمی سے جواب دے اسی طرح کہ سائل کی دل شکنی نہ ہو کوشش یہ ہے اور اس میں بھی صدقے کا ثواب ہے

بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلَى الصَّدَقَةِ

صدقے کی فضیلت

۲۵۵۴ عَنْ جَرِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَدْرِ النَّهَارِ فَجَاءَهٗ قَوْمٌ عُرَاةٌ حُفَاةٌ مُتَقَلِّدِي السُّيُوْفِ عَامَّتُهُمْ مِنْ مُضَرَ بَلْ كُلُّهُمْ مِنْ مُضَرَ فَتَغَيَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا رَأَى بِهِمْ مِنَ الْفَاقَةِ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ فَصَلّٰى ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ

سیدنا حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھے ابھی دن شروع ہی تھا! اسی دوران بعض لوگ ننگے بدن، ننگے پاؤں اور تلواریں لٹکائے حاضر ہوئے! اور ان میں اکثر قبیلہ مضر سے تعلق رکھتے! بلکہ سب مضر کے تھے! حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ان کی مفلسی اور ضرورت ملاحظہ فرمائی تو آپ کا چہرہ انور بدل گیا! آپ پہلے اندر تشریف لے گئے اور پھر تشریف لائے بعد ازاں آپ نے سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان دینے کا حکم فرمایا

الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ
مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا
وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ
بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ
رَقِيبًا، وَاتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا
قَدَّمَتْ لِغَدٍ تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِنْ
دِينَارِهِ مِنْ دِرْهَمِهِ مِنْ صَاعِ
بُرِّهِ مِنْ صَاعِ تَمْرِهِ حَتَّى قَالَ
وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ
بِصُرَّةٍ كَادَتْ كَفُّهُ تَعْجِزُ عَنْهَا بَلْ
عَجَزَتْ ثُمَّ تَتَابَعَ النَّاسُ حَتَّى رَأَيْتُ
كَوْمَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَثِيَابٍ حَتَّى رَأَيْتُ
وَجْهَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَتَهَلَّلُ كَأَنَّهُ مُذْهَبَةٌ فَقَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِي
الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَ
أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ
يُنْتَقَصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ
سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً
فَعَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ
بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يُنْتَقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ
شَيْئًا۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی نماز کھڑی ہوئی پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی بعد ازاں آپ نے خطبہ ارشاد فرمایا: يٰاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ اِلٰى آخِرِهٖ۔

اے ایمان والو! اپنے مالک سے ڈرو جس نے تم کو ایک نفس سے پیدا کیا پھر اس کی بیوی کو اسی نفس سے پیدا کیا پھر ان دونوں سے بہت سے مردوں اور عورتوں کو پھیلایا!

(اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ انسانی ہمدردی کا پورا خیال کریں کہ سب آدمی ایک دوسرے کے بھائی ہیں!

(اس اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ جس کا وسیلہ اور نام پیش کر کے تم ایک دوسرے سے سوال کرتے ہو اور رشتہ ناطہ کی وجہ سے! بے شک اللہ عزوجل تمہاری دیکھ بھال کر رہا ہے اور ڈرو اللہ سے! اور ہر آدمی کو غور کرنا چاہیے کہ اس نے کل (قیامت) کے لیے کیا بھیجا ہے! آدمی کو صدقہ خیرات کرنا چاہیے روپیہ پیسے میں سے کپڑے میں سے ایک صاع گیہوں میں سے ایک صاع کھجور میں سے اور یہاں تک کہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے ہی! بعد ازاں ایک انصاری ایک بھری ہوئی تھیلی لایا جو اس کی ہتھیلی میں نہیں سما رہی تھی بلکہ رکھنے سے عاجز آگیا تھا۔ بعد ازاں دوسرے لوگوں کی قطار لگ گئی کہ کھانے اور پینے کے دو ڈھیر لگ گئے! میں نے دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور ایسے چمک رہا تھا! جیسے سونا! پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اسلام میں کوئی نیک راہ اور اچھا طریقہ ایجاد کرے تو اس کو اس کے نکالنے کا ثواب ہے! اور ان لوگوں کا بھی اس کو ثواب ملے گا: جو اس پر عمل کرتے رہیں گے! مگر عمل کرنے والے کا ثواب کچھ کم نہ ہوگا! اور جس شخص نے اسلام میں برا طریقہ ایجاد کیا! تو اس کو اس کے ایجاد کرنے کا عذاب ہے اور ان لوگوں کا عذاب بھی اس کو ہے! جو اس پر عمل کریں گے! مگر عمل کرنے والے کا عذاب کچھ کم نہ ہوگا:

اس انصاری نے ایک اچھا طریقہ ایجاد کیا کہ وہ سب سے پہلے صدقہ لایا! اور اس کو دیکھتے ہوئے دوسرے

لوگ بھی صدقہ دیتے تھے؛ یہ تو یہ بات ٹھیک تھی لہٰذا اس انصاری کو اپنے صدقے کا ثواب بھی ملا! اور دوسروں کے صدقہ کا ثواب بھی اس کو ملا۔ مگر صدقہ کرنے والوں کا ثواب بھی بحال رہا! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ انور سونے کی طرح چمک رہا تھا؛ چونکہ آپ کی طبیعت کی خاطر ہو گیا اور غریبوں کا کام نکلا اور دراصل یہی فصاحت و بلاغت اس کا نام ہے جو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم میں تھی! اور سَیِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ ۔ اَفْضَلُ الْاَشْغَال کے مصداق کسی کی خدمت بہترین عبادت ہے۔

یہی ہے عبادت یہی دین و ایمان
کہ کام آئے دنیا میں انسان کے انسان

۲۵۵۹ عَنْ حَارِثَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَصَدَّقُوْا فَاِنَّهُ سَيَاْتِيْ عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَيَقُوْلُ الَّذِيْ يُعْطَاهَا لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالْاَمْسِ قَبِلْتُهَا فَاَمَّا الْيَوْمَ فَلَا ۔

سیدنا حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے؛ صدقہ کرو کیونکہ ایک ایسا زمانہ آئے گا جب ایک شخص کسی دوسرے کو اپنا صدقہ دینے جائے گا! تو وہ کہے گا اگر تو کل لے کر آتا تو میں اسے لے لیتا ۔ آج نہیں لوں گا:

قرب قیامت کی علامت ہے کہ آدمی اپنا صدقہ لے کر پھرے گا اور کوئی لینے والا نہ ملے گا۔ یہ وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا لوٹ کھسوٹ اور فساد کے ذریعے سے خزانے کھل جائیں گے اور دولت کی بہت ترقی ہو گی اس کے لینے والے کم ہوں گے۔

۲۵۶۰ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْفَعُوْا تُشَفَّعُوْا وَيَقْضِي اللّٰهُ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ ۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کسی مسلمان کو فائدہ پہنچانے کے لیے سفارش کرو اور سفارش قبول کرو! اللہ جل شانہ اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اطہر سے جو چاہے گا حکم فرمائے گا (یعنی ہوتا وہی ہے جو منظور خدا ہوتا ہے پھر سفارش میں کیا نقصان ہے؟)

۲۵۶۱ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْاَلُنِي الشَّيْءَ فَاَمْنَعُهُ حَتّٰى تَشْفَعُوْا فِيْهِ فَتُؤْجَرُوْا وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْفَعُوْا تُؤْجَرُوْا ۔

سیدنا حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جب مجھ سے کوئی شخص کچھ طلب کرتا ہے تو جب تک تم سفارش نہیں کرتے میں نہیں دیتا! جب تم سفارش کرتے ہو تو تمہیں ثواب ہوتا ہے! سفارش کرو تمہیں اس کا ثواب ملے گا!

اَلْاِخْتِيَالُ فِي الصَّدَقَةِ

صدقہ کرنے میں فخر کرنا

۲۵۶۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غیرت کے انواع میں سے ایک یہ ہے کہ جسے

وَمِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ وَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ وَالِاخْتِيَالُ الَّذِي يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اخْتِيَالُ الرَّجُلِ بِنَفْسِهِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَعِنْدَ الصَّدَقَةِ وَالِاخْتِيَالُ الَّذِي يُبْغِضُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْخُيَلَاءُ فِي الْبَاطِلِ۔

اللہ جل شانہٗ پسند فرماتا ہے: ایک غیرت وہ ہے: جیسے اللہ جل شانہٗ ناپسند فرماتا ہے ایک فخر یہ ہے جیسے اللہ جل شانہٗ پسند فرماتا ہے: دوسرا فخر وہ ہے جیسے اللہ جل شانہٗ ناپسند فرماتا ہے: تو غیرت جسے اللہ رب العزت پسند فرماتا ہے: یہ ہے کہ انسان تہمت کی جگہ غیرت کرے یعنی اس جگہ جہاں برائی کا خوف ہو: جیسے شراب خانے میں بیٹھنا غیر محرم عورتوں کے ساتھ تنہا رہنا جب غیرت کرے گا تو گناہوں سے بچا رہے گا! اور جو غیرت اللہ جل شانہٗ کو ناپسند ہے وہ یہ ہے کہ انسان اس مقام پر غیرت کرے جہاں تہمت کا خوف نہ ہو! اور جو فخر اللہ رب العزت کو پسند ہے: وہ یہ ہے کہ انسان اپنے ساتھ لڑائی کے وقت فخر کرے! تاکہ اس کی شجاعت اور بہادری میں اضافہ ہو: اور دوسرے لوگ بھی جہاد کے لیے راغب ہوں: یا صدقہ دیتے وقت! اور جو فخر اللہ رب العزت کو ناپسند ہے: وہ یہ کہ انسان فضول باتوں کے کاموں میں فخر کرے۔

٢٥٥٩- عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَالْبَسُوا فِي غَيْرِ إِسْرَافٍ وَلَا مَخِيلَةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھاؤ اور صدقہ دو اور کپڑا پہنو لیکن اسراف اور غرور سے بچو۔

نوٹ: اس حدیث شریف میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے نیکی کی ترقی اور لوگوں کو نیکی کی طرف رغبت دلانے نیکی کے پھیلانے کا حکم دیا ہے اور برے کاموں اور فخر کرنے سے منع فرمایا: نبوی ارشاد پاک حکمت کے سرچشموں میں ایک ہے مگر بڑا سرچشمہ ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بغیر حکمت کے بہت سے اعلیٰ درجے پیدا ہوتے ہیں! نیکی کے مواقع میں فخر اور ناموری کو اس لیے جائز فرمایا تاکہ نیکی پھیلے اور برائی کا قلع قمع ہو۔

بَابُ أَجْرِ الْخَازِنِ إِذَا تَصَدَّقَ بِإِذْنِ مَوْلَاهُ

جب نوکر یا غلام اپنے مالک کی اجازت سے صدقہ دے

٢٥٦٠- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَقَالَ الْخَازِنُ الْأَمِينُ الَّذِي يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ طَيِّبًا بِهَا نَفْسُهُ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے عمارت کی طرح ہے جیسے اس میں ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کئے رہتی ہے اسی طرح ہر مسلمان کو چاہیے دوسرے مسلمان کو سہارا دے! اور اسے مضبوط کیے رہے! اور ارشاد فرمایا جو امانت دار اپنے مالک کے حکم سے خوش ہو کر دیتا ہے اللہ کی رضا کے لیے وہ صدقہ دینے

والے کی مثل ہے"

بَابُ الْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ

خفیہ صدقہ دینے والا

٢٥٦٢ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْجَاهِرُ بِالْقُرْآنِ كَالْجَاهِرِ بِالصَّدَقَةِ وَالْمُسِرُّ بِالْقُرْآنِ كَالْمُسِرِّ بِالصَّدَقَةِ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرآن مجید کو بلند آواز سے پڑھنے والا تمام لوگوں کے سامنے صدقہ دینے والے کی طرح ہے! اور آہستہ قرآن پاک پڑھنے والا ایسا ہے جیسے مخفی صدقہ دینے والا!"

٢٥٦٣ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمَرْأَةُ الْمُتَرَجِّلَةُ وَالدَّيُّوثُ وَثَلَاثَةٌ لَا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ الْعَاقُّ لِوَالِدَيْهِ وَالْمُدْمِنُ عَلَى الْخَمْرِ وَالْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! قیامت کے دن اللہ جل شانہٗ تین اشخاص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا! ایک دنیا کے کاموں میں والدین کی نافرمانی کرنے والا! دوسری وہ عورت جو مردوں کا بھیس بنائے اور تیسرا وہ شخص جو اپنی عورت کو دوسرے شخص کے پاس لے جائے اور تین آدمی جنت میں نہ جائیں گے! ماں باپ کی نافرمانی کرنے والا! دوسرا ہمیشہ شراب پینے والا اور تیسرا احسان کر کے جتلانے والا!

نوٹ:۔ اسلام میں والدین کی رضامندی اور خوشنودی کی پرزور تاکید فرمائی گئی ہے! حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات یہاں تک ہیں کہ والد کی رضامندی میں اللہ کی رضا رکھ دی ہے اور ماں کے پاؤں تلے جنت! والدین کا نافرمانی کرنا سخت اور کبیرہ گناہ ہے! ہمارے معاشرے میں والدین کا ادب جیسا کہ کیا جانا چاہیے نہیں کیا جاتا! مغربی تہذیب و تمدن نے اس معاملہ میں بہت برا اثر ڈالا ہے! بہرحال قرآن و حدیث نے والدین کی عزت و احترام سے متعلق جو ہدایات دی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے! والدین کے ساتھ احسان کرو! ماں باپ کے آرام و آسائش کے لیے وصیت کرو! والدین کی ضروریات زندگی پوری کرو! والدین کو میراث میں حصہ دو! اللہ کی عبادت کے بعد والدین کے ساتھ نیک برتاؤ فرض ہے والدین انتقال کر جائیں تو ان کے لیے دعائے مغفرت کرو! والدین کا شکر ادا کرو! (سورہ بقرہ، نساء، نحل، عنکبوت، لقمان، احقاف)

٢٥٦٤ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فَقَرَأَهَا

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن تین آدمیوں سے ہم کلام نہ ہوگا نہ ان کی طرف نظر رحمت فرمائے گا! اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا! اور انہیں

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ وَالْمَنَّانُ عَطَاءَهُ۔

دردناک عذاب ہوگا! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی! ابوذر نے عرض کیا! وہ لوگ نقصان میں پڑے اور انہیں نقصان ہوا! آپ نے ارشاد فرمایا! وہ شخص جو غرور سے اپنا ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکائے! اور وہ شخص جو اپنے سامان کو جھوٹی قسم کھا کر فروخت کرے اور دوسرا احسان جتانے والا!

١٦٣٨ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ الْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ جل شانہ! قیامت کے روز تین آدمیوں سے ہم کلام نہ ہوگا اور ان کی طرف نظر رحمت نہ فرمائے گا! اور نہ ہی انہیں پاک کرے گا! ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا اور دوسرا احسان جتانے والا!

وہ شخص جو غرور سے اپنا ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکائے اور وہ شخص جو اپنے سامان کو جھوٹی قسم کھا کر فروخت کرے

بَابُ رَدِّ السَّائِلِ

سائل کو کچھ دے کے لوٹا دے

١٦٣٩ عَنِ ابْنِ بُجَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ عَنْ جَدَّتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُدُّوا السَّائِلَ وَلَوْ بِظِلْفٍ وَفِي حَدِيثِ هَارُونَ مُحْرَقٍ۔

سیدنا حضرت ابن بجید انصاری رضی اللہ عنہ نے اپنی دادی سے سنا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مانگنے والے کو کچھ دے کر رخصت کرو اگرچہ جلا ہوا کھر کیوں نہ ہو!

١٦٤٠ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَأْتِي رَجُلٌ مَوْلَاهُ يَسْأَلُهُ مِنْ فَضْلٍ عِنْدَهُ فَيَمْنَعُهُ إِيَّاهُ إِلَّا دُعِيَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ يَتَلَمَّظُ فَضْلَهُ الَّذِي مَنَعَ۔

سیدنا حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے سنا انہوں نے فرمایا! میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرماتے تھے جو شخص اپنے مالک کے پاس آتا! اور حاجت سے بچا ہوا کچھ مانگتا ہے اور پھر اس نے نہ دیا تو قیامت کے دن اژدہا ایک گنجا سانپ بن کر آئے گا جو اپنی زبان سے اس چیز کو چباتا ہوگا

مَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

٢٥٦١ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيْذُوْهُ وَمَنْ سَأَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوْهُ وَمَنِ اسْتَجَارَ بِاللّٰهِ فَأَجِيْرُوْهُ وَمَنْ أَتَى إِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ فَإِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَادْعُوْا لَهُ حَتَّى تَعْلَمُوْا أَنْ قَدْ كَافَأْتُمُوْهُ۔

مَنْ سَأَلَ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

٢٥٦٢ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ مَا أَتَيْتُكَ حَتَّى حَلَفْتُ أَكْثَرَ مِنْ عَدَدِهِنَّ لِأَصَابِعِ يَدَيْهِ أَنْ لَا آتِيَكَ وَلَا آتِيَ دِيْنَكَ وَإِنِّيْ كُنْتُ امْرَأً لَا أَعْقِلُ شَيْئًا إِلَّا مَا عَلَّمَنِيَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ وَإِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا بَعَثَكَ رَبُّكَ إِلَيْنَا قَالَ بِالْإِسْلَامِ قَالَ قُلْتُ وَمَا آيَاتُ الْإِسْلَامِ قَالَ أَنْ تَقُوْلَ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَتَخَلَّيْتُ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ كُلُّ مُسْلِمٍ عَلَى مُسْلِمٍ مُحَرَّمٌ أَخَوَانِ نَصِيْرَانِ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ مُشْرِكٍ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ عَمَلًا أَوْ يُفَارِقَ الْمُشْرِكِيْنَ إِلَى الْمُسْلِمِيْنَ۔

جو شخص اللہ جل جلالہ و عم نوالہ کے نام کا واسطہ دے کر مانگے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کی پناہ مانگے اسے پناہ دو اور جو شخص تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر طلب کرے اسے دو اور جو شخص تمہارے ساتھ سلوک کرے تو اس کا بدلہ دو اگر بدلہ نہ دے سکو تو اس کے لیے دعا کرو یہاں تک کہ تم سمجھو کہ بدلہ ہو چکا!

اللہ جل شانہ کی ذات کا وسیلہ دے کر سوال کرنا

سیدنا حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے باپ سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے سنا انہوں نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوا یہاں تک کہ میں نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں سے زیادہ قسمیں کھائی تھیں کہ آپ کے پاس نہ آؤں گا اور نہ ہی آپ کا دین قبول کروں گا اور میں ایک بے عقل آدمی تھا اب میں کچھ نہیں جانتا مگر جو اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھلایا! میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی ذات مبارک کا وسیلہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ اللہ جل شانہ نے کونسا حکم دیکر ہمارے پاس بھیجا ہے!؟ آپ نے ارشاد فرمایا اسلام کا! میں نے دریافت کیا کہ اسلام کی نشانیاں کیا ہیں!؟ آپ نے ارشاد فرمایا تم کہو کہ میں نے اپنا منہ اللہ جل شانہ کے سامنے رکھ دیا! جو کچھ ارشاد فرمائیں گے میں اسے تسلیم کروں گا! اور میں اللہ کے سوا دوسرے کسی خیال سے خالی ہوا (یعنی کفر و شرک سے بیزار ہوا) تو نماز ادا کرے اور زکوٰۃ دے ہر مسلمان کا خون دوسرے مسلمان پر حرام ہے! دو مسلمان ایک دوسرے کے بھائی اور مددگار ہیں اللہ جل شانہ مشرک کا کوئی عمل قبول نہیں کرے گا! خواہ وہ مسلمان ہی کیوں نہ ہو گیا ہو! جب تک کہ وہ مشرکوں کو چھوڑ کر مسلمان

یاد آ جائے

نوٹ: اس حدیث شریف سے ہجرت کا فرض ہونا ثابت ہے۔ بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا جب کہ مسلمانوں کی تعداد کم تھی اسلام ایک دم سے پھیل رہا تھا اور تمام کافروں کا مقابلہ کریں!

مَنْ يَسْأَلُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُعْطِي بِهِ

جو شخص اللہ جل جلالہ کے نام پر صدقہ نہ دے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ مَنْزِلًا قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى يَمُوتَ أَوْ يُقْتَلَ وَأُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَلِيهِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْتَزِلُ شُرُورَ النَّاسِ وَأُخْبِرُكُمْ بِشَرِّ النَّاسِ قُلْنَا نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الَّذِي يُسْأَلُ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا يُعْطِي بِهِ -

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا میں تم کو بتلاؤں کہ کون شخص کے متعلق نہ بتلاؤں جو اللہ جل جلالہ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ افضل ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے گھوڑے کے سر پر یعنی لگام پکڑ کر میدان جہاد میں جائے (یعنی کافروں کے خلاف جہاد کرے) یہاں تک کہ وہ فوت ہو جائے یا قتل کیا جائے۔ پھر فرمایا میں تم کو اس شخص کو بتاؤں جو اس کے قریب ہے؟ ہم نے عرض کیا! ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں سے الگ اور جدا ہو کر ایک گھاٹی میں مقیم ہو جائے نماز ادا کرے زکوٰۃ دے اور لوگوں کی برائی سے بچے پھر میں تمہیں بتاؤں جو سب سے بدتر ہے؟ ہم نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آپ نے ارشاد فرمایا وہ شخص جس سے اللہ کے نام کا واسطہ دے کر طلب کیا جائے اور وہ نہ دے۔

ثَوَابُ مَنْ يُعْطِي

دینے والے کا ثواب

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَثَلَاثَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمَّا الَّذِينَ يُحِبُّهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَرَجُلٌ أَتَى قَوْمًا فَسَأَلَهُمْ بِاللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَمْ يَسْأَلْهُمْ بِقَرَابَةٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ فَمَنَعُوهُ فَتَخَلَّفَهُ رَجُلٌ بِأَعْقَابِهِمْ فَأَعْطَاهُ سِرًّا لَا يَعْلَمُ بِعَطِيَّتِهِ إِلَّا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِي أَعْطَاهُ

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تین آدمیوں کو پسند کرتا ہے اور تین آدمیوں کو ناپسند کرتا ہے جن آدمیوں کو چاہتا ہے۔ وہ یہ ہیں ایک شخص لوگوں کے پاس آیا اور ان سے اللہ جل شانہ کا واسطہ دے کر مانگا اس کا کوئی رشتہ اور تعلق ان لوگوں سے نہ تھا ان لوگوں نے اسے نہ دیا ان میں سے ایک شخص خاموشی سے اٹھا اور لوگوں کو پیچھے چھوڑ کر اس نے اسے کچھ دے آیا جس کو اللہ جل شانہ کے سوا یا اس دینے

وَقَوْمٌ سَارُوا لَيْلَتَهُمْ حَتَّى إِذَا كَانَ النَّوْمُ أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِمَّا يُعْدَلُ بِهِ نَزَلُوا فَوَضَعُوا رُءُوسَهُمْ فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِي وَيَتْلُو آيَاتِي وَرَجُلٌ كَانَ فِي سَرِيَّةٍ فَلَقُوا الْعَدُوَّ فَهُزِمُوا فَأَقْبَلَ بِصَدْرِهِ حَتَّى يُقْتَلَ أَوْ يَفْتَحَ اللَّهُ لَهُ وَالثَّلَاثَةُ الَّذِينَ يُبْغِضُهُمُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الشَّيْخُ الزَّانِي وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالْغَنِيُّ الظَّلُومُ۔

والے کے سوا کوئی نہیں جانتا! کچھ لوگ ساری رات چلے؛ جب سب برابر والی اشیاء سے انہیں نیند اچھی معلوم ہوئی تو وہ اتر کر سو گئے! ان میں سے ایک شخص اٹھ کر میرے سامنے گڑگڑانے لگا! اور آیات کی تلاوت کرنے لگا! ایک وہ شخص جو لشکر کے ایک ٹکڑے میں تھا جب دشمن سے مقابلہ ہوا تو سب بھاگ گئے مگر وہ سینہ تان کر سامنے کھڑا ہو گیا یہاں تک کہ وہ شہید ہو گیا یا اللہ جل جلالہ نے اس کو فتح دی! اور تین لوگ جن کو اللہ جل جلالہ سب سے برا مانتا ہے! ایک بڈھا بدکار دوسرا مفلس مغرور اور تکبر کرنے والا! تیسرا ظلم کرنے والا!

تَفْسِيرُ الْمِسْكِينِ

مسکین کی تشریح

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ التَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَاللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ إِنَّ الْمِسْكِينَ الْمُتَعَفِّفُ اقْرَءُوا إِنْ شِئْتُمْ لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِلْحَافًا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسکین وہ نہیں ہے جسے تم ایک نوالہ یا دو نوالہ یا ایک کھجور یا دو کھجور دے دیتے ہو بلکہ مسکین وہ ہے! جو سوال نہیں کرتا اگر تم پسند کرو تو یہ آیت تلاوت کرو "وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے"!

٢٥٧٦ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ بِهَذَا الطَّوَّافِ الَّذِي عَنِ النَّاسِ يَطُوفُ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوا فَمَا الْمِسْكِينُ قَالَ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيهِ وَلَا يُفْطَنُ لَهُ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلَ النَّاسَ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! آنحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسکین وہ نہیں جو لوگوں سے ایک نوالہ یا دو نوالے ایک کھجور یا دو؛ کھجور مانگتا پھرے لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر مسکین کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا! مسکین وہ ہے جس کے پاس دولت نہیں ہے جو اسے بے پرواہ کرے اور نہ کوئی اس کا حال کسی کو معلوم ہے! تاکہ لوگ اس کو صدقہ دیں اور نہ ہی وہ لوگوں سے سوال کرنے کے لیے تیار رہتا ہے!

٢٥٧٧ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِينُ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسکین وہ

الَّذِي تَرُدُّهُ الْأُكْلَةُ وَالْأُكْلَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ قَالُوا فَمَا الْمِسْكِينُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى وَلَا يَعْلَمُ النَّاسُ حَاجَتَهُ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ۔

نہیں جو لوگوں سے ایک نوالہ یا دو نوالے ایک کھجور یا دو کھجور اٹھا لیتا ہے۔ لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر مسکین کون ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا مسکین وہ ہے جس کے پاس دولت نہیں ہے جو اس سے بے پروا کرے! اور نہ ہی اس کا حال کسی کو معلوم ہے! تاکہ لوگ اس کو صدقہ دیں اور نہ ہی وہ لوگوں سے سوال کرنے کے لیے تیار ہوتا ہے!)

۲۵۷۴ عَنْ أُمِّ بُجَيْدٍ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْمِسْكِينَ لَيَقُومُ عَلَى بَابِي فَمَا أَجِدُ لَهُ شَيْئًا أُعْطِيهِ إِيَّاهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ لَمْ تَجِدِي شَيْئًا تُعْطِينَهُ إِيَّاهُ إِلَّا ظِلْفًا مُحْرَقًا فَادْفَعِيهِ إِلَيْهِ۔

حضرت ام بجید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیعت کی تھی عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکین میرے دروازے پر کھڑے ہو کر سوال کرتا ہے اور میرے پاس اس کے دینے کے لیے کچھ نہیں ہوتا! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تیرے پاس اس کے دینے کو ایک جلے ہوئے کھر کے سوا کچھ نہ ہو تو اسے وہی دے دے (یعنی حتی المقدور سائل کو محروم نہ کر جو کچھ ہو سکے دے دے)

اَلْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ

متکبر فقیر کا بیان

۲۵۷۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الشَّيْخُ الزَّانِي وَالْعَائِلُ الْمَزْهُوُّ وَالْإِمَامُ الْكَذَّابُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ تین شخصوں سے قیامت کے دن گفتگو نہیں فرمائے گا! ایک تو بوڑھا بدکار (زنا کرنے والا) دوسرا بال بچہ والا مغرور اور تکبر کرنے والا یعنی عیالدار ہونے کے باوجود اکڑ اور منت نہ کرے! تیسرا جھوٹا بادشاہ

۲۵۷۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ يُبْغِضُهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ الْبَيَّاعُ الْحَلَّافُ وَالْفَقِيرُ الْمُخْتَالُ وَالشَّيْخُ الزَّانِي وَالْإِمَامُ الْجَائِرُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ چار شخصوں کو دشمن رکھتا ہے ایک تو قسمیں کھا کر بیچنے والا دوسرا مغرور محتاج تیسرا بوڑھا بدکار چوتھا ظلم کرنے والا حاکم!

فَضْلُ السَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمَلَةِ

بیوہ عورتوں کے لیے خبر گیری کرنے والے کی فضیلت

۲۵۸۱ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّاعِيْ عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بیوہ عورتوں اور مسکینوں کی خبر گیری کرنے والا ثواب میں اس شخص کی طرح ہے، جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے!

اَلْمُؤَلَّفَةُ قُلُوْبُهُمْ

ان غیر مسلموں کا بیان جن کو مسلمان بنانے کے لیے دولت دی جاتی ہے

نوٹ: ابتدائے اسلام میں کافر مسلمانوں کے دشمن تھے اور مسلمان تعداد میں بہت کم تھے بعض کافر ایسے تھے کہ اگر انہیں روپیہ دیا جائے تو وہ مسلمانوں کو تکلیف دیں، اور بعض ایسے بھی تھے کہ روپیہ کے لالچ سے مسلمان ہو جاتے اور بعض صرف برائے نام! مسلمان ہوتے تھے لیکن دغا کرنے والے تھے، اگر انہیں روپیہ پیسہ نہ ملتا تو پھر وہ کافروں میں شامل ہو جاتے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کمال حکمت سے ان سب قسم کے کافروں کو حکمت کے پیش نظر مال دیا، مثلاً اموال غنیمت اور صدقات سے ان کا حصہ مقرر فرمایا!

۲۵۸۲ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ بِتُرْبَتِهَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَسَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ وَعُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِيْ كِلَابٍ وَزَيْدٍ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِيْ نَبْهَانَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرَى صَنَادِيْدُ قُرَيْشٍ فَقَالُوْا تُعْطِيْ صَنَادِيْدَ نَجْدٍ وَتَدَعُنَا قَالَ إِنَّمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ لِأَتَأَلَّفَهُمْ فَجَاءَ رَجُلٌ كَثُّ اللِّحْيَةِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْجَبِيْنِ مَحْلُوْقُ

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے یمن سے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کچا سونا مٹی میں ملا ہوا ارسال فرمایا! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے چار شخصوں میں تقسیم کر دیا: ایک اقرع بن حابس حنظلی، عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ عامری جو بنی کلاب میں تھا! اور زید طائی جو بنی نبہان میں سے تھا! یہ دیکھ کر قریش کے لوگ ناراض ہوئے یا قریش کے سردار غصے ہوئے اور کہنے لگے تم نجد کے سرداروں کو دیتے ہو اور ہمیں چھوڑتے ہو! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے ان لوگوں کا دل بہلانے کی خاطر دیا! کیونکہ یہ ابھی نئے مسلمان ہیں ان کا اعتبار نہیں! تو شاید یہ مال کے طمع میں اسلام پر پکے رہیں! اسی دوران

النَّاسِ فَقَالَ اتَّقِ اللّٰهَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ فَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنْ عَصَيْتُهُ أَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي ثُمَّ أَدْبَرَ الرَّجُلُ فَاسْتَأْذَنَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ فِي قَتْلِهِ يَرَوْنَ أَنَّهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هٰذَا قَوْمًا يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ ـ

ایک گھنی داڑھی والا ابھرے ہوئے گالوں والا دھنسی ہوئی آنکھوں والا پیشانی بلند اور سر منڈائے ہوئے ایک شخص آیا اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا سے ڈرو! آپ نے ارشاد فرمایا اگر میں اللہ عزوجل کی نافرمانی کروں تو پھر کون اللہ تعالیٰ کی تابعداری کرے گا! اللہ عزوجل نے تمام زمین والوں پر مجھے اپنا معتمد بنایا ہے اور تم مجھے امین معتمد نہیں سمجھتے بعد ازاں وہ شخص پیٹھ موڑ کر چلا گیا آپ سے ایک شخص نے اجازت طلب کی کہ اس کو قتل کر دیا جائے لوگوں کا خیال تھا کہ قتل کرنے کی اجازت طلب کرنے والے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تھے! بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس شخص کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن مجید کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن مجید ان کے حلق سے نیچے نہ اترے گا مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے وہ لوگ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے! اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو ایسے قتل کروں جیسے قوم عاد قتل ہوئی

نوٹ (۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے کچھ سونا جو مٹی میں ملا ہوا تھا حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بھیجا:

(۲) قریش کے سرداروں نے اعتراض کے جواب میں کہ آپ دوسروں کو دیتے ہیں اور ہمیں نظر انداز فرما دیتے ہیں! حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تو ان کی دلجوئی کے لیے بخشتا ہوں کیونکہ یہ نئے نئے مسلمان ہوئے ہیں! ان کا اعتبار نہیں کہ شاید مال کے لالچ سے پھر اسلام سے پھر جائیں:

(۳) اس شخص کو قتل کرنے کی اجازت طلب کرنے والے حضرت سیف اللہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ یا حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ تھے! حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ کہہ کر اجازت نہ بخشی کہ لوگ کہیں گے! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کو قتل کروا دیتے ہیں:

(۴) قرآن مجید کا حلق سے نیچے نہ اترنے کا مطلب یہ ہے کہ ان پر قرآن مجید کا کوئی اثر نہ ہوگا:

اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے! یعنی جس طرح تیر شکار کے جسم سے نکل جاتا ہے اور اس پر کچھ نہیں لگا رہتا بالکل صاف شفاف رہتا ہے اسی طرح یہ لوگ بھی اسلام میں داخل ہوں گے اور پھر نکلے تو ان پر اسلام کا ظاہری نشان بھی نہ رہے گا:

ان لوگوں سے مراد خوارج ہیں جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے دور اقدس میں ظاہر ہوئے تھے بظاہر یہ لوگ بڑے متقی پرہیزگار تھے قرآن کریم پر عمل کرنے کا دعویٰ کرتے تھے مگر ان کے دلوں میں ایمان کا نور نہ تھا مسلمانوں سے لڑتے تھے

کر رہے ہوتے اور انہیں کافر کہتے!

اس اجمال کی مزید تفصیل اور اشکال کی توضیح سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے یوں مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن اور شام کے لیے دعائے برکت فرمائی:

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا۔

اے اللہ ہمارے لیے ہمارے شام کو بابرکت عطا فرما اور ہمارے یمن کو بھی بابرکت عطا فرما!

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ ہمارے نجد کے لیے بھی دعا فرمائیں آپ نے دوبارہ فرمایا! اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي يَمَنِنَا۔

اور نجد کے بارے میں فرمایا

هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ۔

نجد میں فتنے اور زلزلے ہوں گے اور وہاں سے ایک شیطانی گروہ پیدا ہوگا!

سے جہت سمت مقابل شب و روز ایک ہی حال
دھوم والنجم میں ہے آنکھ تیری بینائی کی!

اَلصَّدَقَةُ لِمَنْ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ

جو شخص کسی کے قرضے کا ضامن بن جائے بعد ازاں وہ ادا نہ کر سکے تو اس شخص کو صدقہ دینا

۲۴۳۳ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فِيهَا فَقَالَ إِنَّ الْمَسْأَلَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ بِحَمَالَةٍ بَيْنَ قَوْمٍ فَسَأَلَ فِيهَا حَتَّى يُؤَدِّيَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ۔

سیدنا حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ انہوں نے اپنے ذمے ایک قرض لیا اور بعد ازاں میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کی ادائیگی کے متعلق سوال کیا! آپ نے ارشاد فرمایا! تین آدمیوں کے سوا کسی کے لیے سوال کرنا حلال نہیں! ایک وہ شخص جس نے کسی قوم کے قرضے کی ضمانت کی! بعد ازاں اسے مانگ کر ادا کیا اور جب قرضہ ادا ہو گیا تو وہ سوال کرنے سے رک گیا!

۲۴۳۴ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ تَحَمَّلْتُ حَمَالَةً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ فِيهَا فَقَالَ أَقِمْ يَا قَبِيصَةُ حَتَّى تَأْتِيَنَا الصَّدَقَةُ فَنَأْمُرَ لَكَ ثُمَّ

سیدنا حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں! کہ انہوں نے ایک قرضے کی ضمانت اٹھائی اور پھر حضور علیہ السلام سے مانگا! آپ نے ارشاد فرمایا! اے قبیصہ ہمارے پاس صدقہ آنے تک ٹھہر جاؤ! اور صدقہ آنے کے بعد ہم

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا قَبِيصَةُ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ إِلَّا لِأَحَدِ ثَلَاثَةٍ رَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَحَلَّتْ لَهُ الصَّدَقَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَاجْتَاحَتْ مَالَهُ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَهَا ثُمَّ يُمْسِكَ وَرَجُلٍ أَصَابَتْهُ فَاقَةٌ حَتَّى يَشْهَدَ ثَلَاثَةٌ مِنْ ذَوِي الْحِجَى مِنْ قَوْمِهِ قَدْ أَصَابَتْ فُلَانًا فَاقَةٌ فَحَلَّتْ لَهُ الْمَسْأَلَةُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ عَيْشٍ أَوْ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ فَمَا سِوَى هَذَا مِنَ الْمَسْأَلَةِ يَا قَبِيصَةُ سُحْتٌ يَأْكُلُهَا صَاحِبُهَا سُحْتًا۔

آپ کو دلوائیں گے۔ اس کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا! اے قبیصہ! صدقہ تین آدمیوں کے علاوہ کسی شخص کے لیے درست نہیں!! ایک تو وہ شخص جو قرضہ دینے کا ضامن ہو اس کو صدقہ دینا درست ہے! یہاں تک کہ زندگی کی بنیادی ضرورت ادا کی جائے اور ایک وہ شخص جس پر کوئی مصیبت نازل ہو اور اس آفت نے اس کا مال تباہ و برباد کر دیا! اس کے لیے مانگنا! جائز ہے یہاں تک کہ اس کی مصیبت ٹل جائے اور تیسرے ایک شخص وہ جس کو کوئی ضرورت پیش آئے اور اس کی قوم میں سے تین آدمیوں نے اس بات کی گواہی دی کہ بے شک محتاج اور بے کس ہے اس کو سوال کرنا بھی درست ہے! یہاں تک کہ اس کی حاجت پوری ہو جائے! اور گزارہ کرنے کا ایک ذریعہ حاصل کرے اس کے سوا سوال کرنا حرام ہے اے قبیصہ اور دوسرا کوئی شخص جو بھیک مانگتا ہے وہ حرام کھاتا ہے!

اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْيَتِيمِ

یتیم شخص پر صدقہ کرنا

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنَّمَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ لَكُمْ مِنْ زَهْرَةِ وَذَكَرَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَقَالَ رَجُلٌ أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ لَهُ مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا يُكَلِّمُكَ فَقَالَ وَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَأَفَاقَ يَمْسَحُ الرُّحَضَاءَ وَقَالَ أَشَاهِدٌ السَّائِلُ إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں: کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے اور ہم آپ کی خدمت میں حاضر خدمت تھے آپ نے ارشاد فرمایا مجھے تم پر فتوحات کے بعد دنیا کی دولت کا خوف ہے ایک شخص نے عرض کیا کیا بھلائی برائی لائے گی آنحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم یہ سماعت فرما کر خاموش ہو گئے لوگوں نے اس شخص سے دریافت کیا! تجھے کیا ہوا! آنحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرنا چاہتا ہے! اور آپ گفتگو نہیں فرماتے: ہم نے دیکھا کہ اس وقت حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی! جب وحی نازل ہونا موقوف ہوئی تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا پسینہ پونچھا اور ارشاد فرمایا! کیا سوال کرنے والا موجود ہے! بے شک

يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلَّا آكِلَةَ الْخَضِرِ فَإِنَّهَا أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَلَأَتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ ثُمَّ بَالَتْ ثُمَّ رَتَعَتْ وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ هُوَ أَنْ أَعْطَى مِنْهُ الْيَتِيمَ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَإِنَّ الَّذِي يَأْخُذُهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَيَكُونُ عَلَيْهِ شَهِيدًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ـ

نیکی سے برائی نہیں پیدا ہوتی! (حلال برا نہیں ہوتا) مگر یہ کہ فصل بہار گھاس کو اگاتی ہے وہ کبھی اکھیڑ دی جاتی ہے یا اکھیڑ کے جلنے کے قریب کر دی جاتی ہے (جانور کو گھاس بہتر چیز ہے، مگر جب جانور بہت زیادہ کھا جاتا ہے اور بد ہضمی کی وجہ سے مرنے لگتا ہے یا مر جاتا ہے) مگر ہری گھاس کھانے والا جانور جب کھاتا ہے تو اس کی کوکھیں ابھر جاتی ہیں! تو وہ سورج کی روشنی میں بیٹھ جاتا ہے اور وہ پیشاب کرتا پھر کھاتا پھرتا ہے! حلال مال و دولت مسلمان کا کتنا بہترین ساتھی ہے بشرطیکہ اس میں سے یتیم مسکین اور مسافر کو بھی دیا جائے! ایک ناحق مال حاصل کرے اس کی مثال ایسی ہے! جیسے کوئی کھانا کھاتا ہے مگر اس کا پیٹ نہیں بھرتا اور وہ مال قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا

الصَّدَقَةُ عَلَى الْأَقَارِبِ

رشتہ داروں کو صدقہ دینا

ـــ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ وَعَلَى ذِي الرَّحِمِ اثْنَتَانِ صَدَقَةٌ وَصِلَةٌ ـ

سیدنا حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مسکین پر خرچ کرنے کا اکہرا ثواب اور رشتہ دار (جو غریب و مسکین ہو) پر خرچ کرنے کا ثواب دوہرا ہے: صدقہ کرنے کا اور دوسرا صلہ رحمی کا!

ـــ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِيِّكُنَّ قَالَتْ وَكَانَ عَبْدُ اللهِ خَفِيْفَ ذَاتِ الْيَدِ أَيَسَعُنِيْ أَنْ أَضَعَ صَدَقَتِيْ فِيْكَ وَفِيْ بَنِيْ أَخٍ لِيْ يَتَامَى فَقَالَ عَبْدُ اللهِ سَلِيْ عَنْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ امْرَأَةٌ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی!

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے عورتو! صدقہ دو خواہ وہ تمہیں اپنے زیوروں سے بھی دینا پڑے!

حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے شوہر تنگدست تھے میں نے ان سے دریافت کیا کیا! ایسا کرنا ممکن ہے کہ میں اپنا صدقہ تمہیں اور اپنے بھائی کے یتیم لڑکوں کو دوں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیجئے! میں آپ کی خدمت میں

مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهَا زَيْنَبُ فَسَأَلَتْ عَمَّا أَسْأَلُ عَنْهُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا لَهُ انْطَلِقْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلْهُ عَنْ ذَلِكَ وَلَا تُخْبِرْهُ مَنْ نَحْنُ فَانْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ قَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ زَيْنَبُ امْرَأَةُ عَبْدِ اللَّهِ وَزَيْنَبُ الْأَنْصَارِيَّةُ قَالَ نَعَمْ لَهُمَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ۔

حاضر ہوئی تو دیکھا کہ ایک (اور) عورت جس کا نام بھی زینب تھا آپ کے دروازہ پر یہی مسئلہ پوچھنے کے لیے کھڑی ہے۔ اتنے میں حضرت بلال رضی اللہ عنہ اندر سے نکلے ہم نے ان سے کہا کہ آپ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسئلہ دریافت کریں لیکن ہمارا نام نہ لینا! انہوں نے جا کر مسئلہ پوچھا آپ نے سوال فرمایا کہ وہ کون ہیں؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت زینب رضی اللہ عنہا! آپ نے پھر پوچھا کون سی؟ انہوں نے عرض کیا ایک زینب تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی بیوی ایک اور زینب قوم انصار میں سے: حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بے شک یہ صدقہ دینا درست ہے اور انہیں دوہرا ثواب ہے! ایک صلہ رحمی کا اور دوسرا صدقے کا

اَلْمَسْأَلَةُ

سوال کرنا

[illegible] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ يَحْتَزِمَ أَحَدُكُمْ حُزْمَةَ حَطَبٍ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا خَيْرٌ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ رَجُلًا فَيُعْطِيَهُ أَوْ يَمْنَعَهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تم میں سے کوئی شخص لکڑیوں کا ایک گٹھا اپنی پیٹھ پر اٹھا کر فروخت کرے تو یہ سوال کرنے سے بہتر ہے! اس لیے کہ سوال پر کوئی دے دے گا اور کوئی نہ دے گا

[illegible] عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةٌ مِنْ لَحْمٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمیشہ سوال کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ قیامت کے دن ایسی صورت میں آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کا ایک ٹکڑا بھی نہ ہوگا!

(ف: یہ بہت سوال کرنے والا قیامت کے دن ذلیل و خوار ہوگا)

[illegible] عَنْ عَائِذِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَعْطَاهُ فَلَمَّا وَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى

حضرت عائذ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ ایک شخص حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے کچھ مانگا آپ نے

أَمْسَكْتُمْ الْبَابَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا فِي الْمَسْأَلَةِ مَا مَشَى أَحَدٌ إِلَى أَحَدٍ يَسْأَلُهُ۔

عنایت فرمایا! جب اس نے اپنا پاؤں چوکھٹ پر رکھا: (واپس ہو کر جانے لگا) تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تمہیں معلوم ہوتا کہ سوال کرنا کتنا عیب اور نقص ہے! تو کوئی شخص دوسرے کے پاس مانگنے کے لیے نہ جاتا!

سُؤَالُ الصَّالِحِينَ

نیک اور صالح لوگوں سے سوال کرنا

۲۵۹۱ عَنِ ابْنِ الْفِرَاسِيِّ أَنَّ الْفِرَاسِيَّ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَإِنْ كُنْتَ سَائِلًا لَا بُدَّ فَاسْأَلِ الصَّالِحِينَ۔

سیدنا حضرت ابن فراسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضور انور کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں آپ سے مانگوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں! اگر سوال کیے بغیر گزران نہ ہو سکے تو تم صالح اور نیک لوگوں سے سوال کرو!

فائدہ: اس لیے کہ وہ رحم اور ترس کریں گے اور تمہارا راز فاش نہ کریں گے اور احسان نہ جتائیں گے، کسی شاعر نے خوب کہا ہے کہ خداوند جل جلالہ مجھے کسی کے احسان سے بچائے۔ اس حدیث شریف کے راوی فراسی اور ان کے بیٹے کا نام معلوم نہیں!

الْإِسْتِعْفَافُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

سوال سے بچنا

۲۵۹۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا عِنْدَهُ قَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَمَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ يَصْبِرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً هُوَ خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انصار کے بعض لوگوں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سوال کیا! آپ نے انہیں عنایت فرمایا! پھر سوال کیا! پھر دیا! جب آپ کے خدمت میں باقی کچھ نہ بچا تو آپ نے ارشاد فرمایا! میرے پاس جو کچھ بھی مال و دولت ہو گا میں تم سے بچا کر نہ رکھوں گا جو شخص سوال کرنے سے بچے اللہ جل شانہ اسے بچائے گا اور جو شخص صبر کرے اللہ جل شانہ اسے صبر دے گا اور صبر سے بڑھ کر کوئی بخشش اور دولت نہیں!

۲۵۹۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! اگر تم میں سے کوئی شخص اپنی رسی لے

أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا أَعْطَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَضْلِهِ فَيَسْأَلَهُ أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ۔

کر لکڑیوں کا گٹھا اپنی پیٹھ پر لائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ اس شخص کے پاس جائے جس پر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل و کرم فرمایا ہے اور اس سے مانگے پھر وہ اسے دے یا نہ دے

فَضْلُ مَنْ لَا يَسْأَلُ النَّاسَ شَيْئًا

لوگوں سے کچھ نہ مانگنے والے کی فضیلت

۲۳۴۴ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَضْمَنُ لِي وَاحِدَةً وَلَهُ الْجَنَّةُ قَالَ يَحْيَى هَاهُنَا كَلِمَةٌ مَعْنَاهَا أَنْ لَا يَسْأَلَ النَّاسَ شَيْئًا۔

سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مجھے ایک بات کی ضمانت دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں یحییٰ کہتے ہیں وہ بات یہ ہے کہ لوگوں سے کچھ نہ مانگے

۲۳۴۵ عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ مُخَارِقٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَصْلُحُ الْمَسْأَلَةُ إِلَّا لِثَلَاثَةٍ رَجُلٍ أَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَيَسْأَلُ حَتَّى يُصِيبَ سِدَادًا مِنْ عَيْشٍ ثُمَّ يُمْسِكُ وَرَجُلٍ تَحَمَّلَ حَمَالَةً فَيَسْأَلُ حَتَّى يُؤَدِّيَ إِلَيْهِمْ حَمَالَتَهُمْ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ وَرَجُلٍ يَحْلِفُ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ ذَوِي الْحِجَى بِاللّٰهِ لَقَدْ حَلَّتِ الْمَسْأَلَةُ لِفُلَانٍ فَيَسْأَلُ حَتَّى يُصِيبَ قِوَامًا مِنْ مَعِيشَةٍ ثُمَّ يُمْسِكُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ فَمَا سِوَى ذَلِكَ سُحْتٌ۔

سیدنا حضرت قبیصہ بن مخارق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ارشاد فرماتے سنا: تین آدمیوں کے سوا کسی کے لیے جائز نہیں کہ وہ سوال کرے ایک تو وہ شخص جس پر مصیبت آگئی اور وہ سوال کرے حتیٰ کہ وہ اپنی گزران کو بہتر طور پر حاصل کرے اور پھر سوال ترک کرے! ایک وہ شخص جس نے کسی کا قرض اپنے ذمے لیا! وہ مانگے یہاں تک کہ وہ قرض ادا ہو پھر سوال سے باز رہے ایک وہ شخص جس کی قوم کے تین عقلمند آدمی گواہی اللہ کی قسم کھا کے کر دیں کہ بے شک اس کا سوال کرنا ٹھیک ہے۔ تو وہ سوال کرے حتیٰ کہ اس کی گزران ہونے لگے! اور پھر وہ سوال کرنے سے باز رہے! اس کے سوا مانگنا حرام ہے:

حَدُّ الْغِنَى

امارت کی تشریح

۲۳۴۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ مَا يُغْنِيهِ جَاءَتْ خُمُوشًا أَوْ كُدُوحًا فِي وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاذَا يُغْنِيهِ أَوْ مَاذَا غِنَاهُ قَالَ خَمْسُونَ دِرْهَمًا أَوْ حِسَابُهَا مِنَ الذَّهَبِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لوگوں سے مانگے اور اس کے پاس اتنا مال ہو جس کی وجہ سے وہ بے نیاز ہو تو قیامت کے دن اس کا منہ نچا ہوا ہوگا یا اس کے چہرے پر خراشیں ہوں گی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتنے مال و دولت سے امیر ہوتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا پچاس درہم یا اتنی قیمت کا سونا۔

نوٹ: پچاس درہم تقریباً چودہ روپیوں کے برابر ہوتے ہیں جس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ جس کی وجہ سے وہ غنی اور امیر ہو اس پر سوال کرنا حرام اگرچہ سوال کیے بغیر کسی شخص کو زکوٰۃ دینا درست ہے ایک دوسری حدیث شریف کے مطابق اگر ایک شخص کے پاس صبح و شام کا کھانا موجود ہو تو اس کا سوال کرنا درست نہیں:

بَابُ الْإِلْحَافِ فِي الْمَسْأَلَةِ

چمٹ کر سوال کرنا

١٦١٧ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ وَلَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارِكَ اللّٰهُ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ مِنَ الْمُلْحِفِ۔

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آنحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگو! سوال اور چمٹ کر نہ مانگو تم میں سے جو کوئی شخص مجھ سے مانگتا ہے اور میں دل سے ناراض ہوتا ہوں تو اللہ تعالیٰ جو کچھ میں اسے دیتا ہوں اس میں اس کے چمٹنے کی وجہ سے برکت نہ دے گا!

١٦١٨ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ وَلَهُ أَرْبَعُونَ دِرْهَمًا فَهُوَ الْمُلْحِفُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آنحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص سوال کرے اور اس کے پاس چالیس درہم ہوں تو وہ شخص چمٹ کر مانگتا ہے۔

١٦١٩ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ سَرَّحَتْنِي أُمِّي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَقَعَدْتُ فَاسْتَقْبَلَنِي وَقَالَ مَنِ اسْتَغْنَى أَغْنَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنِ اسْتَعَفَّ أَعَفَّهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنِ اسْتَكْفَى كَفَاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَسْأَلُ وَلَهُ قِيمَةُ أُوقِيَّةٍ فَقَدْ أَلْحَفَ فَقُلْتُ نَاقَتِي الْيَاقُوتَةُ خَيْرٌ مِنْ أُوقِيَّةٍ فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَسْأَلْهُ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میری والدہ نے مجھے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا میں حاضر ہو کر بیٹھ گیا! آپ نے اپنا رخ انور میری طرف کر کے بیٹھے اور ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں سے بے نیاز ہو گا اللہ تبارک و تعالیٰ اسے لوگوں سے بے نیاز کر دے گا! اور جو شخص سوال سے بچے گا اللہ جل شانہٗ اسے بچائے گا! اور جو شخص تھوڑے سے مال پر کفایت کرے گا اللہ جل شانہٗ اسے کفایت دے گا! اور جو شخص سوال کرے گا حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ یعنی چالیس درہم کے برابر مال ہو گا تو اس نے الحاف کیا میں نے دل ہی دل میں سوچا کہ میری اونٹنی یاقوتہ ایک اوقیہ سے بہتر ہے! میں واپس آگیا اور آپ سے سوال نہیں کیا!

إِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ دَرَاهِمُ وَكَانَ لَهُ عِدْلُهَا

جس شخص کے پاس روپیہ نہ ہو لیکن مال ہو

١٦٢٠ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِي أَسَدٍ قَالَ نَزَلْتُ أَنَا وَأَهْلِي بِبَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَقَالَ لِي أَهْلِي

قبیلہ بنی اسد کے ایک شخص راوی ہیں کہ وہ اور ان کے قبیلہ کے بعض لوگ مدینہ منورہ کے قبرستان بقیع غرقد میں

اذهب إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فاسأله لنا شيئا نأكله فذهبت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فوجدت عنده رجلا يسأله ورسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا أجد ما أعطيك فتولى الرجل عنه وهو مغضب وهو يقول لعمري إنك لتعطي من شئت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنه ليغضب علي أن لا أجد ما أعطيه من سأل منكم وله أوقية أو عدلها فقد سأل إلحافا قال الأسدي فقلت للقحة لنا خير من أوقية والأوقية أربعون درهما فرجعت ولم أسأله فقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد ذلك شعير وزبيب فقسم لنا منه حتى أغنانا الله عز وجل۔

۲۶۰۱ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحل الصدقة لغني ولا لذي مرة سوي۔

مسألة القوي المكتسب

۲۶۰۲ عن عبيد الله بن عدي بن الخيار أن رجلين حدثاه أنهما أتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم يسألانه من الصدقة فقلب فيهما البصر وقال محمد بصره فرآهما جلدين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن شئتما ولا حظ فيها لغني ولا لقوي مكتسب۔

آگے سے میری بیوی نے مجھ سے کہا کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جا کر کچھ مانگ کر لاؤ! جب میں گیا تو میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ایک ایسے شخص کو دیکھا جو مانگ رہا تھا آپ ارشاد فرماتے تھے میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو میں تمہیں دوں۔ وہ شخص پیٹھ پھیر کر غصے سے واپس ہوا اور کہہ رہا تھا مجھے عمر دینے والے کی قسم آپ جسے چاہتے ہیں دیتے ہیں: حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ اس وجہ سے مجھ پر غصہ ہوتا ہے کہ میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو میں اسے دوں۔ تم میں سے جو شخص سوال کرے حالانکہ اس کے پاس ایک اوقیہ یا چالیس درہم یا اس کے برابر مال ہو تو اس نے ناحق سوال کیا۔ میں نے کہا میرے پاس ایک اونٹنی ہے جو چالیس درہم سے بہتر ہے۔ بعد ازاں میں واپس آ گیا اور آپ سے کچھ نہ مانگا۔ اس کے بعد حضور سرورِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جو اور کشمش آئی تو آپ نے ہمارا بھی حصہ لگایا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں مالدار فرما دیا!

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار اور صحیح تندرست شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ صدقہ لے! (جو محنت مزدوری کر سکے)

طاقتور اور کمانے والے شخص کا سوال کرنا

سیدنا حضرت عبید اللہ بن عدی رضی اللہ عنہم راوی ہیں کہ دو شخصوں نے ان سے بیان کیا کہ وہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے صدقہ میں سے کچھ طلب کرتے تھے! آپ نے انہیں غور سے دیکھا محمد راوی کہتے ہیں کہ آپ نے ان پر نظر ڈالی اور معلوم کیا کہ وہ طاقتور ہیں فرمایا اگر تم پسند کرو تو لے لو لیکن صدقہ کے مال میں مالدار اور طاقتور کمانے والے کا کوئی حصہ نہیں۔

مَسْأَلَةُ الرَّجُلِ ذَا سُلْطَانٍ

٢٧٠٣ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلُ كُدُوحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ فَمَنْ شَاءَ كَدَحَ وَجْهَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ ذَا سُلْطَانٍ أَوْ شَيْئًا لَا يَجِدُ مِنْهُ بُدًّا۔

مَسْأَلَةُ الرَّجُلِ فِي أَمْرٍ لَا بُدَّ لَهُ مِنْهُ

٢٧٠٤ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةُ كَدٌّ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهُ إِلَّا أَنْ يَسْأَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا أَوْ أَمْرًا لَا بُدَّ مِنْهُ۔

٢٧٠٥ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِطِيبِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ فَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ۔

الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى

٢٧٠٦ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِي قَدْ مَرَّ الْحَدِيثُ فِيهِ ثُمَّ قَالَ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى۔

حاکم سے سوال کرنا

سیدنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سوال کرنے والا اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے جتنا بھی چاہے۔ اپنے چہرے کو زخمی کرے اور جس کا جی چاہے اسے چھوڑ دے۔ اگر وہ کسی بھی حاکم سے کوئی چیز طلب کرے یا ایسی چیز مانگے جس کے بغیر کوئی چارہ نہ ہو سکے!

ضروری چیز کے لیے سوال کرنا

سیدنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سوال کرنا ایک زخم ہے اور سائل سوال کر کے اپنے چہرے کو زخمی کرتا ہے سوائے اس شخص کے جو حاکم سے مانگے یا ایسی چیز مانگے جس کے بغیر چارہ نہ ہو!

سیدنا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا آپ نے مجھے عنایت فرمایا، پھر مانگا پھر دیا، پھر مانگا پھر دیا۔ بعد ازاں حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے حکیم! یہ مال دیکھنے میں سرسبز و شیریں ہے جو شخص اسے خوشی سے لے گا! اسے برکت دی جائے گی! اور جو شخص طمع لالچ سے لے گا اسے برکت نہ دی جائے گی وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو کھائے اور اس کا پیٹ نہ بھرے!

اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا (آخر تک وہی حدیث شریف ہے جو اوپر گزر چکی) آخر میں اتنا زیادہ ہے کہ اوپر والا ہاتھ دینے والا نیچے

عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ سَأَلْتُهٗ فَأَعْطَانِيْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا حَكِيْمُ إِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهٗ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهِ وَمَنْ أَخَذَهٗ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهٗ فِيْهِ وَكَانَ كَالَّذِيْ يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى قَالَ حَكِيْمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ حَتّٰى أُفَارِقَ الدُّنْيَا بِشَيْءٍ۔

ہاتھ سے بہتر ہے (یعنی مانگنے والے سے)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے مانگا آخر تک وہی حدیث جو پہلے ہے (جو اوپر بیان کی جا چکی) حضرت حکیم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس ذات کی قسم جس نے آپ کو سچائی اور حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں اب آپ کے بعد کسی سے کسی چیز کا سوال نہ کروں گا یہاں تک کہ دنیا سے چلا جاؤں چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضرت حکیم بن حزام نے زندگی بھر کسی سے کچھ نہ لیا یہاں تک کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ انہیں اپنے دور خلافت میں دینے کے لیے بلاتے تاکہ مال غنیمت سے انہیں کچھ حصہ دیا جائے لیکن وہ نہ لیتے

مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا مِّنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ

۲۶۰۸ عَنِ ابْنِ السَّاعِدِيِّ الْمَالِكِيِّ قَالَ اسْتَعْمَلَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى الصَّدَقَةِ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْهَا فَأَدَّيْتُهَا إِلَيْهِ أَمَرَ لِيْ بِعُمَالَةٍ فَقُلْتُ إِنَّمَا عَمِلْتُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَجْرِيْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ خُذْ مَا أَعْطَيْتُكَ فَإِنِّيْ قَدْ عَمِلْتُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ مِثْلَ قَوْلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَعْطَيْتُ شَيْئًا مِّنْ غَيْرِ أَنْ تَسْأَلَ فَكُلْ وَتَصَدَّقْ۔

۲۶۰۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّعْدِيِّ أَنَّهٗ قَدِمَ عَلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنَ الشَّامِ فَقَالَ أَلَمْ

جس شخص کو اللہ بلا خواہش سوال کے بغیر کوئی چیز دے

سیدنا حضرت عبد اللہ بن ساعدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے مجھے تحصیل صدقات کا عامل مقرر کیا جب فارغ ہوا اور صدقات ان کو دے دیا انہوں نے مجھے محنتانہ دینے کا حکم فرمایا میں نے عرض کیا کہ میں نے یہ کام رضائے الٰہی کے لیے کیا تھا اور میرا بدلہ بھی اللہ جل شانہ ہی عطا فرمائے گا! انہوں نے فرمایا جو کچھ میں دیتا ہوں اسے لے لیجئے کیونکہ میں نے بھی حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک کام کیا تھا اور اس کے بعد میں نے تمہاری طرح ہی کہا تھا آپ نے فرمایا جب تجھے بن مانگے کوئی چیز ملے تو اس میں سے کھاؤ اور صدقہ کرو

سیدنا حضرت عبد اللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی

أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَعْمَلُ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أَعْمَالِ الْمُسْلِمِينَ فَتُعْطَى عَلَيْهِ عُمَالَةً فَلَا تَقْبَلُهَا قَالَ أَجَلْ إِنَّ لِي أَفْرَاسًا وَأَعْبُدًا وَأَنَا بِخَيْرٍ وَأُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أَرَدْتُ الَّذِي أَرَدْتَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْمَالَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي وَإِنَّهُ أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَحْوَجُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ مَا آتَاكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ هَذَا الْمَالِ مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافٍ فَخُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ.

خدمت اقدس میں شام سے حاضر ہوئے انہوں نے فرمایا میں نے سنا ہے کہ تم مسلمانوں کا کام کرتے ہو! اور جو اجرت ملتی ہے وہ قبول نہیں کرتے! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں درست ہے! میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں صحت و عافیت سے ہوں! میں چاہتا ہوں کہ جو مال مجھ کو اجرت میں وصول ہوتا ہے! وہ مسکینوں پر بطور صدقہ خرچ ہو! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں... بھی وہی کچھ چاہتا تھا جو کچھ آپ چاہتے ہیں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مجھے مال عنایت فرماتے میں عرض کرتا اس کو دیجئے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے! ایک دفعہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے مال عنایت فرمایا میں نے عرض کیا جو شخص مجھ سے زیادہ محتاج ہے اسے عنایت فرمائیے حضور سرور عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ تجھے دنیوی اموال میں سے جو سوال اور طمع کے بغیر عنایت فرمائے تو اسے لے لے اور کام میں لا اور صدقہ کر اور جو مال تجھے نہ دے اس کے حاصل کرنے کے لیے تو بے قابو نہ رہ اور حرص نہ کر!

۲۶۱۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ السَّعْدِيِّ أَنَّهُ قَدِمَ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي خِلَافَتِهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَلَمْ أُحَدَّثْ أَنَّكَ تَلِي مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ أَعْمَالًا فَإِذَا أُعْطِيتَ الْعُمَالَةَ رَدَدْتَهَا فَقُلْتُ بَلَى فَقَالَ عُمَرُ فَمَا تُرِيدُ إِلَى ذَلِكَ فَقُلْتُ لِي أَفْرَاسٌ وَأَعْبُدٌ وَأَنَا بِخَيْرٍ وَأُرِيدُ أَنْ يَكُونَ عَمَلِي صَدَقَةً عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ فَلَا تَفْعَلْ فَإِنِّي كُنْتُ أَرَدْتُ مِثْلَ الَّذِي أَرَدْتَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن سعدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! آپ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں شام سے حاضر ہو گئے! انہوں نے فرمایا میں نے سنا ہے کہ تم مسلمانوں کا کام کرتے ہو! اور جو اجرت ملتی ہے وہ قبول نہیں کرتے! حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں درست ہے حضرت عمر نے فرمایا تمہارا اس سے کیا مقصد ہے میں نے کہا میرے پاس گھوڑے اور غلام ہیں اور میں صحت و عافیت سے ہوں میں چاہتا ہوں کہ جو مال مجھ کو اجرت میں وصول ہوتا ہے! وہ مسکینوں پر بطور صدقہ خرچ ہو! حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایسا نہ کریں میں نے بھی یہ کچھ چاہا تھا جو کچھ آپ چاہتے ہیں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مجھے مال عنایت فرما

فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ أَوْ تَصَدَّقْ بِهِ مَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

میں عرض کرتا! اس کو دے دیجیے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے! ایک دفعہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے مال عنایت فرمایا! میں نے عرض کیا جو شخص مجھ سے زیادہ محتاج ہے اسے عنایت فرمایئے! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ تجھے دنیوی اموال میں سے جو سوال اور طمع کے بغیر عنایت فرمائے تو اسے لے لے اور کام میں لا اور صدقہ کر اور جو مال تجھے نہ دے اس کے حاصل کرنے کے لیے تو اپنے آپ کو مت دوڑا اور خواہش نہ کر!

٢٦١١ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي حَتَّى أَعْطَانِي مَرَّةً مَالًا فَقُلْتُ لَهُ أَعْطِهِ أَفْقَرَ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ خُذْهُ فَتَمَوَّلْهُ وَتَصَدَّقْ بِهِ مَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا آپ فرماتے تھے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مجھے بخشتے تھے! میں عرض کرتا اس کو دیجیے جو مجھ سے زیادہ محتاج ہے! ایک دفعہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے مال عنایت فرمایا! میں نے عرض کیا یہ اسے عنایت فرمایئے جو مجھ سے زیادہ مستحق ہے آپ نے فرمایا اسے لے لیجیے اور کام میں لایئے یا صدقہ دیجیے! اور جو مال تمہارے پاس آئے اور آپ کو اس کا لالچ نہ ہو اور نہ ہی اس کا سوال کریں تو اسے لے لیجیے اور اگر نہ آئے تو اس کے لیے اپنے آپ کو رنج اور تکلیف میں نہ ڈالیں!

بَابُ اسْتِعْمَالِ آلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّدَقَةِ

حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی آل کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر کرنا

٢٦١٢ عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ قَالَ لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ وَالْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ائْتِيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُولَا لَهُ اسْتَعْمِلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى الصَّدَقَاتِ فَأَتَانَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَنَحْنُ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ فَقَالَ لَهُمَا إِنَّ رَسُولَ

سیدنا حضرت ربیعہ بن الحارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ نے عبدالمطلب بن ربیعہ اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیجیے کہ حضور آپ ہم کو صدقات وصول کرنے پر عامل مقرر کریں! اس دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے! اور ہم اسی حال میں

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْتَعْمِلُ مِنْكُمْ أَحَدًا عَلَى الصَّدَقَةِ فَانْطَلَقْتُ أَنَا وَالْفَضْلُ حَتَّى أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا إِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ إِنَّمَا هِيَ أَوْسَاخُ النَّاسِ وَإِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَلَا لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بیٹھے ہوئے تھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم آپ دونوں میں سے کسی کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر نہیں فرمائیں گے بعد ازاں میں اور حضرت فضل رضی اللہ عنہ دونوں ہی حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صدقہ لوگوں کی ہاتھوں کی میل ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل کے لیے درست نہیں ہے۔

ف: آپ نے اپنی آل کے لئے زکوٰۃ دینا اس لیے منع فرمایا کہ صدقہ، زکوٰۃ اور خیرات لینے میں نہایت ذلت اور محتاجی ہے: جو بزرگ لوگ ہیں انہیں ضروری ہے کہ اپنی محنت سے کمائی پیدا کریں اور عزت قائم رکھیں

بَابُ ابْنِ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ

ایک قوم کا بھانجا بھی اس میں داخل ہے

۲۶۱۲ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَبِي إِيَاسٍ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ أَسَمِعْتَ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو ایاس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا آپ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کسی قوم کا بھانجا اسی قوم میں سے ہے! انہوں نے فرمایا ہاں!

۲۶۱۳ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کسی قوم کا بھانجا اس قوم میں شامل ہے

مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ

کسی خاندان کا آزاد کردہ غلام اس قوم میں شامل ہوگا

۲۶۱۴ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ عَلَى الصَّدَقَةِ فَأَرَادَ أَبُو رَافِعٍ أَنْ يَتْبَعَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الصَّدَقَةَ لَا تَحِلُّ لَنَا وَإِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ۔

سیدنا حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ مخزوم کے ایک شخص کو صدقہ وصول کرنے پر مقرر فرمایا! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے اس کے ہمراہ جانا چاہا! آپ نے ارشاد فرمایا: صدقہ ہم پر حلال نہیں ہے، اور کسی قوم کا آزاد کیا ہوا غلام انہی میں داخل ہے۔

اَلصَّدَقَةُ لَا تَحِلُّ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٢٦١٣ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُتِيَ بِشَيْءٍ سَأَلَ عَنْهُ أَهَدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ لَمْ يَأْكُلْ وَإِنْ قِيلَ هَدِيَّةٌ بَسَطَ يَدَهُ۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس کے لیے صدقہ درست نہیں

سیدنا حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کوئی کھانے کی چیز آتی تو آپ دریافت فرماتے کہ کیا تحفہ بھیجا ہے یا صدقہ؟ اگر عرض کیا جاتا کہ یہ صدقہ ہے تو آپ تناول نہ فرماتے، اگر عرض کیا جاتا کہ یہ ہدیہ ہے تو آپ تناول فرمانے کے لیے ہاتھ بڑھاتے۔

إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ

٢٦١٤ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ فَتُعْتِقَهَا وَأَنَّهُمُ اشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَخُيِّرَتْ حِينَ أُعْتِقَتْ وَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ هٰذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا۔

جب صدقہ ایک شخص کے پاس سے ہو کر آئے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے چاہا کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید کر آزاد کرنا چاہا لیکن ان کے مالکوں نے شرط یہ لگائی کہ اس کی وراثت ہم لیں گے! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس کا تذکرہ ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا: اسے خرید لیجیے اور آزاد کر دیجیے کیونکہ اسی شخص کے لیے ولاء ہے جو آزاد کرے گا! (اور ان کی شرائط لغو ہیں) جب وہ آزاد ہو گئیں تو ان کو اختیار دیا گیا کہ اپنے خاوند کے پاس رہے یا نہ رہے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں گوشت پیش کیا گیا، لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں دیا گیا تھا، آپ نے ارشاد فرمایا: وہ اس کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند آزاد تھا!

نوٹ: مولف رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث شریف سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ اگر مسکین شخص صدقے کا مال کسی مالدار کو بطور ہدیہ پیش کرے تو امیر اور مالدار آدمی اس کو استعمال کر سکتا ہے

شَرُّ الصَّدَقَةِ

۲۱۱۸ عَنْ عُمَرَ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبْتَاعَهُ مِنْهُ وَظَنَنْتُ أَنَّهُ بَائِعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَشْتَرِهِ وَإِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ -

۲۱۱۹ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ حَمَلَ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَرَآهَا تُبَاعُ فَأَرَادَ شِرَاءَهَا فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعْرِضْ فِي صَدَقَتِكَ -

۲۱۲۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ تَصَدَّقَ بِالْفَرَسِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَوَجَدَهَا تُبَاعُ بَعْدَ ذَلِكَ فَأَرَادَ أَنْ يَشْتَرِيَهُ ثُمَّ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْمَرَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَعُدَنَّ فِي صَدَقَتِكَ -

۲۱۲۱ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ عَتَّابَ بْنَ أَسِيدٍ أَنْ يَخْرُصَ الْعِنَبَ فَتُؤَدَّى زَكَوتُهُ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدَّى زَكَوةُ النَّخْلِ تَمْرًا -

اَلْحَمْدُ لِلَّهِ تَمَّتْ كِتَابُ الزَّكوةِ -

سب سے بڑا صدقہ

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے خدا کی راہ میں سواری کے لیے ایک گھوڑا دیا، میں نے جس شخص کو دیا اس نے گھوڑے کی حالت ناگفتہ بہ کر دی، میں نے چاہا کہ اس گھوڑے کو خرید لوں کیونکہ وہ سستا بیچ دے گا، لیکن میں نے پہلے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا، آپ نے ارشاد فرمایا، اگر وہ تجھے ایک درہم کے بدلے بھی دے تو اس سے نہ خریدنا کیونکہ صدقہ دے کر لینے والا کتے کی طرح ہے کہ وہ قے کرتا ہے، اور پھر اسے چاٹ لیتا ہے!

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے سواری کے لیے خدا کی راہ میں ایک گھوڑا دیا، بعد ازاں دیکھا کہ وہ گھوڑا فروخت ہو رہا ہے اسے خریدنا چاہا، حضور سرور عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اپنے صدقے کے پیچھے نہ لگو (صدقہ واپس نہ لو)

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا صدقہ دیا، بعد ازاں اسے بکتے ہوئے دیکھا، تو آپ نے اس کے خریدنے کا ارادہ فرمایا، چنانچہ آپ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے اجازت چاہی، آپ نے ارشاد فرمایا اپنے صدقے کے پیچھے نہ لگو (صدقہ واپس نہ لو)

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے عتاب بن اسید کو انگوروں کا اندازہ کرنے کا حکم فرمایا: (جب وہ درختوں پر ہوں) پھر ان کی زکوٰۃ لینے کا جب وہ خشک ہو کر اتارے جائیں جیسے خشک ہونے کے وقت کھجور کی زکوٰۃ لی جاتی ہے!

اللہ جل شانہ کے فضل و کرم سے کتاب الزکوٰۃ ختم ہوئی

کتاب مناسک الحج — حج کے بیان میں کتاب

نوٹ: حج ہر اس مسلمان پر فرض ہے جو استطاعت رکھتا ہو یعنی راستے میں امن ہو اور اس کے پاس اتنی دولت ہو جو خوراک اور سواری کو کافی ہو حتی کہ اللہ کے گھر سے واپس لوٹنے تک اس کے گھر والوں کے خرچ کے لیے بھی رقم کافی ہو

باب وجوب الحج — حج کے فرض ہونے کا بیان

۲۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ فَرَضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَالَ رَجُلٌ فِي كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ عَنْهُ حَتَّى أَعَادَهُ ثَلَاثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَوْ وَجَبَتْ مَا قُمْتُمْ بِهَا ذَرُونِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلَى أَنْبِيَائِهِمْ فَإِذَا أَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَخُذُوا مَا اسْتَطَعْتُمْ وَإِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَاجْتَنِبُوهُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے خطبہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا۔ اللہ جل شانہ نے تم پر حج کو فرض فرمایا ہے! ایک شخص نے دریافت کیا کیا ہر سال؟ آپ نے جواب میں کچھ ارشاد نہ فرمایا یہاں تک کہ اس نے تین دفعہ یہی سوال کیا۔ پھر حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر میں ہاں کہتا تو حج ہر سال واجب ہو جاتا! اور اگر ہر سال واجب ہو جاتا تو تم اسے ادا نہ کر سکتے! جب تک میں از خود تمہیں کوئی حکم نہ کروں تم بھی مجھ سے کچھ نہ پوچھو! تم سے پہلے لوگ محض اسی وجہ سے تباہ ہو گئے کہ وہ زیادہ سوال کرتے اور اپنے پیغمبروں پر زیادہ اختلاف کرتے! جب میں تمہیں کسی بات کا حکم دوں تو جہاں تک ممکن ہو اس پر عمل کرو اور جب میں تمہیں کسی بات سے منع کروں تو تم اس سے پرہیز کرو۔

---

۲۲۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَقَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ التَّمِيمِيُّ كُلَّ عَامٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ ثُمَّ إِذًا لَا تَسْمَعُونَ وَلَا تُطِيعُونَ وَلَكِنَّهُ حَجَّةٌ وَاحِدَةٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے، حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ جل شانہ نے تم پر حج فرض فرمایا ہے۔ اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! کیا ہر سال؟ آپ خاموش رہے اور ارشاد فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو حج ہر سال واجب ہو جاتا پھر تم نہ سن سکتے اور نہ عمل کر سکتے بلکہ حج ایک ہی دفعہ فرض ہے۔

نوٹ: حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اذن الٰہی سے ہر ارشاد فرماتے تھے اور اللہ رب العزت نے جملہ احکام

حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے سپرد فرما دیے ہیں آپ جو کچھ چاہیں احکام شریعت سے مخصوص فرما دیں ! اور جو کچھ چاہیں جس کے لیے چاہیں حلال و حرام فرما دیں آپ حلال بھی فرماتے ہیں اور حرام بھی فرماتے ہیں اور فرض بھی فرماتے ہیں مواہب لدنیہ للقسطلانی، زرقانی ج۵ ص ۲۲۶ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حلال فرماتے ہیں۔ اللہ رب العزت نے: قرآن مجید میں ارشاد فرمایا:

وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے پاک و صاف اور ستھری اشیاء حلال فرماتے ہیں اور گندی و ناپاک چیزیں حرام۔ پ اعراف ع ۱۹

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا۔ جو چیزیں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تمہیں دیں انہیں لے لو اور جس چیز سے منع فرمائیں اس سے رک جاؤ! پ ۲۸ حشر ع ۱،،

نیز ارشاد باری ہے!

وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ۔ (پ ۱۰۔ توبہ ع ۴)

اور جس چیز کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا اسے وہ کافر حرام نہیں سمجھتے!

(۴) فرمان خداوندی ہے

مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ۔ (پ ۲۲ احزاب ع ۵)

(ترجمہ) کسی مومن مرد اور مومن عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی معاملہ کا فیصلہ صادر فرمائیں تو وہ اپنی رائے اور معاملہ کو دخل دیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف پیغام رساں ہی نہیں بلکہ شارع ہونے کی حیثیت سے مطاع بھی ہیں، آمر، حاکم اور قاضی بھی۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ۔ (پ۵ النساء ع ۸)

(ترجمہ) اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم مانو:

وُجُوبُ الْعُمْرَةِ

۲۶۲۲ عَنْ أَبِي رَزِينٍ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَلَا الظَّعْنَ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ۔

عمرہ کے واجب ہونے کا بیان

سیدنا حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انہوں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! میرا والد بہت ضعیف ہے: وہ نہ حج کر سکتا ہے نہ عمرہ نہ ہی اونٹ پر سوار ہو سکتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ ادا کرو۔

بَابُ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ

حج مبرور کا بیان

نوٹ: حج مبرور وہ حج ہے جس میں یا حج کے دوران کوئی گناہ سرزد نہ ہوا اور حج کے بعد گناہ سرزد نہ ہو!

٢٦٢٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّةُ الْمَبْرُورَةُ لَيْسَ لَهَا جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ وَالْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، حج مبرور کا بدلہ جنت ہے کہیں نہیں اور ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہے۔

٢٦٢٦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَجَّةُ الْمَبْرُورَةُ لَيْسَ لَهَا ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةُ مِثْلَهُ سَوَاءً إِلَّا أَنَّهُ قَالَ يُكَفِّرُ مَا بَيْنَهُمَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حج مبرور کا بدلہ صرف جنت ہی ہے سابق حدیث کی طرح لیکن اس میں ہے عمرہ دوسرے عمرہ تک گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے!

فَضْلُ الْحَجِّ

حج کی فضیلت کا بیان

٢٦٢٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ ثُمَّ الْحَجُّ الْمَبْرُورُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ کون سا عمل افضل ہے تب آپ نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ پر ایمان لانا اس نے دریافت کیا پھر کونسا؟ آپ نے ارشاد فرمایا جہاد فی سبیل اللہ اس نے عرض کیا پھر کونسا آپ نے ارشاد فرمایا، حج مبرور!

نوٹ: جہاد فی سبیل اللہ جو دین اللہ پھیلانے کی غرض سے ہو اس کا درجہ حج سے پہلے رکھا ہے۔

٢٦٢٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ اللَّهِ ثَلَاثَةٌ الْغَازِي وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شخص اللہ کے مہمان ہیں ایک مجاہد (غازی) دوسرا حاجی اور تیسرا عمرہ کرنے والا

٢٦٢٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ وَالضَّعِيفِ وَالْمَرْأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! بڑے، بچے، کمزور ضعیف اور عورت کا جہاد حج اور عمرہ ہے:

٢٦٣٠ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی

اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ ھٰذَا الْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَمَا وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ۔

ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جس شخص نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے گھر کا حج کیا ، بے ہودہ حرکت نہ کی اور گناہ نہ کیا وہ گناہوں سے پاک ایسے واپس آئے گا جیسے اسے اس کی ماں نے جنا تھا ۔

۲۲۲۱ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا نَخْرُجُ فَنُجَاھِدَ مَعَکَ فَاِنِّیْ لَا اَرٰی عَمَلًا فِی الْقُرْاٰنِ اَفْضَلَ مِنَ الْجِھَادِ قَالَ لَا وَلٰکِنَّ اَفْضَلَ الْجِھَادِ وَاَجْمَلَہٗ حَجُّ الْبَیْتِ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم آپ کے ساتھ نکل کر جہاد نہ کریں کیونکہ میں قرآن مجید میں جہاد سے بڑھ کر کوئی عمل افضل نہیں پاتی ؟ آپ نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ بیت اللہ کا حج مبرور افضل جہاد ہے ۔

نوٹ : یہ حکم عورتوں کے ساتھ خاص ہے :

فَضْلُ الْعُمْرَۃِ

عمرے کی فضیلت

۲۲۲۲ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعُمْرَۃُ اِلَی الْعُمْرَۃِ کَفَّارَۃٌ لِّمَا بَیْنَھُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَیْسَ لَہٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّۃُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : ایک عمرہ دوسرے عمرے تک گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے جو درمیان میں گناہوں کے ہیں ، اور حج مبرور کا بدلہ فقط جنت ہوتا ہے :

اَلْمُتَابَعَۃُ بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ

حج کے ساتھ ہی عمرہ ادا کرنا

۲۲۲۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ فَاِنَّھُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے : کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : حج اور عمرہ ایک کے بعد دوسرا کر لیا کرو کیونکہ یہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جیسے بھٹی میں لوہے کا میل کچیل دور ہو جاتا ہے ۔

۲۲۲۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَابِعُوْا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَۃِ فَاِنَّھُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ وَالذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ وَلَیْسَ لِلْحَجَّۃِ الْمَبْرُوْرَۃِ ثَوَابٌ دُوْنَ الْجَنَّۃِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : حج اور عمرہ ایک کے بعد دوسرا کرو ، کیونکہ وہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو دور کرتے ہیں ۔ جیسے کہ بھٹی لوہے سونے اور چاندی کی میل دور کرتی ہے اور حج کا بدلہ جنت سے کم نہیں !

اَلْحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ الَّذِىْ نَذَرَ اَنْ يَحُجَّ

٢٦٣٥ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَأَةً نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ فَمَاتَتْ فَاَتَى اَخُوْهَا النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اُخْتِكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاقْضُوا اللّٰهَ فَهُوَ اَحَقُّ بِالْوَفَاءِ

اس میت کی طرف سے حج کرنا جس نے حج کی نذر کی ہو

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حج کی نذر مانی بعد ازاں وہ فوت ہو گئی اس کا بھائی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور یہ مسئلہ دریافت کیا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو کیا تو اسے ادا کرتا اس نے عرض کیا ہاں آپ نے ارشاد فرمایا تو اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کرو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے

اَلْحَجُّ عَنِ الْمَيِّتِ الَّذِىْ لَمْ يَحُجَّ

٢٦٣٦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَتِ امْرَاَةٌ سِنَانَ بْنَ سَلَمَةَ الْجُهَنِىَّ اَنْ يَّسْاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اُمَّهَا مَاتَتْ وَلَمْ تَحُجَّ اَفَيُجْزِئُ عَنْ اُمِّهَا اَنْ تَحُجَّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّهَا دَيْنٌ فَقَضَتْهُ عَنْهَا لَمْ يَكُنْ يُجْزِئُ عَنْهَا فَلْتَحُجَّ عَنْ اُمِّهَا۔

٢٦٣٧ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَبِيْهَا مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ قَالَ حُجِّىْ عَنْ اَبِيْكِ۔

اس میت کی طرف سے حج کرنا جس نے حج نہیں کیا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ایک عورت نے سنان بن سلمہ سے کہا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرو کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہے اس نے حج نہیں کیا تھا کیا میں اس کی طرف سے حج کروں تو کافی ہو گا؟ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کیوں نہیں اگر اس کی والدہ پر قرض ہوتا اور وہ ادا کرتی تو کیا کافی نہ ہوتا! اسے اپنی والدہ کی طرف سے حج کرنا چاہیے

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ایک عورت نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے! دریافت کیا میرا والد فوت ہو گیا اور اس نے حج نہیں کیا تھا؟ آپ نے ارشاد فرمایا اپنے والد کی طرف سے حج کرے

اَلْحَجُّ عَنِ الْحَىِّ الَّذِىْ لَا يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّحْلِ

٢٦٣٨ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ خَثْعَمَ سَاَلَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ جَمْعٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَرِيْضَةُ اللّٰهِ فِى الْحَجِّ عَلٰى

سواری پر سوار ہونے کی طاقت نہ رکھنے والے زندہ شخص کی طرف سے حج ادا کرنا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ قبیلہ بنی خثعم کی ایک عورت نے مزدلفہ کی دسویں تاریخ کی صبح کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس

بِحَجِّهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَمْسِكُ عَلَى الرَّحْلِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

نے عرض کیا یا رسول صلے اللہ علیہ وسلم! اللہ جل شانہ نے حج کو اس وقت اپنے بندوں پر فرض فرمایا۔ جب کہ میرا والد ایک بوڑھا ضعیف ہے! جو اونٹ پر سوار نہیں ہو سکتا ہے کیا میں اس کی جانب سے حج ادا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں

۲۶۲۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دوسری روایت بھی اسی طرح مروی ہے:

الْعُمْرَةُ عَنِ الرَّجُلِ الَّذِي لَا يَسْتَطِيعُ

طاقت نہ رکھنے والے شخص کی طرف سے عمرہ ادا کرنا

۲۶۲۲ عَنْ أَبِي رَزِينٍ الْعُقَيْلِيِّ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَلَا الْعُمْرَةَ وَالظَّعْنَ قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ وَاعْتَمِرْ۔

سیدنا حضرت ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا والد بوڑھا اور ضعیف ہے۔ نہ وہ حج کر سکتا ہے اور نہ ہی عمرہ وہ کسی اونٹ پر سوار ہو سکتا ہے! آنحضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے والد کی طرف سے حج اور عمرہ ادا کیجئے!

تَشْبِيهُ قَضَاءِ الْحَجِّ بِقَضَاءِ الدَّيْنِ

حج کا ادا کرنا ایسے ہے جیسے قرض کا ادا کرنا

۲۶۲۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ خَثْعَمَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الرُّكُوبَ أَدْرَكَتْهُ فَرِيضَةُ اللَّهِ فِي الْحَجِّ فَهَلْ يُجْزِئُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ أَنْتَ أَكْبَرُ وَلَدِهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ أَكُنْتَ تَقْضِيهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبیلہ بنی خثعم کا ایک شخص بارگاہ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرا والد بہت بوڑھا اور ناتواں و ضعیف ہے وہ سوار نہیں ہو سکتا اس پر اللہ جل شانہ کا فرض کیا ہوا حج ہے: کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے پوچھا کیا تو اس کا بڑا بیٹا ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں آپ نے پوچھا اگر اس پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے؟ اس نے عرض کیا بے شک آپ نے ارشاد فرمایا۔ تو تم اس کی طرف سے حج کرو:

۲۶۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَبِي مَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ أَفَأَحُجُّ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرا

عَنْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أَبِيكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ تَقْضِيهِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللّٰهِ أَحَقُّ۔

والد فوت ہو گئے اور انہوں نے حج نہیں کیا کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے پوچھا دیکھو اگر تمہارے والد پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تو پھر تم اپنے والد کی طرف سے حج کرو کیونکہ اللہ کا قرض زیادہ اہم ہے۔

٢٦٤٣ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبِي أَدْرَكَهُ الْحَجُّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَثْبُتُ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَإِنْ شَدَدْتُهُ خَشِيتُ أَنْ يَمُوتَ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ أَكَانَ مُجْزِئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أَبِيكَ

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا میرے باپ پر حج فرض ہوا اور وہ بوڑھا ہے اونٹ پر تھم نہیں سکتا اور اگر اس کو باندھ دوں تو ڈرتا ہوں کہ کہیں مر نہ جائے کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں؟ آپ نے فرمایا تو دیکھ اگر اس پر قرض ہوتا اور تو ادا کرتا تو ادا ہو جاتا؟ اس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا پھر تو اپنے باپ کی طرف سے حج کر۔

حَجُّ الْمَرْأَةِ عَنِ الرَّجُلِ

عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

٢٦٤٤ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيهِ وَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذٰلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے اسی دوران قبیلہ بنی خثعم کی ایک عورت آپ سے مسئلہ پوچھنے آئی فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب میرے والد پر اللہ تعالیٰ کا [illegible] فرض ہوا۔ حج! تو وہ بہت بوڑھا ضعیف تھا اور سواری پر بیٹھ نہ سکتا تھا کیا میں ان کی طرف سے حج ادا کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں اور یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے

٢٦٤٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَالْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَوِي عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ حضور سرور عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے اسی دوران قبیلہ بنی خثعم کی ایک عورت آپ سے مسئلہ پوچھنے آئی فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی اور یہ حجۃ الوداع کا واقعہ تھا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! جب میرے والد پر

فَأَخَذَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا وَكَانَتْ امْرَأَةً حَسْنَاءَ وَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ فَحَوَّلَ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ.

اللہ علیہ وسلم کو اپنے باپ پر فرض کیا ہوا حج کیا تو وہ بوڑھا: ضعیف تھا اور نہ بیٹھ سکتا تھا کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کر دوں آپ نے فرمایا ہاں اور یہ واقعہ حجۃ الوداع کا ہے (اس واقعہ کے پیچھے ہی گزری ہوئی حدیث ملا ہوا ہے)

۲۶۴۳ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ وَإِنْ حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمْسِكْ وَإِنْ رَبَطْتُهَا خَشِيتُ أَنْ أَقْتُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أُمِّكَ.

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے۔ اسی دوران ایک شخص نے آکر عرض کی کہ میری والدہ ضعیف اور بوڑھی ہے۔ اگر میں اسے اونٹ پر بٹھاؤں تو وہ اس پر نہیں بیٹھ سکتی اور اگر اونٹ کے اوپر باندھ دوں تو ڈرتا ہوں کہ وہ کہیں فوت نہ ہو جائے: حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا اگر تیری ماں پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتا؟ اس نے کہا بے شک آپ نے ارشاد فرمایا تو پھر تم اپنی والدہ کی طرف سے حج ادا کرو

مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يَحُجَّ عَنِ الرَّجُلِ أَكْبَرُ وَلَدِهِ

۲۶۴۴ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ أَنْتَ أَكْبَرُ وَلَدِ أَبِيكَ فَحُجَّ عَنْهُ.

باپ کی طرف سے بڑا لڑکا حج کرے تو بہتر ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شخص کو کہ تو اپنے والد کا سب سے بڑا بیٹا ہے: لہٰذا اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔

اَلْحَجُّ بِالصَّغِيرِ

۲۶۴۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً رَفَعَتْ صَبِيًّا لَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِهٰذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ.

چھوٹے لڑکے کو حج کرانا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ ایک عورت نے بچے کو اٹھا کر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا بھی حج ہو گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں اس کا ثواب تجھے ملے گا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَفَعَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا لَهَا مِنْ هَوْدَجٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے ہودج سے اپنے بچے کو اٹھایا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس کا بھی حج ہوگا؟ تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اور اس کا ثواب تجھے ملے گا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَبِيٍّ فَقَالَتْ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک بچہ لے کر حاضر خدمت ہوئی اور پوچھا کیا اس کا بھی حج ہوگا؟ آپ نے فرمایا ہاں اور تجھے ثواب ہوگا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَدَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا كَانَ بِالرَّوْحَاءِ لَقِيَ قَوْمًا فَقَالَ مَنْ أَنْتُمْ قَالُوا الْمُسْلِمُونَ قَالُوا مَنْ أَنْتُمْ فَقَالُوا رَسُولُ اللَّهِ قَالَ فَأَخْرَجَتِ امْرَأَةٌ صَبِيًّا مِنَ الْمِحَفَّةِ فَقَالَتْ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سفر پر نکلے جب آپ مقام روحاء پر جو مدینہ سے چھتیس میل کے فاصلہ پر ہے پہنچے تو آپ کو وہاں پر کچھ لوگ ملے آپ نے دریافت فرمایا تم کون ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہم مسلمان ہیں پھر انہوں نے پوچھا تم کون ہو؟ لوگوں نے بتایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یہ سن کر ایک عورت نے ایک لڑکے کو کجاوے سے نکالا اور عرض کیا کیا اس کا بھی حج ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ہاں اور تجھے ثواب ہوگا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَأَةٍ وَهِيَ فِي خِدْرِهَا مَعَهَا صَبِيٌّ فَقَالَتْ أَلِهَذَا حَجٌّ قَالَ نَعَمْ وَلَكِ أَجْرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک عورت پر سے ہوا اور اس نے پردہ کر رکھا تھا اس کے ساتھ ایک بچہ تھا اس نے دریافت کیا کیا اس بچے کا بھی حج ہوگا آپ نے ارشاد فرمایا ہاں اور اس کا ثواب تجھے ہوگا۔

اَلْوَقْتُ الَّذِیْ خَرَجَ فِیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے کب نکلے

۲۶۵۳- عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِیْنَ مِنْ ذِی الْقَعْدَةِ لَا نُرٰی اِلَّا الْحَجَّ حَتّٰی اِذَا دَنَوْنَا مِنْ مَکَّةَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ یَکُنْ مَعَهٗ هَدْیٌ اِذَا طَافَ بِالْبَیْتِ اَنْ یَّحِلَّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں جب ذی القعدہ کے پانچ دن رہتے تھے تو ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے نکلے جب ہم مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا جانور نہ رکھنے والوں کو طواف کرکے احرام کھولنے کا حکم فرمایا۔

نوٹ: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کے پیش نظر حکم فرمایا کہ حج میں دیر تھی! اور حج سے فارغ ہونے تک احرام باندھے رکھنے میں لوگوں کو تکلیف ہوگی

اَلْمَوَاقِیْتُ

میقاتوں کا بیان

نوٹ: میقات اس مقام کو کہتے ہیں جہاں سے حج وعمرہ کا قصد کرنے والے کو احرام باندھنا ضروری ہے

مدینہ منورہ والوں کا میقات

۲۶۵۴- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِیْنَةِ مِنْ ذِی الْحُلَیْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَبَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَیُهِلُّ اَهْلُ الْیَمَنِ مِنْ یَلَمْلَمَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مدینہ منورہ میں رہنے والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں۔ (یہ مکہ مکرمہ سے دس منزل اور مدینہ منورہ سے چھ میل دور ہے) اہل شام (مکہ سے تین منزل دور مقام) جحفہ سے احرام باندھیں۔ اور اہل نجد (مکہ مکرمہ سے دو منزل کے فاصلے پر واقع مقام) قرن سے احرام باندھیں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ بات سنی کہ حضور سرور کونین صلے اللہ نے ارشاد فرمایا۔ یمن والے حاجی! صاحبان مقام یلملم سے احرام باندھیں یہ مکہ سے دو منزل پر ہے)

مِیْقَاتُ اَهْلِ الشَّامِ

اہل شام کا میقات

۲۶۵۵- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَامَ فِیْ

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ

الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهِلَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ قَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ أَفْقَهْ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

مسجد میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں کس جگہ سے احرام باندھنے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ مدینہ منورہ والے ذو الحلیفہ کے مقام سے احرام باندھیں اور ملک شام والے جحفہ سے اور نجد والے قرن سے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا یمن والے لوگ یلملم سے احرام باندھیں لیکن میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس ارشاد کو نہیں سنا ہے۔

مِيقَاتُ أَهْلِ مِصْرَ

مصر والوں کا میقات

٢٦٥٣ - عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل مدینہ منورہ کے لیے ذو الحلیفہ، شام اور مصر والوں کے لیے جحفہ، عراق والوں کے لیے ذات عرق اور اہل یمن کے لیے یلملم میقات مقرر فرمایا۔

مِيقَاتُ أَهْلِ الْيَمَنِ

اہل یمن کا میقات

٢٦٥٤ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِنَّ فَمَنْ كَانَ أَهْلُهُ دُونَ الْمِيقَاتِ حَيْثُ يُنْشِئُ حَتَّى يَأْتِيَ ذٰلِكَ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ والوں کے لیے ذو الحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن، اہل یمن کے لیے یلملم میقات مقرر فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے میقات ہیں جو یہاں رہتے ہیں یا جو افراد دوسرے مقاموں سے آئیں اور جو لوگ مکہ مکرمہ کے نزدیک اور مقیم ہیں یعنی جس جگہ سے چلیں وہی ان کا میقات ہے، یہاں تک کہ مکہ مکرمہ والوں کا میقات مکہ مکرمہ ہے۔

مِيقَاتُ أَهْلِ نَجْدٍ

اہل نجد کا میقات

٢٦٥٥ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

وَسَلَّمَ قَالَ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَأَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَأَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَذُكِرَ لِي وَلَمْ أَسْمَعْ أَنَّهُ قَالَ وَيُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ۔

کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینہ منورہ والے ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور اہل شام جحفہ سے، نجد والے قرن سے احرام باندھیں اور میں نے نہیں سنا لیکن لوگوں نے بیان کیا کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل یمن مقام یلملم سے احرام باندھیں۔

مِيقَاتُ أَهْلِ الْعِرَاقِ

اہل عراق کا میقات

۲۶۵۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ وَمِصْرَ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْعِرَاقِ ذَاتَ عِرْقٍ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے لوگوں کے لیے مقام ذوالحلیفہ کو میقات مقرر فرمایا اور اہل شام اور مصر والوں کے لیے جحفہ اور عراق والوں کے لیے ذات عرق۔ نجد والوں کے لیے قرن اور اہل یمن کے لیے مقام یلملم کو میقات مقرر فرمایا۔

مَنْ كَانَ أَهْلُهُ دُونَ الْمِيقَاتِ

اندرون میقات رہنے والوں کا میقات

۲۶۶۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ قَالَ هُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِمَّنْ سِوَاهُنَّ لِمَنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَمَنْ كَانَ دُونَ ذٰلِكَ مِنْ حَيْثُ بَدَأَ حَتّٰى يَبْلُغَ ذٰلِكَ أَهْلَ مَكَّةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ کے رہنے والوں کے لیے ذوالحلیفہ، اہل شام کے لیے جحفہ، نجد والوں کے لیے قرن اور یمن والوں کے لیے یلملم کو میقات مقرر فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ یہ ان لوگوں کے میقات ہیں جو وہاں سکونت پذیر ہیں! اور دوسرے مقامات سے ان لوگوں کے لیے جو حج و عمرہ کا ارادہ کر کے آئیں اور جو لوگ ان کے ادھر رہتے ہوں وہ جہاں سے قصد کریں وہیں سے احرام باندھیں یہاں تک کہ مکہ والوں کا بھی یہی حکم ہے کہ وہ مکہ مکرمہ ہی سے احرام باندھیں۔

۲۶۶۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ وَلِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنًا فَهُنَّ لَهُمْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ منورہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ، شام والوں کے لیے جحفہ، یمن والوں کے لیے یلملم، نجد والوں کے لیے قرن کا میقات مقرر

وَلِمَنْ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ أَهْلِهِنَّ مِمَّنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَهُنَّ فَمِنْ أَهْلِهِ حَتَّى أَنَّ أَهْلَ مَكَّةَ يُهِلُّونَ مِنْهَا۔

فرمایا! جو لوگ یہاں تمام پر پہنچیں یا دوسرے مقامات سے یہاں آئیں جن کا ارادہ حج یا عمرہ کا ہو اور جن کے مقامات سے ہنوز کی طرف رہتے ہوں تو اپنے گھر سے احرام باندھیں یہاں تک کہ اہل مکہ، مکہ سے احرام باندھیں۔

نوٹ: حضرت امام ابو حنیفہ کے نزدیک حج یا عمرہ کے علاوہ اگر کسی دوسرے کام سے مکہ کو آئے تو اس کے لیے احرام باندھنا ضروری ہے۔

التَّعْرِيسُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ

مقام ذوالحلیفہ میں رات کو اترنا

٢٦٦٢- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ بَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَيْدَاءَ وَصَلَّى فِي مَسْجِدِهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کو قیام بیداء (یعنی ذوالحلیفہ کے پاس ایک جگہ کا نام ہے) پر فرمایا اور وہاں کی مسجد میں نماز پڑھی۔

٢٦٦٣- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ وَهُوَ فِي الْمُعَرَّسِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ أُتِيَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مقام معرس میں تھے جو ذوالحلیفہ میں ہے (اور یہاں ساری رات ٹھہرے تھے) آپ سے کہا گیا کہ آپ مبارک جگہ پر ہیں۔

٢٦٦٤- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَصَلَّى بِهَا الْبَيْدَاءَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بطحا اور پتھریلی میدان میں اونٹ بٹھایا جو ذوالحلیفہ میں ہے اور وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام بیداء میں نماز پڑھی۔

٢٦٦٥- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْبَيْدَاءِ ثُمَّ رَكِبَ وَصَعِدَ جَبَلَ الْبَيْدَاءِ فَأَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر مقام بیداء میں ادا فرمائی بعد ازاں آپ سوار ہو کر بیداء کے پہاڑ پر چڑھے اور جب آپ نے نماز ظہر پڑھی تو آپ نے لبیک بلند آواز سے فرمایا حج اور عمرے کے ساتھ۔

الْغُسْلُ لِلْإِهْلَالِ

احرام باندھنے کے لیے غسل کرنا

٢٦٦٦- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ أَنَّهَا وَلَدَتْ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ بِالْبَيْدَاءِ فَذَكَرَ

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے بیداء کے مقام پر ان کے بطن مبارک سے محمد بن ابی بکر تولد ہوئے

أَبُو بَكْرٍ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهَا فَلْتَغْتَسِلْ ثُمَّ لْتُهِلَّ ۔

جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس امر کی اطلاع حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو دی! آپ نے ارشاد فرمایا ان سے کہیے کہ وہ غسل کریں اور بعد ازاں لبیک پکاریں لیکن حیض یا نفاس سے احرام نہیں رکتا، طواف میں توقف کے بغیر تمام ارکانِ حج ادا کیے جائیں! جب تک کہ پاک نہ ہو

۲۶۶۷ عَنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّهُ خَرَجَ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ وَمَعَهُ امْرَأَتُهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةُ فَلَمَّا كَانَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَلَدَتْ أَسْمَاءُ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَأَتَى أَبُو بَكْرٍ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَأْمُرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ ثُمَّ تُهِلَّ بِالْحَجِّ وَتَصْنَعَ مَا يَصْنَعُ النَّاسُ إِلَّا أَنَّهَا لَا تَطُوفُ بِالْبَيْتِ ۔

سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کے ارادے سے نکلے آپ کے ساتھ آپ کی زوجہ محترمہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا بھی تھیں! جب یہ ذوالحلیفہ پہنچے تو حضرت اسماءؓ نے محمد بن ابی بکر کو جنم دیا! یہ دیکھ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا! آپ نے فرمایا ان سے کہیے کہ وہ غسل کریں! پھر حج کا احرام باندھیں اور جو ارکانِ حج دوسرے حاجی ادا کریں وہ بھی کریں۔ مگر بیت اللہ شریف کا طواف نہ کریں

غُسْلُ الْمُحْرِمِ

محرم کا غسل

۲۶۶۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ وَالْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّهُمَا اخْتَلَفَا بِالْأَبْوَاءِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَغْسِلُ الْمُحْرِمُ رَأْسَهُ وَقَالَ الْمِسْوَرُ لَا يَغْسِلُ رَأْسَهُ فَأَرْسَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ إِلَى أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَسْأَلُهُ عَنْ ذَلِكَ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ بَيْنَ قَرْنَيِ الْبِئْرِ وَهُوَ مُسْتَتِرٌ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَقُلْتُ أَرْسَلَنِي إِلَيْكَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ أَسْأَلُكَ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس اور مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ابواء پر جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور مسور بن مخرمہ نے اختلاف کیا! ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ جو شخص احرام باندھے ہوئے ہو وہ اپنا سر دھو سکے اور حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے کہا نہ دھوئے ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس مجھے یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا! میں حاضر خدمت ہوا تو آپ کنوئیں کی دو لکڑیوں کے درمیان میں غسل فرما رہے تھے اور کپڑے سے پردہ کیا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کرنے کے بعد کہا کہ مجھے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے آپ کے پاس یہ مسئلہ پوچھنے کے لیے بھیجا ہے۔ کہ

حَتَّى بَدَا لِي يَعْنِي رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ.

حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب احرام باندھا کرتے تو آپ اپنا سر مبارک کس طرح دھوتے؟ انہوں نے اپنے کپڑے پر ہاتھ رکھ کر سر سے ہٹایا یہاں تک سر کھل گیا! بعد ازاں انہوں نے پانی ڈالنے والے ایک شخص سے پانی ڈالنے کا حکم فرمایا۔ پھر اپنا سر مبارک اپنے دونوں ہاتھوں سے ملا۔ اپنے دونوں دست مبارک آگے لائے! اور پیچھے لے گئے اور فرمایا کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے

النَّهْيُ عَنِ الثِّيَابِ الْمَصْبُوغَةِ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ فِي الْإِحْرَامِ

٢٦٢٦ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَلْبَسَ الْمُحْرِمُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِزَعْفَرَانٍ أَوْ وَرْسٍ.

— عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا لِمَنْ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ.

احرام میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے کی ممانعت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے زعفران اور ورس (خوشبودار گھاس) وغیرہ میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے معلوم کیا کہ محرم کیسے کپڑے پہنے: آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ قمیص، ٹوپیاں اور پاجامہ اور عمامہ نہ پہنے اور نہ وہ کپڑا جسے ورس یا زعفران میں رنگا گیا ہو اور نہ موزے مگر جس کو جوتے میسر نہ آئیں تو وہ ٹخنوں کے نیچے تک کاٹ لیں۔

اَلْجُبَّةُ فِي الْإِحْرَامِ

٢٦٢٧ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ قَالَ لَيْتَنِي أَرَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ فَبَيْنَا نَحْنُ بِالْجِعْرَانَةِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ فَأَتَاهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ إِلَيَّ عُمَرُ أَنْ تَعَالَ فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي الْقُبَّةَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ قَدْ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ بِعُمْرَةٍ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَقَالَ

احرام میں جبہ پہننا

سیدنا حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے کہا کاش میں دیکھتا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کیسے نازل ہوتی ہے! ایک دفعہ ہم مقام جعرانہ میں تھے اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ایک خیمہ میں تشریف رکھتے تھے اسی دوران: حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی مجھے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اشارہ فرمایا آؤ۔ میں نے سر خیمہ میں ڈالا ایک شخص احرام باندھے جبہ پہنے ہوئے

يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَقُولُ فِي رَجُلٍ قَدْ أَحْرَمَ فِي جُبَّةٍ إِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغُطُّ لِذَلِكَ فَسُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الرَّجُلُ الَّذِي سَأَلَنِي آنِفًا فَأُتِيَ بِالرَّجُلِ فَقَالَ أَمَّا الْجُبَّةُ فَاخْلَعْهَا وَأَمَّا الطِّيبُ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ أَحْدِثْ إِحْرَامًا. قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ ثُمَّ أَحْدِثْ إِحْرَامًا مَا أَعْلَمُ أَحَدًا قَالَهُ غَيْرَ نُوحِ بْنِ حَبِيبٍ وَلاَ أَحْسَبُهُ مَحْفُوظًا وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ

جبہ پہنے ہوئے تھا اور وہ خوشبو لگائے ہوئے تھا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ایسے شخص کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں جس شخص نے جبہ پہنے ہوئے احرام باندھا ہو۔ آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی آپ اس طرح آواز نکال رہے تھے جیسے سویا ہوا انسان خراٹے بھرتا ہے۔ اتنے میں نزول وحی ختم ہو گئی آپ نے پوچھا وہ شخص کہاں ہے؟ جس نے ابھی ابھی مجھ سے دریافت کیا تھا۔ لوگ اس کو لے کر حاضر خدمت ہوئے آپ نے فرمایا۔ جبہ کو اتار ڈالو اور خوشبو دھو ڈالو پھر نئے سرے سے احرام باندھو

جناب امام نسائی فرماتے ہیں نئے سرے سے احرام باندھنے والا فقرہ جناب نوح ابن حبیب کے علاوہ کسی شخص نے نقل نہیں کیا اور میں اسے محفوظ نہیں سمجھتا۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْقَمِيصِ لِلْمُحْرِمِ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ يَلْبَسُ الْقُمُصَ وَلاَ الْعَمَائِمَ وَلاَ السَّرَاوِيلاَتِ وَلاَ الْبَرَانِسَ وَلاَ الْخِفَافَ إِلاَّ أَحَدٌ لاَ يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلاَ تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلاَ الْوَرْسُ۔

محرم کو قمیص پہننے کی ممانعت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا محرم کون سے کپڑے پہنے آپ نے ارشاد فرمایا محرم کرتہ پہنے نہ عمامہ نہ پائجامہ نہ ٹوپی نہ موزے مگر جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہنے اور انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچا کرے اور وہ کپڑا نہ پہنو جس میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو۔

النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ السَّرَاوِيلِ فِي الإِحْرَامِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا تَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لاَ تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَقَالَ عَمْرٌو مَرَّةً أُخْرَى الْقُمُصَ وَلاَ الْعَمَائِمَ وَلاَ السَّرَاوِيلاَتِ وَلاَ الْخِفَافَ إِلاَّ أَنْ لاَ يَكُونَ لأَحَدِكُمْ نَعْلاَنِ فَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلاَ ثَوْبًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلاَ زَعْفَرَانٌ۔

احرام میں شلوار پہننے کی ممانعت

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم احرام میں کون سے کپڑے پہنیں آپ نے ارشاد فرمایا کرتہ نہ پہنو (اور عمرو نے دوسری مرتبہ فرمایا کرتے) عمامے اور نہ پائجامے اور موزے نہ پہنو البتہ اگر کسی شخص کے پاس جوتی نہ ہو۔ تو وہ موزوں کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کرلے

اور دوسری حدیث میں ہے کہ جس کو پائجامہ نہ ملے وہ پائجامہ پہن لے

الرُّخْصَةُ فِي لُبْسِ السَّرَاوِيلِ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْإِزَارَ

اگر کسی شخص کے پاس تہ بند نہ ہو تو وہ پائجامہ پہن لے

۲۳۴۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ وَهُوَ يَقُولُ السَّرَاوِيلُ لِمَنْ لَا يَجِدُ الْإِزَارَ وَالْخُفَّيْنِ لِمَنْ لَا يَجِدُ النَّعْلَيْنِ لِلْمُحْرِمِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ فرماتے تھے پائجامہ اس شخص کے لیے ہے جس کو تہ بند نہ ملے اور موزے اس شخص کے واسطے ہیں جسے جوتیاں نہ ملیں۔

۲۳۴۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ لَا يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسْ سَرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص کو تہ بند نہ ملے وہ پائجامہ پہنے اور جس شخص کو جوتے نہ ملیں وہ موزے پہن لے۔

النَّهْيُ عَنْ أَنْ تَنْتَقِبَ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ

جو عورت احرام باندھے وہ منہ پر نقاب نہ ڈالے

۲۳۴۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ فِي الْإِحْرَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقَمِيصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کون سے کپڑے احرام میں پہننے کا حکم فرماتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کرتے پائجامے عمامے ٹوپیاں اور موزے احرام میں نہ پہنو۔ اگر کسی شخص کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ موزے پہن لے اور ان کو ٹخنوں سے نیچا کرلے یا ایسا کوئی کپڑا نہ پہنو جس میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو اور جس عورت نے احرام باندھا ہو وہ منہ پر نقاب نہ ڈالے اور دستانے نہ پہنے

النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْبَرَانِسِ فِي الْإِحْرَامِ

احرام میں ٹوپی کی ممانعت

۲۳۴۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کون سے کپڑے احرام میں پہننے کا حکم فرماتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا۔ کرتے پائجامے عمامے

الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَحَدٌ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا شَيْئًا مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَالْوَرْسُ ـ

ٹوپیاں اور موزے احرام میں نہ پہنو۔ اگر کسی شخص کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ انہیں پہن لے اور ان کو انہیں ٹخنوں سے نیچا کرے اور وہ کپڑے نہ پہنو جن میں زعفران یا ورس لگی ہوئی ہو اور جس عورت نے احرام باندھا ہوا ہو وہ نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے!)

٢٦٧٨ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا نَلْبَسُ مِنَ الثِّيَابِ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أَحَدٌ لَيْسَتْ لَهُ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوا مِنَ الثِّيَابِ شَيْئًا مَسَّهُ وَرْسٌ وَلَا زَعْفَرَانٌ ـ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ احرام میں کون سے کپڑے پہننے کا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا: کرتے، پاجامے، عمامے، ٹوپیاں اور موزے احرام میں نہ پہنو۔ اگر کسی شخص کے پاس جوتیاں نہ ہوں تو وہ انہیں پہن لے اور ان کو انہیں ٹخنوں سے نیچا کرے۔ اور وہ کپڑے نہ پہنو جن میں زعفران یا ورس کی لگی ہو اور جس عورت نے احرام باندھا ہوا ہو وہ نقاب ڈالے اور نہ دستانے پہنے)

النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْعِمَامَةِ فِي الْإِحْرَامِ

حالت احرام میں عمامہ باندھنے کی ممانعت

٢٦٧٩ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ مَا نَلْبَسُ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسِ الْقَمِيصَ وَلَا الْعِمَامَةَ وَلَا السَّرَاوِيلَ وَلَا الْبُرْنُسَ وَلَا الْخُفَّيْنِ إِلَّا أَنْ لَا تَجِدَ نَعْلَيْنِ فَإِنْ لَمْ تَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَمَا دُونَ الْكَعْبَيْنِ ـ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضور سرور عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم کو پکار کر عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہم احرام میں کیا پہنیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کرتہ، عمامہ، پاجامہ، ٹوپیاں اور موزے احرام میں نہ پہنے مگر جب جوتیاں نہ ملیں تو انہیں ٹخنوں سے نیچا کرے!

٢٦٨٠ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ مَا نَلْبَسُ إِذَا أَحْرَمْنَا قَالَ لَا تَلْبَسِ الْقُمُصَ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْخِفَافَ إِلَّا أَنْ لَا يَكُونَ نِعَالٌ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ نِعَالٌ فَخُفَّيْنِ دُونَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا ثَوْبًا مَصْبُوغًا بِوَرْسٍ أَوْ زَعْفَرَانٍ أَوْ مَسَّهُ وَرْسٌ أَوْ زَعْفَرَانٌ ـ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضور سرور عالمیان صلے اللہ علیہ وسلم کو پکار کر عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم احرام میں کیا پہنیں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کرتہ، عمامہ، پاجامہ، اور ٹوپیاں اور موزے احرام میں نہ پہنے مگر جب جوتیاں نہ ملیں تو موزے ٹخنوں سے نیچا کرلے بلکہ کپڑا مت پہنو جس میں ورس یا زعفران لگا ہوا ہو۔

النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ الْخُفَّيْنِ فِي الْإِحْرَامِ

احرام میں موزے پہننے کی ممانعت

٢٦٨١ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَلْبَسُوا فِي الْإِحْرَامِ الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ وَلَا الْعَمَائِمَ وَلَا الْبَرَانِسَ وَلَا الْخِفَافَ۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضور علیہ السلام سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا کہ کرتہ، عمامہ، پائجامہ، ٹوپیاں اور موزے احرام میں نہ پہنے مگر جب جوتیاں نہ ملیں تو انہیں ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے۔

الرُّخْصَةُ فِي لُبْسِ الْخُفَّيْنِ فِي الْإِحْرَامِ لِمَنْ لَا يَجِدُ نَعْلَيْنِ

جس شخص کو جوتیاں نہ ملیں اسے موزے پہننے کی اجازت

٢٦٨٢ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَإِذَا لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، جس شخص کو تہبند نہ ملے وہ پائجامہ پہنے اور جب جوتیاں نہ ملیں تو وہ موزے پہنے اور انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے۔

قَطْعُهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ

موزوں کو کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کرنا

٢٦٨٣ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب محرم کو جوتی نہ ملے تو وہ موزے پہن لے اور انہیں کاٹ کر ٹخنوں سے نیچے کر لے۔

النَّهْيُ عَنْ أَنْ تَلْبَسَ الْمُحْرِمَةُ الْقُفَّازَيْنِ

احرام باندھنے والی عورت دستانے نہ پہنے

٢٦٨٤ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَاذَا تَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبَسَ مِنَ — سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمیں احرام کی حالت میں کپڑے پہننے کا حکم دیتے ہیں؟ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

الثِّيَابِ فِي الْإِحْرَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسُوا الْقُمُصَ وَلَا السَّرَاوِيلَاتِ

قمیص، پائجامے اور موزے مت پہنو مگر جس شخص کے جوتے نہ ہوں تو وہ ٹخنوں سے نیچے تک کاٹ لے

نَ وَلَا الْخُفَّانِ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا يَلْبَسُ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْأَةُ الْحَرَامُ وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ۔

پہن لے۔ اور ایسا کپڑا نہ پہنو جس میں زعفران اور ورس لگا ہوا ہو اور احرام والی عورت نہ نقاب اوڑھے اور نہ ہی دستانے پہنے۔

اَلتَّلْبِيدُ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

احرام کے دوران بالوں کو جمالینا

۲۶۸۵ عَنْ حَفْصَةَ قَالَتْ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوْا وَلَمْ تَحِلَّ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّيْ لَبَّدْتُ رَأْسِيْ وَقَلَّدْتُ هَدْيِيْ فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَحِلَّ مِنَ الْحَجِّ۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ انہوں نے احرام کھول ڈالا ہے حالانکہ آپ نے عمرے کا احرام نہیں کھولا! آپ نے ارشاد فرمایا! میں نے بالوں کو جمایا اور قربانی کی تقلید کی! جب تک میں حج نہ کر لوں میں احرام نہ کھولوں گا۔

نوٹ: تقلید (قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ ڈالنا) ہدی کی یا قربانی کی تقلید یہ ہے کہ اس کے گلے میں ہار ڈال دیتے ہیں تاکہ لوگوں کو پہچان ہو کہ یہ ہدی کا جانور ہے! اور یہ جانور مکے میں ذبح کرنے کے لیے جاتا ہے! اور اس سے کوئی شخص تعرض نہیں کرتا!

۲۶۸۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يُهِلُّ مُلَبِّدًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا! آپ لبیک پکارتے تھے اور آپ نے بالوں کو جمایا ہوا تھا!

إِبَاحَةُ الطِّيْبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا مباح ہے

۲۶۸۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهٖ حِيْنَ أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ وَعِنْدَ إِحْلَالِهٖ قَبْلَ أَنْ يُحِلَّ بِيَدَيَّ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے اور کھولتے وقت میں نے اپنے ہاتھوں سے خوشبو لگائی!

۲۶۸۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهٖ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَلِحِلِّهٖ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ احرام سے پہلے میں نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو احرام کے لیے اور احرام کھولتے وقت طواف سے قبل خوشبو لگائی!

۲۶۸۹

۲۶۹۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْرَامِهٖ حِيْنَ أَحْرَمَ وَلِحِلِّهٖ بَعْدَ مَا رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا تو میں نے اس سے پہلے اور احرام کھولتے وقت جب آپ جمرہ عقبیٰ کی رمی سے فارغ ہوئے تو آپ کو طواف سے قبل خوشبو لگائی۔

اور بلاشبہ جہاں کہیں بھی ... ایک عمدہ قسم کی ہے:

۲۷۴۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِإِحْلَالِهِ وَطَيَّبْتُهُ لِإِحْرَامِهِ طِيْبًا لَا يُشْبِهُ طِيْبَكُمْ هٰذَا تَعْنِي لَيْسَ لَهُ بَقَاءٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام باندھتے اور کھولتے وقت خوشبو لگاتی! مگر وہ تمہاری خوشبو کی طرح خوشبو نہ تھی بلکہ بہت جلد زائل ہو جاتی تھی

۲۷۴۲ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ بِأَيِّ شَيْءٍ طَيَّبْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ بِأَطْيَبِ الطِّيْبِ عِنْدَ حُرْمِهِ وَحِلِّهِ۔

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا آپ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کون سی خوشبو لگائی آپ نے فرمایا احرام باندھتے اور کھولتے وقت عمدہ خوشبو

۲۷۴۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ إِحْرَامِهِ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے احرام باندھتے اور کھولتے وقت آپ کو عمدہ حسین خوشبو لگائی!

۲۷۴۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا أَجِدُ لِحُرْمِهِ وَلِحِلِّهِ وَحِيْنَ يُرِيْدُ أَنْ يَزُوْرَ بِالْبَيْتِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھتے، کھولتے اور طواف کا ارادہ فرماتے تو میں آپ کو بہترین! خوشبو لگاتی:

۲۷۴۵ عَنْ عَائِشَةَ طَيَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ وَيَوْمَ النَّحْرِ قَبْلَ أَنْ يَطُوْفَ بِالْبَيْتِ بِطِيْبٍ فِيْهِ مِسْكٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو احرام سے قبل اور دسویں تاریخ کو زیارت کعبہ کے طواف سے قبل خوشبو لگائی جس میں مشک تھی!

۲۷۴۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيْصِ الطِّيْبِ فِي رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ قَالَ أَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ فِي حَدِيْثِهِ وَبِيْصِ طِيْبِ الْمِسْكِ فِي رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ گویا کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک میں حالت احرام میں خوشبو کی چمک کو دیکھ رہی ہوں۔ احمد بن نصر کی روایت میں ہے کہ گویا میں مشک کی خوشبو کی چمک کو آپ کے سر مبارک میں اب بھی دیکھ رہی ہوں!

۲۷۴۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ يُرَى وَبِيْصُ الطِّيْبِ فِي مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے اور خوشبو کی چمک آپ کی مانگ سے معلوم ہوتی!

مَوْضِعُ الطِّيْبِ

خوشبو کا مقام

۲۶۹۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے اور خوشبو کی چمک آپ کی مانگ سے معلوم ہوتی

۲۶۹۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي أُصُولِ شَعْرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حالت احرام اور خوشبو کی چمک آپ کی مانگ سے معلوم ہوتی

۲۷۰۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے اور خوشبو کی چمک آپ کی مانگ سے معلوم ہوتی۔

۲۷۰۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم حالت احرام میں ہوتے اور خوشبو کی چمک آپ کی مانگ سے معلوم ہوتی

۲۷۰۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُهِلُّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ گویا میں دیکھ رہی ہوں یا میں نے دیکھی خوشبو کی چمک حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی جڑوں میں یا مانگوں میں اور آپ حالت احرام میں بلند آواز سے لبیک پکارتے تھے۔

۲۷۰۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ ادَّهَنَ بِأَطْيَبِ مَا يَجِدُهُ حَتَّى أَرَى وَبِيصَهُ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب احرام کا ارادہ فرماتے۔ تو آپ خوشبو دار عطر لگاتے تھے یہاں تک کہ میں اس کی چمک آپ کے سر مبارک اور داڑھی میں دیکھتی

۲۷۰۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَطْيَبِ مَا كُنْتُ أَجِدُ مِنَ الطِّيبِ حَتَّى أَرَى وَبِيصَ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ قَبْلَ أَنْ يُحْرِمَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے جو عمدہ ترین خوشبو ملتی میں وہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو لگاتی یہاں تک کہ احرام باندھنے سے قبل میں آپ کے سر مبارک اور داڑھی میں اس کی چمک دیکھتی

۲۷۰۰ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ وَبِيصَ الطِّيبِ فِي مَفَارِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے تین دن کے بعد بھی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگوں میں خوشبو کی چمک دیکھی۔

۲۷۰۱ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَرَى وَبِيصَ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں تین دن کے بعد بھی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مانگوں میں خوشبو کی چمک دیکھتی۔

۲۷۰۲ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الطِّيبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ فَقَالَ لَأَنْ أَطَّلِيَ بِالْقَطِرَانِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ ذَلِكَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِعَائِشَةَ فَقَالَتْ يَرْحَمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ لَقَدْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَطُوفُ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ يَنْضَخُ طِيبًا۔

محمد بن المنتشر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر میں قطران مل لوں تو یہ خوشبو لگانے سے بہتر ہے۔ اس کے بعد یہ بات جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ابو عبدالرحمن پر رحم فرمائے (یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما پر کیونکہ آپ بھول گئے ہیں) میں خود حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی، آپ ساری عورتوں کے پاس سے ہو کر واپس تشریف لاتے۔ پھر صبح ہوتی اور خوشبو آپ سے پھوٹ پھوٹ کر نکلتی اور آپ صبح کے وقت احرام باندھتے۔

۲۷۰۳ - عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ لَأَنْ أُصْبِحَ مُطَّلِيًا بِقَطِرَانٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُصْبِحَ مُحْرِمًا أَنْضَخُ طِيبًا فَدَخَلْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَأَخْبَرْتُهَا بِقَوْلِهِ فَقَالَتْ طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ فِي نِسَائِهِ ثُمَّ أَصْبَحَ مُحْرِمًا۔

محمد بن المنتشر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا احرام باندھتے وقت خوشبو لگانا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر میں قطران مل لوں تو یہ خوشبو لگانے سے بہتر ہے۔ اس کے بعد یہ بات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بیان کی گئی، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ عبدالرحمن پر رحم فرماتے (یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما پر کیونکہ آپ بھول گئے) میں خود حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتی، آپ ساری عورتوں کے پاس سے ہو کر واپس تشریف لاتے۔ پھر صبح ہوتی اور خوشبو آپ سے پھوٹ پھوٹ کر نکلتی اور آپ صبح کے وقت احرام باندھتے)

اَلزَّعْفَرَانُ لِلْمُحْرِمِ

محرم کا زعفران لگانا

۲۷۰۴ - عَنْ أَنَسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔

کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کو (حالتِ احرام میں) زعفران لگانے سے منع فرمایا!

۲۷۰۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُتَزَعْفِرِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کو (احرام میں) زعفران لگانے سے منع فرمایا!

۲۷۰۸ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّزَعْفُرِ قَالَ حَمَّادٌ يَعْنِي لِلرِّجَالِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کو (احرام میں) زعفران لگانے سے منع فرمایا!

اَلْخَلُوْقُ لِلْمُحْرِمِ

اگر محرم کو خوشبو لگی ہوئی ہو تو کیا کرے

۲۷۰۹ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَعَلَيْهِ مُقَطَّعَاتٌ وَهُوَ مُتَضَمِّخٌ بِخَلُوقٍ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَمَا أَصْنَعُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجَّتِكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ۔

سیدنا حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے احرام باندھا ہوا تھا، لیکن وہ سلے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے تھا، اور خوشبو لگائے ہوئے تھا! اس شخص نے پوچھا کہ میں نے عمرے کی نیت کی ہے لہٰذا اب کیا کروں، آپ نے ارشاد فرمایا جو کچھ تم حج میں کرتے ہو وہ عمرے میں بھی کرو (یعنی عمرے کے احرام میں بھی ان چیزوں سے پرہیز کرو جن سے حج میں بچتے ہو)

۲۷۱۰ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ وَهُوَ بِالْجِعْرَانَةِ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَهُوَ مُصَفِّرٌ لِحْيَتَهُ وَرَأْسَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَحْرَمْتُ بِعُمْرَةٍ وَأَنَا كَمَا تَرَى فَقَالَ انْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاغْسِلْ عَنْكَ الصُّفْرَةَ وَمَا كُنْتَ صَانِعًا فِي حَجَّتِكَ فَاصْنَعْهُ فِي عُمْرَتِكَ۔

سیدنا حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ مقام جعرانہ میں تھے وہ جبہ پہنے ہوئے تھا، اور اس کی داڑھی اور سر زعفران سے زرد تھا! اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے عمرے کا احرام باندھا اور میری حالت کو تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں! آپ نے فرمایا! جبہ اتار دو اور زردی دھو ڈالو اور جو کچھ حج میں کرتے ہو وہ عمرے میں بھی کرو

اَلْكُحْلُ لِلْمُحْرِمِ

محرم شخص کا سرمہ لگانا کیسا ہے

۲۷۱۱ عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

اللہ علیہ وسلم فی المحرم إذا اشتکی عینیہ أن یضمدھا بالصبر۔

ف: صبر ایلوا کو کہتے ہیں

حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی کے سر یا آنکھوں میں بیماری ہو تو ایلوے کا لیپ کر لے۔

الکراھیۃ فی الثیاب المصبغۃ للمحرم

محرم کو رنگین کپڑے پہننا مکروہ ہے

۳۰۷۴ عن جعفر بن محمد قال حدثنی أبی قال أتینا جابرا فسألناہ عن حجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحدثنی أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو استقبلت من أمری ما استدبرت لم أسق الھدی وجعلتھا عمرۃ فمن لم یکن معہ ھدی فلیحلل ولیجعلھا عمرۃ وقدم علی من الیمن بھدی وساق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ ھدیا وإذا فاطمۃ قد لبست ثیابا صبیغا واکتحلت قال فانطلقت محرشا أستفتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ إن فاطمۃ لبست ثیابا صبیغا واکتحلت وقالت أمرنی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال صدقت صدقت صدقت أنا أمرتھا۔

جناب حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ نے اپنے والد امام محمد باقر سے سنا انہوں نے فرمایا کہ ہم جابر بن عبد اللہ انصاری کے پاس آئے اور ان سے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے بتایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب آپ مکہ کو پہنچے کہ اگر اب پیش آنے والا واقعہ اس سے قبل پیش آتا تو میں اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا اور عمرہ کر دیتا یعنی حج کو بدل کر عمرہ کر دیتا اور طواف و سعی کرنے کے بعد احرام کھول ڈالتا۔ اب جس شخص کے پاس ہدی نہ ہو وہ احرام کھول دے اور اس کو عمرہ کر دے۔ بعد ازاں ایام حج میں حج کا احرام باندھے۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ہدی لے کر یمن سے تشریف لائے اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے ہدی لے کر گئے تھے۔ اچانک حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے رنگین کپڑے پہنے اور سرمہ لگایا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس امر کی اطلاع کے لیے حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھئے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے رنگین کپڑے پہنے اور سرمہ لگایا اور فرماتی ہیں کہ مجھے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔ انہوں نے سچ کہا: (تین دفعہ) میں نے ان کو حکم فرمایا

نوٹ: اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ محرم کو رنگین کپڑے پہننا منع ہے ورنہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کیوں شکایت کرنے تشریف لے جاتے۔ بعض علماء کے نزدیک وہ رنگ منع ہے جس میں خوشبو ہو

تَخْمِيرُ الْمُحْرِمِ وَجْهَهُ وَرَأْسَهُ

محرم کا سر اور منہ ڈھانپنا درست نہیں

۲۷۱۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا وَقَصَهُ بَعِيرُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ خَارِجًا رَأْسُهُ وَوَجْهُهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص اپنے اونٹ سے گرا اور اونٹ نے اسے مار ڈالا تب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور دو کپڑوں میں کفن دو اس کا سر اور منہ باہر رکھو کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا!

نوٹ: آپ نے اس کا سر اور منہ کھلا رکھنے کا حکم فرمایا کیونکہ متوفی حالت احرام میں تھا۔ واصل ان کا حق ہوگئے

۲۷۱۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَاتَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثِيَابِهٖ وَلَا تُخَمِّرُوا وَجْهَهُ وَرَأْسَهُ فَاِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص فوت ہو گیا تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو اور اسے اپنے کپڑوں کا کفن دو اور اس کا منہ اور سر نہ چھپاؤ کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک پکارتے ہوئے اٹھے گا۔

اَلْاِفْرَادُ

افراد کا بیان

افراد کا مطلب ہے صرف حج کی نیت سے احرام باندھنا۔ اگر حج اور عمرے دونوں کی نیت ایک ساتھ کی جائے تو وہ قران ہے اور اگر صرف عمرے کی نیت سے احرام باندھے پھر مکہ مکرمہ جا کر عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول دے اور حج کے ایام میں حج کرے تو وہ تمتع ہے

۲۷۱۸ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا

۲۷۱۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری

۲۷۲۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِحَجٍّ فَلْيُهِلَّ وَمَنْ شَاءَ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهِلَّ بِعُمْرَةٍ۔

ہو گئے ہیں۔ کہ ذی الحجہ کے چاند پر ہم حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے تو حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس کا جی چاہے وہ حج کا احرام باندھے اور جس شخص کا جی چاہے وہ عمرے کا احرام باندھے

ــــ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرٰى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور آپ محض حج کے ہی ارادہ سے نکلے تھے

اَلْقِرَانُ

قران کا بیان

۲۷۲۳ـ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ كُنْتُ أَعْرَابِيًّا نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمْتُ فَكُنْتُ حَرِيْصًا عَلَى الْجِهَادِ فَوَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَأَتَيْتُ رَجُلًا مِنْ عَشِيْرَتِي يُقَالُ لَهُ هُرَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ اجْمَعْهُمَا ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَأَهْلَلْتُ بِهِمَا فَلَمَّا أَتَيْنَا الْعُذَيْبَ لَقِيَنِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ وَأَنَا أُهِلُّ بِهِمَا فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا هٰذَا بِأَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهِ فَأَتَيْتُ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ إِنِّي أَسْلَمْتُ وَأَنَا حَرِيْصٌ عَلَى الْجِهَادِ وَإِنِّي وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَأَتَيْتُ هُرَيْمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ يَا هَنَاهُ إِنِّي وَجَدْتُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ مَكْتُوْبَيْنِ عَلَيَّ فَقَالَ اجْمَعْهُمَا ثُمَّ اذْبَحْ مَا اسْتَيْسَرَ مِنَ الْهَدْيِ فَأَهْلَلْتُ بِهِمَا فَلَمَّا أَتَيْنَا الْعُذَيْبَ لَقِيَنِي سَلْمَانُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَزَيْدُ بْنُ صُوْحَانَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ مَا هٰذَا بِأَفْقَهَ مِنْ بَعِيْرِهِ فَقَالَ

سیدنا حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ صبی ابن معبد نے بتایا کہ میں ایک دیہاتی نصرانی تھا پس میں مسلمان ہو گیا۔ اور مجھے جہاد کی بہت خواہش تھی۔ لیکن مجھ پر حج اور عمرہ فرض ہو گئے۔ میں اپنے قبیلہ کے ایک شخص جس کا نام ہریم ابن عبد اللہ تھا کے پاس آیا! میں نے اس سے دریافت کیا! اس نے کہا دونوں ایک ساتھ کر لو اور جو قربانی کا جانور ہو سکے ذبح کیجیے! میں نے دونوں کا احرام اکٹھا باندھا (یعنی قران کیا) جب ہم مقام عذیب پہنچے تو وہاں ہم سلمان ابن ربیعہ اور زید ابن صوحان سے ملے اور میں ان دونوں کے ساتھ لبیک لبیک پکارتا تھا (یعنی لبیک بحج وعمرہ کہتا تھا) ایک نے دوسرے شخص سے کہا کہ یہ اپنے اونٹ سے زیادہ بے سمجھ ہے یہ سن کر میں جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور عرض کیا اے امیر المومنین میں مسلمان ہوا اور مجھے جہاد کا بڑا شوق تھا: لیکن جب میں نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ مجھ پر حج اور عمرہ فرض ہیں! میں ہریم ابن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا! اور ان سے کہا کہ اے فلاں! مجھ پر حج اور عمرہ دونوں فرض ہیں! آپ نے فرمایا! دونوں کو ایک وقت کر لیجیے اور جو قربانی میسر ہو اسے ذبح کر دو! میں نے دونوں کا احرام باندھا جب میں مقام عذیب پر پہنچا تو وہاں پر

عُمَرُ هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

میری ملاقات سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان سے ہوئی! تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا اس شخص کو اپنے اونٹ سے زیادہ بہکا ہوا نہیں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا! تمہیں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت بتائی گئی۔

۲۷۲۳ عَنْ شَقِيقٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الصُّبَيُّ فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ فَأَتَيْتُ عُمَرَ فَقَصَصْتُ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ إِلَّا قَوْلَهُ يَا هَنَاهُ۔

شقیق سے روایت ہے کہ صبی نے خبر دی پھر اسی طرح بیان کیا کہ میں حضرت عمر کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے تمام بیان کیا علاوہ یا ہناہ کہنے کے!

نوٹ: سنت یعنی قران حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور جو کچھ آپ نے کیا ہے وہی بہتر ہے!

۲۷۲۴ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ يُقَالُ لَهُ شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ أَبُو وَائِلٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَغْلِبَ يُقَالُ لَهُ الصُّبَيُّ بْنُ مَعْبَدٍ وَكَانَ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ فَأَقْبَلَ فِي أَوَّلِ مَا حَجَّ فَلَبَّى بِحَجٍّ وَعُمْرَةٍ جَمِيعًا فَهُوَ كَذَلِكَ يُلَبِّي بِهِمَا جَمِيعًا فَمَرَّ عَلَى سَلْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَزَيْدِ بْنِ صُوحَانَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لَأَنْتَ أَضَلُّ مِنْ جَمَلِكَ هَذَا فَقَالَ الصُّبَيُّ فَلَمْ يَزَلْ فِي نَفْسِي حَتَّى لَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ هُدِيتَ لِسُنَّةِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَقِيقٌ فَكُنْتُ أَخْتَلِفُ أَنَا وَمَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ إِلَى الصُّبَيِّ بْنِ مَعْبَدٍ نَسْتَذْكِرُهُ فَلَقَدْ اخْتَلَفْنَا إِلَيْهِ مِرَارًا أَنَا وَمَسْرُوقُ بْنُ الْأَجْدَعِ۔

ایک عراقی شخص جنہیں شقیق بن سلمہ ابو وائل کہا جاتا ہے روایت فرماتے ہیں کہ صبی بن معبد نامی ایک شخص جن کا تعلق بنی تغلب سے تھا عیسائیت سے اسلام میں داخل ہوا اور سب سے پہلا حج جو اس نے کیا اس میں حج و عمرہ دونوں کیلئے اکٹھا تلبیہ کہا یہاں تک سلمان بن ربیعہ اور زید بن صوحان کے قریب سے گزرا تو ان میں سے ایک نے صبی کو کہا کہ تم تو اپنے اونٹ سے زیادہ بے عقل ہو کہتے ہیں یہ بات میرے دل میں رہی حتیٰ کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملاقات ہوئی میں نے ان سے تذکرہ کیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا بے شک تجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی ہدایت کی گئی! شقیق نے کہا کہ میں اور مسروق بن اجدع یاد کرنے کے لیے صبی بن معبد کے پاس جایا کرتے تھے میں اور مسروق بن اجدع کئی بار ان کے پاس گئے۔

۲۷۲۵ عَنْ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُثْمَانَ فَسَمِعَ عَلِيًّا يُلَبِّي بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ فَقَالَ أَلَمْ تَكُنْ تُنْهَى عَنْ هَذَا قَالَ بَلَى وَلَكِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِهِمَا جَمِيعًا فَلَمْ أَدَعْ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِقَوْلِكَ۔

مروان بن حکم سے مروی ہے کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا! آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو عمرہ اور حج کا لبیک کہتے ہوئے سنا یعنی قران کیا تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا آپ کو اس سے منع نہیں کیا گیا؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا بے شک! تم اس سے منع کرتے ہو لیکن میں نے حضور سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو حج اور عمرہ کا ایک ساتھ تلبیہ

کرتے ہوئے سنا تو میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو تمہاری بات کے سامنے نہیں چھوڑ سکتا۔

ف

لوٹ: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ خلفاء راشدین میں سے ہیں اور آپ اس وقت امیر المومنین تھے۔ ان کی اطاعت کرنے اور ان کے طریقے پر چلنے کا حکم خود حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے مگر چونکہ قران حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تھی اور جناب عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اولیٰ اور افضل کو اس سے منع فرمایا لہٰذا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان کے ارشاد پر عمل نہ کیا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ پر عمل کیا۔ تاہم اجتہاد کی۔

٢٧٢٦ عَنْ مَرْوَانَ أَنَّ عُثْمَانَ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ وَأَنْ يَجْمَعَ الرَّجُلُ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَقَالَ عَلِيٌّ لَبَّيْكَ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ مَعًا فَقَالَ عُثْمَانُ أَتَفْعَلُهَا وَأَنَا أَنْهَى عَنْهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَمْ أَكُنْ لِأَدَعَ سُنَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ۔

مروان سے مروی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے تمتع اور قران سے منع فرمایا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا لبیک بحجۃ وعمرۃ یعنی انہوں نے احرام باندھا حج اور عمرہ سے ایک ساتھ شروع کرتا ہوں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بتایا آپ ایسے کرتے ہیں اور میں اس سے منع کرتا ہوں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کو کسی شخص کے قول کے مقابلے میں چھوڑنے کے لیے تیار نہیں۔

٢٧٢٧ أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بِهٰذَا الْإِسْنَادِ مِثْلَهُ۔

ہمیں اسحق بن ابراہیم نے خبر دی، کہا ہمیں نضر نے اطلاع دی شعبہ سے پھر انہیں اسناد سے اسی طرح بیان کیا۔

٢٧٢٨ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حِينَ أَمَّرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْيَمَنِ فَلَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلِيٌّ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ كَيْفَ صَنَعْتَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِكَ قَالَ فَإِنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ قَالَ وَقَالَ لِأَصْحَابِهٖ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ لَفَعَلْتُ كَمَا فَعَلْتُمْ وَلٰكِنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ وَقَرَنْتُ۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنایا تو میں آپ کے ساتھ تھا۔ حضرت علی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے حضور نے پوچھا تم نے کس چیز کے لیے احرام باندھا ہے؟ میں نے کہا ایسے احرام کی نیت کی ہے جیسی کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں تو قران کا احرام باندھ چکا ہوں۔ بعدہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا اگر مجھے پہلے یہ معلوم ہوتا کہ احرام کھولنا تم پر شاق گزرے گا تو میں نے احرام کھول دیا ہوتا اور تمہاری طرح ہدی ساتھ نہ لاتا اور تمہاری طرح کرتا۔ لیکن میں ہدی ساتھ لایا ہوں اور میں نے قران کیا ہے اب جب تک قربانی سے فارغ نہ ہوں احرام نہیں کھول سکتا۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ جَمَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ تُوُفِّيَ قَبْلَ أَنْ يَنْهَى عَنْهَا وَقَبْلَ أَنْ يَنْزِلَ الْقُرْآنُ بِتَحْرِيمِهِ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کو جمع کیا بعد ازاں آپ کا وصال شریف ہوا آپ نے اس سے منع نہیں فرمایا اور نہ ہی قرآن حکیم میں اس کی حرمت نازل ہوئی۔

عَنْ عِمْرَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ فِيهَا كِتَابٌ وَلَمْ يَنْهَ عَنْهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيهِمَا رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ۔

سیدنا حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے حج اور عمرے کو ایک ساتھ کیا اور قرآن مجید میں اس کا حکم نازل نہ ہوا تھا نہ ہی حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا لیکن ایک شخص نے اپنی عقل اور مرضی سے اس میں کہہ دیا!

فائدہ ایک شخص سے مراد جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ہیں: آپ قران یا تمتع سے منع فرماتے، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح منع فرماتے لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کے منع کرنے کی طرف توجہ نہیں دی اور ایک قول کے مطابق آپ نے اپنے اس قول سے رجوع فرما لیا: جیسے اوپر عرض کیا گیا جیسے پہلے حدیث شریف گزر چکی کہ جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے صبی بن معبد کو قران سنت فرمایا۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قران کیا

عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِهِمَا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا آپ حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ لبیک پکارتے تھے۔

عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي بِالْعُمْرَةِ وَالْحَجِّ جَمِيعًا فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ ابْنَ عُمَرَ يُلَبِّي بِالْحَجِّ وَحْدَهُ فَلَقِيتُ أَنَسًا فَحَدَّثْتُهُ بِقَوْلِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ أَنَسٌ مَا تَعُدُّونَنَا إِلَّا صِبْيَانًا

سیدنا حضرت بکر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم حج اور عمرہ دونوں کے ساتھ لبیک ارشاد فرماتے تھے میں نے یہ بات ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کی کہ آپ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے صرف حج کے ساتھ لبیک ارشاد فرمائی میں

سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا مَعًا۔

اَلتَّمَتُّعُ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَأَهْدَى وَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَبَدَأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ وَلْيُهْدِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ فَطَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ وَاسْتَلَمَ الرُّكْنَ أَوَّلَ شَيْءٍ ثُمَّ خَبَّ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ وَمَشَى أَرْبَعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ رَكَعَ حِينَ قَضَى طَوَافَهُ بِالْبَيْتِ فَصَلَّى عِنْدَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَانْصَرَفَ فَأَتَى الصَّفَا فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعَةَ أَطْوَافٍ ثُمَّ لَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى قَضَى حَجَّهُ وَنَحَرَ

نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما ایسے ارشاد فرماتے ہیں! آپ نے فرمایا کہ تم لوگ ہمیں بچہ سمجھتے ہو! میں نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا لبیک عمرۃ وحجاً یعنی آپ لبیک عمرہ و حج ایک ساتھ ارشاد فرماتے۔

تمتع کا بیان

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر تمتع کیا یعنی پہلے آپ نے عمرہ کیا اس کے بعد حج فرمایا لیکن آپ نے ہدی (قربانی ارسال فرمائی) بلکہ اسے مقام ذوالحلیفہ کی طرف اپنے ساتھ لے گئے۔ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے عمرے کا احرام باندھا پھر حج کا احرام باندھا لیکن بعض اپنے ساتھ قربانی کے جانور لے گئے اور بعض نہیں لے گئے۔ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے لوگوں سے فرمایا: تم میں سے جو شخص قربانی کا جانور لایا ہے وہ جب تک حج پورا نہ کر لے احرام نہ کھولے۔ اور جو شخص قربانی کا جانور نہیں لایا تو وہ خانہ کعبہ کا طواف کرے اور صفا اور مروہ کی سعی کرے اس کے بعد حلال ہو جائے اور احرام کھول ڈالے اس کے بعد دوبارہ حج کا احرام باندھے اور قربانی کرے اور جو شخص قربانی کا جانور نہ پا سکے وہ حج کے دنوں میں تین روزے رکھے اور سات اپنے گھر پہنچ کر رکھے۔ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے سب سے پہلے طواف فرمایا اور حجر اسود کو بوسہ دیا۔ آپ دوڑ کر پہلے تین چکر لگائے اور باقی چار چکر چل کر پورے کیے۔ جب طواف سے فارغ ہو گئے تو مقام ابراہیم کے نزدیک دو رکعتیں ادا کیں اس کے بعد سلام پھیرا اور وہاں سے فارغ ہو کر صفا مروہ کے درمیان سات چکر لگائے اور ان چیزوں کو استعمال نہ کیا جن کا استعمال احرام میں درست اور جائز نہیں ہے یعنی احرام نہیں کھولا یہاں تک کہ آپ نے حج ادا فرمایا اور یوم نحر

هَدْيَهُ يَوْمَ النَّحْرِ وَأَفَاضَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ وَفَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهْدَى وَسَاقَ الْهَدْيَ مِنَ النَّاسِ۔

دسویں ذوالحجہ کو قربانی کا جانور ذبح کیا اور آپ منٰی سے واپس ہو کر تشریف لائے بیت اللہ کا طواف کیا بعد ازاں جن سے احرام میں پرہیز کرتے تھے آپ نے ان سب چیزوں کو حلال کر لیں (یعنی خوشبو اور صحبت وغیرہ) اور جو لوگ اپنے ساتھ قربانی کے جانور لے کر گئے تھے انہوں نے ایسے ہی کیا جیسے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا!

٣٢٣۔ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ حَجَّ عَلِيٌّ وَعُثْمَانُ فَلَمَّا كُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ نَهَى عُثْمَانُ عَنِ التَّمَتُّعِ فَقَالَ عَلِيٌّ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ قَدِ ارْتَحَلَ فَارْتَحِلُوا فَلَبَّى عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ بِالْعُمْرَةِ فَلَمْ يَنْهَهُمْ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلِيٌّ أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَنْهَى عَنِ التَّمَتُّعِ قَالَ بَلَى قَالَ لَهُ عَلِيٌّ أَلَمْ تَسْمَعْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ تَمَتَّعَ قَالَ بَلَى۔

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کیا جب ہم راستے میں تھے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تمتع کرنے سے منع فرمایا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ یہاں تشریف لے جائیں! تب تم چلو! اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور آپ کے ساتھیوں نے لبیک کہتے ہوئے تمتع کیا! حضرت عثمان غنی نے انہیں منع نہیں فرمایا حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا! مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ تمتع سے منع فرماتے ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جواب دیا ہاں! حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے نہیں سنا! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع فرمایا! انہوں نے کہا! ہاں

٣٢٤۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ لَا يَصْنَعُ ذَلِكَ إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمْرَ اللَّهِ قَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ الضَّحَّاكُ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَهَى عَنْ ذَلِكَ قَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ۔

سیدنا حضرت محمد بن عبداللہ بن الحارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہما کو اس سال جس سال معاویہ بن ابی سفیان نے حج کیا ارشاد فرماتے سنا آپ تمتع کا ذکر فرماتے تھے (یعنی عمرے کے بعد حج کرنے کا) حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ نے فرمایا! یہ وہ شخص کرے گا جسے اللہ کا حکم معلوم نہیں! حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا! اے بھتیجے آپ نے اچھا نہیں کہا ضحاک نے فرمایا کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تمتع سے منع فرماتے تھے! سعد رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے بھی حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کیا

٢٧٣٨ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّهٗ کَانَ یُفْتِیْ بِالْمُتْعَةِ فَقَالَ رَجُلٌ رُوَیْدَكَ بِبَعْضِ فُتْیَاكَ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِیْ مَا اَحْدَثَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی النُّسُكِ بَعْدَكَ حَتّٰی لَقِیْتُهٗ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ عُمَرُ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَهٗ وَلٰكِنْ كَرِهْتُ اَنْ یَّظَلُّوْا مُعَرِّسِیْنَ بِهِنَّ فِی الْاَرَاكِ ثُمَّ یَرُوْحُوْا بِالْحَجِّ تَقْطُرُ رُءُوْسُهُمْ۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ تمتع کا فتویٰ دیتے تھے ایک شخص نے کہا ذرا ٹھہریے اس لیے کہ آپ کو معلوم نہیں امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے نیا حکم تمہارے بعد کونسا دیا ہے جب تک تم ان سے نہ ملو ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری آپ سے ملاقات ہوئی اور ان سے میں نے دریافت کیا انہوں نے بتایا! کہ مجھے معلوم ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا ہے لیکن مجھے برا معلوم ہوا کہ لوگ رات کو ایک درخت اراک کے پیچھے بیویوں کے ساتھ رہیں اور صبح کے وقت حج کرنے جائیں اس حال میں کہ غسل جنابت کرنے کی وجہ سے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہو۔

٢٧٣٩ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ یَقُوْلُ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُتْعَةِ وَاِنَّهَا لَفِیْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَقَدْ فَعَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعْنِی الْعُمْرَةَ فِی الْحَجِّ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا خدا کی قسم میں تمہیں تمتع سے منع کرتا ہوں حالانکہ تمتع اللہ کی کتاب میں موجود ہے اور خود حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے۔ یعنی عمرہ اور حج

٢٧٤٠ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ مُعَاوِیَةُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَعَلِمْتَ اَنِّیْ قَدْ قَصَّرْتُ مِنْ رَاْسِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ قَالَ لَا یَقُوْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذَا مُعَاوِیَةُ یَنْهَی النَّاسَ عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَدْ تَمَتَّعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا آپ جانتے ہیں کہ میں نے مروہ کے قریب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حجامت بنائی انہوں نے فرمایا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ کہیں کہ جناب معاویہ رضی اللہ عنہ لوگوں کو تمتع سے منع فرماتے ہیں حالانکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے خود تمتع کیا ہے

نوٹ! سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی یہ دلیل بھول چوک پر مبنی ہے کیونکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع فرمایا تھا کیونکہ آپ قربانی اپنے ہمراہ لائے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ عمرہ کرکے احرام نہ کھولا اور بال نہ ترشوائے تھے کیونکہ وہ لوگ جو قربانی ساتھ نہ لائے تھے انہیں آپ نے احرام کھولنے کا حکم صادر فرمایا اور ارشاد فرمایا اگر مجھے اس سے قبل یہ معلوم ہوتا جو اب ہوا تو قربانی کا جانور ساتھ نہ لاتا، جیسے کہ بعض دوسری روایات میں ہے۔

٢٧٤١ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَدِمْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا اَهْلَلْتَ قُلْتُ اَهْلَلْتُ بِاِهْلَالِ النَّبِیِّ

سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا بطحاء کے مقام پر آپ نے پوچھا تم نے کس کا احرام

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ سُقْتَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حِلَّ فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي وَغَسَلَتْ رَأْسِي فَكُنْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذٰلِكَ فِي إِمَارَةِ أَبِي بَكْرٍ وَإِمَارَةِ عُمَرَ وَإِنِّي لَقَائِمٌ بِالْمَوْسِمِ إِذْ جَاءَنِي رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ قُلْتُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ بِشَيْءٍ فَلْيَتَّئِدْ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَائْتَمُّوا بِهِ فَلَمَّا قَدِمَ قُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مَا هٰذَا الَّذِي أَحْدَثْتَ فِي شَأْنِ النُّسُكِ قَالَ أَنْ نَأْخُذَ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ وَأَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ وَأَنْ نَأْخُذَ بِسُنَّةِ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ نَبِيَّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتّٰى نَحَرَ الْهَدْيَ۔

باندھا ہے؟ میں نے عرض کیا جس چیز کا آپ نے احرام باندھا۔ آپ نے پوچھا کیا آپ قربانی کا جانور ساتھ لائے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: طواف کیجئے اور صفا اور مروہ پر دوڑ لیجئے۔ بعد ازاں احرام کھول دو۔ میں نے طواف کیا اور صفا و مروہ پر دوڑا بعد ازاں میں اپنے قبیلے کی ایک عورت کے پاس آیا اس نے میرے سر میں کنگھی کی میرا سر دھویا! میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خلافت تک لوگوں کو یہی حکم دیتا رہا! بعد ازاں ایک دفعہ میں موسم حج میں تھا اسی دوران ایک شخص حاضر ہوا اور پوچھنے لگا آپ کو معلوم نہیں کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے حج کے متعلق نیا حکم صادر فرمایا ہے: میں نے کہا اے لوگو! اگر میں نے کسی شخص کو کچھ حکم دیا ہو تو انتظار کرے کیونکہ امیر المومنین خود تشریف لا رہے ہیں جب وہ آئے تو میں نے پوچھا اے امیر المومنین آپ نے کون سا نیا حکم ارشاد فرمایا ہے جو حج کے متعلق ہے انہوں نے فرمایا کہ یہی بات ہے کہ اللہ کی کتاب پر عمل کرو اللہ جل شانہ فرماتا ہے کہ حج اور عمرے کو اللہ جل شانہ کے لیے پورا کرو اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مطہرہ پر عمل کرو کیونکہ ہمارے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تک قربانی کا جانور ذبح نہیں فرمایا اس وقت تک احرام نہیں کھولا!

نوٹ: مگر ان دو ارشادات سے تمتع کی ممانعت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ خود اللہ جل شانہ کی کتاب میں ہے فمن تمتع بالعمرۃ الی الحج فما استیسر من الھدی اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور کے ساتھ لے جانے کی وجہ سے احرام نہیں کھولا لیکن آپ نے دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو احرام کھولنے کا حکم صادر فرمایا!

۲۷۴۲ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ تَمَتَّعَ وَتَمَتَّعْنَا مَعَهُ قَالَ فِيهَا قَائِلٌ بِرَأْيِهِ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کیا اور ہم نے بھی آپ کی معیت میں تمتع کیا لیکن ایک صاحب نے اپنی رائے سے اس کے متعلق کچھ فرمایا

نوٹ: یعنی اسی طرح عمل ضروری نہیں اور وہ شخص سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تھے۔

تَرْكُ التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْإِهْلَالِ

٢٧٤٣ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَثَ بِالْمَدِينَةِ تِسْعَ حِجَجٍ ثُمَّ أُذِّنَ فِي النَّاسِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَاجٌّ فِي هٰذَا الْعَامِ فَنَزَلَ الْمَدِينَةَ بَشَرٌ كَثِيرٌ كُلُّهُمْ يَبْتَغِي أَنْ يَأْتَمَّ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَفْعَلَ

فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ وَخَرَجْنَا مَعَهُ قَالَ جَابِرٌ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَظْهُرِنَا عَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْآنُ وَهُوَ يَعْرِفُ تَأْوِيلَهُ وَمَا عَمِلَ بِهِ مِنْ شَيْءٍ عَمِلْنَا فَخَرَجْنَا لَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ۔

٢٧٤٤ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا لَا نَنْوِي إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا أَبْكِي فَقَالَ أَحِضْتِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هٰذَا شَيْءٌ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْمُحْرِمُ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ۔

احرام کے وقت حج یا عمرے کا نام نہ لینا

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے اپنے والد بزرگوار امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے بتایا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نو سال تک مدینہ منورہ میں قیام پذیر رہے اور بعد ازاں لوگوں میں اعلان کیا گیا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس سال حج پر تشریف لے جائیں گے تو بہت سے لوگ مدینہ منورہ اس ارادہ سے آئے کہ وہ سب آپ کی اتباع اور اطاعت کریں گے جب ماہ ذی قعدہ کے پانچ دن باقی تھے تو آپ تشریف لے گئے۔ ہم بھی آپ کے ساتھ گئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان تھے آپ پر قرآن مجید نازل ہوتا تھا آپ اس کا مطلب سمجھتے تھے ہم وہی کرتے جو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کرتے اور جب ہم نکلے تو ہم حج کے ارادہ اور نیت سے نکلے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حج کرنے کی نیت سے نکلے جب ہم مکہ مکرمہ سے چھ میل کے فاصلے پر مقام سرف پہنچے تو مجھے حیض آ گیا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی آپ نے پوچھا شاید تمہیں حیض آ گیا ہے میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے ارشاد فرمایا یہ تو وہ چیز ہے جو اللہ جل شانہ نے بنات آدم کے لیے مقدر کی ہے تم احرام والوں کی طرح سب کام کرو بجز بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرو جب تک کہ اچھی طرح پاک صاف نہ ہو جاؤ۔

الحج بغير النية يقصده المحرم

٢٧٤٥ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ أَقْبَلْتُ مِنَ الْيَمَنِ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُنِيخٌ بِالْبَطْحَاءِ حَيْثُ حَجَّ فَقَالَ أَحَجَجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ لَبَّيْكَ بِإِهْلَالٍ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَطُفْ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَأَحِلَّ فَفَعَلْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ امْرَأَةً فَفَلَتْ رَأْسِي فَجَعَلْتُ أُفْتِي النَّاسَ بِذَلِكَ حَتَّى كَانَ فِي خِلَافَةِ عُمَرَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا أَبَا مُوسَى رُوَيْدَكَ بَعْضَ فُتْيَاكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي مَا أَحْدَثَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ فِي النُّسُكِ بَعْدَكَ قَالَ أَبُو مُوسَى يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ كُنَّا أَفْتَيْنَاهُ فَلْيَتَّئِدْ فَإِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَادِمٌ عَلَيْكُمْ فَأْتَمُّوا بِهِ وَقَالَ عُمَرُ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ وَإِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ۔

دوسرے شخص کی نیت پر احرام حج باندھنا

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں یمن سے حاضر خدمت ہوا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مقام بطحاء میں اونٹ بٹھائے ہوئے تھے (اور) حج فرمایا۔ آپ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تو نے حج کیا تو میں نے عرض کیا ہاں! آپ نے پوچھا تو نے کیا کہا؟ میں نے عرض کیا: میں نے لبیک میں اسی طرح کا احرام باندھا ہے جیسے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا۔ آپ نے فرمایا بیت اللہ شریف کا طواف کیجئے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کیجئے۔ بعد ازاں احرام کھول دیجئے! میں نے ایسے ہی کیا بعد ازاں میں ایک عورت کے پاس گیا اس نے میرے سر کی جوئیں نکالیں۔ میں لوگوں کو ایسے ہی حکم دیتا رہا حتیٰ کہ جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا زمانہ خلافت آگیا۔ ایک شخص نے جناب ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کو مشورہ دیا کہ آپ اپنا فتویٰ ترک کر دیں کیا آپ کو معلوم نہیں کہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے ارکان حج کی ادائیگی کے متعلق کس طرح حکم دیا؟ فرمایا ہے حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اعلان کیا۔ اے لوگو! جس شخص کو میں نے فتویٰ دیا ہو وہ توقف کرے کیونکہ امیر المومنین رضی اللہ عنہ بنفس نفیس تشریف لانے والے ہیں ان کا اتباع اور پیروی کرو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں کتاب اللہ پر عمل کرنا چاہئے۔ اللہ جل شانہ و عم نوالہ تو (حج) پورا کرنے کا حکم فرماتا ہے۔ اور حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت پر، جب تک قربانی کے جانور اپنے محل پر نہیں پہنچے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام نہیں کھولا!

نوٹ: قربانی کے جانوروں کا اپنی جگہ پہنچنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ منیٰ میں ذبح کیے گئے۔ اس حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس تمتع سے منع فرمایا جس میں حج کو فسخ کر کے عمرہ بنایا جائے اور یہ ممانعت تحریمی نہیں بلکہ تنزیہی ہے۔

٢٧٤٣ - عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ عَلِيًّا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ بِهَدْيٍ وَسَاقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ هَدْيًا. قَالَ لِعَلِيٍّ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أُهِلُّ بِمَا أَهَلَّ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمَعِيَ الْهَدْيُ قَالَ فَلَا تَحِلَّ۔

سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والد امام باقر نے کہا ہم جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور آپ سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق پوچھا انہوں نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے قربانی کے جانور لے کر تشریف لائے اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ سے قربانی کے جانور لے کر تشریف لے گئے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم نے کس چیز کا احرام باندھا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے کہا: اے اللہ! میں اسی چیز کا احرام باندھتا ہوں جس چیز کا احرام حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا اور میرے پاس قربانی کا جانور تھا آپ نے فرمایا: اب تم حج سے فارغ ہونے تک احرام نہ کھولنا:

٢٧٤٤ - عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ عَلِيٌّ مِنْ سِعَايَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا أَهْلَلْتَ يَا عَلِيُّ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ وَأَهْدَى عَلِيٌّ لَهُ هَدْيًا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ صدقہ کا مال لے کے واپس تشریف لائے! حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: اے علی رضی اللہ عنہ آپ نے کس کا احرام باندھا آپ نے بتایا جو آپ نے باندھا آپ نے فرمایا آپ قربانی کا جانور دیں اور احرام باندھے رکھیں جیسے باندھے ہوئے ہیں حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اپنے لیے قربانی کے جانور لائے تھے!

٢٧٤٥ - عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَلِيٍّ حِينَ أَمَّرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَصَبْتُ مَعَهُ أَوَاقِيَ فَلَمَّا قَدِمَ عَلِيٌّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَجَدْتُ فَاطِمَةَ قَدْ نَضَحَتِ الْبَيْتَ بِنَضُوحٍ قَالَ فَتَخَطَّيْتُهُ فَقَالَتْ لِي مَا لَكَ فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَأَحَلُّوا قَالَ قُلْتُ إِنِّي أَهْلَلْتُ بِإِهْلَالِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي كَيْفَ صَنَعْتَ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم مقرر کیا تو میں آپ کے ساتھ تھا! میں نے آپ کے ساتھ کئی اوقیے کمائے جب وہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس واپس تشریف لائے تو انہوں نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ آپ نے گھر کے اندر خوشبو لگا رکھی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے ان سے کہا کہ آپ نے یہ کیا کیا؟ انہوں نے پوچھا آپ کو کیا ہوا ہے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا! انہوں نے احرام کھول دیا۔ میں نے بتایا: کہ میں نے تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح احرام

قُلْتُ إِنِّي أَهْلَلْتُ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ فَإِنِّي قَدْ سُقْتُ الْهَدْيَ وَ قَرَنْتُ۔

باندھا ہے۔ بعد ازاں میں آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: تم نے کیا کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ آپ کی طرح احرام باندھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تو قران کیا ہے اور قربانی کا جانور ہمراہ لایا ہوں۔

إِذَا أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ هَلْ يَجْعَلُ مَعَهَا حَجًّا

۷۴۳ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَرَادَ الْحَجَّ عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ النَّاسَ كَائِنٌ بَيْنَهُمْ قِتَالٌ وَإِنَّا نَخَافُ أَنْ يَصُدُّوكَ فَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ إِذًا أَصْنَعَ كَمَا صَنَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ عُمْرَةً ثُمَّ خَرَجَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِظَاهِرِ الْبَيْدَاءِ قَالَ مَا شَأْنُ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ إِلَّا وَاحِدًا أُشْهِدُكُمْ أَنِّي قَدْ أَوْجَبْتُ حَجًّا مَعَ عُمْرَتِي وَأَهْدَى هَدْيًا اشْتَرَاهُ بِقُدَيْدٍ ثُمَّ انْطَلَقَ يُهِلُّ بِهِمَا جَمِيعًا حَتَّى قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلَمْ يَزِدْ عَلَى ذٰلِكَ وَلَمْ يَنْحَرْ وَلَمْ يَحْلِقْ وَلَمْ يُقَصِّرْ وَلَمْ يَحِلَّ مِنْ شَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَنَحَرَ وَحَلَقَ فَرَأَى أَنْ قَدْ قَضَى طَوَافَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ بِطَوَافِهِ الْأَوَّلِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ كَذٰلِكَ فَعَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

اگر عمرے کا احرام باندھے تو اس کے ہمراہ حج بھی کر سکتا ہے

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما نے حج کا ارادہ فرمایا جس سال حجاج بن یوسف عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے جنگ کرنے آیا تھا لوگوں نے بتایا کہ وہاں لڑائی ہونے والی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ لوگ آپ کو روکیں انہوں نے کہا کہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے تمہارے لیے بہتر ہے کہ تم حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کرو۔ میں اس وقت بھی ویسا کروں گا جو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا گواہ رہنا کہ میں نے اپنے اوپر عمرہ واجب کیا۔ بعد ازاں آپ چلے اور جب مقام بیداء پر پہنچے تو ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ دونوں ایک ہی ہیں۔ گواہ رہنا کہ میں نے اپنے اوپر عمرے کے ساتھ حج واجب کیا ہے۔ اور قربانی کا جانور لے گئے۔ جسے انہوں نے مقام قدید سے خریدا تھا۔ بعد ازاں دونوں کا تلبیہ پکارتے ہوئے مکہ مکرمہ آ گئے اور بیت اللہ شریف کا طواف کیا۔ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کی بس اس سے زیادہ نہ کیا نہ قربانی کو ذبح فرمایا! نہ سر منڈایا نہ بال کتروائے نہ کسی ایسی چیز کو استعمال کیا جو احرام میں درست نہیں۔ جب ذی الحجہ کی دسویں تاریخ آ گئی تو آپ نے قربانی کی اور سر منڈایا۔ اور خیال کیا کہ پہلے طواف سے حج و عمرہ دونوں کا طواف ادا ہو گیا! ابن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا تھا!

نوٹ: جناب امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک قارن کو دو طواف اور دو سعی کرنی چاہیے

كَيْفَ التَّلْبِيَةُ

تلبیہ کس طرح کہا جائے

٢٧٥٠ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهِلُّ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَعُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ النَّاقَةُ قَائِمَةً عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ أَهَلَّ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو لبیک کہتے ہوئے یہ ارشاد فرماتے سنا! اے اللہ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں میں بار بار حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں تعریف شکر اور احسان تیرے ہی لیے ہے بادشاہت و سلطنت تیری ہی ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ذو الحلیفہ میں دو رکعتیں ادا فرماتے پھر جس وقت آپ کی سواری مسجد کے پاس کھڑی ہو جاتی تو آپ ان کلمات کو پکارتے۔

٢٧٥١ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

٢٧٥٢ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم تلبیہ یوں ارشاد فرماتے: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ۔

٢٧٥٣ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَلْبِيَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَزَادَ فِيهِ ابْنُ عُمَرَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم تلبیہ اس طرح ارشاد فرماتے: لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لا شریک لک۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس میں اتنا زیادہ فرمایا:
لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ وَالرَّغْبَاءُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ۔
یعنی اے اللہ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں میرا تیرے پاس آنے میں سعادت ہے بھلائی تیرے ہاتھ میں ہے رغبت تیری طرف ہے اور عمل بھی تیرے ہی لیے ہے۔

٢٧٥٤ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ مِنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے

تَلْبِيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ۔

مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم تلبیہ اس طرح ارشاد فرماتے

لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ مِنْ تَلْبِيَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ إِلٰهَ الْحَقِّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم یوں تلبیہ کہتے!

یعنی اے تمام مخلوق کے خالق تیری بارگاہ میں حاضر ہوں!

رَفْعُ الصَّوْتِ بِالْإِهْلَالِ

بلند آواز سے تلبیہ کہنا

عَنْ خَلَّادِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَنِيْ جِبْرِيْلُ فَقَالَ لِيْ يَا مُحَمَّدُ مُرْ أَصْحَابَكَ أَنْ يَرْفَعُوْا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّلْبِيَةِ۔

سیدنا حضرت خلاد بن سائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور فرمایا! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کو بلند آواز سے تلبیہ کرنے کا حکم ارشاد فرمایئے

اَلْعَمَلُ فِي الْإِهْلَالِ

احرام کس وقت باندھا جائے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر احرام باندھا!

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ بِالْبَيْدَاءِ ثُمَّ رَكِبَ وَصَعِدَ جَبَلَ الْبَيْدَاءِ فَأَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ حِيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز مقام بیداء میں ادا فرمائی بعد ازاں آپ سوار ہوگئے اور بیداء کے پہاڑ پر چڑھے اور آپ نے حج و عمرہ کی تلبیہ پکاری آپ نماز ظہر ادا فرما چکے تھے

توٹ: بیداء ذوالحلیفہ میں ایک مقام ہے! جو مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلے پر ہے

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَابِرٍ فِيْ حَجِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلّٰى وَهُوَ صَامِتٌ حَتّٰى أَتَى الْبَيْدَاءَ۔

سیدنا حضرت امام جعفر صادق علیہ الرحمۃ نے اپنے والد گرامی سے سنا انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق کہا کہ آپ ذوالحلیفہ تشریف لائے! اور نماز پڑھی بعد ازاں خاموش رہے یہاں تک کہ آپ بیداء میں تشریف لائے!

٢٧٤٠ عَنْ سَالِمٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يَقُوْلُ بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا أَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا مِنْ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ۔

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے اپنے والد گرامی جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ارشاد فرماتے سنا: آپ فرماتے تھے: یہ تمہارا مقام بیداء ہے، جس کی نسبت تم حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس پر جھوٹ لگاتے ہو! حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فقط ذوالحلیفہ کی مسجد سے ہی احرام باندھا تھا!

٢٧٤١ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حِيْنَ تَسْتَوِيْ بِهِ قَائِمَةً۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو سوار ہوتے دیکھا آپ مقام ذوالحلیفہ میں اپنی اونٹنی پر سوار ہوتے تھے اور بعد ازاں جب آپ کو اونٹنی لے کر سیدھی ہوتی تو آپ تلبیہ ارشاد فرماتے!

٢٧٤٢ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهَلَّ حِيْنَ اسْتَوَتْ بِهِ رَاحِلَتُهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب آپ کو آپ کی اونٹنی لے کر سیدھی کھڑی ہوتی تو آپ تلبیہ ارشاد فرماتے!

٢٧٤٣ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ تُهِلُّ إِذَا اسْتَوَتْ بِكَ نَاقَتُكَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهِلُّ إِذَا اسْتَوَتْ بِهِ نَاقَتُهُ وَانْبَعَثَتْ۔

سیدنا حضرت عبید اللہ بن جریج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: جب آپ کو اونٹنی لے کر اٹھتی ہے تو آپ تلبیہ پکارتے ہیں! انہوں نے بتایا کہ جب حضور کی اونٹنی آپ کو لے کر سیدھی کھڑی ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم تلبیہ پکارتے!

إِهْلَالُ النُّفَسَاءِ

نفاس والی عورتوں کا بیان

٢٧٤٤ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِسْعَ سِنِيْنَ لَمْ يَحُجَّ ثُمَّ أَذَّنَ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ يَقْدِرُ أَنْ يَأْتِيَ رَاكِبًا أَوْ رَاجِلًا إِلَّا قَدِمَ فَتَدَارَكَ النَّاسُ لِيَخْرُجُوْا مَعَهُ حَتّٰى جَاءَ ذَا الْحُلَيْفَةِ فَوَلَدَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مُحَمَّدَ بْنَ أَبِيْ بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے نو برس تک بغیر حج کئے مدینہ منورہ میں قیام فرمایا! بعد ازاں لوگوں کو حج کی خبر دی گئی: کوئی ایسا شخص باقی نہ رہا جسے سوار یا پیدل آنے کی طاقت نہ تھی! یعنی سب حج کرنے آئے اور لوگ جمع ہو کر آنے کے لیے آگے پیچھے ہو گئے تھے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم مقام ذوالحلیفہ میں تشریف لائے: جہاں حضرت اسماء بنت

وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْتَسِلِي وَاسْتَثْفِرِي بِثَوْبٍ ثُمَّ أَهِلِّي فَفَعَلَتْ مُخْتَصَرٌ۔

عمیس نے جناب محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنم دیا تو آپ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کر بھیجا آپ نے ارشاد فرمایا غسل کیجیے بعد ازاں لنگوٹ باندھیے اور پھر لبیک پکاریے۔ انہوں نے لبیک پکارا (یہ حدیث شریف ایک بڑی حدیث سے مختصر ہے)

۲۷۶۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَفِسَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ بِمُحَمَّدِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ كَيْفَ تَفْعَلُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَغْتَسِلَ وَتَسْتَثْفِرَ بِثَوْبِهَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے محمد ابن ابوبکر رضی اللہ عنہ کو جنم دیا تو آپ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرایا کہ میں کیا کروں؟ آپ نے ارشاد فرمایا غسل کرے اور ایک کپڑے کا لنگوٹ باندھ لے

فِي الْمُهِلَّةِ بِالْعُمْرَةِ تَحِيضُ وَتَخَافُ فَوْتَ الْحَجِّ

ایک عورت نے عمرے کا احرام باندھا ہو بعد ازاں اسے حیض آجائے اور حج کے رہ جانے کا اندیشہ ہو

۲۷۶۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَقْبَلْنَا مُهِلِّينَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَجٍّ مُفْرَدٍ وَأَقْبَلَتْ عَائِشَةُ مُهِلَّةً بِعُمْرَةٍ حَتَّى إِذَا كُنَّا بِسَرِفَ عَرَكَتْ حَتَّى إِذَا قَدِمْنَا طُفْنَا بِالْكَعْبَةِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلَّ مِنَّا مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ قَالَ فَقُلْنَا حِلُّ مَاذَا قَالَ الْحِلُّ كُلُّهُ فَوَاقَعْنَا النِّسَاءَ وَتَطَيَّبْنَا بِالطِّيبِ وَلَبِسْنَا ثِيَابَنَا وَلَيْسَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا أَرْبَعُ لَيَالٍ ثُمَّ أَهْلَلْنَا يَوْمَ التَّرْوِيَةِ ثُمَّ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لبیک پکارتے ہوئے آئے صرف حج کیا۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا عمرے کا لبیک پکارتی ہوئی تشریف لائیں۔ جب ہم مقام سرف میں پہنچے تو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حیض آگیا۔ یہاں تک کہ ہم لوگ مکہ پہنچے۔ اور کعبہ شریف کا طواف کیا صفا و مروہ کی سعی کی۔ بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں احرام کھول ڈالنے کا حکم فرمایا۔ جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو۔ ہم نے دریافت کیا کہ ہمیں کون کونسی اشیاء درست ہوں گی جو احرام میں منع تھیں؟ آپ نے فرمایا ہر چیز۔ بعد ازاں ہم نے عورتوں کے ساتھ جماع کیا اور خوشبو لگائی۔ کپڑے پہنے

وَسَلَّمَ عَلَى عَائِشَةَ فَوَجَدَهَا تَبْكِي فَقَالَ مَا شَأْنُكِ فَقَالَتْ شَأْنِي أَنِّي قَدْ حِضْتُ وَقَدْ حَلَّ النَّاسُ وَلَمْ أَحْلِلْ وَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَالنَّاسُ يَذْهَبُونَ إِلَى الْحَجِّ الْآنَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ أَهِلِّي بِالْحَجِّ فَفَعَلَتْ وَوَقَفَتِ الْمَوَاقِفَ حَتَّى إِذَا طَهُرَتْ طَافَتْ بِالْكَعْبَةِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ قَالَ قَدْ حَلَلْتِ مِنْ حَجَّتِكِ وَعُمْرَتِكِ جَمِيعًا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَجِدُ فِي نَفْسِي أَنِّي لَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ حَتَّى حَجَجْتُ قَالَ فَاذْهَبْ بِهَا يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ فَأَعْمِرْهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَذَلِكَ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ۔

اور ذی الحجہ کی تاریخ میں ابھی چار راتیں باقی تھیں! پھر ہم لوگ نے آٹھویں تاریخ کو حج کا احرام باندھا حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور دیکھا کہ آپ رو رہی ہیں آپ نے پوچھا کیا ہوا! انہوں نے عرض کیا کہ مجھے حیض آگیا اور لوگوں نے احرام کھول ڈالا! میں نے نہ تو احرام کھولا نہ بیت اللہ کا طواف کیا! ابھی تک عمرے سے فارغ نہیں ہوئی اور لوگ اب حج کو جا رہے ہیں یہ رو رہی ہیں! آپ نے فرمایا یہ تو وہ شے ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی بیٹیوں کے لیے لکھ دی ہے اب تم غسل کرو اور حج کی لبیک پکارو! آپ نے ایسا ہی کیا! اور سب جگہوں پر ٹھہریں یعنی عرفات اور مزدلفہ گئیں! جب حیض سے فارغ ہوئیں تو بیت اللہ شریف کا طواف کیا اور صفا مروہ میں دوڑیں! اور فرمایا اب آپ کے حج اور عمرہ دونوں ادا ہو گئے! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے دل میں کھٹکا ہے کہ میں نے حج سے پہلے کعبہ کا طواف نہیں کیا! (تو عمرہ کیسے ادا ہوا) آپ نے فرمایا! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو عبدالرحمن انہیں لے جاؤ اور انہیں تنعیم سے عمرہ کرا لاؤ (یہ مکہ کے قریب تین میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے اب عمرے کا احرام اکثر اسی جگہ سے باندھتے ہیں) اور یہ واقعہ اس رات پیش آیا! جب رات ہم محصب کے مقام پر اترے تھے! (محصب مکہ کے قریب سے ایک میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے اور وہاں منیٰ سے لوٹتے ہوئے بارھویں یا تیرھویں تاریخ کو ٹھہرتے ہیں)

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَأَهْلَلْنَا بِعُمْرَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے! کہ ہم حجۃ الوداع میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے! تو ہم نے عمرے کا احرام باندھا بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم

هَدْيٌ فَلْيُهْلِلْ بِالْحَجِّ مَعَ الْعُمْرَةِ ثُمَّ لَا يَحِلُّ حَتّٰى يَحِلَّ مِنْهُمَا جَمِيْعًا فَقَدِمْتُ مَكَّةَ وَ أَنَا حَائِضٌ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ وَمَا بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَشَكَوْتُ ذٰلِكَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْقُضِيْ رَأْسَكِ وَامْتَشِطِيْ وَأَهِلِّيْ بِالْحَجِّ وَدَعِي الْعُمْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِيْ بَكْرٍ إِلَى التَّنْعِيْمِ فَاعْتَمَرْتُ قَالَ هٰذِهِ مَكَانُ عُمْرَتِكِ فَطَافَ الَّذِيْنَ أَهَلُّوْا بِالْعُمْرَةِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلُّوْا ثُمَّ طَافُوْا طَوَافًا آخَرَ بَعْدَ أَنْ رَجَعُوْا مِنْ مِنًى لِحَجِّهِمْ وَأَمَّا الَّذِيْنَ جَمَعُوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَإِنَّمَا طَافُوْا طَوَافًا وَاحِدًا۔

نے ارشاد فرمایا جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو وہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے اور جب تک دونوں سے فارغ نہ ہو جائے احرام نہ کھولے۔ جب میں مکہ مکرمہ پہنچی تو مجھے حیض آگیا۔ میں نے بیت اللہ کا طواف نہیں کیا اور صفا مروہ میں سعی کی۔ بعد ازاں میں نے اس امر سے متعلق! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا سر کھول ڈالیے کنگھی کیجیے اور حج کا احرام باندھیے اور عمرہ ادا نہ کیجیے۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب میں حج ادا کر چکی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے بھائی عبدالرحمن کے ساتھ مجھے مقام تنعیم کی طرف بھیجا۔ میں نے عمرہ کیا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ تمہارے عمرے کا بدلہ ہے۔ جن لوگوں نے عمرے کا احرام باندھا تھا! انہوں نے طواف کیا۔ سعی کی اور پھر احرام کھول ڈالا اور جب حج کر کے منیٰ سے واپس آئے تو حج کا دوسرا طواف کیا! اور جن لوگوں نے حج و عمرے کو اکٹھا کیا تھا (قران کیا تھا) انہوں نے ایک ہی طواف کیا!

اَلْاِشْتِرَاطُ فِي الْحَجِّ

حج میں شرط کر لینا

۲۷۶۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ أَرَادَتِ الْحَجَّ فَأَمَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَشْتَرِطَ فَفَعَلَتْ عَنْ أَمْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ضباعہ نے حج کا ارادہ کیا تو حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے شرط کر لینے کا حکم فرمایا اور انہوں نے آپ کے حکم کے مطابق ایسا ہی کیا!

نوٹ: یعنی احرام باندھتے وقت یہ کہنا کہ اگر میں کسی وجہ سے نہ پہنچ سکوں گا تو جہاں تک پہنچ سکوں گا وہیں احرام کھول دوں گا۔ اس شرط کا فائدہ یہ ہے کہ اس شخص کو احرام کھول ڈالنا درست ہوگا جہاں وہ بیماری کی وجہ سے مجبور ہو جائے! اور آگے نہ جا سکے! اسے وہیں قربانی کے جانور کے موجود ہونے کا انتظار کرنا پڑے گا! جیسے دوسری مجبوریوں میں ہوتا ہے۔

كَيْفَ يَقُوْلُ إِذَا اشْتَرَطَ

شرط کرتے وقت کیا کہے

۲۷۶۹ عَنْ هِلَالِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ سَأَلْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ الرَّجُلِ يَحُجُّ يَشْتَرِطُ قَالَ الشَّرْطُ بَيْنَ النَّاسِ فَحَدَّثْتُهُ حَدِيْثَهُ يَعْنِيْ

سیدنا حضرت ہلال بن خباب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا آدمی حج میں شرط کرے!

عِكْرِمَةَ فَحَدَّثَنِي عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ ضُبَاعَةَ بِنْتَ الزُّبَيْرِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَكَيْفَ أَقُولُ قَالَ قُولِي لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ وَمَحِلِّي مِنَ الْأَرْضِ حَيْثُ تَحْبِسُنِي فَإِنَّ لَكِ عَلَى رَبِّكِ مَا اسْتَثْنَيْتِ ۔

انہوں نے بتایا کہ شرط (لگانی) ہی درست ہے، میں نے انہیں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف سنائی تو انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان فرمائی کہ ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ارادہ ہے کہ میں حج کروں! تو میں کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا تم کہو لبیک اللھم لبیک اور جہاں آپ مجھے روک دیں (احرام کھولنے کی جگہ وہی ہے) کیونکہ تم نے شرط کی! تو تمہارے پروردگار سے وہ تمہیں ملے گی!!

[illegible] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَتْ ضُبَاعَةُ بِنْتُ الزُّبَيْرِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ ثَقِيلَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي أَنْ أُهِلَّ قَالَ أَهِلِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ حَبَسْتَنِي ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ضباعہ بنت زبیر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھاری عورت ہوں! اور میری نیت حج کی ہے! تو آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے مجھے احرام باندھنے کا حکم فرمایا! کہ احرام باندھو کر شرط کرو کہ میرے احرام کھولنے کی جگہ وہی ہے جہاں تو مجھے روک دے!

[illegible] عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى ضُبَاعَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي شَاكِيَةٌ وَإِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُجِّي وَاشْتَرِطِي أَنَّ مَحِلِّي حَيْثُ تَحْبِسُنِي ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ضباعہ کے پاس تشریف لائے، اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بیمار ہوں اور حج کرنا چاہتی ہوں، آپ نے فرمایا کہ حج کیجئے اور شرط کیجئے کہ میرے احرام کھولنے کی جگہ وہی ہے جہاں تو روک دے!!

مَا يَفْعَلُ مَنْ حُبِسَ عَنِ الْحَجِّ وَلَمْ يَكُنِ اشْتَرَطَ

وہ شخص کیا کرے جو حج سے رک جائے اور اس نے شرط نہ کی ہو

[illegible] عَنْ سَالِمٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُنْكِرُ الِاشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ فَيَقُولُ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حج میں شرط کرنے

سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا وَيُهْدِيَ وَيَصُومَ إِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا۔

سے فارغ ہو جائے اور ارشاد فرماتے تھے کیا تمہیں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ کافی نہیں کہ اگر کوئی شخص حج سے رک جائے تو وہ کعبہ مطہرہ کا طواف کرے اور صفا مروہ میں سعی کرے اس کے بعد ازاں اس کے واسطے ہر ایک چیز درست اور جائز ہو جائے گی یہاں تک کہ وہ دوسرے سال حج کرے اور قربانی کا جانور دے اور اگر ہدی کا نہ ہو سکے تو روزے رکھے

۲۷۶۳ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ يُنْكِرُ الِاشْتِرَاطَ فِي الْحَجِّ وَيَقُولُ مَا حَسْبُكُمْ سُنَّةَ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَشْتَرِطْ فَإِنْ حَبَسَ أَحَدَكُمْ حَابِسٌ فَلْيَأْتِ الْبَيْتَ فَلْيَطُفْ بِهِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ لْيَحْلِقْ أَوْ لِيُقَصِّرْ ثُمَّ لْيَحْلِلْ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ۔

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے باپ سے حج میں شرط کرنے کا انکار فرمایا تھا اور فرماتے تھے کیا تمہیں سرور کائنات کا طریقہ کافی نہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے شرط نہیں کی کہ اگر تم میں سے کسی شخص کو روکنے والا روک دے تو وہ بیت اللہ شریف میں آ کر طواف کرے اور صفا مروہ میں سعی کرے بعد ازاں وہ اپنا سر منڈائے یا بال کترائے اور پھر احرام کھول ڈالے اور دوسرے سال حج کرے

إِشْعَارُ الْهَدْيِ

قربانی کے جانور کو ایک طرف سے کوہان میں زخم کا نشان کرنا

زخم یا نشان اس لیے کیا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ وہ قربانی کا جانور ہے!

۲۷۶۴ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ قَالَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فِي بِضْعَ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ الْهَدْيَ وَأَشْعَرَ وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ مُخْتَصَرٌ۔

سیدنا حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور مروان بن حکم سے مروی ہے دونوں نے کہا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے سال کئی صحابہ کے ساتھ نکلے جب مقام ذی الحلیفہ پہنچے تو قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ ڈالا

اشعار کیا اور عمرے کا احرام باندھا (مختصر بیان کی گئی)

۲۷۶۵ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْعَرَ بُدْنَهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ہدی کی کوہان میں زخم کا نشان لگایا!

اَیُّ الشِّقَّیْنِ یُشْعِرُ

—عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْعَرَ بَدَنَتَہٗ مِنَ الْجَانِبِ الْاَیْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْہَا وَ اَشْعَرَہَا۔

قربانی کے جانور کو کونسی جانب نشان لگایا جائے

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی کا دائیں طرف سے اشعار کیا اعلاں اسے مجروح کیا! اور نشان سے خون پونچھ ڈالا!

بَابُ سَلْتِ الدَّمِ عَنِ الْبُدْنِ

—عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمَّا کَانَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ اَمَرَ بِبَدَنَتِہٖ فَاَشْعَرُوْا فِیْ سَنَامِہَا مِنَ الشِّقِّ الْاَیْمَنِ ثُمَّ سَلَتَ عَنْہَا وَقَلَّدَہَا نَعْلَیْنِ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِہٖ عَلَی الْبَیْدَآءِ اَہَلَّ۔

بدن کے جسم سے خون پونچھ لینا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم جب مقام ذی الحلیفہ پہنچے تو آپ نے اپنی اونٹنی کی کوہان کی دائیں طرف نشان لگانے کا حکم فرمایا! وہاں سے خون پونچھا اور اس کے گلے میں دو جوتیاں لٹکائیں جب اونٹنی آپ کو لے کر بیداء کی طرف سیدھی ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری۔

فَتْلُ الْقَلَائِدِ

—عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّہَا قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُہْدِیْ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ فَاَفْتِلُ قَلَائِدَ ہَدْیِہٖ ثُمَّ لَا یَجْتَنِبُ شَیْئًا مِمَّا یَجْتَنِبُہُ الْمُحْرِمُ۔

اونٹوں کے گلے کے ہار بٹنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم! مدینہ منورہ سے قربانی کے جانور بھیجتے تو میں آپ کی قربانی کے جانور کا ہار گوندھا! بعد ازاں آپ نے کسی چیز سے پرہیز نہ فرمایا جس سے محرم پرہیز کرتا ہے

نوٹ: یہاں کا یہ ہے کہ ہار بٹنے سے احرام نہیں ہوتا جب تک کہ ہدی کے ساتھ روانہ نہ ہو

—عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کُنْتُ اَفْتِلُ قَلَائِدَ ہَدْیِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَیَبْعَثُ بِہَا ثُمَّ یَاْتِیْ مَا یَاْتِی الْحَلَالُ قَبْلَ اَنْ یَبْلُغَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار بٹتی! بعد ازاں آپ قربانی کے جانور روانہ کر دیتے اور جو کام حلال (یعنی بے احرام)

الْهَدْيَ مَحِلَّهُ -

تو گویا کہ حج کا ثواب حاصل ہو گیا جبکہ قربانی کا جانور اپنی جگہ پر پہنچ جاتا۔

۲۷۸۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يُقِيْمُ وَلَا يُحْرِمُ -

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے ہار بٹتی تھی بعد ازاں آپ شہر میں رہتے تھے اور احرام نہ باندھتے۔

۲۷۸۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ الْقَلَائِدَ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَلِّدُ هَدْيَهُ ثُمَّ يَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يُقِيْمُ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ -

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے ہار بٹتی تھی بعد ازاں آپ شہر میں رہتے تھے اور احرام نہ باندھتے۔

۲۷۸۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِيْ أَفْتِلُ قَلَائِدَ الْغَنَمِ لِهَدْيِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَمْكُثُ حَلَالًا -

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے ہار بٹتی تھی بعد ازاں آپ شہر میں رہتے اور احرام نہ باندھتے۔

مَا يُفْتَلُ مِنْهُ الْقَلَائِدُ

قلادے کس چیز کے بٹے جائیں

۲۷۸۳ عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ أَنَا فَتَلْتُ تِلْكَ الْقَلَائِدَ مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدَنَا ثُمَّ أَصْبَحَ فِيْنَا فَيَأْتِيْ مَا يَأْتِي الْحَلَالُ مِنْ أَهْلِهِ وَمَا يَأْتِي الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِهِ -

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہمارے پاس ایک اون تھی میں نے اس سے قلادہ بٹا تھا بعد ازاں صبح ہوئی اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم وہ کام کرتے رہے جو احرام کے بغیر لوگ کرتے ہیں اور جو کچھ لوگ اپنی بیویوں سے کرتے ہیں۔

تَقْلِيْدُ الْهَدْيِ

قربانی کے جانور کے گلے میں کچھ لٹکانا

۲۷۸۴ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ قَدْ حَلُّوْا بِعُمْرَةٍ

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو کیا ہوا کہ انہوں نے عمرہ کر کے احرام کھول ڈالا اور

وَلَمْ تَحْلِلْ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَقَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتَّى أَنْحَرَ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ أَشْعَرَ الْهَدْيَ فِي جَانِبِ السَّنَامِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ أَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ وَقَلَّدَهُ نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ نَاقَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ لَبَّى وَأَحْرَمَ عِنْدَ الظُّهْرِ وَأَهَلَّ بِالْحَجِّ۔

تَقْلِيدُ الْإِبِلِ

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا وَأَشْعَرَهَا وَوَجَّهَهَا إِلَى الْبَيْتِ وَبَعَثَ بِهَا وَأَقَامَ فَمَا حَرُمَ عَلَيْهِ شَيْءٌ كَانَ لَهُ حَلَالًا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَ بُدْنِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَمْ يُحْرِمْ وَلَمْ يَتْرُكْ شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ۔

اور آپ نے عمرے کا احرام نہیں کھولا؟ حضور نے فرمایا: میں نے سر کے بالوں کو جمایا اور قربانی کے جانور کے گلے میں ہار لٹکایا، جب تک قربانی نہ کر لوں میں احرام نہیں کھولوں گا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ذوالحلیفہ میں تشریف لائے اور قربانی کے جانور کا داہنی طرف کوہان سے اشعار فرمایا، بعد ازاں اس کے خون صاف کیا اور جوتیاں لٹکائیں پھر اونٹنی پر سوار ہوئے، جب مقام بیداء پر اونٹنی ٹھیک طرح سیدھی ہو گئی، اس وقت حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک فرمائی، ظہر کے وقت آپ نے احرام باندھا اور حج کے لئے لبیک پکارا۔

اونٹ کے گلے میں ہار لٹکانا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے ہار اپنے ہاتھ سے بٹے، بعد ازاں آپ نے یہ ہار ان کے گلے میں لٹکائے اور انہیں اشعار کیا، اور بیت اللہ شریف کی طرف روانہ فرمایا اور آپ ٹھہرے رہے، اور جو چیز حلال تھی آپ پر حرام نہ ہوئی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کے ہار بٹے، بعد ازاں آپ محرم نہیں ہوئے اور نہ ہی آپ نے کپڑے پہننا چھوڑے۔

تَقْلِيدُ الْغَنَمِ

بکریوں کے ہار لٹکانا

۲۷۸۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کے لیے مخصوص بکریوں کے لیے ہار بٹتی!

۲۷۸۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُهْدِي الْغَنَمَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم بکریوں کی ہدی کا ارسال فرماتے

۲۷۹۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْدَى مَرَّةً وَقَلَّدَهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ بکریوں کو ہدی کیا! ان کے گلے میں ہار لٹکائے

۲۷۹۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بکریوں کے ہار بٹتی تھی! جو ہدی بھیجی جاتی تھیں بعد ازاں! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم محرم نہ ہوتے

۲۷۹۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَنَمًا ثُمَّ لَا يُحْرِمُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بکریوں کے ہار بٹتی تھی! جو ہدی کا بھیجی جاتی تھیں بعد ازاں! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم محرم نہ ہوتے

۲۷۹۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نُقَلِّدُ الشَّاةَ فَيُرْسِلُ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۲۷۹۳ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم بکریوں کے گلے میں ہار لٹکاتے

عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ حَلَالًا لَمْ يَحْرُمْ مِنْ شَيْءٍ۔

تَقْلِيدُ الْهَدْيِ نَعْلَيْنِ

۲۷۴۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا أَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ أَشْعَرَ الْهَدْيَ مِنْ جَانِبِ السَّنَامِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ أَمَاطَ عَنْهُ الدَّمَ ثُمَّ قَلَّدَهُ نَعْلَيْنِ ثُمَّ رَكِبَ نَاقَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ الْبَيْدَاءَ أَحْرَمَ بِالْحَجِّ وَأَحْرَمَ عِنْدَ الظُّهْرِ وَأَهَلَّ بِالْحَجِّ۔

هَلْ يُحْرِمُ إِذَا قَلَّدَ

۲۷۴۴: عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا كَانُوْا حَاضِرِيْنَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ بَعَثَ بِالْهَدْيِ فَمَنْ شَاءَ أَحْرَمَ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَ۔

هَلْ يُوْجِبُ تَقْلِيدُ الْهَدْيِ إِحْرَامًا

۲۷۴۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيَّ ثُمَّ يُقَلِّدُهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ ثُمَّ

بعد ازاں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (جانوروں) کا ارسال فرماتے اور حلال رہتے اور کسی چیز سے پرہیز نہ کرتے۔

قربانی کے جانور کے گلے میں دو جوتیاں ڈالنا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب ذوالحلیفہ تشریف لائے تو آپ نے قربانی کے جانور کو دائیں جانب سے اشعار کیا بعد ازاں خون صاف کیا پھر دو جوتیاں لٹکائیں اس کے بعد آپ اونٹنی پر سوار ہوئے جب وہ آپ کو لے کر مقام بیداء پر سیدھی ہوئی تو آپ نے حج کا احرام ظہر کے وقت باندھا اور حج کا لبیک پکارا۔

جب قربانی کے جانور کے گلے میں ہار لٹکائے تو احرام باندھے یا نہیں

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے جانور بھیجے تو سب لوگ مدینہ منورہ میں موجود تھے جس شخص نے چاہا احرام باندھا اور جس نے نہ چاہا اس نے احرام نہ باندھا۔

کیا قربانی کے جانور کے گلے میں قلادہ ڈالنے سے آدمی محرم ہو جاتا ہے

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار اپنے ہاتھوں سے بٹتی بعد ازاں وہ ہار حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

يَبْعَثُ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَا يَدَعُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا أَحَلَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ حَتَّى يَنْحَرَ الْهَدْيَ۔

اپنے دست مبارک سے ان کے گلے میں ڈال دیتے اور انہیں میرے والد کے ساتھ روانہ فرما دیتے اور آپ ایسی کوئی چیز نہ چھوڑتے جسے اللہ جل شانہ نے آپ کے لیے حلال فرمایا تھا یہاں تک کہ ہدی ذبح ہو جاتی

نوٹ: حضرت مصنف علیہ الرحمۃ اس حدیث شریف کو لانے سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اگر کوئی شخص قربانی کے جانور کو قربانی کے لیے مکہ مکرمہ روانہ کر دے لیکن خود ان کے ساتھ نہ جائے یا احرام کی نیت نہ کرے تو وہ محرم نہیں ہوتا

٢٧٩٧ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا مِمَّا يَجْتَنِبُهُ الْمُحْرِمُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار بٹتی تھی اس کے بعد آپ کسی ایسی چیز سے گریز نہ فرماتے جس سے محرم پرہیز کرتا ہے

٢٧٩٨ عَنْ عَائِشَةَ كُنْتُ أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا يَجْتَنِبُ شَيْئًا قَالَتْ وَلَا نَعْلَمُ الْحَاجَّ يُحِلُّهُ إِلَّا الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ۔

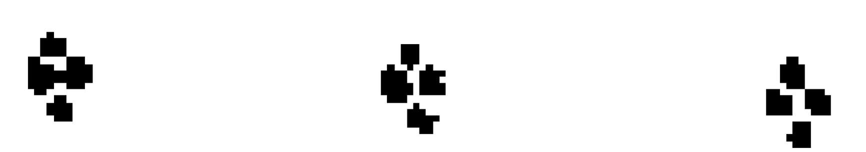
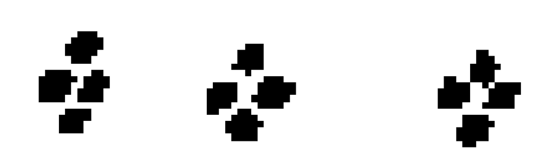
ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار بٹتی اور پھر آپ کسی چیز سے پرہیز نہ فرماتے اور ہمیں معلوم نہیں کہ حاجی طواف بیت اللہ کے بغیر اور کسی چیز سے حلال ہو سکتا ہے

٢٧٩٩ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كُنْتُ لَأَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَخْرُجُ بِالْهَدْيِ مُقَلَّدًا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُقِيمٌ مَا يَمْتَنِعُ مِنْ نِسَائِهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار بٹتی! بعد ازاں ہدی ان ہاروں کے ساتھ روانہ ہو جاتی اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم گھر پر تشریف فرما رہتے اور آپ اپنی عورتوں سے پرہیز نہ فرماتے تھے

٢٨٠٠ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُنِي أَفْتِلُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْغَنَمِ فَيَبْعَثُ بِهَا ثُمَّ يُقِيمُ فِينَا حَلَالًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے قربانی کے جانور کے ہار بٹتی بعد ازاں آپ انہیں روانہ فرما دیتے اور آپ اس کے بعد اپنے گھر میں احرام کے بغیر رہتے

سوق الهدي

۲۸۰۱ - عَنْ جَابِرٍ يَعْنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ سَاقَ هَدْيًا فِي حَجِّهٖ۔

قربانی کے جانور کو اپنے ساتھ لے جانا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حج میں قربانی کا جانور ہمراہ لے گئے۔

رُكُوبُ الْبَدَنَةِ

۲۸۰۲ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ۔

قربانی کے جانور پر سوار ہونا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جو قربانی کا اونٹ ہانک رہا تھا اور چلتے چلتے تھک گیا تھا آپ نے ارشاد فرمایا اس پر سوار ہو جائے۔ وہ بولا یہ ہدی کا اونٹ ہے۔ آپ نے فرمایا سوار ہو جا! آپ نے دوسری یا تیسری مرتبہ فرمایا: تیرے لیے خرابی ہو اس پر سوار ہو جا۔

۲۸۰۳ - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ فِي الرَّابِعَةِ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قربانی کا جانور ہانکتے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ۔ وہ بولا یہ قربانی کا جانور ہے! آپ نے فرمایا تم اس پر سوار ہو جاؤ! وہ بولا قربانی کا جانور ہے آپ نے چوتھی مرتبہ فرمایا: تیری خرابی ہو سوار ہو جا!

رُكُوبُ الْبَدَنَةِ لِمَنْ جَهَدَهُ الْمَشْيُ

۲۸۰۴ - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً وَقَدْ جَهَدَهُ الْمَشْيُ قَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَإِنْ كَانَتْ بَدَنَةً۔

جو شخص پیدل چلتے چلتے تھک جائے وہ قربانی کے جانور پر سوار ہو جائے

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو قربانی کا اونٹ ہانکتے ہوئے دیکھا اور وہ چلتے چلتے تھک گیا! آپ نے فرمایا! اس پر سوار ہو جا۔ اس نے کہا یہ قربانی کا جانور ہے آپ نے فرمایا سوار ہو جا اگرچہ یہ اونٹ قربانی کا ہے۔

رُكُوبُ الْبَدَنَةِ بِالْمَعْرُوفِ

قربانی کے جانور پر ضرورت کے وقت سوار ہونا

۲۸۰۵ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ يُسْأَلُ عَنْ رُكُوبِ الْبَدَنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ارْكَبْهَا بِالْمَعْرُوفِ إِذَا أُلْجِئْتَ إِلَيْهَا حَتَّى تَجِدَ ظَهْرًا۔

سیدنا حضرت ابوالزبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا! قربانی کے جانور پر سوار ہونا کیسا ہے؟ آپ نے بتایا کہ میں نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا! آپ فرماتے تھے اس پر بھلائی اور دستور کے مطابق سواری کرو جب تم لاچار ہو یہاں تک کہ تم دوسری سواری پا لو۔

* * * * * *

نوٹ: دستور اور معروف کے مطابق سوار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر زیادتی نہ کی جائے اور معمول سے زیادہ بوجھ سواری کا اسے نہ بنایا جائے!

إِبَاحَةُ فَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ

جو شخص قربانی کا جانور ساتھ نہ لے جائے وہ حج کا احرام فسخ کر کے عمرہ کر کے احرام کھول سکتا ہے

۲۸۰۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نُرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ طُفْنَا بِالْبَيْتِ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ وَأَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ أَوَمَا كُنْتِ طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لَا قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أَخِيكِ إِلَى

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہماری نیت فقط حج کی تھی! جب ہم مکہ پہنچے تو بیت اللہ کا طواف کیا! اور آپ نے اس شخص کو جو قربانی کا جانور ہمراہ نہ لایا تھا! احرام کھول دینے کا حکم فرمایا! تو ان سب لوگوں نے جو قربانی کا جانور ساتھ نہ لائے تھے احرام کھول ڈالا! اور آپ کی ازواج مطہرات بھی ہمراہ نہ لائی تھیں! انہوں نے بھی احرام کھول ڈالا! حضرت عائشہ نے فرمایا کہ ہماری ایام کی وجہ سے بیت اللہ شریف کا طواف نہ کر سکی! جب بارھویں یا تیرھویں رات آئی تو میں نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! لوگ عمرہ اور حج ادا کر کے اپنے اپنے گھروں کو جائیں گے! اور میں فقط حج

التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ مَكَانَ كَذَا وَكَذَا۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ أَمَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يُقِيمَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ أَنْ يَحِلَّ۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَهْلَلْنَا أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحَجِّ خَالِصًا لَيْسَ مَعَهُ غَيْرُهُ خَالِصًا وَحْدَهُ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ صَبِيحَةَ أَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِلُّوا وَاجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَبَلَغَهُ عَنَّا أَنَّا نَقُولُ لَمَّا لَمْ يَكُنْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ عَرَفَةَ إِلَّا خَمْسٌ أَمَرَنَا أَنْ نَحِلَّ فَنَرُوحَ إِلَى مِنًى وَمَذَاكِيرُنَا تَقْطُرُ مِنَ الْمَنِيِّ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنَا فَقَالَ قَدْ بَلَغَنِي الَّذِي قُلْتُمْ وَإِنِّي لَأَبَرُّكُمْ وَأَتْقَاكُمْ وَلَوْلَا الْهَدْيُ لَحَلَلْتُ وَلَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ قَالَ وَقَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قَالَ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَهْدِ وَامْكُثْ حَرَامًا كَمَا أَنْتَ قَالَ وَقَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ قَالَ يَا رَسُولَ

کر کے جاؤں! آپ نے پوچھا کیا تو نے ان راتوں میں طواف کیا جب ہم مکہ مکرمہ میں آگئے! میں نے عرض کیا نہیں (کیونکہ میں حائضہ ہو گئی تھی) آپ نے فرمایا تو آپ اپنے بھائی کے ہمراہ مقام تنعیم تک جائیں عمرے کا احرام باندھیں اور پھر فلاں مقام پر ہم سے ملاقات کرنا!

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کی نیت سے نکلے! جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو آپ نے حکم فرمایا! جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ احرام باندھے رہے اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہیں وہ احرام کھول ڈالے

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم (یعنی اصحاب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے فقط حج کی نیت سے احرام باندھا عمرہ کی کسی واسطے بغیر ہم مکہ مکرمہ ذو الحجہ کی چوتھی تاریخ کی صبح کو پہنچے تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! احرام کھول ڈالو اور عمرہ کر لو (یعنی حج کو موقوف رکھو اور عمرہ کر کے احرام کھول دو) آنحضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جاری کیا ہے اسی پر ہم کہنے لگے کہ جب عرفہ کے پانچ دن باقی ہیں! اور آپ نے احرام کھول ڈالا! اور ہم منیٰ میں جائیں گے اس حال میں کہ جاتے شرمگاہ سے منی بہہ رہا ہو گا! آپ خطبہ ارشاد فرمانے کھڑے ہو گئے! اور ارشاد فرمایا میں نے تمہاری بات سنی میں تم سے زیادہ نیک اور پرہیزگار ہوں! اگر میں قربانی کا جانور نہ لاتا تو احرام کھول ڈالتا! اگر جو کچھ اب پیش آیا! ہے اس معاملے کا اندازہ مجھے اس سے قبل ہوتا تو میں قربانی کا جانور نہ لاتا جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن سے تشریف لائے! آپ نے پوچھا تم نے کس چیز کا احرام باندھا تھا! انہوں نے کہا جو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے باندھا! آپ نے فرمایا تم

لنا، أم أرأيت عمرتنا هذه لعامنا هذا أو للأبد قال هي للأبد۔

* * * *

۲۸۰۹ عن سراقة بن مالك بن جعشم أنه قال يا رسول الله أرأيت عمرتنا هذه لعامنا أم للأبد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هي للأبد۔

۲۸۱۰ عن سراقة تمتع رسول الله صلى الله عليه وسلم وتمتعنا معه فقلنا ألنا خاصة أم لأبد قال بل لأبد۔

۲۸۱۱ عن بلال قال قلت يا رسول الله أفسخ الحج لنا خاصة أم للناس عامة قال بل لنا خاصة۔

۲۸۱۲ عن أبي ذر في متعة الحج قال كانت لنا خاصة۔

۲۸۱۳ عن أبي ذر قال في متعة الحج ليست لكم ولستم منها في شيء إنما كانت رخصة لنا أصحاب محمد صلى الله عليه وسلم۔

۲۸۱۴ عن أبي ذر قال كانت المتعة رخصة لنا۔

۲۸۱۵ عن عبد الرحمن بن أبي الشعثاء قال كنت مع إبراهيم النخعي وإبراهيم التيمي فقلت لقد هممت أن أجمع العام الحج والعمرة قال إبراهيم لو كان أبوك لم يهم

قربانی کا جانور ہو وہ احرام باندھے رکھو! جیسے باندھ رکھا ہے سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارا یہ عمرہ صرف اس سال کے لیے ہے یا ہمیشہ کے لیے آپ نے فرمایا ہمیشہ! کے لیے

حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ عمرہ اس سال کے لیے ہے! یا ہمیشہ کے لیے آپ نے فرمایا ہمیشہ کے لیے!

سیدنا حضرت سراقہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع فرمایا! اور ہم نے بھی آپ کے ہمراہ تمتع کیا! بعد ازاں ہم نے پوچھا کیا یہ ہمارے لیے خاص ہے! یا ہمیشہ کے لیے ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہمیشہ کے لیے ہے۔

سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حج کا فسخ کرنا ہمارے ساتھ مخصوص ہے! یا سب لوگوں کے لیے آپ نے فرمایا نہیں ہمارے ساتھ مخصوص ہے

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حج میں تمتع ہمارے ساتھ مخصوص تھا

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ آپ نے فرمایا کہ حج کا متعہ تمہارے لیے نہیں ہے! تم نہیں ہو اس سے علاقہ ہے۔ وہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ رخصت تھی

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ متعہ ہمارے لیے ایک مخصوص رخصت تھی!

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن ابی شعثاء رضی اللہ عنہ! سے مروی ہے کہ میں جناب حضرت ابراہیم نخعی اور ابراہیم تیمی کے ساتھ تھا! میں نے کہا میرا ارادہ ہے کہ میں حج اور عمرہ ایک ساتھ کر دوں! حضرت ابراہیم

بذلك قال وقال إبراهيم التيمي عن أبيه عن أبي ذر قال إنما كانت المتعة لنا خاصة.

نے کہا اگر تیرے والد ہوتے تو ایسا نہ کرتے۔ ابراہیم تیمی نے اپنے والد سے روایت کی آپ نے اپنے والد سے سنا کہ متعہ ہمارے لیے مخصوص تھا۔

۲۸۱۳ عن ابن عباس قال كانوا يرون أن العمرة في أشهر الحج من أفجر الفجور في الأرض ويجعلون المحرم صفر ويقولون إذا برأ الدبر وعفا الوبر وانسلخ صفر أو قال دخل صفر فقد حلت العمرة لمن اعتمر فقدم النبي صلى الله عليه وسلم وأصحابه صبيحة رابعة مهلين بالحج فأمرهم أن يجعلوها عمرة فتعاظم ذلك عندهم فقالوا يا رسول الله أي الحل قال الحل كله.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایام جاہلیت میں) لوگ خیال کرتے تھے کہ حج کے مقدس مہینوں میں عمرہ کرنا زمین پر بڑا گناہ ہے۔ وہ محرم کو صفر کہتے تھے اور کہتے کہ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہو اور اس کے بال بڑھ جائیں اور صفر گزر جائے یا صفر آ جائے تو عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ حلال ہوا۔ آنحضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ذوالحجہ کی چوتھی تاریخ کو حج کی لبیک پکارتے ہوئے مکہ میں آئے تھے۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کو عمرہ کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ یہ کام ان حضرات کو بہت عجیب معلوم ہوا۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عمرہ ادا کر لینے کے بعد کون سے افعال کرنے درست ہوں گے؟ آپ نے فرمایا سب کام (جو احرام کی حالت میں نہیں کیے جا سکتے تھے)

❖ ❖ ❖ ❖

نوٹ: صحابہ کرام کو حج کا عمرہ کرنے کا حکم اس لیے عجیب معلوم ہوا کہ قبل از اسلام ان کا خیال تھا کہ ایام حج میں عمرہ جائز نہیں۔ جیسے اسلام نے آ کر غلط ثابت کیا

۲۸۱۴ عن ابن عباس يقول أهل رسول الله صلى الله عليه وسلم بالعمرة وأهل أصحابه بالحج وأمر من لم يكن معه الهدي أن يحل وكان فيمن لم يكن معه الهدي طلحة بن عبيد الله ورجل آخر فأحلا.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرے کا احرام باندھا اور آپ کے صحابہ کرام نے حج کا، جن لوگوں کے پاس قربانی کے جانور نہ تھے انہیں آپ نے احرام کھول ڈالنے کا حکم فرمایا اور جناب طلحہ بن عبید اللہ کے علاوہ ایک اور صاحب ایسے تھے جن کے پاس قربانی کا جانور نہ تھا ان دونوں حضرات نے احرام کھول ڈالا۔

❖ ❖ ❖

۲۸۱۵ عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال هذه عمرة

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

اسْتَمْتَعْنَا بِهَا فَمَنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ هَدْيٌ فَلْيَحِلَّ الْحِلَّ كُلَّهُ فَقَدْ دَخَلَتِ الْعُمْرَةُ فِي الْحَجِّ۔

یہ عمرہ ہے جس سے ہم نے فائدہ اٹھایا! پس جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ سب طرح سے حلال ہو جائے اور عمرہ حج میں داخل ہو گیا

مَا يَجُوزُ لِلْمُحْرِمِ أَكْلُهُ مِنَ الصَّيْدِ

محرم کون سا شکار کھا سکتا ہے

۲۸۱۹ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِبَعْضِ طَرِيقِ مَكَّةَ تَخَلَّفَ مَعَ أَصْحَابٍ لَهُ مُحْرِمِينَ وَهُوَ غَيْرُ مُحْرِمٍ فَرَأَى حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاسْتَوَى عَلَى فَرَسِهِ ثُمَّ سَأَلَ أَصْحَابَهُ أَنْ يُنَاوِلُوهُ سَوْطَهُ فَأَبَوْا فَسَأَلَهُمْ رُمْحَهُ فَأَبَوْا فَأَخَذَهُ ثُمَّ شَدَّ عَلَى الْحِمَارِ فَقَتَلَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَى بَعْضُهُمْ فَأَدْرَكُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلُوهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ طُعْمَةٌ أَطْعَمَكُمُوهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک دفعہ مکہ معظمہ کے راستے میں تھے ہم اپنے ہم سفروں سے پیچھے رہ گئے! جنہوں نے احرام باندھا ہوا تھا لیکن جناب حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا! آپ نے ایک گورخر دیکھا اور اپنے گھوڑے پر سوار ہو گئے! اور اپنے دوستوں سے کوڑا مانگا انہوں نے نہ دیا پھر انہوں نے نیزہ مانگا انہوں نے انکار کیا! آپ نے خود لے لیا! اور اس گورخر کا پیچھا کیا! اور اسے مار دیا تو بعض اصحاب نے جنہوں نے احرام باندھے ہوئے تھے! اس کا گوشت کھایا! اور بعض نے نہ کھایا! جب ان کی ملاقات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو آپ سے (اس کے متعلق) دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا! یہ ایک ایسا لقمہ تھا جو اللہ جل شانہ نے تمہیں کھلایا!

نوٹ! اس حدیث سے ثابت ہوا کہ وہ حلال شکار اگر محرم شکار کرنے میں مدد نہ دے نہ بتلائے اور نہ دکھلائے اور دوسرا کوئی شخص شکار کر کے لائے تو اسے کھانا درست اور جائز ہے

۲۸۲۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ التَّيْمِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ وَنَحْنُ مُحْرِمُونَ فَأُهْدِيَ لَهُ طَيْرٌ وَهُوَ رَاقِدٌ فَأَكَلَ بَعْضُنَا وَتَوَرَّعَ بَعْضُنَا فَاسْتَيْقَظَ طَلْحَةُ فَوَافَقَ مَنْ أَكَلَهُ وَقَالَ أَكَلْنَاهُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت عبد الرحمٰن تیمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم احرام باندھے ہوئے جناب حضرت طلحہ بن عبید اللہ کے ساتھ تھے! آپ کی خدمت میں پرندے کا گوشت تحفہ پیش کیا گیا! اور آپ سو رہے تھے! ہم میں سے بعض حضرات نے تو اسے کھایا اور بعض نے پرہیز کیا! جب جناب حضرت طلحہ جاگ گئے تو آپ نے ان لوگوں کی موافقت فرمائی جنہوں نے کھایا تھا! اور بتایا کہ ہم نے

١٨١ عَنِ الْبَهْزِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يُرِيْدُ مَكَّةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتّٰى إِذَا كَانُوْا بِالرَّوْحَاءِ إِذَا حِمَارُ وَحْشٍ عَقِيْرٌ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دَعُوْهُ فَإِنَّهُ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَ صَاحِبُهُ فَجَاءَ الْبَهْزِيُّ وَهُوَ صَاحِبُهُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَأْنُكُمْ بِهٰذَا الْحِمَارِ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ فَقَسَمَهُ بَيْنَ الرِّفَاقِ ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى إِذَا كَانَ بِالْأُثَايَةِ بَيْنَ الرُّوَيْثَةِ وَالْعَرْجِ إِذَا ظَبْيٌ حَاقِفٌ فِي ظِلٍّ وَفِيْهِ سَهْمٌ فَزَعَمَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ رَجُلًا يَقِفُ عِنْدَهُ لَا يُرِيْبُهُ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى يُجَاوِزَهُ۔

جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اسے تناول کیا ہے

سیدنا حضرت زید بن کعب بہزی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کے ارادے سے احرام باندھے ہوئے نکلے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام روحاء میں پہنچے تو آپ نے ایک گورخر کو زخمی حالت میں دیکھا۔ لوگوں نے جناب حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے فرمایا اسے اسی حالت میں رہنے دو اغلب ہے کہ اس کا مالک آجائے گا۔ اسی دوران بہزی آیا اور وہی اس کا مالک تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اس گورخر کے مالک و مختار آپ ہیں آپ نے جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے اس کا گوشت سب ساتھیوں میں تقسیم فرما دیا۔ بعدازاں آپ آگے بڑھے جب مقام اثایہ میں پہنچے (جو عرج اور رویثہ کے درمیان ہے) تو دیکھا کہ ایک ہرن اپنا سر جھکائے سائے میں کھڑا ہے اور اسے تیر لگا ہوا ہے۔ بہزی نے کہا کہ حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ارشاد فرمایا کہ تم اس کے پاس کھڑے رہو تاکہ کوئی اس سے چھیڑ چھاڑ نہ کرے حتیٰ کہ آپ صلے اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے جائیں۔

نوٹ: جناب امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک اگر محرم کے لیے شکار کیا جائے لیکن اس نے شکار کرنے میں مدد نہ کی ہو تو اسے کھانا درست ہے

مَا لَا يَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ أَكْلُهُ مِنَ الصَّيْدِ

محرم کے لیے جس شکار کا کھانا درست نہیں

١٨٢ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّهُ أَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا

سیدنا حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

وَحْشٍ وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنَّا حُرُمٌ۔

کی خدمت اقدس میں ایک گورخر بھیجا اور آپ مقام ابواء یا ودان میں تھے آپ نے واپس فرما دیا بعد ازاں جب آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ ان کے چہرے سے ناگواری ظاہر ہو رہی ہے تو ارشاد فرمایا ہم نے اس وجہ سے واپس کیا کہ ہم لوگ احرام باندھے ہوئے تھے

نوٹ: اس سے قبل ایک حدیث شریف میں گزرا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہزی کا گورخر قبول فرما لیا۔ غالباً صعب رضی اللہ عنہ نے جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے شکار کیا تھا اس لیے آپ نے لوٹا دیا

۲۸۲۳ عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبَلَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِوَدَّانَ رَأَى حِمَارَ وَحْشٍ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ وَقَالَ إِنَّا حُرُمٌ وَلَا نَأْكُلُ الصَّيْدَ۔

سیدنا حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے جب آپ چلے اور ودان میں پہنچے تو آپ نے ایک گورخر ملاحظہ فرمایا آپ نے اسے واپس فرما دیا۔ اور ارشاد فرمایا۔ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔ شکار نہیں کھاتے!

۲۸۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لِزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ مَا عَلِمْتَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُهْدِيَ لَهُ عُضْوُ صَيْدٍ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَلَمْ يَقْبَلْهُ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جناب حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں شکار کے جانور کا ایک ٹکڑا ارسال کیا گیا۔ اور آپ نے قبول نہ فرمایا کیونکہ آپ حالت احرام میں تھے۔ انہوں نے کہا ہاں

۲۸۲۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَذْكِرُهُ كَيْفَ أَخْبَرْتَنِي عَنْ لَحْمِ صَيْدٍ أُهْدِيَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ حَرَامٌ قَالَ نَعَمْ أَهْدَى لَهُ رَجُلٌ عُضْوًا مِنْ لَحْمِ صَيْدٍ فَرَدَّهُ وَقَالَ إِنَّا لَا نَأْكُلُ إِنَّا حُرُمٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں: کہ حضرت زید بن ارقم تشریف لائے تو سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے انہیں یاد دلانے کے لیے دریافت فرمایا شکار کے گوشت کے متعلق جو کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بحالت احرام پیش کیا گیا تھا اس کے متعلق آپ نے کیا بیان فرمایا تھا؟ جناب حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہاں ایک شخص نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں شکار کے گوشت کا ایک ٹکڑا پیش کیا آپ نے یہ ارشاد فرماتے واپس فرما دیا کہ ہم نہیں کھاتے ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔

❖ ❖ ❖ ❖

۲۸۲۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَهْدَى الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ رِجْلَ حِمَارِ وَحْشٍ يَقْطُرُ دَمًا وَهُوَ مُحْرِمٌ وَهُوَ بِقُدَيْدٍ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ جناب حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں گورخر کی ایک ران پیش کی جس میں سے خون بہ رہا تھا آپ مقام قدید میں احرام باندھے ہوئے تھے آپ نے اسے واپس فرما دیا!

۲۸۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الصَّعْبَ بْنَ جَثَّامَةَ اَهْدٰى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَارًا وَهُوَ مُحْرِمٌ فَرَدَّهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کونین مصطفےٰ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں ایک گورخر ارسال کیا آپ احرام باندھے ہوئے تھے آپ نے اسے واپس فرما دیا!

اِذَا اَضْحَكَ الْمُحْرِمُ فَفَطِنَ الْحَلَالُ لِلصَّيْدِ فَقَتَلَهُ اَيَاْكُلُهُ اَمْ لَا

کیا محرم اس شکار کو کھا سکتا ہے جسے وہ دیکھ کر ہنسے اور غیر محرم سمجھ جائے

۲۸۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ انْطَلَقَ اَبِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَاَحْرَمَ اَصْحَابُهُ وَلَمْ يُحْرِمْ فَبَيْنَمَا اَنَا مَعَ اَصْحَابِيْ ضَحِكَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ فَاِذَا حِمَارُ وَحْشٍ فَطَعَنْتُهُ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُّعِيْنُوْنِيْ فَاَكَلْنَا مِنْ لَحْمِهٖ وَخَشِيْنَا اَنْ نُّقْتَطَعَ فَطَلَبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرْفِعُ فَرَسِيْ شَاْوًا وَّاَسِيْرُ شَاْوًا فَلَقِيْتُ رَجُلًا مِّنْ غِفَارٍ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ اَيْنَ تَرَكْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ تَرَكْتُهُ وَهُوَ قَائِلٌ بِالسُّقْيَا فَلَحِقْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صلح حدیبیہ کے سال تشریف لے گئے آپ کے ساتھیوں نے احرام باندھا لیکن ابو قتادہ نے احرام نہیں باندھا۔ میرے والد نے کہا کہ میں اپنے دوستوں کے ساتھ تھا کہ میرے دوست ایک دوسرے کو دیکھ کر ہنسنے لگے میں نے ایک گورخر دیکھا اور اس پر برچھا مارا اپنے دوستوں سے مدد طلب کی! انہوں نے امداد نہ کی! بعد ازاں سب نے اس کا گوشت کھایا! اور میں خوفزدہ ہوا کہ کہیں ہم لوٹے نہ جائیں تو میں نے حضور سرور کونین مصطفےٰ علیہ السلام کو تلاش کرنا شروع کیا! میں اپنا گھوڑا کبھی تیز دوڑاتا اور کبھی آہستہ چلاتا! قبیلہ غفار سے رات کے وقت مجھے ایک شخص ملا! میں نے دریافت کیا کہ تو نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو کس جگہ چھوڑا ہے

إِنَّ أَصْحَابَكَ يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يَقْتَطِعُوا دُونَكَ فَانْتَظِرْهُمْ فَانْتَظَرَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَصَبْتُ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَعِنْدِي مِنْهُ فَقَالَ لِلْقَوْمِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ۔

تو ان لوگوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہاں چھوڑا جب آپ کا ارادہ مقام سقیا سے گاؤں میں ٹھہرنے اور سونے کا تھا میں نے جا کر آپ سے ملاقات کی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور اللہ کی رحمت و برکت عرض کی ہے اور انہیں اندیشہ ہے کہ کہیں وہ آپ کے بغیر رہ نہ جائیں تو آپ ان کا انتظار فرما لیجئے۔ پس آپ نے ان کا انتظار فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایک گورخر مارا۔ میرے پاس اس کا گوشت موجود ہے آپ نے لوگوں کو کھانے کے لئے فرمایا اور وہ سب احرام باندھے ہوئے تھے۔

* * * *

۲۸۲۱ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَهَلُّوا بِعُمْرَةٍ غَيْرِي فَاصْطَدْتُ حِمَارَ وَحْشٍ فَأَطْعَمْتُ أَصْحَابِي مِنْهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ ثُمَّ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَنْبَأْتُهُ أَنَّ عِنْدَنَا مِنْ لَحْمِهِ فَاضِلَةً فَقَالَ كُلُوهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: آپ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں جہاد فرمایا تو سب لوگوں نے میرے سوا عمرے کا احرام باندھا اور میں نے ایک گورخر شکار کیا اور اسے اپنے ساتھیوں کو کھلایا۔ حالانکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے بعد ازاں میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اس سے بچا گوشت میرے پاس ہے آپ نے فرمایا اسے کھاؤ حالانکہ وہ احرام باندھے ہوئے تھے۔

إِذَا أَشَارَ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ فَقَتَلَهُ الْحَلَالُ

جب محرم شکار کی طرف اشارہ کرے اور پھر غیر محرم شکار مارے تو اس کے متعلق کیا حکم ہے

۲۸۲۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُمْ كَانُوا فِي مَسِيرٍ لَهُمْ بَعْضُهُمْ مُحْرِمٌ وَبَعْضُهُمْ لَيْسَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ لوگ سفر میں تھے ان میں بعض نے احرام باندھا تھا اور بعض نے

مُحْرِمٌ قَالَ فَرَأَيْتُ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَرَكِبْتُ فَرَسِي وَأَخَذْتُ الرُّمْحَ وَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَاخْتَلَسْتُ سَوْطًا مِنْ بَعْضِهِمْ فَشَدَدْتُ عَلَى الْحِمَارِ فَأَصَبْتُهُ فَأَكَلُوا مِنْهُ فَأَشْفَقُوا قَالَ فَسُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ أَشَرْتُمْ أَوْ أَعَنْتُمْ قَالُوا لَا قَالَ فَكُلُوا۔

تھیں یا احرام باندھا تھا۔ میں نے ایک گورخر دیکھا اپنے گھوڑے پر سوار ہوا، نیزہ لیا اور ان سب سے مدد طلب کی۔ لیکن انہوں نے مدد دینے سے انکار کر دیا۔ میں نے ان میں سے ایک شخص کا کوڑا لے لیا۔ اور گورخر پر حملہ کیا۔ آخرکار میں نے اسے مار لیا اور انہوں نے اس کا گوشت تناول فرمایا۔ بعد ازاں وہ خوفزدہ ہوگئے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے پوچھا تم نے اشارہ کیا یا شکار مارنے میں مدد کی انہوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا تو کھاؤ۔

۲۸۲۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ صَيْدُ الْبَرِّ لَكُمْ حَلَالٌ مَا لَمْ تَصِيدُوهُ أَوْ يُصَدْ لَكُمْ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا تمہارے لیے خشکی کا شکار حلال ہے جب کہ تم خود شکار نہ کرو! اور نہ ہی تمہارے لیے شکار کیا جائے۔

نوٹ: امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف کی اسناد میں عمرو بن ابی عمرو قوی نہیں۔ اگرچہ ان سے امام مالک نے روایت فرمائی۔

مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

محرم کون کون سے جانور مار سکتا

قَتْلُ الْكَلْبِ الْعَقُورِ

کاٹنے والے کتے کا مارنا

۲۸۲۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ لَيْسَ عَلَى الْمُحْرِمِ فِي قَتْلِهِنَّ جُنَاحٌ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ پانچ جانور ایسے ہیں کہ جنہیں محرم اگر مار ڈالے تو اس پر کوئی گناہ نہیں:

کوا، چیل، بچھو، چوہا، اور کاٹنے والا کتا۔

قَتْلُ الْحَيَّةِ

سانپ کا مارنا

۲۸۲۳ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ يَقْتُلُهُنَّ الْمُحْرِمُ الْحَيَّةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، محرم پانچ جانوروں کو مار ڈالے: سانپ، چوہا، چیل، چتکبرا کوا، اور کاٹنے والا کتا۔

قَتْلُ الْفَارَةِ

۲۸۳۴- عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذِنَ فِيْ قَتْلِ خَمْسٍ مِنَ الدَّوَابِّ لِلْمُحْرِمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَاَةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْعَقْرَبُ۔

چوہے کا مارنا جائز ہے

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کے لیے پانچ جانوروں کے مارنے کی اجازت دی۔ کوا چیل۔ چوہا۔ کاٹنے والا کتا اور بچھو۔

قَتْلُ الْوَزَغِ

۲۸۳۵- عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ امْرَاَةً دَخَلَتْ عَلٰى عَائِشَةَ وَبِيَدِهَا عُكَّازٌ فَقَالَتْ مَا هٰذَا فَقَالَتْ لِهٰذِهِ الْوَزَغِ لِاَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّهُ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اِلَّا يُطْفِئُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَّا هٰذِهِ الدَّابَّةَ فَاَمَرَنَا بِقَتْلِهَا وَنَهٰى عَنْ قَتْلِ الْجِنَّانِ اِلَّا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَطْمِسَانِ الْبَصَرَ وَيُسْقِطَانِ مَا فِيْ بُطُوْنِ النِّسَاءِ۔

گرگٹ کو مارنا جائز ہے

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک عورت حاضر ہوئی اور اس کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا یہ کیا ہے؟ اس عورت نے عرض کیا یہ گرگٹ مارنے کے لیے لکڑی ہے کیونکہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ تمام جانور حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آگ کو بجھاتے تھے مگر یہ جانور نہ بجھاتا تھا اس لیے ہمیں اس کے مارنے کا حکم ہوا۔ اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سفید سانپ مارنے سے منع فرمایا اور دو لکیروں والے اور دم کٹے سانپ کو مارنے کا حکم فرمایا کیونکہ وہ دونوں آنکھ پھوڑ ڈالتے ہیں اور حاملہ عورتوں کے حمل گرا دیتے ہیں۔

* * * * * *

نوٹ: سفید سانپ میں چونکہ زہر نہیں ہوتا۔ نیز جن بھی سانپ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اس لیے جب تم پہلی دفعہ دکھائی دے تو زبان سے اس کو یہ کہنا چاہیے کہ یہاں سے چلے جاؤ ۔ اگر وہ چلا جائے اور پھر نظر آئے تو اسے تب مارنا جائز ہے۔

قَتْلُ الْعَقْرَبِ

۲۸۳۶- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ عَلٰى مَنْ قَتَلَهُنَّ اَوْ فِيْ قَتْلِهِنَّ وَهُوَ حَرَامٌ الْحِدَاَةُ وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ۔

بچھو کا مارنا درست ہے

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حالت احرام میں پانچ جانوروں کو مار ڈالنا گناہ نہیں۔ چیل، چوہا، کاٹنے والا کتا، بچھو اور کوا۔

قَتْلُ الْحِدَاَةِ

۲۸۳۷- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا نَقْتُلُ مِنَ الدَّوَابِّ اِذَا

چیل کو مارنا درست ہے

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی

أَحْرَمْنَا قَالَ خَمْسٌ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَارَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

اللہ علیہ وسلم سے ہم کن کن کرنے جانوروں کو ماریں جب ہم حالت احرام میں ہوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ پانچ جانوروں کو قتل کرنے میں گناہ نہیں ہے چیل، کوے، چوہے، بچھو کاٹنے والے کتے۔

قَتْلُ الْغُرَابِ

کوے کو مار ڈالنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ قَالَ يَقْتُلُ الْفُوَيْسِقَةَ وَالْحِدَأَةَ وَالْغُرَابَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا محرم کن کن جانوروں کو مارے؟ آپ نے فرمایا کہ چوہا، چیل، کوا اور کاٹنے والا کتا مارے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا جُنَاحَ فِي قَتْلِهِنَّ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ فِي الْحَرَمِ وَالْإِحْرَامِ الْفَارَةُ وَالْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ جانوروں کو مارنے میں کوئی گناہ نہیں۔ اگرچہ انہیں حرم میں مارے یا حالت احرام میں۔ چوہا۔ چیل، کوا، بچھو اور کاٹنے والا کتا۔

مَا لَا يَقْتُلُهُ الْمُحْرِمُ

محرم کا جس جانور کو مارنا درست نہیں

عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ عَنِ الضَّبُعِ فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهَا قُلْتُ أَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت ابو عمار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بجو کے متعلق پوچھا؟ آپ [illegible] نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔ میں نے پوچھا کیا اس کا شکار کرنا جائز ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں میں نے پوچھا کیا آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔

الرُّخْصَةُ فِي النِّكَاحِ لِلْمُحْرِمِ

احرام باندھنے والے کو نکاح کرنے کی اجازت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَزَوَّجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم احرام باندھے ہوئے تھے اور آپ نے نکاح کیا

۲۸۴۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَكَحَ حَرَامًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے!

۲۸۴۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُمَا مُحْرِمَانِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا، اور آپ دونوں احرام باندھے ہوئے تھے

۲۸۴۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۲۸۴۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَيْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا۔ اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے!

اَلنَّهْيُ عَنْ ذٰلِكَ

محرم کو نکاح کرنے کی ممانعت

۲۸۴۶ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَخْطُبُ وَلَا يُنْكِحُ

سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم نہ تو نکاح کرے نہ پیام نکاح بھیجے اور نہ کسی دوسرے شخص کا نکاح پڑھے

۲۸۴۷ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ نَهٰى أَنْ يَنْكِحَ الْمُحْرِمُ أَوْ يُنْكِحَ أَوْ يَخْطُبَ۔

سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: محرم نہ تو نکاح کرے نہ پیام نکاح بھیجے اور نہ کسی دوسرے شخص کا نکاح پڑھے۔

۲۸۴۸ عَنْ نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ أَرْسَلَ عُمَرُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ مَعْمَرٍ إِلٰى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ يَسْأَلُهٗ أَيَنْكِحُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ أَبَانُ أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ

سیدنا حضرت نبیہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عمر بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے ابان کے پاس آدمی بھیجا دریافت کرنے کے لیے کہ کیا محرم نکاح کرسکتا ہے؟ ابان نے بتایا کہ حضرت عثمان بن عفان

حَدَّثَكَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يَخْطُبُ۔

رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محرم نہ تو نکاح کرے اور نہ نکاح کا پیغام بھیجے

اَلْحِجَامَةُ لِلْمُحْرِمِ

محرم کو پچھنے لگانا

۲۸۰۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۲۸۰۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُولُ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ ثُمَّ قَالَ بَعْدُ أَخْبَرَنِي طَاوُسٌ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگوائے حالانکہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے

۲۸۰۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ احْتَجَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

حِجَامَةُ الْمُحْرِمِ مِنْ عِلَّةٍ تَكُونُ بِهِ

محرم شخص کا کسی بیماری کی وجہ سے پچھنے لگوانا

۲۸۰۴ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام میں ایک درد کی وجہ سے پچھنے لگوائے

حِجَامَةُ الْمُحْرِمِ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ

پاؤں کے اوپر پچھنے لگوانا

۲۸۰۵ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ عَلَى ظَهْرِ الْقَدَمِ مِنْ وَثْءٍ كَانَ بِهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے درد کی وجہ سے اپنے پاؤں مبارک کے اوپر پچھنے لگائے حالانکہ آپ نے احرام باندھا ہوا تھا۔

حِجَامَةُ الْمُحْرِمِ وَسْطَ رَأْسِهِ

محرم کو اپنے سر کی چوٹی پر پچھنے لگوانا

۲۸۰۶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ بُحَيْنَةَ يُحَدِّثُ

سیدنا حضرت عبداللہ ابن بحینہ رضی اللہ عنہ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَسْطَ رَأْسِهِ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ مِنْ طَرِيقِ مَكَّةَ۔

سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سر کے درمیان میں [illegible] لحی جمل کے مقام پر حالت احرام میں پچھنے لگوائے جو مکہ کے راستے میں ہے۔

فِي الْمُحْرِمِ يُؤْذِيهِ الْقَمْلُ فِي رَأْسِهِ

اگر احرام باندھنے والے شخص کو جوؤں سے تکلیف پہنچے

٢٨٥٥- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْرِمًا فَآذَاهُ الْقَمْلُ فِي رَأْسِهِ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحْلِقَ رَأْسَهُ وَقَالَ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ أَطْعِمْ سِتَّةَ مَسَاكِينَ مُدَّيْنِ مُدَّيْنِ أَوِ انْسُكْ شَاةً أَيَّ ذٰلِكَ فَعَلْتَ أَجْزَأَ عَنْكَ۔

سیدنا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ احرام باندھے ہوئے تھے اور جوئیں آپ کے سر کو تکلیف دے رہی تھیں۔ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سر منڈوانے کا حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تین روزے رکھو یا چھ مسکینوں کو دو مد کا کھانا دو یا ایک بکری کی قربانی کرو اس میں جو کچھ بھی آپ کریں گے کافی ہوگا۔

٢٨٥٦- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ أَحْرَمْتُ فَكَثُرَ قَمْلُ رَأْسِي فَبَلَغَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَانِي وَأَنَا أَطْبُخُ قِدْرًا لِأَصْحَابِي فَمَسَّ رَأْسِي بِإِصْبَعِهِ فَقَالَ انْطَلِقْ فَاحْلِقْهُ وَتَصَدَّقْ عَلَى سِتَّةِ مَسَاكِينَ۔

سیدنا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے احرام باندھا اور میرے سر میں بہت جوئیں پڑ گئیں اس بات کی اطلاع حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی تو آپ میرے پاس تشریف لائے۔ میں اپنے ساتھیوں کے لیے سالن پکا رہا تھا۔ آپ نے میرا سر اپنی انگلی مبارک سے چھوا بعد ازاں ارشاد فرمایا جاؤ اور سر کو منڈاؤ اور چھ مسکینوں کو صدقہ دو۔

غُسْلُ الْمُحْرِمِ بِالسِّدْرِ إِذَا مَاتَ

اگر محرم فوت ہو جائے تو اسے بیری کے پانی سے غسل دینا

٢٨٥٧- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضرت محمد رسول اللہ

فَوَقَصَتْهُ نَاقَتُهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُمِسُّوهُ بِطِيبٍ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا اور اس کی اونٹنی نے اس کی گردن توڑ ڈالی اس نے احرام باندھا تھا فوت ہو گیا! حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے پانی اور بیری سے غسل دو اور دونوں کپڑوں میں کفن دو جو کہ پہنے ہوئے ہے خوشبو نہ لگاؤ اور اس کا سر نہ ڈھانپو۔ کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک پکارتا ہوا اٹھے گا۔

فِي كَمْ يُكَفَّنُ الْمُحْرِمُ إِذَا مَاتَ

محرم جب فوت ہو جائے تو اسے کتنے کپڑوں میں کفن کیا جائے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا مُحْرِمًا صُرِعَ عَنْ نَاقَتِهِ فَأُوقِصَ ذُكِرَ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ ثُمَّ قَالَ عَلَى إِثْرِهِ خَارِجًا رَأْسُهُ قَالَ وَلَا تُمِسُّوهُ طِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔ قَالَ شُعْبَةُ فَسَأَلْتُهُ بَعْدَ عَشْرِ سِنِينَ فَجَاءَ بِالْحَدِيثِ كَمَا كَانَ يَجِيءُ بِهِ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَلَا تُخَمِّرُوا وَجْهَهُ وَرَأْسَهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک محرم شخص اپنی اونٹنی سے گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ پڑی اور وہ فوت ہو گیا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے پانی اور بیری سے غسل دو اور اسے دو کپڑوں میں کفن دو۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا اس کا سر باہر رکھا جائے؛ اور اس کے سر پر خوشبو نہ لگاؤ کیونکہ وہ بروز قیامت لبیک کہتا ہوا اٹھے گا (حدیث ہذا کے راوی) جناب شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابوالبشر سے یہ حدیث شریف دس سال کے بعد پوچھی! انہوں نے اسی طرح بیان فرمایا جیسے بیان فرماتے تھے۔ البتہ اتنا اضافہ ضرور کیا کہ اس کا منہ اور سر نہ ڈھانپا جائے۔

النَّهْيُ عَنْ أَنْ يُحَنَّطَ الْمُحْرِمُ إِذَا مَاتَ

جب محرم فوت ہو جائے تو اسے خوشبو نہ لگانا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ وَقَعَ مِنْ رَاحِلَتِهِ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میدان عرفات میں ایک شخص حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھڑا تھا اسی دوران وہ

فَأَقْعَصَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْهِ وَلَا تُحَنِّطُوهُ وَلَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَبْعَثُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

اپنے اونٹ سے گرا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ جب حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو۔ اسے دو کپڑوں میں کفن دو اور اسے خوشبو نہ لگاؤ اور اس کا سر نہ ڈھانپو کیونکہ اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت کے دن اسے لبیک کہتا ہوا اٹھائے گا۔

۲۸۴۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَصَتْ رَجُلًا مُحْرِمًا نَاقَتُهُ فَقَتَلَتْهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اغْسِلُوهُ وَكَفِّنُوهُ وَلَا تُغَطُّوا رَأْسَهُ وَلَا تُقَرِّبُوهُ طِيبًا فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يُهِلُّ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک محرم شخص کی گردن اس کے اونٹ نے توڑ ڈالی وہ فوت ہو گیا۔ پھر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ارشاد فرمایا۔ اسے غسل دو اور کفن دو۔ اور اس کا سر نہ ڈھانپو اسے خوشبو نہ لگاؤ۔ وہ لبیک لبیک کہتا ہوا اٹھے گا۔

اَلنَّهْيُ اَنْ يُخَمَّرَ وَجْهُ الْمُحْرِمِ وَرَاْسُهُ اِذَا مَاتَ

جب محرم فوت ہو جائے تو اس کا منہ اور سر نہ ڈھانپنا

۲۸۵۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ حَاجًّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّهُ لَفَظَتْهُ بَعِيرُهُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُغَسَّلُ وَيُكَفَّنُ فِي ثَوْبَيْنِ وَلَا يُغَطَّى رَأْسُهُ وَوَجْهُهُ فَإِنَّهُ يَقُومُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حج کے دوران ایک شخص حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ اس کے اونٹ نے اسے گرا دیا۔ اور وہ فوت ہو گیا۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسے غسل دیا جائے۔ اور دو کپڑوں میں کفنایا جائے نیز اس کا سر اور منہ نہ ڈھانپا جائے۔ وہ قیامت کے دن لبیک کہتا ہوا اٹھے گا

اَلنَّهْيُ عَنْ تَخْمِيرِ رَاْسِ الْمُحْرِمِ اِذَا مَاتَ

محرم جب فوت ہو جائے تو اس کا سر نہ ڈھانپا جائے گا

۲۸۵۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَقْبَلَ رَجُلٌ حَرَامًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَّ مِنْ فَوْقِ بَعِيرِهِ فَوُقِصَ وَقْصًا فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک شخص احرام باندھے حاضر خدمت ہوا۔ تو وہ اونٹ سے گر پڑا اور اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ اور فوت ہو گیا تو

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِغْسِلُوْهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَّ اَلْبِسُوْهُ ثَوْبَيْهِ وَلَا تُخَمِّرُوْا رَأْسَهُ فَاِنَّهُ يَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا۔

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے پانی اور بیری کے پتوں سے غسل دو! اور اسے دو کپڑے پہنا دو! اور اس کا سر ڈھانپو کیونکہ وہ قیامت کے دن لبیک پڑھتا ہوا آئے گا۔

فِيْمَنْ اُحْصِرَ بِعَدُوٍّ

جس شخص کو دشمن حج کرنے سے روک دیں

۲۸۶۲ عَنْ نَّافِعٍ اَنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ وَسَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ اَخْبَرَاهُ اَنَّهُمَا كَلَّمَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ لَمَّا نَزَلَ الْجَيْشُ بِابْنِ الزُّبَيْرِ قَبْلَ اَنْ يُّقْتَلَ فَقَالَا لَا يَضُرُّكَ اَنْ لَّا تَحُجَّ الْعَامَ اِنَّا نَخَافُ اَنْ يُّحَالَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيَهُ وَحَلَقَ رَأْسَهُ وَاُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ عُمْرَةً اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْطَلِقُ فَاِنْ خُلِّيَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ طُفْتُ وَاِنْ حِيْلَ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَعَلْتُ مَا فَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ ثُمَّ سَارَ سَاعَةً ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا شَاْنُهُمَا وَاحِدٌ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ حَجَّةً مَعَ عُمْرَتِيْ فَلَمْ يَحِلَّ مِنْهُمَا حَتّٰى اَحَلَّ يَوْمَ النَّحْرِ وَاَهْدٰى

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب عبید اللہ بن عبد اللہ اور حضرت سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما نے ان سے بیان فرمایا۔ ان دونوں نے جناب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے گفتگو کی! جب حجاج بن یوسف (کا) لشکر مکہ مکرمہ کے حاکم جناب حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پر چڑھ آیا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے شہید کیے جانے سے قبل دونوں نے فرمایا! اگر اس سال آپ حج نہ کریں تو کوئی حرج نہیں کیونکہ ہمیں بیت اللہ شریف تک پہنچنے سے روک دیا جائے گا! جناب حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا! ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے نکلے، کفار قریش نے آپ کو راستہ میں روک لیا۔ آپ نے اپنے قربانی کے جانور کو ذبح فرمایا! سر منڈایا اور ارشاد فرمایا کہ میں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے حج کے ساتھ عمرے کو بھی واجب کیا! بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہو! میں روانہ ہوتا ہوں، اگر مجھے بیت اللہ شریف جانے کا راستہ مل گیا تو میں طواف کروں گا! اور اگر میں روک دیا گیا تو جیسا حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا ویسا ہی کروں گا! میں بھی آپ کے ہمراہ تھا! آپ یہ فرما کر تھوڑی دیر چلے ان کے بعد فرمایا۔ حج اور عمرہ دونوں برابر ہیں میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں نے عمرے کے ساتھ حج کو بھی!

واجب کر لیا! پھر آپ نے احرام نہیں کھولا، یہاں تک کہ دسویں تاریخ آ گئی۔ اس دن احرام کھولا اور قربانی کا جانور ذبح فرمایا۔

۲۸۴۴ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ عَرِجَ أَوْ كُسِرَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرٰى فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ أَبَا هُرَيْرَةَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَا صَدَقَ۔

سیدنا حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا جو شخص لنگڑا ہو جائے یا اس کی ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کا احرام کھل جائے گا اور آئندہ دوسرے سال حج کرے۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اور جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا! حجاج نے سچ کہا!

۲۸۴۵ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُسِرَ أَوْ عَرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ حَجَّةٌ أُخْرٰى وَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَا صَدَقَ وَ قَالَ شُعَيْبٌ فِي حَدِيثِهِ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ۔

سیدنا حضرت حجاج بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا جو شخص لنگڑا ہو جائے یا اس کی ہڈی ٹوٹ جائے تو اس کا احرام کھل جائے گا اب وہ دوسرے سال حج کرے۔ عکرمہ نے فرمایا! میں نے حضرت عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ سے دریافت کیا۔ انہوں نے فرمایا! حجاج نے سچ کہا۔ شعیب نے کہا کہ اس پر آئندہ سال حج ہے۔

دُخُوْلُ مَكَّةَ

مکہ کرمہ داخل ہونے کا بیان

۲۸۴۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى يَبِيتُ بِهِ حَتّٰى يُصَلِّيَ صَلَاةَ الصُّبْحِ حِينَ يَقْدَمُ إِلٰى مَكَّةَ وَمُصَلّٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ وَلٰكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ خَشِنَةٍ غَلِيظَةٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ معظمہ جاتے تو ذی طویٰ میں اترتے، وہاں رات گزارتے، یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھتے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز پڑھنے کی جگہ ایک سخت ٹیلے پر تھی اس جگہ پر نہیں جس جگہ مسجد بنائی گئی ہے بلکہ اس سے نیچے کھردرے اور سخت ٹیلے پر تھی۔

دُخُولُ مَكَّةَ لَيْلًا

۲۸۶۷ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ لَيْلًا مِنَ الْجِعْرَانَةِ حِينَ مَشَى مُعْتَمِرًا فَأَصْبَحَ بِالْجِعْرَانَةِ كَبَائِتٍ حَتَّى إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ خَرَجَ عَنِ الْجِعْرَانَةِ فِي بَطْنِ سَرِفَ حَتَّى جَامَعَ الطَّرِيقَ طَرِيقَ الْمَدِينَةِ مِنْ سَرِفَ۔

رات کو مکہ مکرمہ داخل ہونا

جناب حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم رات کو (عمرہ) کے لئے (یہاں) جعرانہ سے عمرہ ادا کرنے کے لئے نکلے بعد ازاں آپ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے عمرہ ادا کیا پھر رات کو واپس تشریف لے گئے اور صبح جعرانہ میں ٹھہرے جیسے رات کو وہاں جعرانہ میں رہا تھا جب دوپہر ہوگئی تو آپ جعرانہ سے نکل کر وادی سرف کے بطن میں پہنچے اور وہاں سے مدینہ منورہ کے راستے میں گئے

۲۸۶۸ عَنْ مُحَرِّشٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْجِعْرَانَةِ لَيْلًا كَأَنَّهَا سَبِيكَةُ فِضَّةٍ فَاعْتَمَرَ ثُمَّ أَصْبَحَ بِهَا كَبَائِتٍ۔

سیدنا حضرت محرش کعبی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم رات کو جعرانہ سے ! نکلے اور آپ کا رنگ ایسا سفید چاندی کی طرح چمکتا تھا عمرہ ادا کیا بعد ازاں صبح کو وہیں تشریف لائے جیسے آپ رات کو وہاں رہا تھا یا رہے تھے

مِنْ أَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ

۲۸۶۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ وَخَرَجَ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى۔

مکہ مکرمہ میں کونسی طرف سے آئے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں (جنت المعلیٰ) کداء کی طرف سے داخل ہوئے اور کدیٰ سے نکل باہر گئے

دُخُولُ مَكَّةَ بِاللِّوَاءِ

۲۸۷۰ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضُ۔

مکہ مکرمہ میں جھنڈا لے کر جانا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے تو آپ کے جھنڈے کا رنگ سفید تھا۔

دُخُوْلُ مَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

مکہ مکرمہ میں احرام باندھے بغیر داخل ہونا

۱۸۰۱ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ الْمِغْفَرُ فَقِيلَ ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر ایک خود تھا۔ لوگوں نے آکر عرض کیا کہ ابن خطل کعبہ کے پردوں کے ساتھ لپٹا ہوا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے قتل کرو

ف: یہ ابن خطل کا جرم تھا کہ وہ مسلمان ہو کر اسلام سے پھر گیا۔ اور زکوٰۃ کا مال لے کر بھاگ گیا۔ اور اپنے نوکر کو ناحق قتل کر دیا

۱۸۰۲ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر خود تھا۔

۱۸۰۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور آپ کے سر مبارک پر سیاہ عمامہ تھا آپ احرام کے بغیر تشریف لائے

اَلْوَقْتُ الَّذِيْ وَافَى فِيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں کب تشریف لائے

۱۸۰۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ لِصُبْحِ رَابِعَةٍ وَهُمْ يُلَبُّونَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَحِلُّوا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کو مکہ مکرمہ تشریف لائے۔ اور وہ حج کا لبیک پکار رہے تھے تو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں عمرہ ادا کرنے کے بعد احرام کھول دینے کا حکم فرمایا

۱۸۰۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ وَقَدْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَصَلَّى الصُّبْحَ بِالْبَطْحَاءِ وَقَالَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو ماہ ذی الحجہ کے چار دن گزر گئے تھے اور آپ نے نماز فجر بطحاء میں ادا فرمائی: حج کا احرام باندھا ہوا تھا۔ اور ارشاد فرمایا: جس کا جی چاہے وہ اس کو عمرہ

فَلْيَفْعَلْ۔

کرے۔

۲۸۷۶ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مَضَتْ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں چوتھی ذی الحجہ کو تشریف لائے۔

إِنْشَادُ الشِّعْرِ فِي الْحَرَمِ وَالْمَشْيُ بَيْنَ يَدَيِ الْإِمَامِ

حرم شریف میں شعر پڑھنا اور امام کے آگے چلنا

۲۸۷۷ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ يَمْشِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ ۞ الْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلَى تَنْزِيلِهِ ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ ۞ وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ ۞ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي حَرَمِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تَقُولُ الشِّعْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ فَلَهُوَ أَسْرَعُ فِيهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم عمرۃ القضاء کے سال مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے (۷ ہجری کو) اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ کے آگے آگے چلتے اور مندرجہ ذیل اشعار ارشاد فرما رہے تھے جن کا مطلب یہ ہے کہ

"کافروں کے بچو! راستے سے ہٹو!
کہ ہم تمہیں اللہ کے حکم سے قتل کریں گے
ایسی ضرب کہ جس سے سر گردن سے جدا ہو جائے اور دوست اپنے دوست کو ہمیشہ کے لیے بھول جائے"

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابن رواحہ اللہ کے حرم میں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ شعر پڑھتے ہو! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عمر! اسے چھوڑ دیجیے! یہ اشعار کافروں کے دلوں میں تیر مارنے سے زیادہ اثر کرتے ہیں۔

حُرْمَةُ مَكَّةَ

مکہ مکرمہ کی عزت و تعظیم:۔

۲۸۷۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ هٰذَا الْبَلَدُ حَرَّمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُعْضَدُ شَوْكُهُ وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهُ وَلَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آنحضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا۔ یہ وہ شہر ہے جسے اللہ جل جلالہ نے حرام فرمایا جس دن اس نے آسمان اور زمین کو پیدا فرمایا۔ تو یہ حرام ہے اللہ کی حرمت اس کے لیے قیامت تک ہے۔ اس جگہ کا کانٹا نہ کاٹا جائے، شکار نہ بھگایا

وَلَا يُلْتَقَطُ لُقَطَتُهُ إِلَّا مَنْ عَرَّفَهَا وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهُ قَالَ الْعَبَّاسُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

جائے، یہاں پڑی ہوئی چیز نہ اٹھائی جائے مگر جو شخص مشہور کرے اور یہاں کی گھاس نہ کاٹی جائے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مگر آپ اذخر کاٹنے کی اجازت فرمائیں۔

نوٹ: اذخر ایک ایسی خوشبودار گھاس ہے جو مکہ میں آتی ہے۔ آپ نے کچھ ایسا فرمایا جس کا مطلب یہ تھا یعنی آپ نے اذخر کاٹنے کی اجازت دی۔

تَحْرِيمُ الْقِتَالِ فِيهِ

مکہ مکرمہ میں لڑائی حرام ہے

۲۸۷۹ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ إِنَّ هٰذَا الْبَلَدَ حَرَامٌ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَحِلَّ فِيهِ الْقِتَالُ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُحِلَّ لِي سَاعَةً فَهُوَ حَرَامٌ بِحُرْمَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا یہ شہر حرام ہے، اللہ جل شانہ نے اسے حرام فرمایا مجھ سے پہلے اس میں جنگ کرنا کسی کو درست نہیں ہوئی، مجھے فقط ایک گھڑی تک جنگ کرنا جائز اور درست ہوا اور یہ شہر اللہ جل جلالہ کی حرمت سے قیامت تک حرام ہے۔

۲۸۸۰ عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ أَنَّهُ قَالَ لِعَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ وَهُوَ يَبْعَثُ الْبُعُوثَ إِلَى مَكَّةَ ائْذَنْ لِي أَيُّهَا الْأَمِيرُ أُحَدِّثْكَ قَوْلًا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللّٰهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ وَلَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَ بِهَا شَجَرًا فَإِنْ تَرَخَّصَ أَحَدٌ لِقِتَالِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَقُولُوا لَهُ إِنَّ اللّٰهَ

سیدنا حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: آپ نے حضرت عمرو بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہا جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے مدینہ منورہ کے والی تھے، جب وہ مکہ مکرمہ کی جانب لشکر ارسال کر رہے تھے: اے امیر مجھے اجازت فرمائیے میں آپ سے ایک بات عرض کرتا ہوں جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دوسرے دن ارشاد فرمائی تھی، اسے میں نے کانوں سے سنا اور دل سے یاد رکھا اور آنکھوں سے دیکھا جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، آپ نے اللہ کی تعریف اور حمد و ثنا بیان فرمائی، پھر ارشاد فرمایا کہ مکہ مکرمہ کو اللہ نے حرام فرمایا لوگوں نے اس کو حرمت والا نہیں کیا، جو شخص اللہ اور روز قیامت پر ایمان لاتا ہے ایسے مکہ مکرمہ میں خون کرنا یا درخت کا کاٹنا درست نہیں اگر کوئی شخص

أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَقَدْ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالْأَمْسِ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔

کہے اگر کوئی جنگ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت تھی اور تم کو اجازت نہیں اور مجھ کو بھی صرف دن میں ایک گھڑی کے لیے اجازت ہوئی پھر اس کی حرمت ایسے ہی لوٹ آئی جیسے کل تھی۔ ہر شخص یہاں حاضر ہے وہ غائب کو یہ بات پہنچا دے

حُرْمَةُ الْحَرَمِ

حرم کی حرمت

[illegible] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ فَيُخْسَفُ بِهِمْ بِالْبَيْدَاءِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیت اللہ شریف سے لڑنے ایک لشکر آئے گا وہ بیداء ہی کے میدان میں دھنس جائے گا

[illegible] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْتَهِي الْبُعُوثُ عَنْ غَزْوِ هَذَا الْبَيْتِ حَتَّى يُخْسَفَ بِجَيْشٍ مِنْهُمْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس گھر پر لڑنے سے لوگ کبھی باز نہ آئیں گے یہاں تک کہ ان میں سے ایک لشکر دھنس جائے گا۔

[illegible] عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبْعَثُ جَيْشٌ إِلَى هَذَا الْحَرَمِ فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ وَأَوْسَطِهِمْ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ فِيهِمْ مُؤْمِنُونَ قَالَ تَكُونُ لَهُمْ قُبُورًا۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس حرم مقدس کی طرف ایک لشکر روانہ کیا جائے گا جب کہ وہ بیداء میں پہنچیں گے تو اگلا پچھلا اور بیچ کا حصہ دھنس جائے گا۔ ام المومنین حضرت حفصہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر اس لشکر میں مسلمان ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان کے لیے قبریں ہو جائیں گی (اور کافروں کے لیے عذاب)

[illegible] عَنْ حَفْصَةَ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَؤُمَّنَّ هَذَا الْبَيْتَ جَيْشٌ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءَ مِنَ الْأَرْضِ خُسِفَ بِأَوْسَطِهِمْ فَيُنَادِي أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمْ فَيُخْسَفُ بِهِمْ فَلَا يَبْقَى إِلَّا الشَّرِيدُ الَّذِي يُخْبِرُ عَنْهُمْ۔

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ایک لشکر اس گھر کا قصد کرے گا جب وہ مقام بیداء میں پہنچیں گے تو درمیانی حصہ دھنس جائے گا اور آگے والے اور پیچھے والے پکاریں گے اور وہ بھی دھنس جائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے کوئی شخص بھی سلامت نہ بچے گا مگر ایک وہ شخص جو بھاگ کر خبر دے گا

نوٹ: اس حدیث شریف کے ایک راوی ابو سفیان نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اپنے والد پر جھوٹ نہیں باندھا! اور انہوں نے جناب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا پر جھوٹ نہیں باندھا۔ انہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ نہیں باندھا

[illegible] عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حل اور حرم میں پانچ فاسق (ضرر رساں) جانوروں کو مارا جائے کوا، چیل، کاٹنے والا کتا، بچھو اور چوہا!

قَتْلُ الْحَيَّةِ فِي الْحَرَمِ

حرم شریف میں سانپ کو مارنا

[illegible] عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحَيَّةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْغُرَابُ الْأَبْقَعُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ فاسق جانوروں کو حل اور حرم میں مارا جائے! سانپ! کاٹنے والا کتا، چتکبرا کوا، چیل اور چوہا!

[illegible] عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْخَيْفِ مِنْ مِنًى حَتَّى نَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا فَخَرَجَتْ حَيَّةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَدَخَلَتْ فِي جُحْرِهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ کی مسجد خیف میں بیٹھے تھے یہاں تک کہ سورۃ والمرسلات عرفا نازل ہوئی! اسی دوران ایک سانپ نکلا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے مار ڈالو اور اس کے پیچھے ہم لوگ بھاگے اور وہ اپنے بل میں گھس گیا۔

[illegible] عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ الَّتِي قَبْلَ يَوْمِ عَرَفَةَ إِذْ حَسَّ حَيَّةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتُلُوهَا فَدَخَلَتْ شَقَّ جُحْرٍ فَأَدْخَلْنَا عُودًا فَقَلَعْنَا بَعْضَ الْجُحْرِ فَأَخَذْنَا سَعَفَةً فَأَضْرَمْنَا فِيهَا نَارًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَاهَا اللَّهُ شَرَّكُمْ وَوَقَاكُمْ شَرَّهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرفے کی رات کو ہم جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے جو عرفے کے دن سے پہلے ہوا کرتی ہیں اچانک ایک سانپ کی آہٹ سنائی دی! آپ نے ارشاد فرمایا: اسے مار ڈالو! وہ سوراخ میں گھس گیا! ہم نے سوراخ کے اندر لکڑی ڈال کر کرید ڈالا! اور بعد ازاں لکڑیاں ڈال کر سوراخ میں بھر دیں! اس میں آگ لگا دی! آپ نے فرمایا: اللہ نے اس کو تمہارے شر سے اور تمہیں اس کے شر سے بچا لیا۔

✣ ✣ ✣ ✣ ✣ ✣

قَتْلُ الْوَزَغِ

۲۸۲۹ عَنْ أُمِّ شَرِيكٍ قَالَتْ أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ۔

۲۸۳۰ عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَزَغُ الْفُوَيْسِقُ۔

۲۸۳۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ۔

گرگٹ کو مارنا

حضرت ام شریک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گرگٹ ایک برا جانور ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ جانور خبیث ہیں جنہیں حل اور حرم دونوں مقامات میں قتل کیا جائے: کاٹنے والا کتا، کوا، چیل، بچھو اور چوہا۔

قَتْلُ الْفَأْرَةِ فِي الْحَرَمِ

۲۸۳۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهَا فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ۔

۲۸۳۳ عَنْ حَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ لَا حَرَجَ عَلَى مَنْ قَتَلَهُنَّ الْعَقْرَبُ وَالْحِدَأَةُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ۔

۲۸۳۴ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ الْحِدَأَةُ وَالْغُرَابُ وَالْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْكَلْبُ الْعَقُوْرُ

حرم شریف میں چوہے کو مارنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ جانور خبیث ہیں جنہیں حل اور حرم دونوں مقامات میں مار دیا جائے۔ کوا، چیل، کاٹنے والا کتا، چوہا، اور بچھو

ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے: کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔ بچھو، کوا، چیل، چوہا، اور کاٹنے والا کتا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں جنہیں مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔ بچھو، کوا، چیل، چوہا، اور کاٹنے والا کتا

قَتْلُ الْغُرَابِ فِي الْحَرَمِ

٢٨٩٥ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ فَوَاسِقُ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْغُرَابُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ وَالْحِدَأَةُ۔

حرم شریف میں کوّے کو مارنا

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ جانور ایسے ہیں کہ جن کو حرم شریف میں مار ڈالنے میں کوئی حرج نہیں۔ بچھو، کوا، چیل، چوہیا اور کاٹنے والا کتا۔

اَلنَّهْيُ أَنْ يُنَفَّرَ صَيْدُ الْحَرَمِ

٢٨٩٦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهِ مَكَّةُ حَرَّمَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَا لِأَحَدٍ بَعْدِي وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ وَهِيَ سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ بِحَرَامِ اللّٰهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا يُخْتَلَى خَلَاهَا وَلَا يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا إِلَّا لِمُنْشِدٍ فَقَامَ الْعَبَّاسُ وَكَانَ رَجُلًا مُجَرَّبًا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ فَإِنَّهُ لِبُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ إِلَّا الْإِذْخِرَ۔

حرم شریف میں شکار کو دوڑانا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ مکہ مکرمہ ہے۔ اللہ جل شانہ نے اس کو اس دن سے محترم فرمایا جب زمین اور آسمان کو پیدا فرمایا۔ یہ مجھ سے پہلے کسی شخص کے لیے حلال نہیں ہوا اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا۔ یہ میرے لیے بھی ایک دن کی گھڑی کے لیے حلال ہوا۔ اور وہ یہی گھڑی ہے۔ پھر یہ اللہ جل شانہ کی حرمت سے قیامت تک حرام ہے۔ یہاں کی گھاس نہ کاٹی جائے، درخت نہ کاٹا جائے، شکار نہ بھگایا جائے، یہاں پڑی ہوئی چیز کسی شخص کو لینا درست نہیں سوائے اس کے ڈھونڈنے والے کے۔ یہ سن کر جناب حضرت عباس رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اذخر کو کاٹنے کی اجازت دیجئے کیونکہ وہ ہمارے گھروں اور قبروں میں استعمال ہوتی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: اذخر مستثنیٰ ہے۔

اِسْتِقْبَالُ الْحَجِّ

٢٨٩٧ عَنْ أَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ فِي عُمْرَةِ الْقَضَاءِ وَابْنُ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْهِ يَقُولُ

حج میں امام کے آگے آگے چلنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں عمرۃ القضاء میں داخل ہوگئے: اور جناب

خَلُّوا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيلِهِ ۞ الْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلَى تَأْوِيلِهِ ۞ ضَرْبًا يُزِيلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيلِهِ ۞ وَيُذْهِلُ الْخَلِيلَ عَنْ خَلِيلِهِ ۞ فَقَالَ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ فِي حَرَمِ اللّٰهِ وَبَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ هٰذَا الشِّعْرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَكَلَامُهُ أَشَدُّ عَلَيْهِمْ مِنْ وَقْعِ النَّبْلِ۔

حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے یہ شعر پڑھ رہے تھے اے کافروں کی اولاد راستے سے ہٹو۔ آج ہم تمہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے قتل کریں گے ایسے قتل سے گردن جدا ہوگی دوست اپنے دوست کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بھول جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابن رواحہ! آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں حرم میں اشعار پڑھتے ہیں۔ جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ! ان کو پڑھنے دیجئے! اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے ان کا کلام کافروں پر تیر مارنے سے بھی زیادہ سخت ہے۔

۲۸۹۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي هَاشِمٍ قَالَ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بنی ہاشم کے بچے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے ان میں سے ایک کو اپنے سامنے بٹھایا۔ اور دوسرے کو اپنے پیچھے۔

تَرْكُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

کعبہ شریف کو دیکھ کر ہاتھ نہ اٹھانا

۲۸۹۹ عَنِ الْمُهَاجِرِ الْمَكِّيِّ قَالَ سُئِلَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الرَّجُلِ يَرَى الْبَيْتَ أَيَرْفَعُ يَدَيْهِ فَقَالَ مَا كُنْتُ أَظُنُّ أَحَدًا يَفْعَلُ هٰذَا إِلَّا الْيَهُودَ حَجَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ نَكُنْ نَفْعَلُهُ۔

مہاجر مکی سے مروی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا جو کعبہ کو دیکھ کر ہاتھ اٹھائے آپ نے فرمایا میرے خیال میں یہودیوں کے علاوہ ایسا کوئی نہیں کرتا۔ ہم نے حضور علیہ السلام کے ساتھ حج کیا اور ایسا نہیں کیا۔

اَلدُّعَاءُ عِنْدَ رُؤْيَةِ الْبَيْتِ

بیت اللہ کی زیارت پر دعا

۲۹۰۰ [illegible] عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ طَارِقِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ أُمِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا جَاءَ مَكَانًا فِي دَارِ يَعْلَى اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَدَعَا

حضرت ام عبدالرحمن بن طارق بن علقمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب دار یعلیٰ تشریف لاتے (یعنی مکہ مکرمہ کے قریب) جہاں سے بیت اللہ شریف

نظر آتا ہے تو آپ اپنا رخ انور قبلہ کی جانب فرماتے اور دعا فرماتے

فَضْلُ الصَّلٰوةِ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

۲۹۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ۔

۲۹۲ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ اِلَّا مَسْجِدَ الْكَعْبَةِ۔

۲۹۳ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوةٌ فِيْ مَسْجِدِيْ هٰذَا اَفْضَلُ مِنْ اَلْفِ صَلٰوةٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَسَاجِدِ اِلَّا الْكَعْبَةَ

مسجد حرام میں نماز پڑھنے کی فضیلت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میری (مدینہ منورہ کی) مسجد میں نماز پڑھنا دیگر مساجد میں ہزار نمازوں سے افضل ہے؛ مسجد حرام اس سے مستثنیٰ ہے؛

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا؛ آپ نے ارشاد فرمایا؛ میری مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے؛ (مگر کعبہ کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد سے بھی بہتر ہے)

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا؛ آپ نے ارشاد فرمایا؛ میری مسجد میں نماز پڑھنا دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے؛ (مگر کعبہ کی مسجد میں نماز پڑھنا میری مسجد سے بھی بہتر ہے)

بِنَاءُ الْكَعْبَةِ

۲۹۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَمْ تَرَيْ اَنَّ قَوْمَكِ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ اقْتَصَرُوْا عَنْ قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا تَرُدُّهَا عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَوْلَا حِدْثَانُ قَوْمِكِ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَئِنْ كَانَتْ عَائِشَةُ سَمِعَتْ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اُرٰى تَرَكَ اسْتِلَامَ الرُّكْنَيْنِ اللَّذَيْنِ يَلِيَانِ الْحِجْرَ اِلَّا اَنَّ الْبَيْتَ لَمْ يُتَمَّمْ عَلٰى قَوَاعِدِ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

کعبہ معظمہ کی تعمیر کا بیان

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ کیا تم نے دیکھا کہ جب تیری قوم نے تعمیر کعبہ کی تو ابراہیم علیہ السلام کے بنیادوں سے کم تعمیر کی؛ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؛ آپ ان کی بنیادوں پر تعمیر فرما دیجئے؛ آپ نے فرمایا۔ ہاں اگر تیری قوم کے کفر کا عہد نہ ہوتا

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا؛ اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے؛ تو میرا خیال ہے کہ آپ حجر اسود کے قریب دو رکنوں کو اس وجہ سے بوسہ نہ دیتے کیونکہ خانہ کعبہ جناب حضرت خلیل علیہ السلام کی بنیادوں پر نہ تھا؛

نوٹ: حدیث مذکورہ میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تمہاری قوم کے کفر کا زمانہ قریب نہ ہوتا۔ تو میں کعبہ کی تعمیر کرتا کیونکہ اگر آپ اس وقت بناتے تو ڈر تھا کہ لوگ کہتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ معظمہ کو گرا دیا اور جاہل گمراہ ہو جاتے

(۲) دو رکنوں سے مراد رکن شامی اور عراقی ہیں۔

(۳) خانہ کعبہ حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنیادوں پر تعمیر شدہ نہ تھا یعنی رکن شامی اور عراقی کی جانب سے کیونکہ حطیم کعبہ معظمہ کا جناب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنا کے مطابق داخل تھی اور اب خارج ہے

۲۰۵ عن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا حداثة عهد قومك بالكفر لنقضت البيت فبنيته على أساس إبراهيم عليه السلام وجعلت له خلفا فإن قريشا لما بنت البيت استقصرت.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر قریب نہ ہوتا تو میں بیت اللہ کو توڑتا اور نئے سرے سے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بنیاد پر بناتا اور اس کی پچھلی جانب ایک دروازہ رکھتا کیونکہ قریش نے تعمیر کعبہ کے وقت اس میں کمی کی۔

نوٹ: سامنے کے دروازے کے مقابل اب ایک بند دروازہ ہے۔ وہ دروازہ ابتدا میں بصورت حطیم کا ایک دروازے سے داخل ہوتے اور دوسرے سے نکلتے۔ بیرونی کو ہٹا دیا ہے

۲۰۶ عن أم المؤمنين قالت أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لولا أن قومي وفي حديث محمد قومك حديث عهد بجاهلية لهدمت الكعبة وجعلت لها بابين فلما ملك ابن الزبير جعل لها بابين۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر میری یا تیری قوم کا زمانہ جاہلیت نزدیک نہ ہوتا تو میں کعبہ گرا دیتا۔ اور اس میں دو دروازے رکھتا۔ بعد ازاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ حکومت میں کعبہ معظمہ کے دو دروازے کر دیئے

نوٹ: یہی حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی۔ لیکن حجاج بن یوسف نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تو کعبہ کو بھی اسی طرح کر دیا جیسے جاہلیت میں تھا

۲۰۷ عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لها يا عائشة لولا أن قومك حديث عهد بجاهلية لأمرت بالبيت فهدم فأدخلت فيه ما أخرج منه وألزقته بالأرض وجعلت له بابين بابا شرقيا وبابا غربيا فإنهم قد عجزوا عن بنائه فبلغت به أساس

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ اگر آپ کی قوم کا زمانہ جاہلیت نزدیک نہ ہوتا۔ تو میں کعبے کو گرانے کا حکم دیتا۔ بعد ازاں اس میں سے جو نکال گئے ہیں اس کو داخل کرتا۔ اور اسے زمین کے برابر کر دیتا۔ اس کے دو دروازے رکھتا۔ ایک شرق کی طرف اور دوسرا مغرب کی جانب قریش اسے

إبراهيم عليه السلام قال فذلك الذي حمل ابن الزبير على هدمه قال يزيد وقد شهدت ابن الزبير حين هدمه وبناه وأدخل فيه من الحجر وقد رأيت أساس إبراهيم حجارة كأسنمة الإبل متلاحكة.

کی تعمیر کرنے سے عاجز آ گئے ابن کہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی تعمیر تک پہنچا دیتا۔ راوی فرماتے ہیں کہ اسی وجہ سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے کعبہ معظمہ گرا دیا۔ یزید نے بیان کیا کہ میں اس وقت موجود تھا جب کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اسے گرایا اور بنایا اور حطیم کو اس کے اندر شریک کیا۔ میں نے جناب ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی تعمیر کے پتھر دیکھے تھے اونٹوں کی کوہان کی طرح ایک دوسرے سے ملے ہوئے تھے

۲۹۰۸ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرب الكعبة ذو السويقتين من الحبشة.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کعبہ معظمہ کو دو چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی خراب کرے گا

نوٹ یعنی آخری دور میں قیامت کے قریب اس کو تہ و بالا کر کے تباہ کر جائے گا

دخول البيت

کعبہ کے اندر جانا

۲۹۰۹ عن عبد الله بن عمر أنه انتهى إلى الكعبة وقد دخلها النبي صلى الله عليه وسلم وبلال وأسامة بن زيد وأجاف عليهم عثمان بن طلحة الباب فمكثوا فيها مليا ثم فتح الباب فخرج النبي صلى الله عليه وسلم ورقيت الدرجة فدخلت البيت فقلت أين صلى النبي صلى الله عليه وسلم قالوا ههنا ونسيت أن أسألهم كم صلى النبي صلى الله عليه وآله وسلم بالبيت.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ میں تشریف لے گئے آپ کے ساتھ جناب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اور اسامہ بن زید تھے اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ نے دروازہ بند کر لیا کافی دیر یہ حضرات اندر رہے۔ پھر دروازہ کھولا اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے میں سیڑھی پر چڑھا اور بیت اللہ شریف میں داخل ہوا میں نے پوچھا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کہاں پڑھی۔ لوگوں نے بتایا یہاں لیکن میں یہ پوچھنا بھول گیا کہ آپ نے کعبہ میں کتنی رکعتیں پڑھیں۔

۲۹۱۰ عن ابن عمر قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم البيت ومعه الفضل بن عباس وأسامة بن زيد وعثمان بن طلحة وبلال فأجافوا عليهم الباب فمكث فيه ما شاء الله ثم خرج قال ابن عمر كان أول من لقيت بلال قلت أين صلى النبي

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے اور آپ کے ہمراہ جناب فضل بن عباس اسامہ بن زید عثمان بن طلحہ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہم تھے انہوں نے دروازہ بند کر لیا جب تک اللہ کو منظور تھا آپ اندر رہے پھر آپ باہر تشریف لائے ابن عمر نے کہا جناب حضرت بلال رضی اللہ عنہ سب سے پہلے مجھے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ۔

میں نے پوچھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہاں نماز پڑھی؟ انہوں نے فرمایا کہ دو ستونوں کے درمیان پڑھی۔

مَوْضِعُ الصَّلٰوةِ فِي الْبَيْتِ

بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنے کی جگہ

٧١١ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ وَلَمَّا خَرَجَ وَجَدْتُ شَيْئًا فَذَهَبْتُ فَجِئْتُ سَرِيعًا فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَارِجًا فَسَأَلْتُ بِلَالًا أَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ رَكْعَتَيْنِ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ مطہرہ کے اندر تشریف لے گئے جب آپ نکلنے کے قریب ہوئے تو مجھے یاد آیا اور میں جلدی سے واپس آیا تو میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو باہر سے نکلتا ہوا پایا۔ میں نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ مطہرہ کے اندر نماز پڑھی؟ آپ نے بتایا ہاں دونوں ستونوں کے درمیان نماز پڑھی۔

٧١٢ عَنْ مُجَاهِدٍ يَقُولُ أَتَى ابْنُ عُمَرَ فِي مَنْزِلِهِ فَقِيلَ هٰذَا رَسُولُ اللّٰهِ قَدْ دَخَلَ الْكَعْبَةَ فَأَقْبَلْتُ فَأَجِدُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ وَأَجِدُ بِلَالًا عَلَى الْبَابِ قَائِمًا فَقُلْتُ يَا بِلَالُ أَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَيْنَ قَالَ مَا بَيْنَ هَاتَيْنِ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ فِي وَجْهِ الْكَعْبَةِ۔

سیدنا حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے مکان میں تشریف رکھتے تھے لوگوں نے کہا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ کے اندر تشریف لے گئے ہیں۔ میں آیا تو آپ کو کعبہ مطہرہ کے اندر سے نکلتے ہوئے دیکھا اور جناب حضرت بلال رضی اللہ عنہ دروازے پر کھڑے تھے میں نے دریافت کیا اے بلال رضی اللہ عنہ کیا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ مطہرہ کے اندر نماز پڑھی؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا کہاں؟ انہوں نے کہا ان دو ستونوں کے درمیان دو رکعتیں پڑھیں پھر باہر نکل کر کعبہ مطہرہ کے سامنے دو رکعتیں پڑھیں۔

٧١٣ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَعْبَةَ فَسَبَّحَ فِي نَوَاحِيهَا وَكَبَّرَ وَلَمْ يُصَلِّ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ مطہرہ کے اندر تشریف لے گئے آپ نے اس کے کونوں میں تسبیح و تکبیر کہی اور نماز نہیں پڑھی پھر باہر نکلے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی پھر ارشاد فرمایا کہ یہ قبلہ ہے۔

اَلْحِجْرُ

حطیم کا بیان

۲۹۱۴ عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا اَنَّ النَّاسَ حَدِیْثٌ عَهْدُهُمْ بِكُفْرٍ وَلَیْسَ عِنْدِیْ مِنَ النَّفَقَةِ مَا یُقَوِّیْنِیْ لَكُنْتُ اَدْخَلْتُ فِیْهِ مِنَ الْحِجْرِ خَمْسَةَ اَذْرُعٍ وَجَعَلْتُ لَهٗ بَابًا یَدْخُلُ النَّاسُ مِنْهُ وَبَابًا یَخْرُجُوْنَ مِنْهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر لوگوں کا زمانہ کفر نزدیک نہ ہوتا اور میرے پاس خرچ اس سے زیادہ ہوتا جو مجھے قوت دیتا ہے۔ تو البتہ میں حطیم کو کعبہ معظمہ کے پانچ گز اندر داخل کرتا نیز اندر داخل ہونے اور باہر نکلنے کے لیے ایک ایک دروازہ بناتا!

۲۹۱۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا اَدْخُلُ الْبَیْتَ قَالَ ادْخُلِی الْحِجْرَ فَاِنَّهٗ مِنَ الْبَیْتِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا بیت اللہ شریف میں داخل ہوں؟ آپ نے فرمایا حطیم میں جا کیونکہ وہ بیت اللہ شریف کا ہے۔

نوٹ: حطیم اس جگہ کا نام ہے جو بیت اللہ شریف کی شمالی جانب میزاب شریف کے نیچے واقع ہے۔ اس پر ایک دیوار کمر تک کر دی گئی ہے۔ درحقیقت حطیم میں نماز پڑھنا گویا بیت اللہ شریف میں نماز پڑھنا ہے۔

اَلصَّلٰوةُ فِی الْحِجْرِ

حطیم میں نماز پڑھنا

۲۹۱۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَیْتَ فَاُصَلِّیَ فِیْهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِیْ فَاَدْخَلَنِی الْحِجْرَ فَقَالَ اِذَا اَرَدْتِ دُخُوْلَ الْبَیْتِ فَصَلِّیْ هٰهُنَا فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِّنَ الْبَیْتِ وَلٰكِنَّ قَوْمَكِ اقْتَصَرُوْا حَیْثُ بَنَوْهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں بیت اللہ شریف کے اندر جانا پسند کرتی تاکہ وہاں نماز پڑھتی تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور آپ مجھے حطیم کے اندر لے گئے اور فرمایا جب تو بیت اللہ شریف میں داخل ہونا چاہے تو یہاں کھڑے ہو کر نماز پڑھ لے کیونکہ یہ بھی بیت اللہ کا ایک ٹکڑا ہے لیکن تیری قوم نے اسے تعمیر کرتے وقت کم کر دیا۔

نوٹ: یعنی اسے بیت اللہ شریف کے باہر رہنے دیا۔ مگر دراصل اسے اندر شامل کیا جانا چاہیے تھا۔

اَلتَّكْبِیْرُ فِیْ نَوَاحِی الْكَعْبَةِ

کعبہ معظمہ کے کونوں میں تکبیر کہنا

۲۹۱۷ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمْ یُصَلِّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْكَعْبَةِ وَلٰكِنَّهٗ كَبَّرَ فِیْ نَوَاحِیْهِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کے اندر نماز ادا نہیں فرمائی۔ لیکن آپ نے اس کے کونوں میں تکبیر ارشاد فرمائی۔

الذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ فِي الْبَيْتِ

۲۹۱۸ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ دَخَلَ هُوَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَجَافَ الْبَابَ وَالْبَيْتُ إِذْ ذَاكَ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ فَمَضَى حَتَّى إِذَا كَانَ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ بَابَ الْكَعْبَةِ جَلَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ قَامَ حَتَّى أَتَى مَا اسْتَقْبَلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ فَوَضَعَ وَجْهَهُ وَخَدَّهُ عَلَيْهِ وَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَسَأَلَهُ وَاسْتَغْفَرَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى كُلِّ رُكْنٍ مِنْ أَرْكَانِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَقْبَلَهُ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَالثَّنَاءِ عَلَى اللَّهِ وَالْمَسْأَلَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلَ وَجْهِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ هَذِهِ الْقِبْلَةُ۔

وَضْعُ الْوَجْهِ وَالصَّدْرِ عَلَى مَا اسْتُقْبِلَ مِنْ دُبُرِ الْكَعْبَةِ

۲۹۱۹ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْتَ فَجَلَسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَكَبَّرَ وَهَلَّلَ ثُمَّ مَالَ إِلَى مَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْبَيْتِ فَوَضَعَ صَدْرَهُ عَلَيْهِ وَخَدَّهُ وَيَدَيْهِ ثُمَّ كَبَّرَ وَهَلَّلَ وَدَعَا فَعَلَ بِالْأَرْكَانِ كُلِّهَا ثُمَّ خَرَجَ فَأَقْبَلَ عَلَى الْقِبْلَةِ وَهُوَ عَلَى الْبَابِ فَقَالَ هَذِهِ الْقِبْلَةُ هَذِهِ الْقِبْلَةُ۔

بیت اللہ شریف کے اندر اللہ کا ذکر اور دعا کرنا

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کے اندر گئے آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے کعبہ کا دروازہ بند کر لیا۔ اس وقت خانہ کعبہ میں چھ ستون تھے آپ تشریف لے چلے جب ان دو ستونوں کے درمیان پہنچے جو دروازے کے نزدیک ہیں تو آپ بیٹھ گئے ... اللہ جل جلالہ کی حمد و ثنا بیان فرمائی اور دعا کی استغفار کیا بعد ازاں کھڑے ہو کر کعبہ کی سامنے والی پشت پر منہ اور رخسار مبارک رکھا اللہ جل شانہ کی حمد و ثنا بیان فرمائی۔ سوال و استغفار فرمایا بعد ازاں حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ کے ہر ایک کونے میں تشریف لے گئے۔ اور تکبیر و تہلیل و تسبیح فرمائی۔ اور اللہ جل شانہ کی ثنا بیان فرمائی۔ سوال و استغفار کیا اس کے بعد آپ نے باہر نکل کر دو رکعتیں کعبے کی طرف منہ کر کے پڑھیں بعد ازاں آپ فارغ ہو کر چلے اور ارشاد فرمایا یہ قبلہ ہے یہ قبلہ ہے۔

کعبہ معظمہ کی دیوار پر منہ اور سینہ رکھنا

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کعبہ معظمہ کے اندر گیا۔ آپ بیٹھے اور اللہ جل جلالہ کی حمد و ثنا بیان فرمائی اور تکبیر و تہلیل فرمائی۔ بعد ازاں کعبے کے سامنے والی دیوار کے سامنے جھکے اور اپنا سینہ مبارک اور گال دونوں ہاتھ اس پر رکھے۔ بعد ازاں تکبیر و تہلیل کہی دعا فرمائی اور چاروں کونوں میں یہی دعا فرمائی اور ایسا ہی کیا اور بعد ازاں آپ نکلے اور دروازے پر تشریف لا کر کعبہ کی طرف منہ کیا اور ارشاد فرمایا یہ قبلہ ہے یہ قبلہ ہے (یعنی نماز میں اس کی طرف منہ کرنا چاہیے)۔

مَوْضِعُ الصَّلٰوةِ مِنَ الْكَعْبَةِ

۲۹۲۰ عَنْ أُسَامَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْبَيْتِ، فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ ثُمَّ قَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ۔

۲۹۲۱ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْبَيْتَ فَدَعَا فِيْ نَوَاحِيْهِ كُلِّهَا وَلَمْ يُصَلِّ فِيْهِ حَتّٰى خَرَجَ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِيْ قُبُلِ الْكَعْبَةِ۔

۲۹۲۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ أَنَّهُ كَانَ يَقُوْدُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَيُقِيْمُهُ عِنْدَ الشُّقَّةِ الثَّالِثَةِ مِمَّا يَلِي الرُّكْنَ الَّذِيْ يَلِي الْحَجَرَ مِمَّا يَلِي الْبَابَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَمَا أُنْبِئْتَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ هٰهُنَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ فَيَتَقَدَّمُ فَيُصَلِّيْ۔

کعبہ میں کس جگہ نماز پڑھی جائے!

سیدنا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ سے نکلے! آپ نے دو رکعتیں کعبہ کے سامنے پڑھیں! اور یہ ارشاد فرمایا۔ قبلہ یہ ہے

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے! اور چاروں کونوں میں دعا فرمائی اور جب تک باہر تشریف نہیں لائے نماز نہ پڑھی! آپ نے کعبہ مشرفہ کے سامنے دو رکعتیں ادا فرمائیں!

سیدنا حضرت عبداللہ بن السائب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آپ ابن عباس رضی اللہ عنہما کو کھینچ لاتے! (جب آپ بوڑھے ہو گئے! اور آپ کی بینائی جاتی رہی) اور حجر اسود کے پاس تیسرے کنارہ پر کعبہ کے دروازے کے نزدیک کھڑا کر دیتے! حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا! کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم یہاں نماز ادا فرماتے تھے! آپ فرماتے ہاں! پھر آگے بڑھتے اور نماز پڑھتے!

ذِكْرُ الْفَضْلِ فِي الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ

۲۹۲۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا أَرَاكَ تَسْتَلِمُ إِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ قَالَ إِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ مَسْحَهُمَا يَحُطَّانِ الْخَطِيْئَةَ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ مَنْ طَافَ سَبْعًا فَهُوَ كَعَدْلِ رَقَبَةٍ۔

خانہ کعبہ کے طواف کی فضیلت

سیدنا حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن (یہ جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی کنیت ہے) میں دیکھتا ہوں کہ آپ صرف حجر اسود اور رکن یمانی جیسے دو ارکان کو چھوتے ہیں! انہوں نے کہا کہ میں نے حضور کو فرماتے سنا! کہ ان کو چھونے والوں کے گناہ مٹ جائیں گے اور حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا آپ فرماتے جو شخص سات دفعہ طواف کرے گویا اس نے ایک غلام آزاد کیا!

الكلام في الطواف

طواف میں گفتگو کرنا

۲۹۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ يَقُودُهُ إِنْسَانٌ بِخِزَامَةٍ فِي أَنْفِهِ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُودَهُ بِيَدِهِ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کا طواف فرما رہے تھے! آپ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ دوسرے آدمی کو اس کی ناک میں نکیل ڈال کر کھینچ رہا ہے: آپ نے نکیل ہاتھ سے پکڑ کر کاٹ دی اور ارشاد فرمایا! کہ ہاتھ پکڑ کر کھینچو:

۲۹۲۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَقُودُ رَجُلًا بِشَيْءٍ ذَكَرَهُ فِي نَذْرٍ فَتَنَاوَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَهُ قَالَ إِنَّهُ نَذْرٌ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ ایک دوسرے شخص کو کسی چیز سے کھینچ رہا ہے۔ اس نے منت مانی تھی! آپ نے اس کو کاٹ دیا اور ارشاد فرمایا۔ یہ نذر ہے (یعنی نذر اس طرح بھی ادا ہو جائے گی۔

إباحة الكلام في الطواف

طواف میں بات چیت کرنا درست ہے

۲۹۲۶ عَنْ رَجُلٍ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ صَلَاةٌ فَأَقِلُّوا مِنَ الْكَلَامِ.

ایک شخص جس نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے مروی ہے۔ حضور نے ارشاد فرمایا! بیت اللہ شریف کا طواف نماز کی مثل ہے پس اس میں بات چیت کم کرو۔

۲۹۲۷ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ أَقِلُّوا الْكَلَامَ فَإِنَّمَا أَنْتُمْ فِي الصَّلَاةِ.

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ طواف بھی تو عبادت (نماز) کی طرح ہے لہذا اس میں گفتگو کم کیا کرو۔

إباحة الطواف في كل الأوقات

ہر وقت طواف کرنا درست ہے

۲۹۲۸ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا تَمْنَعُنَّ أَحَدًا طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ وَصَلَّى أَيَّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ.

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے عبد مناف کی اولاد۔ کسی شخص کو اللہ کے اس گھر کے طواف کرنے یا نماز پڑھنے سے نہ روکو۔ رات اور دن کے جس وقت بھی چاہے یہاں نماز ادا کرے۔

كَيْفَ طَوَافُ الْمَرِيْضِ

٢٩٢١ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّيْ أَشْتَكِيْ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَئِذٍ يُصَلِّيْ إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ وَهُوَ يَقْرَأُ بِالطُّوْرِ وَكِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ۔

بیمار شخص کس طرح طواف کرے

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں بیمار ہوں! آپ نے ارشاد فرمایا لوگوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کیجئے! میں نے طواف کیا اور حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف کے نزدیک نماز پڑھ رہے تھے۔ اور آپ نماز میں) سورہ طور کی تلاوت فرما رہے تھے

طَوَافُ الرِّجَالِ مَعَ النِّسَاءِ

٢٩٢٢ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ مَا طُفْتُ طَوَافَ الْخُرُوْجِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَطُوْفِيْ عَلَى بَعِيْرِكِ مِنْ وَّرَاءِ النَّاسِ۔

٢٩٢٣ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا قَدِمَتْ مَكَّةَ وَهِيَ مَرِيْضَةٌ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ طُوْفِيْ مِنْ وَّرَاءِ الْمُصَلِّيْنَ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عِنْدَ الْكَعْبَةِ يَقْرَأُ وَالطُّوْرِ۔

مردوں کا عورتوں کے ساتھ مل کر طواف کرنا

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں نے طواف رخصت نہیں کیا! آپ نے ارشاد فرمایا! جب نماز ہونے لگے تو اپنے اونٹ پر سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے طواف کر لیجئے!

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا مکہ مکرمہ تشریف لائیں اور آپ بیمار تھیں! آپ نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا! آپ نے ارشاد فرمایا۔ نمازیوں کے پیچھے سوار ہو کر طواف کر لیجئے! آپ نے بتایا کہ میں نے اس وقت حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو کعبہ معظمہ کے نزدیک سورہ والطور تلاوت فرماتے سنا!

اَلطَّوَافُ بِالْبَيْتِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

٢٩٢٤ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَافَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ حَوْلَ الْكَعْبَةِ عَلَى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنِهٖ۔

اونٹ پر سوار ہو کر طواف کرنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں کعبہ معظمہ کے گرد سوار ہو کر طواف فرمایا اور آپ حجر اسود کو عصا چھڑی سے بوسہ دیتے تھے!

طَوَافُ مَنْ اَفْرَدَ الْحَجَّ

۲۹۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ اَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَقَدْ اَحْرَمْتُ بِالْحَجِّ قَالَ وَمَا يَمْنَعُكَ قَالَ رَاَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ يَنْهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَاَنْتَ اَعْجَبُ اِلَيْنَا مِنْهُ قَالَ رَاَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْرَمَ بِالْحَجِّ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَسَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

تنہا حج کرنے والے شخص کا طواف

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے دریافت کیا کیا میں تنہا طواف کروں؟ اور میں نے احرام حج کا باندھا ہے! انہوں نے فرمایا کیوں نہیں کرتا؟ وہ بولا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو اس سے منع فرماتے دیکھا! لیکن آپ کا فرمان ان کی نسبت زیادہ پسند ہے! انہوں نے فرمایا کہ ہم نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے حج کا احرام باندھا اس کے بعد بیت اللہ شریف کا طواف فرمایا اور صفا مروہ میں سعی کی۔

طَوَافُ مَنْ اَهَلَّ بِعُمْرَةٍ

۲۹۴ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَسَأَلْنَاهُ عَنْ رَجُلٍ قَدِمَ مُعْتَمِرًا فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَلَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اَيَأْتِي اَهْلَهُ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ سَبْعًا وَصَلّٰى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

عمرے کا احرام باندھنے والے کا طواف

سیدنا حضرت عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ ایک شخص نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا لیکن صفا مروہ میں نہیں دوڑا کیا وہ اپنی بیوی سے جا سکتا ہے؟ آپ نے بتایا کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے بیت اللہ شریف کے سات پھیرے کئے بعد ازاں آپ نے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا فرمائیں اور صفا مروہ میں سعی فرمائی اور تمہارے لیے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم میں بہترین نمونہ ہے

نوٹ: لہٰذا جب تک صفا مروہ کی سعی نہ کی جائے اپنی بیوی کے ساتھ صحبت نہ کرے

كَيْفَ يَفْعَلُ مَنْ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ

جو شخص قران کرے لیکن اپنے ہمراہ قربانی کا جانور نہ لائے وہ کیا کرے

۲۹۳۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَرَجْنَا مَعَهُ فَلَمَّا بَلَغَ ذَا الْحُلَيْفَةِ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ اَهَلَّ بِالْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ جَمِيْعًا فَاَهْلَلْنَا مَعَهُ فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ وَطُفْنَا اَمَرَ النَّاسَ اَنْ يَحِلُّوْا فَهَابَ الْقَوْمُ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنَّ مَعِيَ الْهَدْيَ لَاَحْلَلْتُ فَحَلَّ الْقَوْمُ حَتّٰى حَلُّوْا اِلَى النِّسَاءِ وَلَمْ يَحِلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُقَصِّرْ اِلٰى يَوْمِ النَّحْرِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم آپ کے ہمراہ نکلے! جب ہم مقام ذوالحلیفہ میں پہنچے تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز ظہر پڑھی پھر آپ اپنی اونٹنی پر سوار ہوگئے جب آپ مقام بیداء میں پہنچے تو آپ نے حج اور عمرے دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھا ہم نے حضور کے ساتھ احرام باندھا جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے! اور ہم نے طواف کیا تو حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام کھول ڈالنے کا حکم فرمایا! سب لوگ ڈر گئے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی احرام کھول ڈالتا! بعد ازاں سب لوگوں نے احرام کھول ڈالا اور اپنی عورتوں کے پاس گئے! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام نہ کھولا اور نہ ہی! ذی الحجہ کی دسویں تک آپ نے بال کٹائے

طَوَافُ الْقَارِنِ

قارن کا طواف

۲۹۳۱ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَرَنَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَطَافَ طَوَافًا وَّاحِدًا وَّقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حج اور عمرے میں قران کیا! تو آپ نے ایک ہی طواف فرمایا! اور ارشاد فرمایا کہ میں نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا!

۲۹۳۲ عَنْ نَافِعٍ قَالَ خَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ فَلَمَّا اَتٰى ذَا الْحُلَيْفَةِ اَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ فَسَارَ قَلِيْلًا فَخَشِيَ اَنْ يُّصَدَّ عَنِ الْبَيْتِ فَقَالَ اِنْ صُدِدْتُ صَنَعْتُ كَمَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا سَبِيْلُ الْحَجِّ اِلَّا سَبِيْلُ الْعُمْرَةِ اُشْهِدُكُمْ اَنِّيْ قَدْ اَوْجَبْتُ مَعَ عُمْرَتِيْ حَجًّا فَسَارَ حَتّٰى اَتٰى قُدَيْدًا

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نکلے! جب آپ مقام ذوالحلیفہ میں تشریف لائے! تو آپ نے عمرے کا احرام باندھا تھوڑی دور چلنے کے بعد آپ کو مکہ مکرمہ میں روکے جانے کا خدشہ لاحق ہوا! کیونکہ اس وقت حضرت عبداللہ بن زبیر اور حجاج کے درمیان جنگ جاری تھی آپ نے فرمایا! اگر مجھے روک دیا گیا تو میں اسی طرح کروں گا! جیسے پیر دو کونین

فَاَهْدٰى مِنْهَا هَدْيًا ثُمَّ قَدِمَ مَكَّةَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَقَالَ هٰكَذَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا: حج کی بھی یہی حالت ہے جو عمرہ کی ہے۔ یعنی جس طرح عمرہ کا احرام کرنا ہے اپنے عمرہ کے ساتھ حج کو واجب کر لیا ہے۔ پھر آپ چلے حتیٰ کہ مقام قدید میں پہنچے۔ قربانی کا جانور خریدا بعد ازاں آپ مکہ مکرمہ تشریف لے گئے اور بیت اللہ شریف کا سات دفعہ طواف فرمایا!

صفا و مروہ میں سعی کی بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ میں نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے دیکھا!

* * *

* * *

* * *

۲۹۳۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ طَوَافًا وَّاحِدًا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی طواف فرمایا!

ذِكْرُ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

حجر اسود کا بیان

۲۹۳۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کعبہ کی مشرقی جانب نصب شدہ حجر اسود جنت کا پتھر ہے

اِسْتِلَامُ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ

حجر اسود کو بوسہ دینا

۲۹۴۰ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ اَنَّ عُمَرَ قَبَّلَ الْحَجَرَ وَالْتَزَمَهُ وَقَالَ رَاَيْتُ اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَ حَفِيًّا۔

سیدنا حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ دیا اور آپ اس کے ساتھ چمٹ گئے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھ پر مہربان دیکھا!

تَقْبِيلُ الْحَجَرِ

حجر اسود کو بوسہ دینا

۲۹۴۱ عَنْ عَابِسِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ رَاَيْتُ عُمَرَ جَاءَ اِلَى الْحَجَرِ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَنَّكَ حَجَرٌ

سیدنا حضرت عابس بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حجر اسود کے پاس تشریف لائے:

وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ دَنَا مِنْهُ فَقَبَّلَهُ۔

كَيْفَ يُقَبِّلُ

٢٩٤٢ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ رَأَيْتُ طَاوُسًا يَمُرُّ بِالرُّكْنِ فَإِنْ وَجَدَ عَلَيْهِ زِحَامًا مَرَّ وَلَمْ يُزَاحِمْ وَإِنْ رَآهُ خَالِيًا قَبَّلَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ إِنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَكَ مَا قَبَّلْتُكَ ثُمَّ قَالَ عُمَرُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

كَيْفَ يَطُوفُ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ وَعَلَى أَيِّ شِقَّيْهِ يَأْخُذُ إِذَا اسْتَلَمَ الْحَجَرَ

٢٩٤٣ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ مَضَى عَلَى يَمِينِهِ فَرَمَلَ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ أَتَى الْمَقَامَ فَقَالَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ

اور ارشاد فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ تو پتھر ہے۔ اگر میں نے حضور سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی بوسہ نہ دیتا! بعد ازاں آپ اس کے قریب گئے اور اسے بوسہ دیا!

بوسہ کسطرح دیا جائے

سیدنا حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب طاؤس کو دیکھا آپ حجر اسود کے سامنے سے گزرتے اگر ہجوم ہوتا تو تشریف لے جاتے اور اگر ہجوم نہ ہوتا تو آپ اسے تین دفعہ بوسہ دیتے! بعد ازاں ارشاد فرماتے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو ایسا ہی کرتے دیکھا! ابن عباس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دیکھا آپ نے ایسا ہی کیا پھر فرمایا تو فقط ایک پتھر ہے! جو نہ تو فائدہ دے سکتا ہے! اور نہ ہی نقصان! اور اگر میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو! تجھے چومتے نہ دیکھا ہوتا تو میں بھی نہ چومتا! بعد ازاں جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں نے جناب حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسے ہی کرتے ہوئے دیکھا ہے

طواف کسطرح شروع کرے اور حجر اسود کو بوسہ دے کر کسطرف چلے

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ تشریف لائے: تو آپ مسجد میں تشریف لے گئے! اور آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا بعد ازاں آپ دائیں جانب در باب کعبہ کی طرف چلے آپ نے تین چکر لگائے آپ کندھے ہلاتے ہوئے

مُصَلًّى فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَالْمَقَامُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ ثُمَّ أَتَى الْبَيْتَ بَعْدَ الرَّكْعَتَيْنِ فَاسْتَلَمَ الْحَجَرَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا۔

طرف سے دوڑ کر چلے (یعنی رمل فرمایا) بعد ازاں پھر اپنی (حسب معمول) رفتار سے چار پھیروں میں چلے پھر آپ مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی اس کے بعد آپ نے دو رکعتیں ادا فرمائیں اور مقام ابراہیم حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور کعبہ کے درمیان تھا! اس کے بعد آپ کعبہ میں دو رکعتیں پڑھ کر تشریف لائے اور حجر اسود کو بوسہ دیا پھر صفا کی جانب چلے!

كَمْ يَسْعَى

کتنے پھیروں میں دوڑے

۲۹۴۲ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَرْمُلُ الثَّلَاثَ وَيَمْشِي الْأَرْبَعَ وَيَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما پہلے تین پھیروں میں رمل فرماتے اور چار پھیروں میں اپنی چال سے چلتے (کل سات پھیرے کرتے) اور ارشاد فرماتے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

كَمْ يَمْشِي

کتنے پھیروں میں چلے

۲۹۴۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا طَافَ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ أَوَّلَ مَا يَقْدَمُ فَإِنَّهُ يَسْعَى ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ وَيَمْشِي أَرْبَعًا ثُمَّ يُصَلِّي سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب طواف فرماتے! حج یا عمرہ میں تشریف لاتے تو آپ تین پھیروں میں دوڑ کر چلتے! اور چار پھیرے لگاتے وقت حسب معمول عام رفتار سے چلتے!! بعد ازاں دو رکعتیں پڑھتے اور صفا و مروہ میں سعی کرتے!

الْخَبَبُ فِي الثَّلَاثَةِ مِنَ السَّبْعِ

پہلے تین پھیروں میں دوڑ کر چلنا

۲۹۴۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب

يَقْدَمُ مَكَّةَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْاَسْوَدَ اَوَّلَ مَا يَطُوفُ يَخُبُّ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ۔

مکہ مکرمہ تشریف لاتے، تو آپ حجر اسود کو طواف کا استلام کیا کرتے تھے ابتداء میں آپ تین چکروں میں دوڑ کر چلتے۔

اَلرَّمَلُ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج اور عمرہ میں رمل کرنا

رمل کا مطلب ہے جلدی جلدی کندھے ہلا کر چلنا جیسے میدان جنگ میں سپاہی اکڑ کر چلتا ہے۔

۲۹۴۷: عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَخُبُّ فِي طَوَافِهِ حِيْنَ يَقْدَمُ فِي حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ ثَلَاثًا وَ يَمْشِي اَرْبَعًا قَالَ وَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب حج یا عمرہ میں پہلا طواف فرماتے تو آپ تین چکروں میں دوڑ کر چلتے اور چار چکروں میں اپنی سبک رفتار سے چلتے ہیں اور ارشاد فرماتے کہ حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کرتے تھے

اَلرَّمَلُ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ

حجر اسود سے لے کر حجر اسود تک رمل کرنا

۲۹۴۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيْهِ ثَلَاثَةَ اَطْوَافٍ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو حجر اسود سے حجر اسود تک تین چکروں میں رمل کرتے ہوئے دیکھا

اَلْعِلَّةُ الَّتِي مِنْ اَجْلِهَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے رمل فرمانے کی وجہ

۲۹۴۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَصْحَابُهُ مَكَّةَ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ وَلَقُوا مِنْهَا شَرًّا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب مکہ تشریف لائے تو مشرکین مکہ نے کہا کہ ان لوگوں کو

فَأَطْلَعَ اللّٰهُ نَبِيَّهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى ذٰلِكَ فَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَرْمُلُوا وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ مِنْ نَاحِيَةِ الْحِجْرِ فَقَالُوا لَهٰؤُلَاءِ أَجْلَدُ مِنْ كَذَا.

کمزور اور ناتواں کر دیا اور انہوں نے کو تکلیف جا کر بڑا نقصان اٹھایا اللہ جل جلالہ نے اس امر کی اطلاع اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو دی کہ آپ نے اپنے اصحاب کو رمل کرنے کا حکم فرمایا! اور دونوں ارکان یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان اپنی رفتار سے چلنے کا حکم فرمایا! مشرکین اس وقت حطیم کی طرف تھے (اور وہ مسلمانوں کو رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان نہیں دیکھ پاتے) انہوں نے کہا یہ تو فلاں فلاں شخص سے بھی زیادہ طاقت ور ہیں

٢٩٤٠ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ ابْنَ عُمَرَ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ فَقَالَ الرَّجُلُ أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ عَلَيْهِ أَوْ غُلِبْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ.

سیدنا حضرت زبیر بن عدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حجر اسود کو بوسہ دینے کے متعلق پوچھا! انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا! آپ نے حجر اسود کو چھوا اور بوسہ دیا! اس شخص نے پوچھا اگر ازدحام ہو یعنی ہجوم کریں اور میں مغلوب ہو جاؤں تو جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر مگر اور لیکن ویکن یمن ہی میں چھوڑ دو! (یہ پوچھنے والا یمن کا باشندہ تھا) میں نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ حجر اسود کو چھوتے اور بوسہ دیتے

اِسْتِلَامُ الرُّكْنَيْنِ فِي كُلِّ طَوَافٍ

رکن یمانی اور حجر اسود کو ہر چکر میں چھونا

٢٩٤١ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِي كُلِّ طَوَافٍ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم ہر چکر میں رکن یمانی اور حجر اسود کو چھوتے اور بوسہ دیتے.

٢٩٤٢ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَسْتَلِمُ إِلَّا الْحَجَرَ وَالرُّكْنَ الْيَمَانِيَ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم حجر اسود اور رکن یمانی کو ہی چھوتے

مَسْحُ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ

حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا

۲۹۵۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ مِنَ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو رکن یمانی اور حجر اسود کو ہی چھوتے ہوئے دیکھا

تَرْكُ اسْتِلَامِ الرُّكْنَيْنِ الْآخَرَيْنِ

دوسرے دو رکنوں کو نہ چھونا

۲۹۵۴ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَأَيْتُكَ لَا تَسْتَلِمُ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَيْنِ قَالَ لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ إِلَّا هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُخْتَصَرٌ۔

سیدنا حضرت عبید بن جریج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب ابن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا کہ آپ صرف رکن یمانی اور حجر اسود کو ہی چھوتے ہیں!! آپ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم بھی انہی ارکان کو چھوتے تھے بلکہ حدیث شریف بڑی حدیث سے مختصر ہے!

۲۹۵۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُ مِنْ أَرْكَانِ الْبَيْتِ إِلَّا الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ وَالَّذِي يَلِيهِ مِنْ نَحْوِ دُورِ الْجُمَحِيِّينَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ مطہرہ کے ارکان میں سے فقط حجر اسود کو! اور اس کے نزدیک رکن جو بنی جمح کی گلی کے نزدیک ہے۔ کو بوسہ دیتے

۲۹۵۶ عَنْ نَافِعٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هٰذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُمَا الْيَمَانِيَ وَالْحَجَرَ فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ۔

نوٹ: شدت سے مراد ہجوم کی کثرت ہے!

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں ان دونوں رکنوں یعنی رکن یمانی اور حجر اسود کو مسلسل چھوتا رہا! جب سے میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انہیں چھوتے اور آسانی و سختی ہر دو حالتوں میں میں انہیں چھوتا رہا۔

۲۹۵۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ الْحَجَرِ فِي رَخَاءٍ وَلَا شِدَّةٍ مُنْذُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَلِمُهُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے: کہ میں حجر اسود کو آسانی اور سختی ہر حالت میں مسلسل چھوتا رہا! جب سے میں نے دیکھا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بوسہ دیا اور چھوا۔

إِسْتِلَامُ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ

[illegible] عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلٰى بَعِيْرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ۔

اَلْإِشَارَةُ إِلَى الرُّكْنِ

[illegible] عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوْفُ بِالْبَيْتِ عَلٰى رَاحِلَتِهِ فَإِذَا انْتَهٰى إِلَى الرُّكْنِ أَشَارَ إِلَيْهِ۔

قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ

۲۹۶۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَطُوْفُ بِالْبَيْتِ وَهِيَ عُرْيَانَةٌ تَقُوْلُ:

اَلْيَوْمَ يَبْدُوْ بَعْضُهُ أَوْ كُلُّهُ
وَمَا بَدَا مِنْهُ فَلَا أُحِلُّهُ

قَالَ فَنَزَلَتْ: يٰبَنِيْ آدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔

حجرِ اسود کو لکڑی سے چھونا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں اونٹ پر سوار ہو کر طواف فرمایا آپ حجرِ اسود کو لکڑی سے لگا کر اسے بوسہ دیتے

حجرِ اسود پر پہنچ کر اشارہ کرنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہو کر خانہ کعبہ کا طواف فرماتے جب آپ حجرِ اسود کے نزدیک پہنچتے تو اشارہ فرماتے

اللہ جل جلالہ کا ارشاد ہے ہر مسجد میں بہترین لباس زیب تن کرو

سیدنا حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت بیت اللہ شریف کا طواف ننگی ہو کر رہی تھی اور یہ شعر کہہ رہی تھی جس کا مطلب یہ ہے:

آج کے دن اس کا کل یا بعض ظاہر ہے! پس اس کا جو ظاہر ہے میں اسے حلال نہیں کرتی!! (یعنی میرا اکثر بدن ننگا ہے جس کسی نے دیکھا میں اسے معاف نہ کروں گی) تو یہ آیت شریفہ نازل ہوئی! يٰبَنِيْ آدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔

یعنی اے اولادِ آدم ہر مسجد کے نزدیک اپنے! کپڑے پہنو

۲۹۶۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُونَ فِي النَّاسِ أَلَا لَا يَحُجَّنَّ بَعْدَ هَذَا الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کو اس سال بھیجا جس سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حجۃ الوداع سے پہلے حجاج کرام کے چند افراد کا امیر مقرر فرمایا تھا کہ آپ لوگوں کو مطلع فرمائیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی شخص ننگا ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف کرے

۲۹۶۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جِئْتُ مَعَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حِينَ بَعَثَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَهْلِ مَكَّةَ بِبَرَاءَةَ قَالَ مَا كُنْتُمْ تُنَادُونَ قَالَ كُنَّا نُنَادِي أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُؤْمِنَةٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَمَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ فَأَجَلُهُ أَوْ أَمَدُهُ إِلَى أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَإِذَا مَضَتْ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ فَإِنَّ اللهَ بَرِيءٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَرَسُولُهُ وَلَا يَحُجُّ بَعْدَ هَذَا الْعَامِ مُشْرِكٌ فَكُنْتُ أُنَادِي حَتَّى صَحِلَ صَوْتِي۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مکہ مکرمہ گیا جب حضور پرنور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سورۃ براءۃ سنانے کے لیے مکہ مکرمہ ارسال فرمایا۔ راوی نے بتایا کہ میں نے جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا آپ کیا پکارتے تھے؟ آپ نے بتایا کہ ہم پکارتے تھے کہ جنت میں صرف مومن ہی جائے گا اور بیت اللہ شریف کا طواف ننگا آدمی نہ کرے اور جس شخص سے جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقرار فرمایا ہوا تھا اس کی مدت اور مہلت چار ماہ تک ہے۔ جب چار ماہ گزر جائیں گے تو اللہ اور اس کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم مشرکوں سے بیزار ہے۔ اس کے بعد کوئی مشرک حج کو نہ آئے۔ میں پکارتا رہا حتی کہ میری آواز بیٹھ گئی

أَيْنَ يُصَلِّي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

طواف کی دو رکعتیں کس جگہ پڑھی جائیں

۲۹۶۳ عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ أَبِي وَدَاعَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ حِينَ فَرَغَ مِنْ سُبْعِهِ جَاءَ حَاشِيَةَ الْمَطَافِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ

سیدنا حضرت مطلب بن ابی وداعہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب آپ سات چکر لگا چکے۔ تو آپ طواف کرنے والی جگہ کے کنارے تشریف لائے

وَلَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّوَّافِينَ أَحَدٌ۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَقَالَ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

اَلْقَوْلُ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

۲۹۶۵ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا رَمَلَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ عِنْدَ الْمَقَامِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ قَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَرَفَعَ صَوْتَهُ يُسْمِعُ النَّاسَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاسْتَلَمَ ثُمَّ ذَهَبَ فَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتَّى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فَكَبَّرَ اللهَ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا

اور دو رکعتیں ادا فرمائیں! اور آپ کے اور دوسرے طواف کرنے والوں کے درمیان کوئی پردہ و حجاب (چلنے سے گزرنے والے حائل ہوتے تھے)

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے! اور آپ نے بیت اللہ شریف کا سات دفعہ طواف فرمایا! اور مقام ابراہیم کے پیچھے آپ نے دو رکعتیں پڑھیں! صفا و مروہ کی سعی فرمائی بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ تمہارے لیے حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم کی بہترین نمونہ ہیں

طواف کی دو رکعتیں نفل پڑھ کر کیا کہے

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کا سات دفعہ طواف فرمایا! آپ نے تین پھیروں میں رمل فرمایا! اور چار پھیروں میں اپنی حسب معمول چال چلے! بعد ازاں آپ مقام ابراہیم کے نزدیک کھڑے ہوئے! اور دو رکعتیں ادا فرمائیں! پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی! وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى۔ یعنی مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ! آپ نے بلند آواز سے پڑھ کر لوگوں کو سنایا! بعد ازاں فارغ ہو کر! حجر اسود کو بوسہ دیا! اور آپ یہ ارشاد فرماتے ہوئے چلے ہم اس چیز سے شروع کرتے ہیں! جس سے اللہ تعالیٰ نے شروع فرمایا! آپ صفا پر چڑھے! یہاں تک کہ بیت اللہ شریف دکھائی دیا! اور آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ فرمایا

يَدَيْهِ لَهُ ثُمَّ نَزَلَ مَاشِيًا حَتّٰى تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْمَسِيْلِ فَسَعٰى حَتّٰى صَعِدَتْ قَدَمَاهُ ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى اَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيْهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ فَعَلَ هٰذَا حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ۔

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وھو علی کل شیء قدیر

بعد ازاں تکبیر فرمائی اور اللہ جل شانہ کی حمد بیان فرمائی! اور جو کچھ تقدیر میں لکھی تھی دعا فرمائی بعد ازاں آپ! پیدل اترے یہاں تک کہ آپ کے دونوں پاؤں مبارک نالے کے درمیان میں جا لگے اس کے بعد آپ اپنی رفتار سے چلے یہاں تک مروہ پر تشریف لائے اور اس پر چڑھے حتیٰ کہ بیت اللہ شریف نظر آیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔

بعد ازاں اللہ کا ذکر فرمایا: تسبیح کی تعریف اور دعا فرمائی جو اللہ جل جلالہٗ کو منظور تھی ہر دفعہ ایسا ہی کیا حتیٰ کہ آپ سعی سے فارغ ہو گئے

* * *

۲۹۶۶ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَافَ سَبْعًا رَمَلَ ثَلٰثًا وَّمَشٰى اَرْبَعًا ثُمَّ قَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى سَجْدَتَيْنِ وَجَعَلَ الْمَقَامَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ ثُمَّ اسْتَلَمَ الرُّكْنَ ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ فَابْدَءُوْا بِمَا بَدَاَ اللّٰهُ بِهٖ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چکر لگائے (ان میں) آپ نے تین دفعہ رمل فرمایا اور چار میں اپنی رفتار سے چلے۔ پھر یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی: واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی۔
اس کے بعد آپ نے دو رکعتیں پڑھیں اور مقام ابراہیم آپ اور کعبہ کے درمیان تھا! پھر آپ نے حجر اسود کو بوسہ دیا: اور یہ آیت شریفہ تلاوت فرماتے ہوئے باہر تشریف لائے! ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ۔
یعنی صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیاں ہیں لہٰذا اس چیز سے شروع کرو جس سے اللہ جل شانہٗ نے

* * *

شروع فرمایا

اَلْقِرَاءَةُ فِي رَكْعَتَيِ الطَّوَافِ

طواف کی دو رکعت نماز نفل میں کونسی سورتیں پڑھے

۲۹۶۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَنْتَهٰى اِلٰى مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ قَرَاَ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ اِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ فَقَرَاَ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَقُلْ يَآ اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ ثُمَّ عَادَ اِلَى الرُّكْنِ فَاسْتَلَمَهٗ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّفَا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب مقامِ ابراہیم کے پیچھے تو آپ نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی۔ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی اس کے بعد آپ نے دو رکعتیں پڑھیں ان میں الحمد اور قل یا ایہا الکافرون اور قل ھو اللہ احد پڑھا پھر آپ حجر اسود کے نزدیک تشریف لائے اسے بوسہ دیا اور بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم صفا کی طرف نکلے

اَلشُّرْبُ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ

آبِ زمزم پینا

۲۹۶۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرِبَ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

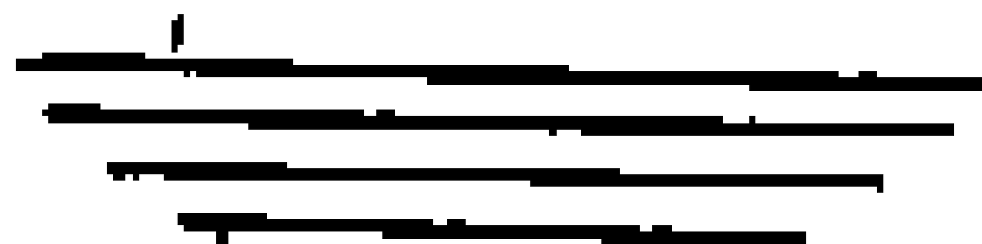
سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے آبِ زمزم کھڑے ہو کر نوش فرمایا!

اَلشُّرْبُ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ قَائِمًا

آبِ زمزم کھڑے ہو کر پینا

۲۹۶۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کو زمزم کا پانی پلایا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیا



✲ ✲ ✲

ذِكْرُ خُرُوجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِي يُخْرَجُ مِنْهُ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا ثُمَّ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّفَا مِنَ الْبَابِ الَّذِي يُخْرَجُ مِنْهُ فَطَافَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ شُعْبَةُ وَأَخْبَرَنِي أَيُّوبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ قَالَ سُنَّةٌ.

ذِكْرُ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

۲۹۱ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ قَرَأْتُ عَلَى عَائِشَةَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قُلْتُ مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَطُوفَ بِهِمَا فَقَالَتْ بِئْسَمَا قُلْتَ إِنَّمَا كَانَ نَاسٌ مِنْ أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَطُوفُونَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا كَانَ الْإِسْلَامُ وَنَزَلَ الْقُرْآنُ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ الْآيَةَ فَطَافَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَطُفْنَا مَعَهُ فَكَانَتْ سُنَّةً.

صفا کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس دروازے سے نکلنا جس جگہ حرم اقدس سے نکلتے ہیں

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ جب حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ تشریف لائے تو آپ نے سات دفعہ بیت اللہ شریف کا طواف فرمایا! بعد ازاں مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا فرمائیں پھر صفا کی طرف اس دروازے سے نکلے جہاں سے نکلا کرتے تھے اور آپ صفا و مروہ کے درمیان دوڑے جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: یہ سنت ہے

صفا اور مروہ کا بیان

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ آیت پڑھی! ان الصفا و المروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما۔

یعنی صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں! سو جو کوئی حج کرے بیت اللہ شریف کا یا عمرہ کرے تو اس پر ان دونوں کے درمیان پھرنا گناہ نہیں! میں نے کہا اب مجھے پرواہ نہیں کہ میں صفا اور مروہ میں پھروں! نہ پھروں! ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: تم نے برا کیا: جاہلیت میں بعض لوگ صفا و مروہ میں نہیں پھرتے تھے جب اسلام آیا! اور قرآن مجید نازل ہوا! اس وقت یہ آیت اتری تو حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم صفا اور مروہ میں دوڑے ہم بھی آپ کے ساتھ دوڑے اور یہ سنت ہو گیا۔

لوگ صفا اور مروہ میں نہ پھرتے تھے ! بلکہ ان میں دوڑنا گناہ سمجھتے تھے جناب امام ابو حنیفہ رحمہ کے نزدیک صفا اور مروہ میں دوڑنا واجب ہے :

۲۹۳۳ - عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا قُلْتُ وَاللّٰهِ مَا عَلٰى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ عَائِشَةُ بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا كَانَتْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا نَزَلَتْ فِي الْأَنْصَارِ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا كَانُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَ عِنْدَ الْمُشَلَّلِ وَكَانَ مَنْ أَهَلَّ لَهَا يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطَّوَّفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ثُمَّ قَدْ سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بِهِمَا۔

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آیت شریفہ فلا جناح علیہ ان یطوف بھما کے متعلق پوچھا!

میں نے کہا حلال قسم اگر کوئی شخص صفا اور مروہ میں سعی نہ کرے تو اس پر کوئی گناہ نہیں! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میرے بھانجے آپ نے اچھی بات نہیں کہی! اگر اس آیت کا مطلب اسی طرح ہوتا جیسے آپ کہتے ہو تو یہ اس طرح نازل ہوتی بلکہ یوں اترتی!

فلاجناح علیہ ان لا یطوف بھما

یعنی اگر کوئی صفا مروہ میں نہ دوڑے تو اس پر کوئی گناہ نہیں! یہ آیت شریفہ انصار کے بارے نازل ہوئی ہے اسلام لانے سے پہلے تھا احرام باندھتے تھے منات بت کے لیے جس کی وہ مشلل میں پوجا کرتے تھے! پس جو شخص مناۃ بت کے لیے احرام باندھتا تو صفا مروہ میں سعی کو برا جانتا تھا! جب اس کے متعلق حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا تو یہ آیت شریفہ نازل ہوئی: ان الصفا والمروۃ ا لخ اس کے بعد حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے صفا اور مروہ میں پھرنے کو سنت قرار دیا اب کسی شخص کے لیے اس کا ترک کرنا جائز نہیں۔

۲۹۳۴ - عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ خَرَجَ مِنَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يُرِيدُ الصَّفَا وَهُوَ يَقُولُ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ میں نے سنا جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم صفا جانے کی نیت سے مسجد سے نکلے تو آپ ارشاد فرما رہے تھے ہم اس سے شروع کرتے ہیں جس سے اللہ جل شانہ نے شروع فرمایا

* * *

عَنْ جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الصَّفَا وَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا کی طرف نکلے اور ارشاد فرمایا ہم اسی چیز سے شروع کرتے ہیں جس سے اللہ نے شروع فرمایا ایسا زاں یہ آیت شریفہ ان الصفا والمروۃ الخ تلاوت فرمائی۔

مَوْضِعُ الْقِيَامِ عَلَى الصَّفَا

صفا پر کس جگہ کھڑا ہونا

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَقِيَ عَلَى الصَّفَا حَتَّى إِذَا نَظَرَ إِلَى الْبَيْتِ كَبَّرَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر چڑھے جب خانہ کعبہ نظر آیا تو تکبیر ارشاد فرمائی (اور آپ وہاں کھڑے ہو گئے)

اَلتَّكْبِيرُ عَلَى الصَّفَا

کوہ صفا پر تکبیر کہنا

عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا وَقَفَ عَلَى الصَّفَا يُكَبِّرُ ثَلَاثًا وَيَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ يَصْنَعُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَيَدْعُو وَيَصْنَعُ عَلَى الْمَرْوَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا پر کھڑے ہوتے تو آپ تین مرتبہ تکبیر فرماتے!

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کل شیء قدیر۔

تین دفعہ ارشاد فرماتے اور دعا فرماتے بعد ازاں آپ مروہ پر بھی ایسا ہی کرتے

اَلتَّهْلِيلُ عَلَى الصَّفَا

صفا پر لا إلٰہ إلا اللہ کہنا

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَقَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّفَا يُهَلِّلُ

جناب امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اپنے والد امام محمد باقر سے سنا آپ نے جناب حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کی حدیث، کے ضمن میں سنا کہ

اللہ عز وجل ویدعو بین ذلک

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفا پر کھڑے ہوتے آپ! لا الہ الا اللہ فرماتے اور دعا فرماتے!

اَلذِّكْرُ وَالدُّعَاءُ عَلَى الصَّفَا

کوہ صفا پر اللہ کا ذکر اور دعا کرنا

٢٩٩٨- عَنْ جَابِرٍ قَالَ طَافَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا رَمَلَ مِنْهَا ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا ثُمَّ قَامَ عِنْدَ الْمَقَامِ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَقَرَأَ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى وَرَفَعَ صَوْتَهُ يُسْمِعُ النَّاسَ ثُمَّ انْصَرَفَ فَاسْتَلَمَ ثُمَّ ذَهَبَ فَقَالَ نَبْدَأُ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِهِ فَبَدَأَ بِالصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتَّى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ وَقَالَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَكَبَّرَ اللّٰهَ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا قُدِّرَ لَهُ ثُمَّ نَزَلَ مَاشِيًا حَتَّى تَصَوَّبَتْ قَدَمَاهُ فِي بَطْنِ الْمَسِيلِ فَسَعَى حَتَّى صَعِدَتْ قَدَمَاهُ ثُمَّ مَشَى حَتَّى أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ وَسَبَّحَهُ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ فَعَلَ هٰذَا حَتَّى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ۔

حدیث ھذا کا ترجمہ باب القول بعد رکعتی الفجر میں گزر چکا (ملاحظہ ہو حدیث ٢٩٦٥)

اَلطَّوَافُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ عَلَى الرَّاحِلَةِ

صفا مروہ میں اونٹ پر سوار ہو کر دوڑنا

٢٩٩٩- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ طَافَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى رَاحِلَتِهِ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيَرَاهُ النَّاسُ وَلِيُشْرِفَ وَلِيَسْأَلُوهُ إِنَّ النَّاسَ غَشُوهُ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں صفا و مروہ کے درمیان کی اور بیت اللہ کا طواف سوار ہو کر فرمایا تا کہ لوگ آپ کو دیکھ سکیں اور آپ لوگوں سے اونچے ہو کر نمایاں ہو جائیں! اور لوگ آپ سے دریافت کریں کیونکہ لوگوں نے آپ کو ڈھانپ لیا تھا

اَلْمَشْيُ بَيْنَهُمَا

صفا اور مروہ کے درمیان چلنا

٣٠٠٠- عَنْ كَثِيرِ بْنِ جُمْهَانَ قَالَ رَأَيْتُ

سیدنا حضرت کثیر بن جمہان رضی اللہ عنہ سے

ابْنَ عُمَرَ يَمْشِي بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ إِنْ أَمْشِ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي وَإِنْ أَسْعَ فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعَى۔

سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو اپنی چال میں چلتے ہوئے دیکھا صفا اور مروہ کے درمیان آپ نے فرمایا اگر میں چلتا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم بھی چلتے تھے۔ اور اگر دوڑتا تو آپ بھی دوڑتے تھے۔

۲۹۸۱ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ وَذَكَرَ نَحْوَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَأَنَا شَيْخٌ كَبِيرٌ۔

اس روایت میں اتنا زیادہ ہے آپ نے فرمایا چونکہ میں بہت ضعیف ہوں۔ (لہٰذا میرے لیے چلنا بہتر ہے)

اَلرَّمَلُ بَيْنَهُمَا

صفا اور مروہ کے درمیان رمل کرنا

۲۹۸۲ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَأَلُوا ابْنَ عُمَرَ هَلْ رَأَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَلَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَقَالَ كَانَ فِي جَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ فَرَمَلُوا فَلَا أُرَاهُمْ رَمَلُوا إِلَّا بِرَمَلِهِ۔

جناب حضرت امام زہری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ بعض لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کیا آپ نے حضور رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کو صفا اور مروہ کے درمیان رمل کرتے ہوئے دیکھا؟ آپ نے فرمایا ان حضور لوگوں کے ہمراہ تھے مگر لوگوں نے رمل کیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ لوگوں نے آپ کو دیکھ کر رمل کیا تھا

اَلسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنا

۲۹۸۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا سَعَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے

بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ۔

صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی تاکہ مشرکین کو آپ کی طاقت واضح ہو جائے! (کہ ہم بہترین طاقت والے ہیں)

اَلسَّعْيُ فِيْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ

نالے کے اندر دوڑنا

۲۹۹۹ عَنْ اِمْرَاَةٍ قَالَتْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى فِيْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ وَيَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ الْوَادِيْ اِلَّا شَدًّا۔

ایک عورت سے مروی ہے انہوں نے کہا کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو نالے کے اندر دوڑتے ہوئے دیکھا! اور آپ ارشاد فرماتے کہ نالے کو تیزی سے دوڑ کر طے کرنا چاہیئے!

مَوْضِعُ الْمَشْيِ

کس کس جگہ پر اپنی رفتار سے چلے

۳۰۰۰ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا نَزَلَ مِنَ الصَّفَا مَشٰى حَتّٰى اِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ سَعٰى حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب کوہ صفا سے اترتے تو آپ چلتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک نالے میں پہنچتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نالے سے نکلنے تک دوڑتے۔

مَوْضِعُ الرَّمَلِ

رمل کس جگہ پر کیا جائے۔

۳۰۰۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا تَصَوَّبَتْ قَدَمَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ رَمَلَ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک نالے کی طرف جھکے تو آپ اس سے نکلنے تک دوڑتے رہے

۳۰۰۲ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نَزَلَ يَعْنِيْ مِنَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا

بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِيُرِيَ الْمُشْرِكِيْنَ قُوَّتَهُ۔

اَلسَّعْيُ فِيْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ

٢٩٩٩ عَنْ اِمْرَأَةٍ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْعٰى فِيْ بَطْنِ الْمَسِيْلِ وَ يَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ الْوَادِيْ إِلَّا شَدًّا۔

مَوْضِعُ الْمَشْيِ

٣٠٠٠ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا نَزَلَ مِنَ الصَّفَا مَشٰى حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ سَعٰى حَتّٰى يَخْرُجَ مِنْهُ۔

مَوْضِعُ الرَّمَلِ

٣٠٠١ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا تَصَوَّبَتْ قَدَمَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَطْنِ الْوَادِيْ رَمَلَ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ۔

٣٠٠٢ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نَزَلَ يَعْنِيْ مِنَ

صفا اور مروہ کے درمیان سعی فرمائی تاکہ مشرکین کو آپ کی طاقت واضح ہو جائے۔ (کہ ہم بہترین طاقت والے)

نالے کے اندر دوڑنا

ایک عورت سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو نالے کے اندر دوڑتے ہوئے دیکھا اور آپ ارشاد فرماتے کہ نالے کو اندر سے دوڑ کر طے کرنا چاہیئے۔

کس کس جگہ پر اپنی اپنی رفتار سے چلے

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب کوہ صفا سے اترتے تو آپ چلتے یہاں تک کہ آپ کے پاؤں مبارک نالے میں جھکتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نشیب سے نکلنے تک دوڑتے۔

رمل کس جگہ پر کیا جائے۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پائے مبارک نالے کی طرف جھکے تو آپ اس سے نکلنے تک دوڑتے رہے

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کوہ صفا

الصَّفَا حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ فِي الْوَادِي رَمَلَ حَتّٰى إِذَا صَعِدَتَا مَشٰى ۔

سے اترتے جب آپ کے پاؤں مبارک نالے کی طرف جھکے تو آپ دوڑنے جب آپ اوپر چڑھنے لگے اپنی سابقہ حسب معمول رفتار سے چلنے لگے۔

مَوْضِعُ الْقِيَامِ عَلَى الْمَرْوَةِ

۲۹۸۸ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَى الْمَرْوَةَ فَصَعِدَ فِيهَا ثُمَّ بَدَا لَهُ الْبَيْتُ فَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ قَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ ذَكَرَ اللّٰهَ وَسَبَّحَهُ وَحَمِدَهُ ثُمَّ دَعَا بِمَا شَاءَ اللّٰهُ فَعَلَ هٰذَا حَتّٰى فَرَغَ مِنَ الطَّوَافِ ۔

مروہ پر کونسی جگہ کھڑا ہو

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مروہ پر تشریف لائے، اور اس پر چڑھے یہاں تک کہ بیت اللہ شریف نظر آنے لگا، بعدازاں لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر تین دفعہ ارشاد فرمایا، پھر اللہ کا ذکر فرمایا تسبیح و تحمید بیان کی، پھر دعا فرمائی جو اللہ جل جلالہ نے چاہا اور ایسا ہی کیا حتےٰ کہ آپ سعی سے فارغ ہو گئے

اَلتَّكْبِيرُ عَلَيْهَا

۲۹۸۹ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبَ إِلَى الصَّفَا فَرَقِيَ عَلَيْهَا حَتّٰى بَدَا لَهُ الْبَيْتُ ثُمَّ وَحَّدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ كَبَّرَهُ وَقَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثُمَّ مَشٰى حَتّٰى إِذَا انْصَبَّتْ قَدَمَاهُ سَعٰى حَتّٰى إِذَا صَعِدَتْ قَدَمَاهُ مَشٰى حَتّٰى أَتَى الْمَرْوَةَ فَفَعَلَ عَلَيْهَا كَمَا فَعَلَ عَلَى الصَّفَا

مروہ پر تکبیر کہنا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم صفا پر تشریف لے گئے آپ اس پر چڑھے یہاں تک کہ کعبہ معظمہ نظر آگیا، بعدازاں اللہ جل شانہ کی توحید بیان فرمائی تکبیر کہی اور ارشاد فرمایا

لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملک ولہٗ الحمد یحیی و یمیت و ھو علی کل شئی قدیر۔

بعدازاں آپ نالے سے چلے حتیٰ کہ آپ کے پاؤں مبارک جھکے تو آپ دوڑے جب [illegible] اوپر چڑھے تو آپ اپنی رفتار سے چلنے لگے یہاں

حَتّٰى قَضٰى طَوَافَهُ۔

یہاں تک کہ مروہ پر تشریف لائے۔ وہاں بھی ایسا ہی کیا جیسے کہ صفا پر کیا تھا۔ یہاں تک کہ حضور طواف سے فارغ ہو گئے۔

كَمْ طَوَافُ الْقَارِنِ وَالْمُتَمَتِّعِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

قران اور تمتع میں کتنی دفعہ سعی کی جائے

۲۹۳ عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ لَمْ يَطُفِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابُهُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ اِلَّا طَوَافًا وَّاحِدًا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام نے صفا اور مروہ میں فقط ایک ہی دفعہ سعی فرمائی۔

نوٹ: یہ حدیث شریف آپ کے بعد کے دوسرے عمل سے منسوخ ہے بیت اللہ شریف کا طواف کرنے والے قارن کو جناب امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک دو طواف اور دو سعی فرمانی چاہیئے

اَيْنَ يُقَصِّرُ الْمُعْتَمِرُ

عمرہ کرنے والا بال کس جگہ کٹائے

۲۹۴ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهُ قَصَّرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ فِيْ عُمْرَتِهِ عَلَى الْمَرْوَةِ۔

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب عمرہ فرما چکے تو انہوں نے تیر کے پیکان سے آپ کے بال مبارک کاٹے۔

۲۹۹۴ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصِ اَعْرَابِيٍّ۔

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بال ایک اعرابی کے تیر سے کاٹے

كَيْفَ يُقَصِّرُ

بال کس طرح کاٹے جائیں

۲۹۹۳ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ اَخَذْتُ مِنْ اَطْرَافِ شَعْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ كَانَ مَعِيَ بَعْدَ مَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِيْ اَيَّامِ

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم کے بال ایک تیر کے کنارہ سے کاٹے جو میرے پاس تھا جب آپ بیت اللہ کے دس دنوں میں طواف اور سعی

الْمُعْتَمِرِ قَالَ قَيْسٌ وَالنَّاسُ يُنْكِرُونَ هٰذَا عَلٰى مُعَاوِيَةَ۔

فرما چکے۔ قیس نے کہا کہ لوگ اس حدیث کی روایت میں جناب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے اختلاف کرتے

نوٹ: یعنی یہ کہ وہ ایام حج میں اپنے خیال میں عمرہ ادا کرنا اجتہاد سمجھتے۔

مَا يَفْعَلُ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَأَهْدٰى

جو شخص حج کا احرام باندھے اور قربانی کا جانور ساتھ لے جائے وہ کیا کرے

۲۷۱۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نُرٰى إِلَّا الْحَجَّ قَالَتْ فَلَمَّا أَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَ مَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُقِمْ عَلٰى إِحْرَامِهِ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ حج کرنے کی نیت سے نکلے۔ جب آپ نے بیت اللہ شریف کا طواف اور سعی فرمائی تو ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس قربانی کا جانور موجود ہو وہ احرام کی حالت میں رہے اور جس شخص کے پاس نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے

مَا يَفْعَلُ مَنْ أَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ وَأَهْدٰى

جس شخص نے عمرے کا احرام باندھا ہوا ہو اور قربانی کا جانور لایا ہو وہ کیا کرے

۲۷۱۵ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَأَهْدٰى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَلَمْ يُهْدِ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَهْدٰى فَلَا يَحِلُّ وَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ سے مروی ہے کہ ہم حجۃ الوداع میں جناب حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ نکلے ہم میں سے بعض نے حج کا احرام باندھ رکھا تھا اور بعض نے عمرے کا احرام اور ہم قربانی کے جانور ساتھ لائے تو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے عمرے کا احرام باندھا اور وہ اپنے ساتھ قربانی کا جانور نہیں لایا تو وہ احرام کھول دے اور

مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ فَلْيُتِمَّ حَجَّهُ قَالَتْ فَكُنْتُ مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ۔

جس نے حج کا احرام باندھا وہ اپنا حج پورا کرے ۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا : میں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا ۔

۲۹۹۶ – عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنْ مَكَّةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيَحْلِلْ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ هَدْيٌ فَلْيُقِمْ عَلَى إِحْرَامِهِ قَالَتْ وَكَانَ مَعَ الزُّبَيْرِ هَدْيٌ فَأَقَامَ عَلَى إِحْرَامِهِ وَلَمْ يَكُنْ مَعِي هَدْيٌ فَأَحْلَلْتُ فَلَبِسْتُ ثِيَابِي وَتَطَيَّبْتُ مِنْ طِيبِي ثُمَّ جَلَسْتُ إِلَى الزُّبَيْرِ فَقَالَ اسْتَأْخِرِي عَنِّي فَقُلْتُ أَتَخْشَى أَنْ أَثِبَ عَلَيْكَ۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم حج کا تلبیہ پکارتے ہوئے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ آئے جب ہم مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو آپ نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو وہ احرام کھول ڈالے اور جس شخص کے پاس قربانی کا جانور ہو وہ احرام باندھے رہے ۔ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا زبیر کے ساتھ قربانی تھی وہ احرام باندھے رہے میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ تھا ۔ تو میں نے احرام کھول ڈالا ۔ کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی ۔ بعد ازاں میں زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس گئی آپ نے فرمایا مجھ سے الگ رہئے میں نے عرض کیا کیا آپ کو اس بات کا خدشہ ہے کہ میں تم پر کود پڑوں گی (آپ کے احرام میں حائل ہو جاؤں گی ۔ ایسا ہرگز نہیں ہے)

اَلْخُطْبَةُ قَبْلَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ

آٹھویں تاریخ سے قبل ساتویں تاریخ کو خطبہ پڑھنا

۲۹۹۷ – عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَجَعَ مِنْ عُمْرَةِ الْجِعِرَّانَةِ بَعَثَ أَبَا بَكْرٍ عَلَى الْحَجِّ فَأَقْبَلْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالْعَرْجِ ثُوِّبَ بِالصُّبْحِ ثُمَّ اسْتَوَى لِيُكَبِّرَ فَسَمِعَ الرَّغْوَةَ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَوَقَفَ عَلَى التَّكْبِيرِ فَقَالَ هَذِهِ رَغْوَةُ نَاقَةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم مقام جعرانہ سے واپس تشریف لائے اور آپ نے لوگوں پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر فرمایا ہم لوگ آپ کے ساتھ آئے جب ہم مقام عرج پر پہنچے تو صبح کی اذان ہوئی ! بعد ازاں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے تاکہ آپ نماز کی تکبیر ارشاد فرمائیں ۔ اسی دوران آپ نے

جَدْعَاءِ لَقَدْ بَدَا لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فِي الْحَجِّ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَنُصَلِّيَ مَعَهُ فَإِذَا عَلِيٌّ عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ أَمِيرٌ أَمْ رَسُولٌ قَالَ لاَ بَلْ رَسُولٌ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم بِبَرَاءَةٌ أَقْرَؤُهَا عَلَى النَّاسِ فِي مَوَاقِفِ الْحَجِّ فَقَدِمْنَا مَكَّةَ فَلَمَّا كَانَ قَبْلَ يَوْمِ التَّرْوِيَةِ بِيَوْمٍ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةٌ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ خَرَجْنَا مَعَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ عَرَفَةَ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ مَنَاسِكِهِمْ حَتَّى إِذَا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةٌ حَتَّى خَتَمَهَا ثُمَّ كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ فَأَفَضْنَا فَلَمَّا رَجَعَ أَبُو بَكْرٍ خَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ عَنْ إِفَاضَتِهِمْ وَعَنْ نَحْرِهِمْ وَعَنْ مَنَاسِكِهِمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ عَلَى النَّاسِ بَرَاءَةٌ حَتَّى خَتَمَهَا فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ النَّفْرِ الأَوَّلِ قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَدَّثَهُمْ كَيْفَ يَنْفِرُونَ وَكَيْفَ يَرْمُونَ يُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِكَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ عَلِيٌّ فَقَرَأَ بَرَاءَةٌ عَلَى النَّاسِ حَتَّى

پیچھے سے اونٹنی کی آواز سنی آپ نے توقف فرمایا اور فرمایا! یہ تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی آواز ہے! جس کا نام جدعاء ہے! حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حج میں تشریف لانا اچھا معلوم ہوا تو شاید جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہوں ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھیں گے اس دوران حضرت علی رضی اللہ عنہ اسی اونٹنی پر سوار ہو کے آ گئے! جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کیا آپ امیر ہو کر تشریف لائے ہیں یا پیغام لے کر آپ نے بتایا کہ مجھے جناب احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغام دے کر روانہ فرمایا ہے تاکہ میں اجتماع حج میں لوگوں کو سورۃ براءۃ سناؤں!

بعد ازاں ہم مکہ میں یوم الترویہ سے ایک دن قبل! آئے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا! حج کے ارکان بیان فرمائے جب آپ فارغ ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے! اور آپ نے سورۃ براءۃ سنائی یہاں تک کہ اسے ختم کیا پھر ابوبکر کے ساتھ نکلے جب عرفہ کا دن ہوا تو ابوبکر نے لوگوں کو خطبہ دیا اور احکام حج سنائے جب فارغ ہوئے پھر حضرت علی کھڑے ہوئے اور لوگوں کو سورت براءۃ سنائی حتیٰ کہ اسے ختم کیا بعد ازاں جب دسویں تاریخ آئی اور ہم عرفات سے واپس آ گئے اب جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پھر آئے تو آپ نے لوگوں کو خطبہ سنایا!

اور قربانی کے احکام بتائے! جب آپ فارغ ہو گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے! اور سورت براءۃ سنائی یہاں تک کہ اسے ختم کیا! پھر جب بارھویں تاریخ

خَتَمَهَا۔

گزارش ہوا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے لوگوں کو خطبہ سنایا! اور بیان فرمایا کہ کوچ کس طرح کرنا چاہیے اور کنکریاں کس طرح ماری جائیں! بعد ازاں سب ارکان سکھلائے جب فارغ ہوئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور لوگوں کو سورت براءۃ سنائی! یہاں تک کہ اسے ختم کیا۔

۲۹۹۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَدِمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَرْبَعٍ مَضَيْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحِلُّوا وَاجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَضَاقَتْ بِذٰلِكَ صُدُورُنَا وَكَبُرَ عَلَيْنَا فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَحِلُّوا فَلَوْلَا الْهَدْيُ الَّذِي مَعِي لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي تَفْعَلُونَ وَأَحْلَلْنَا حَتَّى وَطِئْنَا النِّسَاءَ وَفَعَلْنَا مَا يَفْعَلُ الْحَلَالُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَعَلْنَا مَكَّةَ بِظَهْرٍ لَبَّيْنَا بِالْحَجِّ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم مکہ مکرمہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے جب ذی الحجہ کے چار دن گزر چکے تھے! تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! احرام کھول ڈالو اور اس کو عمرہ کر دو! ہم سخت پریشان ہو گئے اور ہم پر یہ چیز گراں گزری جب اس امر کی اطلاع جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی تو آپ نے ارشاد فرمایا! اے لوگو احرام کھول ڈالو! اگر میرے پاس قربانی کا جانور نہ ہوتا تو میں بھی احرام کھول ڈالتا! اور جیسے تم نے کیا میں بھی کرتا! پھر ہم نے احرام کھول دیا! یہاں تک کہ اپنی بیویوں سے جماع کیا! اور وہ کام جو احرام کے بغیر کیے جاتے ہیں وہ کیا! جب آٹھویں تاریخ ہوئی (یوم ترویہ) آئی تو ہم نے مکہ مکرمہ سے نکل کر حج کی لبیک پکاری۔

مَا ذُكِرَ فِي مِنًى

منیٰ کا بیان

۲۹۹۹ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو الْأَنْصَارِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ عَدَلَ إِلَيَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَأَنَا نَازِلٌ تَحْتَ سَرْحَةٍ بِطَرِيقِ مَكَّةَ فَقَالَ مَا أَنْزَلَكَ تَحْتَ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ فَقُلْتُ أَنْزَلَنِي ظِلُّهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كُنْتَ بَيْنَ الْأَخْشَبَيْنِ

سیدنا حضرت محمد بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں! آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما میری طرف! مخاطب ہوئے! جب کہ میں مکہ مکرمہ کے راستے میں ایک درخت کے نیچے اترا تھا! آپ نے دریافت فرمایا! آپ اس درخت کے نیچے کیوں ٹھہرے ہیں! میں نے عرض کیا سائے کے لیے

مِنْ مِنًى وَنَفَخَ بِيَدِهِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ فَإِنَّ هُنَاكَ وَادِيًا يُقَالُ لَهُ السُّرَّبَةُ وَفِي حَدِيثِ الْحَارِثِ يُقَالُ لَهُ السُّرَرُ بِهِ سَرْحَةٌ سُرَّ تَحْتَهَا سَبْعُونَ نَبِيًّا۔

آپ نے فرمایا! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب آپ منیٰ کے ان دو پہاڑوں کے درمیان ہوں اور آپ نے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا کہ وہاں دو پہاڑوں کے درمیان ایک وادی ہے جس کو سربہ یا حارث کی حدیث کے مطابق سرر کہتے ہیں وہاں ایک درخت ہے جس کے نیچے ستر پیغمبروں کے آنول کاٹے گئے ہیں

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَفَتَحَ اللَّهُ أَسْمَاعَنَا حَتَّى إِنْ كُنَّا لَنَسْمَعُ مَا يَقُولُ وَنَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا فَطَفِقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُهُمْ مَنَاسِكَهُمْ حَتَّى بَلَغَ الْجِمَارَ فَقَالَ بِحَصَى الْخَذْفِ وَأَمَرَ الْمُهَاجِرِينَ أَنْ يَنْزِلُوا فِي مُقَدَّمِ الْمَسْجِدِ وَأَمَرَ الْأَنْصَارَ أَنْ يَنْزِلُوا فِي مُؤَخَّرِ الْمَسْجِدِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن معاذ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے منیٰ میں خطبہ ارشاد فرمایا تو اللہ جل جلالہ نے ہمارے کان کھول دیئے جو کچھ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہم اپنے ٹھکانوں سے اسے سنتے! اور جناب حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حج کے مختلف طریقے بیان فرمانے شروع کیے! یہاں تک کہ ہم جمروں کے نزدیک پہنچے تو آپ نے انگلیوں سے کنکریاں مارنا شروع کیں اور مہاجرین کو مسجد میں آگے اترنے کا حکم فرمایا۔ اور انصار کو پیچھے! اترنے کا

أَيْنَ يُصَلِّي الْإِمَامُ الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

امام آٹھویں تاریخ کو نماز ظہر کہاں پڑھے

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ أَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ۔

سیدنا حضرت عبدالعزیز بن رفیع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا آپ مجھے وہ روایت بیان فرمائیں جو آپ کو حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی یاد ہو! آپ نے آٹھویں تاریخ کو نماز ظہر کہاں پڑھی تھی! انہوں نے فرمایا منیٰ میں نے پوچھا کوچ کے دن نماز عصر کہاں پڑھی تھی! آپ نے فرمایا ابطح میں (یعنی محصب میں)

الغدو من منى إلى عرفة

۳۰۰۲- عن ابن عمر قال غدونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من منى إلى عرفة فمنا الملبي ومنا المكبر.

۳۰۰۳- عن ابن عمر قال غدونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم إلى عرفات فمنا الملبي ومنا المكبر.

۳۰۰۴- عن محمد بن أبي بكر الثقفي قال قلت لأنس ونحن غاديان من منى إلى عرفات ما كنتم تصنعون في التلبية مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في هذا اليوم قال كان الملبي يلبي فلا ينكر عليه ويكبر المكبر فلا ينكر عليه.

۱۵۲۵- التلبية فيه

۳۰۰۵- عن محمد بن أبي بكر الثقفي قال قلت لأنس غداة عرفة ما تقول في التلبية في هذا اليوم قال سرت هذا المسير مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه وكان منهم المهلل ومنهم المكبر لا ينكر أحد منهم على صاحبه.

۱۵۲۶- ما ذكر في يوم عرفة

۳۰۰۶- عن طارق بن شهاب قال قال يهودي لعمر لو علينا نزلت هذه الآية لاتخذناه عيدا اليوم أكملت لكم دينكم قال عمر قد علمت اليوم الذي أنزلت فيه والليلة التي أنزلت ليلة الجمعة ونحن مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بعرفات.

۳۰۰۷- عن عائشة أن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم قال ما من يوم أكثر من أن يعتق الله عز وجل فيه عبدا أو أمة من النار من يوم

جو کوفہ سے ایک منزل کے فاصلے پر واقع ہے۔

منیٰ سے عرفات کو جانا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ہم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ سے عرفے کو چلے ہم میں سے کوئی تکبیر کہتا اور کوئی لبیک۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ منیٰ سے عرفے کو چلے ہم میں سے کوئی تکبیر کہتا اور کوئی لبیک۔

حضرت محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہے میں نے انس سے کہا اور ہم دونوں چلے جاتے تھے عرفات کو منیٰ سے تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آج کے دن کیا کیا کرتے تھے انہوں نے کہا کوئی لبیک کہتا تو برا نہ جانتے اور کوئی تکبیر کہتا تو برا نہ جانتے یعنی کوئی معترض نہ ہوتا۔

عرفات کو جاتے ہوئے لبیک کہنا

محمد بن ابی بکر ثقفی سے روایت ہے میں نے انس سے کہا عرفہ کی صبح کو تم لبیک میں کیا کہتے ہو؟ جیسے وہ ہوا انہوں نے کہا میں اس راہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب کے ساتھ چلا ہوں کوئی ان میں سے لبیک پکارتا کوئی تکبیر کہتا اور دونوں میں کوئی دوسرے پر اعتراض نہ کرتا۔

عرفے کے دن کی فضیلت

حضرت طارق بن شہاب سے روایت ہے ایک یہودی نے حضرت عمر سے کہا اگر ہمارے اوپر یہ آیت اترتی الیوم اکملت لکم دینکم تو ہم اس دن کو عید کر لیتے (خوشی سے) حضرت عمر نے کہا میں جانتا ہوں جس دن یہ آیت اتری وہ جمعے کی رات تھی اور ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں تھے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ اور کسی دن اتنی لونڈیاں اور غلام آگ سے آزاد نہیں کرتا جتنے عرفے کے دن کرتا ہے۔ اللہ جل شانہ اس دن اپنے بندوں کے قریب ہوتا ہے پھر اپنے

عرفة وانه ليدنو ثم يباهي بهم الملائكة ويقول ما اراد هؤلاء۔

بندوں پر فخر کرتا ہے اور ملائکہ سے ارشاد فرماتا ہے یہ لوگ کیا چاہتے ہیں (یعنی میں نے انہیں بخشش دیا اور اس سے مراد وہ بندے ہیں جو حج کرنے جاتے ہیں اور عرفات میں جمع ہوتے ہیں)

النهي عن صوم يوم عرفة — یوم عرفہ کو روزہ رکھنے کی ممانعت

عن عقبة بن عامر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان يوم عرفة ويوم النحر وايام التشريق عيدنا اهل الاسلام وهي ايام اكل وشرب۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک یوم عرفہ، بقر عید کا دن، ایام تشریق ۱۱، ۱۲، ۱۳ ذی الحجہ یہ ایام مسلمانوں کی عید اور کھانے پینے کے دن ہیں۔

نوٹ: یوم عرفے کے دن روزہ رکھنا حرام نہیں اور باقی دنوں میں روزہ رکھنا حرام ہے اور بعض کے نزدیک عرفے کے دن حاجی کے لیے روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ تاکہ ارکان حج میں خلل نہ پڑے اور جو شخص حاجی نہ ہو اس کے لیے درست ہے۔

الرواح يوم عرفة — یوم عرفہ کو عرفات میں جلدی پہنچنا

۳۰۰ عن سالم بن عبد الله قال كتب عبد الملك بن مروان الى الحجاج ابن يوسف يامره ان لا يخالف ابن عمر في امر الحج فلما كان يوم عرفة جاءه ابن عمر حين زالت الشمس وانا معه فصاح عند سرادقه اين هذا فخرج اليه الحجاج وعليه ملحفة معصفرة فقال له ما لك يا ابا عبد الرحمن قال الرواح ان كنت تريد السنة فقال له هذه الساعة فقال له نعم قال افيض علي ماء ثم اخرج اليك فانتظره حتى خرج فسار بيني وبين ابي فقلت ان كنت تريد ان تصيب السنة

سیدنا حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ (بنو امیہ کے خلیفہ) عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا (اور حجاج اس وقت عبدالملک کا مقرر کردہ مکہ مکرمہ کا حاکم تھا) کہ وہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے حج کے کاموں کی مخالفت نہ کرے۔ جب یوم عرفہ آیا تو جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما دوپہر ڈھلے ان کے پاس آئے میں بھی آپ کے ساتھ تھا۔ اور ان کے پردے کے نزدیک کھڑے ہو کر پکارا کہاں ہیں؟ تو حجاج کسم کا ایک کپڑا اوڑھے ہوئے نکلا اور کہنے لگا اے ابو عبدالرحمن آپ کیا کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا اگر سنت کی پیروی کرنا چاہتے ہو تو چلو۔ حجاج نے کہا: ابھی؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا میں غسل کر لوں پھر چلتے ہیں۔ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا انتظار کیا یہاں تک کہ وہ نکلا اور میرے اور میرے باپ کے ۔

فَاقْصِرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الْوُقُوْفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَى ابْنِ عُمَرَ كَيْمَا يَسْمَعَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ قَالَ صَدَقَ

درمیان چلا! میں نے کہا اگر آپ سنت کی پیروی چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر فرمائیے اور عرفات میں ٹھہرنے میں جلدی کیجیے تو ابن عمر رضی اللہ عنہما کی طرف دیکھنے لگے (کہ ان سے بھی سن لیں) انہوں نے کہا کہ یہ سچ ہے

اَلتَّلْبِيَةُ بِعَرَفَةَ

عرفات میں لبیک کہنا

٣٠١٠ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَا لِيْ لَا اَسْمَعُ النَّاسَ يُلَبُّوْنَ قُلْتُ يَخَافُوْنَ مِنْ مُعَاوِيَةَ فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ فُسْطَاطِهِ فَقَالَ لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ فَاِنَّهُمْ قَدْ تَرَكُوا السُّنَّةَ مِنْ بُغْضِ عَلِيٍّ۔

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مقام عرفات میں جناب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھا آپ نے پوچھا کیا سبب ہے کہ لبیک کی آواز سنائی نہیں دیتی میں نے بتایا کہ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے خوفزدہ ہیں (اور) آپ نے لبیک کہنے سے منع کیا ہے یہ سن کر حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے خیمہ سے نکلے اور فرمایا لبیک اللھم لبیک، لبیک لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دشمنی میں سنت کو ترک کر دیا۔

اَلْخُطْبَةُ بِعَرَفَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ

عرفات میں نماز پڑھنے سے قبل خطبہ پڑھنا

٣٠١١ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ عَلٰى جَمَلٍ اَحْمَرَ بِعَرَفَةَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن نبیط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ انہوں نے حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں ایک سرخ اونٹ پر نماز سے قبل خطبہ ارشاد فرماتے سنا۔

اَلْخُطْبَةُ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى النَّاقَةِ

یوم عرفات کو اونٹنی پر سوار ہو کر خطبہ دینا

٣٠١٢ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ نُبَيْطٍ عَنْ اَبِيْهِ

سیدنا حضرت سلمہ بن نبیط رضی اللہ عنہ سے

قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ عَرَفَةَ عَلَى جَمَلٍ أَحْمَرَ۔

مروی ہے کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں ایک سرخ اونٹ پر خطبہ ارشاد فرماتے سنا!

قَصْرُ الْخُطْبَةِ بِعَرَفَةَ

٣٠١٢ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ جَاءَ إِلَى الْحَجَّاجِ بْنِ يُوسُفَ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ وَأَنَا مَعَهُ فَقَالَ الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَقَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَالِمٌ فَقُلْتُ لِلْحَجَّاجِ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تُصِيبَ الْيَوْمَ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَعَجِّلِ الصَّلٰوةَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ صَدَقَ۔

عرفات میں خطبہ مختصر پڑھنا

سیدنا حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما حجاج بن یوسف کے پاس اس وقت تشریف لائے جب سورج ڈھل گیا تھا آپ نے ارشاد فرمایا چلئے اگر آپ سنت کی پیروی کرنا چاہتے ہیں اور میں آپ کے ساتھ تھا حجاج نے پوچھا! ابھی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا! ہاں! سالم نے کہا میں نے حجاج سے کہا اگر آپ آج کے دن سنت پر عمل کرنا چاہتے ہیں تو خطبہ مختصر کریں! اور نماز جلدی پڑھیں! جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا! یہ سچ کہتا ہے

اَلْجَمْعُ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِعَرَفَةَ

٣٠١٣ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا إِلَّا بِجَمْعٍ وَعَرَفَاتٍ۔

عرفات میں ظہر اور عصر کو ملا کر پڑھنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نماز اپنے وقت مقررہ پر ادا فرماتے الا مگر مزدلفے اور عرفات میں

نوٹ! دوسری احادیث شریفہ کے مطابق حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم عرفات میں ظہر اور عصر دونوں ظہر کے وقت پڑھتے اور مزدلفہ میں مغرب و عشاء ملا کر عشاء کے وقت میں پڑھ لیتے!

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا

[illegible] عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ يَدْعُو فَمَالَتْ بِهِ نَاقَتُهُ فَسَقَطَ خِطَامُهَا فَتَنَاوَلَ الْخِطَامَ بِإِحْدَى يَدَيْهِ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَهُ الْأُخْرَى۔

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عرفات میں میں حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا۔ آپ نے دعا مانگنے کے لیے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اسی دوران اونٹنی واپس آئی تو اس کی نکیل چھوٹ گئی۔ آپ نے اپنے ایک دست مبارک سے نکیل پکڑی اور ایک ہاتھ کو اٹھائے رکھا۔

[illegible] عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ قُرَيْشٌ تَقِفُ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَيُسَمَّوْنَ الْحُمْسَ وَسَائِرُ الْعَرَبِ تَقِفُ بِعَرَفَةَ فَأَمَرَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَقِفَ بِعَرَفَةَ ثُمَّ يَدْفَعَ مِنْهَا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قریش کے بعض لوگ مزدلفے میں ٹھہرتے اور عرب کے باقی ماندہ سب لوگ عرفات میں ٹھہرتے۔ یہ حمس کہلاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو عرفات میں ٹھہرنے پھر وہاں سے لوٹنے کا حکم فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ آپ وہاں سے واپس آئیں جہاں سے لوگ واپس آتے ہیں۔

نوٹ: حمس احمس کی جمع ہے جس کے معنی سخت کے ہیں کیونکہ قریشی اپنے دین کا پختہ تھا ہے۔ اس لیے حمس کہلاتا!

[illegible] عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ بِعَرَفَةَ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا فَقُلْتُ مَا شَأْنُ هَذَا إِنَّمَا هَذَا مِنَ الْحُمْسِ۔

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میرا ایک اونٹ گم ہو گیا اور میں اسے تلاش کرنے کے لیے عرفات پہ عرفے کے دن چلا۔ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو وہاں ٹھہرے ہوئے دیکھا۔ میں نے پوچھا انہیں کیا ہوا یہ تو قریشی سخت لوگوں میں سے ہیں۔

نوٹ: انہیں مزدلفہ میں ٹھہرنا چاہیے تھا جو حرم شریف کے اندر ہے۔ عرفات میں نہیں قریشی کہتے تھے ہم اللہ والے ہیں۔ لہٰذا اللہ کے حرم سے باہر قیام پذیر نہیں ہوں گے

۲۱۸ عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَيْبَانَ قَالَ كُنَّا وُقُوفًا بِعَرَفَةَ مَكَانًا بَعِيدًا مِنَ الْمَوْقِفِ فَأَتَانَا ابْنُ مِرْبَعٍ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَيْكُمْ يَقُولُ كُونُوا عَلَى مَشَاعِرِكُمْ فَإِنَّكُمْ عَلَى إِرْثٍ مِنْ إِرْثِ أَبِيكُمْ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

سیدنا حضرت یزید بن شیبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم عرفات میں ٹھہرنے کی جگہ سے دور تھے، اسی دوران ابن مربع ہمارے پاس آیا ہے اور کہنے لگا کہ مجھے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہاری طرف بھیجا ہے! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں سابقہ زمانے کے مقررہ شدہ ٹھکانوں پر رہو کیونکہ تم جناب حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وارث ہو!

۲۱۹ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ أَتَيْنَا جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلْنَاهُ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثَنَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔

سیدنا حضرت امام جعفر صادق سے مروی ہے! کہ میں نے اپنے والد گرامی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم جناب جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس! آئے اور ان سے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق پوچھا! آپ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ سارا عرفات ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

فَرْضُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں قیام کرنا فرض ہے

۲۲۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ نَاسٌ فَسَأَلُوهُ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجُّ عَرَفَةُ فَمَنْ أَدْرَكَ لَيْلَةَ عَرَفَةَ قَبْلَ طُلُوعِ الْفَجْرِ مِنْ لَيْلَةِ جَمْعٍ فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا! اسی دوران! بعض لوگ آکر آپ سے حج کے متعلق پوچھنے لگے! آپ نے ارشاد فرمایا۔ حج عرفات میں ٹھہرنا ہے۔ جس شخص نے عرفے کی رات مزدلفے کی رات کی صبح سے پہلے پا لیا اس کا حج پورا ہو گیا۔

اے مزدلفے کی رات سے پہلے یعنی دسویں کی رات سے پہلے مراد ہے اس کا حج پورا ہو گیا خواہ وہ ایک گھڑی کے لیے کسی وقت بھی عرفات کے اندر قیام پذیر ہو۔

۲۲۱ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

مِنْ عَرَفَاتٍ وَرِدْفُهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَجَالَتْ بِهِ النَّاقَةُ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ لَا تُجَاوِزَانِ رَأْسَهُ فَمَا زَالَ يَسِيرُ عَلَى هَيْئَتِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَى جَمْعٍ۔

عرفات سے واپس تشریف لائے اور آپ کے ہمراہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سوار تھے۔ تو آپ کے کجاوہ کی اونٹنی چلی اس وقت آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے بہرحال سر سے اونچے نہ تھے آپ اسی ہیئت میں چلتے رہے یہاں تک کہ مزدلفہ پہنچے

۳۰۲۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَةَ وَأَنَا رَدِيفُهُ فَجَعَلَ يَكْبَحُ رَاحِلَتَهُ حَتَّى أَنَّ ذِفْرَاهَا لَيَكَادُ يُصِيبُ قَادِمَةَ الرَّحْلِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ وَالْوَقَارِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِي إِيضَاعِ الْإِبِلِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس تشریف لائے اور میں آپ کے ساتھ سوار تھا آپ اپنی اونٹنی کی نکیل کھینچ رہے تھے (تاکہ وہ آہستہ چلے یہاں تک کہ اس کے کانوں کے قریب بالوں کے نزدیک آنے لگے! اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے! اے لوگو اپنے آپ پر آہستگی اور نرمی کو لازم کر لو کیونکہ بے شک تیز دوڑانا نیکی کا کام نہیں ہے۔

نوٹ: اپنے آپ پر آہستگی اور نرمی کو لازم کر لو کیونکہ بے شک اونٹ دوڑانا کوئی نیکی کا کام نہیں بلکہ اس کے برعکس اس طرح لوگوں کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہے کیونکہ ہجوم ہوتا ہے۔

الْأَمْرُ بِالسَّكِينَةِ فِي الْإِفَاضَةِ مِنْ عَرَفَةَ

عرفات سے واپس آتے وقت آہستہ چلنے کا حکم

۳۰۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ لَمَّا دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَنَقَ نَاقَتَهُ حَتَّى أَنَّ رَأْسَهَا لَيَمَسُّ وَاسِطَةَ رَحْلِهِ وَهُوَ يَقُولُ لِلنَّاسِ السَّكِينَةَ السَّكِينَةَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس تشریف لائے۔ تو آپ نے اونٹنی کی نکیل یہاں تک کھینچی کہ اس کا سر پالان کی لکڑی کو چھونے لگا اور آپ عرفہ کی شام لوگوں سے ارشاد فرماتے آہستہ آہستہ چلو۔

۳۰۲۵ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ وَكَانَ

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ

رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي عَشِيَّةِ عَرَفَةَ وَغَدَاةِ جَمْعٍ لِلنَّاسِ حِينَ دَفَعُوا عَلَيْكُمُ السَّكِينَةَ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتَّى إِذَا دَخَلَ مُحَسِّرًا وَهُوَ مِنْ مِنًى قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِي يُرْمَى بِهِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

٣٠٢٥- عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَفَاضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ السَّكِينَةُ وَأَوْضَعَ فِي وَادِي مُحَسِّرٍ وَأَمَرَهُمْ أَنْ يَرْمُوا الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔

٣٠٢٦- عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ جَعَلَ يَقُولُ السَّكِينَةَ عِبَادَ اللَّهِ يَقُولُ بِيَدِهِ هَكَذَا وَأَشَارَ أَيُّوبُ بِبَاطِنِ كَفِّهِ إِلَى السَّمَاءِ۔

سے مروی ہے کہ آپ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے۔ آپ نے عرفہ کی شام کو اور مزدلفہ کی صبح کو فرمایا: جب لوگ رخصت ہو گئے اسے لوگو آرام کرو اور آپ اپنی اونٹنی کو روکے ہوئے تھے یہاں تک کہ آپ بطن محسر میں تشریف لائے جو کہ منیٰ میں ہے آپ نے ارشاد فرمایا: تم اپنے اوپر چھوٹی چھوٹی کنکریاں لازم کر لو۔ بعد ازاں آپ مسلسل لبیک ارشاد فرماتے رہے یہاں تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ کو مارا اس وقت تک لبیک ختم فرمائی۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اطمینان سے عرفات سے واپس تشریف لائے اور بطن محسر میں آپ نے اپنے اونٹ کو جلدی چلایا (بطن محسر منیٰ اور مزدلفہ کے درمیان وادی ہے) اور لوگوں کو چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنے کا حکم فرمایا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم عرفات سے واپس تشریف لائے اور آپ ارشاد فرماتے تھے: اے اللہ کے بندو! اطمینان اور تسلی سے چلو! آپ ہاتھ سے اشارہ فرماتے۔ ایوب رحمۃ اللہ علیہ نے جو اس حدیث شریف کے راوی ہیں ہتھیلی آسمان کی طرف اشارہ فرمایا۔

كَيْفَ السَّيْرُ مِنْ عَرَفَةَ

٣٠٢٧- عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ سَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ وَالنَّصُّ فَوْقَ

عرفات سے کس طرح چلنا چاہیے

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کس طرح چلتے تھے؟ آپ نے بتایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم عنق (درمیانی چال) سے چلتے جب آپ جگہ پاتے تو نص کرتے اور نص عنق

الْعَنَقَ.

سے زیادہ ہے

۳۰۲۸ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيْثُ أَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ مَالَ إِلَى الشِّعْبِ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَتُصَلِّي الْمَغْرِبَ قَالَ الْمُصَلَّى أَمَامَكَ.

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم جب عرفات سے واپس تشریف لائے تو آپ پہاڑ کی گھاٹی کی طرف چلے۔ میں نے سوچا کہ میں نماز مغرب پڑھ لوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ نماز کی جگہ آگے ہے۔

۳۰۲۹ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الشِّعْبَ الَّذِي يَنْزِلُهُ الْأُمَرَاءُ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وُضُوءًا خَفِيفًا فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الصَّلٰوةُ قَالَ الصَّلٰوةُ أَمَامَكَ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُزْدَلِفَةَ لَمْ يَحِلَّ آخِرُ النَّاسِ حَتّٰى صَلَّى.

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم اس گھاٹی میں اترے جہاں سردار اترتے ہیں! آپ رفع حاجت سے فارغ ہوئے بعد ازاں ہلکا سا وضو فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! نماز؟ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نماز آگے پڑھیں گے! جب ہم مزدلفہ پہنچے تو ابھی آخری لوگ اترے بھی نہ تھے آپ نے نماز پڑھ لی

اَلْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ بِالْمُزْدَلِفَةِ

مزدلفہ میں دو نمازیں ملا کر پڑھنا

۳۰۳۰ عَنْ أَبِي أَيُّوبَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ.

سیدنا حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں جمع فرمایا! (یعنی دو نمازیں عشاء کے وقت پڑھیں)

۳۰۳۱ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ.

سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کو مزدلفہ میں جمع فرمایا۔ (یعنی دو نمازیں عشاء کے وقت پڑھیں)

۶۲۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِجَمْعٍ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ لَمْ يُسَبِّحْ بَيْنَهُمَا وَلَا عَلٰى اَثَرِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کو مزدلفے میں ایک تکبیر سے جمع فرمایا۔ اور آپ نے ان کے درمیان نوافل نہیں پڑھے۔ اور نہ ان کا ہر ایک کے بعد نفل پڑھے۔

۶۲۳ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ لَيْسَ بَيْنَهُمَا سَجْدَةٌ صَلَّى الْمَغْرِبَ ثَلٰثَ رَكَعَاتٍ وَصَلَّى الْعِشَاءَ رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يَجْمَعُ كَذٰلِكَ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت عبید اللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ کے باپ نے فرمایا۔ کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشا کو جمع فرمایا اور آپ نے ان دونوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی مغرب کی تین رکعتیں پڑھیں۔ بعد ازاں عشا کی دو رکعتیں پڑھیں! اور جناب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی اسی طرح کرتے رہے یہاں تک آپ اللہ جل جلالہ سے مل گئے (وفات تک)

۶۲۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ بِجَمْعٍ بِاِقَامَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مغرب اور عشاء کی نماز مزدلفے میں ایک ہی تکبیر سے پڑھی!

۶۲۵ عَنْ كُرَيْبٍ قَالَ سَاَلْتُ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَكَانَ رَدِفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقُلْتُ كَيْفَ فَعَلْتُمْ قَالَ اَقْبَلْنَا نَسِيْرُ حَتّٰى بَلَغْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاَنَاخَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ بَعَثَ اِلَى الْقَوْمِ فَاَنَاخُوْا فِيْ مَنَازِلِهِمْ فَلَمْ يَحُلُّوْا حَتّٰى صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ حَلَّ النَّاسُ فَنَزَلُوْا فَلَمَّا اَصْبَحْنَا انْطَلَقْتُ عَلٰى رِجْلَيَّ

سیدنا حضرت کریب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کریب نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے اور عرفہ کی شام کا وقت تھا! میں نے پوچھا آپ نے کیا کیا؟ آپ نے فرمایا ہم عرفات سے چلتے رہے یہاں تک کہ مزدلفے میں پہنچے۔ وہاں آپ نے اپنی سواری بٹھائی۔ بعد ازاں نماز مغرب پڑھی اور لوگوں کو کہلا بھیجا! ان سب نے اپنے اپنے ٹھکانوں میں اونٹ بٹھائے! لیکن وہ ابھی کھلے ہی نہ اترے تھے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم! نے نماز عشاء پڑھی پھر جب صبح ہوئی تو میں گ

فِي سُبَّاقِ قُرَيْشٍ وَرِدْفُهُ الْفَضْلُ.

آپ سے لوگوں قریش کے آگے پیدل چلنے والوں کے ساتھ چلا اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ حضور کے ساتھ سوار ہوئے

تَقْدِيمُ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ إِلَى مَنَازِلِهِمْ بِمُزْدَلِفَةَ

مزدلفہ میں عورتوں اور بچوں کو پہلے سے اپنے ٹھکانوں میں پہنچا دینا تاکہ ہجوم میں ان کو تکلیف نہ ہو

٣٠٢٦ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَنَا مِمَّنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جن کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لوگوں میں سے ضعیف سمجھ کر مزدلفہ کی رات کے وقت آگے بھیج دیا۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ فِيمَنْ قَدَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْمُزْدَلِفَةِ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں ان لوگوں میں شامل تھا جن کو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے لوگوں میں سے ضعیف سمجھ کر رات کے وقت مزدلفہ آگے بھیج دیا

عَنْ الْفَضْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ ضَعَفَةَ بَنِي هَاشِمٍ أَنْ يَنْفِرُوا مِنْ جَمْعٍ بِلَيْلٍ.

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو ہاشم کے ضعیف لوگوں کو رات کے وقت مزدلفہ سے نکل جانے کا حکم فرمایا

نوٹ: یہ حکم اس لیے تھا تاکہ ان کو ہجوم کی تکلیف نہ ہو
ضعیف لوگوں سے مراد عورتیں اور بچے ہیں

عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ تَغْلِسَ مِنْ جَمْعٍ

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو منہ اندھیرے مزدلفہ سے نکل چلنے کا

إلى منى۔

٣٠٢٠ عن أم حبيبة قالت كنا نغلس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم من المزدلفة إلى منى۔

کا حکم فرمایا

ام المومنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ہم حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں مزدلفے سے اندھیرے ہی منیٰ کو چلے آتے تھے

الرخصة للنساء في الإفاضة من جمع قبل الصبح

عورتوں کو فجر سے قبل مزدلفہ سے واپس آنے کی اجازت

٣٠٢١ عن عائشة قالت إنما أذن النبي صلى الله عليه وسلم لسودة في الإفاضة قبل الصبح من جمع لأنها كانت امرأة ثبطة۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو مزدلفہ سے فجر سے قبل اجازت دی تھی کیونکہ آپ کمزور عورت تھیں

الوقت الذي يصلي فيه الصبح بالمزدلفة

مزدلفہ میں نماز فجر کس وقت پڑھی جائے

٣٠٢٢ عن عبد الله قال ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى صلاة قط إلا لميقاتها إلا صلاة المغرب والعشاء صلاهما بجمع وصلاة الفجر يومئذ قبل ميقاتها۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ آپ نے بے وقت نماز پڑھی ہو۔ مگر آپ نے مغرب اور عشا کی نماز مزدلفے میں پڑھی اور نماز فجر بھی اس دن قبل از وقت پڑھی

فيمن لم يدرك صلاة الصبح مع الإمام بالمزدلفة

مزدلفے میں جس شخص کو فجر کی نماز جماعت سے نہ ملے

٣٠٢٣ عن عروة بن مضرس قال رأيت

سیدنا حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاقِفًا بِالْمُزْدَلِفَةِ فَقَالَ مَنْ صَلَّى مَعَنَا صَلَاتَنَا هٰذِهِ هٰهُنَا ثُمَّ أَقَامَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ۔

٣٠٤٣ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَدْرَكَ جَمْعًا مَعَ الْإِمَامِ وَالنَّاسِ حَتَّى يُفِيضَ مِنْهَا فَقَدْ أَدْرَكَ الْحَجَّ وَمَنْ لَمْ يُدْرِكْ مَعَ النَّاسِ وَالْإِمَامِ فَلَمْ يُدْرِكْ۔

٣٠٤٤ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَقْبَلْتُ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّئٍ لَمْ أَدَعْ جَبَلًا إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَنَا وَقَدْ وَقَفَ قَبْلَ ذٰلِكَ بِعَرَفَةَ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ وَقَضَى تَفَثَهُ۔

٣٠٤٥ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسِ بْنِ أَوْسِ بْنِ حَارِثَةَ بْنِ لَامٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَمْعٍ فَقُلْتُ هَلْ لِي مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلَّى هٰذِهِ الصَّلَاةَ مَعَنَا وَوَقَفَ هٰذَا الْمَوْقِفَ حَتَّى يُفِيضَ وَأَفَاضَ قَبْلَ ذٰلِكَ مِنْ عَرَفَاتٍ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا فَقَدْ تَمَّ حَجُّهُ

سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو مزدلفہ میں ٹھہرے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا جس شخص نے نماز فجر کی یہ نماز اس جگہ ہمارے ساتھ پڑھی۔ بعد ازاں وہ ہمارے ساتھ ٹھہرا اور اس سے قبل وہ رات یا دن میں نو تاریخ کو عرفات میں ٹھہرا اس کا حج مکمل ہو گیا

سیدنا حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے مزدلفہ کو امام اور لوگوں کے ساتھ وہاں سے واپسی تک پا لیا اس نے حج کو پا لیا اور جس شخص نے امام اور لوگوں کے ساتھ نہ پایا اس نے حج نہ پایا۔

سیدنا حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مزدلفہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں طے کے پہاڑ سے آ رہا ہوں۔ میں نے ایسا کوئی ٹیلہ نہیں چھوڑا جس پر میں نہ ٹھہرا ہوں، تو کیا میرا حج مکمل ہو گیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز پڑھ لی اور اس سے قبل وہ عرفات میں رات یا دن میں ٹھہرا تو اس کا حج مکمل ہو گیا اور اس نے اپنا میل کچیل صاف کیا

سیدنا حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں مزدلفہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میرا حج مکمل ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز فجر پڑھی اور اس سے قبل وہ عرفات

وَقَضٰی تَفَثَهٗ۔

میں رات یا دن ٹھہرا تو اس کا حج مکمل ہو گیا! اور اس نے اپنا میل کچیل صاف کیا!

❖ ❖ ❖

٣٠٤٤۔ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ مُضَرِّسٍ الطَّائِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَتَيْتُكَ مِنْ جَبَلَيْ طَيِّءٍ أَكْلَلْتُ مَطِيَّتِيْ وَأَتْعَبْتُ نَفْسِيْ مَا بَقِيَ مِنْ جَبَلٍ إِلَّا وَقَفْتُ عَلَيْهِ فَهَلْ لِيْ مِنْ حَجٍّ فَقَالَ مَنْ صَلَّى صَلٰوةَ الْغَدَاةِ هٰهُنَا مَعَنَا وَقَدْ أَتٰى عَرَفَةَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَقَدْ قَضٰى تَفَثَهٗ وَتَمَّ حَجُّهٗ۔

سیدنا حضرت عروہ بن مضرس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مزدلفہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا!! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں طے کے پہاڑوں سے آتا ہوں اور میں نے سواری کو عاجز کر دیا اور خوب مشقت اٹھائی۔ میں نے کوئی ایسا ٹیلہ نہ چھوڑا جس پر میں نہ ٹھہرا ہوں۔ تو کیا میرا حج مکمل ہو گیا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے ہمارے ساتھ یہ نماز فجر کی ادا کی اس سے قبل وہ عرفات میں ٹھہرا۔ تو اس کا حج مکمل ہو گیا! اور اس نے اپنا میل کچیل صاف کیا۔

❖ ❖ ❖

٣٠٤٥۔ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدِّيْلِيِّ قَالَ شَهِدْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ وَأَتَاهُ نَاسٌ مِنْ نَجْدٍ فَأَمَرُوْا رَجُلًا فَسَأَلَهٗ عَنِ الْحَجِّ فَقَالَ الْحَجُّ عَرَفَةُ مَنْ جَاءَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ فَقَدْ أَدْرَكَ حَجَّهٗ أَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ مَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَأَخَّرَ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَرْدَفَ رَجُلًا فَجَعَلَ يُنَادِيْ بِهَا فِي النَّاسِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن یعمر دیلی سے مروی ہے کہ میں میدان عرفہ میں جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھا! عرفہ میں نجد سے کچھ لوگ حاضر ہوئے! انہوں نے ایک شخص سے کہا کہ وہ آپ سے حج کے متعلق دریافت کرے۔ آپ نے فرمایا۔ حج کیا ہے! عرفات میں ٹھہرنا۔ جو شخص دسویں رات تک بھی فجر نکلنے سے قبل عرفات میں آ جائے اس نے حج پا لیا! اور منیٰ میں رہنے کے تین دن ہیں جو جلدی کرے اور دو دن میں چلا جائے! اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو شخص تاخیر سے چلا گیا تو بھی اس پر کوئی گناہ نہیں پھر آپ نے ایک شخص کو اپنے ساتھ سوار کر لیا کہ لوگوں کو اس کی طرف بلائے اور پکارے

٣٠٤٩ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُزْدَلِفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام مزدلفہ ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

التَّلْبِيَةُ بِمُزْدَلِفَةَ

مزدلفے میں لبیک کہنا

٣٠٥٠ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ وَنَحْنُ بِجَمْعٍ سَمِعْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ يَقُولُ فِي هٰذَا الْمَكَانِ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہم مزدلفے میں تھے ہم نے اس ہستی کو صلی اللہ علیہ وسلم کہ جن پر سورۂ بقرہ نازل ہوئی اس مقام پر یہ ارشاد فرماتے سنا لبیک اللھم لبیک۔

وَقْتُ الْإِفَاضَةِ مِنْ جَمْعٍ

مزدلفہ سے کس وقت لوٹا جائے

٣٠٥١ - عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ يَقُولُ شَهِدْتُ عُمَرَ بِجَمْعٍ فَقَالَ إِنَّ أَهْلَ الْجَاهِلِيَّةِ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَيَقُولُونَ أَشْرِقْ ثَبِيرُ وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

سیدنا حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقام مزدلفہ میں تھے۔ آپ نے فرمایا جاہلیت کے لوگ جب تک سورج نہ نکلتا مزدلفہ سے نہ لوٹتے اور کہتے اے ثبیر چمک جا (ثبیر مزدلفہ میں ایک پہاڑ کا نام ہے) اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے خلاف کیا آپ سورج طلوع ہونے سے پہلے واپس تشریف لائے۔

نوٹ: کمزور لوگوں کو اس امر کی اجازت ہے کہ وہ مزدلفہ سے رات ہی کے وقت واپس چلے جائیں اور صبح کی نماز دوسری جگہ یعنی منیٰ میں جا کر پڑھیں۔

٣٠٥٢ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ضَعَفَةِ أَهْلِهِ فَصَلَّيْنَا الصُّبْحَ بِمِنًى وَرَمَيْنَا الْجَمْرَةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے ضعیف لوگوں کے ساتھ روانہ کیا۔ ہم نے صبح کی نماز منیٰ میں آ کر پڑھی اور جمرہ کو کنکریاں ماریں۔

٣٠٥٣ - عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ قَالَتْ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

وددت أني استأذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم كما استأذنته سودة فصليت الفجر بمنى قبل أن يأتي الناس. وكانت سودة امرأة ثقيلة ثبطة فاستأذنت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأذن لها فصلت الفجر بمنى ورمت قبل أن يأتي الناس.

سے مروی ہے کہ میں نے چاہا کہ میں بھی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اسطرح اجازت لیتی جیسے سودہ نے اجازت لی تھی! اور میں نماز فجر منیٰ میں لوگوں کے آنے سے پہلے پڑھتی! اور حضرت سودہ تو ایک بھاری بھر کم عورت تھیں! آپ نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت مانگی آپ نے اجازت دی آپ نے نماز فجر منیٰ میں ادا فرمائی اور لوگوں کے آنے سے پہلے کنکریاں مار لیں!

[illegible] عن مولى الأسماء بنت أبي بكر قال جئت مع أسماء بنت أبي بكر منى مغلسة لها لقد جئنا بمنى بغلس فقالت قد كنا نصنع هذا مع من هو خير منك.

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے غلام سے مروی ہے کہ میں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کے ساتھ منیٰ میں اندھیرے میں آیا میں نے پوچھا کہ ہم منیٰ میں! اندھیری رات کو پہنچے حالانکہ تو اول کے وقت آنا چاہئے تھا حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا! ہم اس شخص کے ساتھ ایسا ہی کرتے تھے جو آپ سے بہتر بہتر تھا۔

[illegible] عن عروة قال سئل أسامة بن زيد وأنا جالس معه كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يسير في حجة الوداع حين دفع قال كان يسير العنق فإذا وجد فجوة نص.

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا اور میں آپ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع میں کس طرح چلتے تھے جب آپ مزدلفہ سے واپس تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تیز چلتے ! اور کھلا میدان دیکھتے تو آپ اپنی سواری کو دوڑاتے

⁂ ⁂ ⁂

[illegible] عن الفضل بن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للناس حين دفعوا عشية عرفة وغداة جمع عليكم بالسكينة وهو كاف ناقته حتى إذا دخل منى فهبط حين هبط محسرا قال عليكم بحصى الخذف الذي

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جب عرفے کی شام اور مزدلفے کی صبح کو واپس تشریف لائے تو ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! آرام اور اطمینان سے چلو اور آپ اپنا اونٹنی کو روکے ہوئے تھے جب آپ منیٰ میں تشریف لائے! اور بطن محسر

يَرْمِيْ بِهِ الْجَمْرَةَ قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيْرُ بِيَدِهٖ كَمَا يَخْذِفُ الْإِنْسَانُ۔

آپ نے ارشاد فرمایا - جس سے کہ چھوٹی کنکریاں ماری جاتی ہیں اور آپ نے اپنے ہاتھ سے اسطرح اشارہ فرمایا جیسے آدمی کنکری مارتا ہے۔

اَلْاِيْضَاعُ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ

بطن محسر میں اونٹ کو جلدی دوڑانا

۳۰۵۷ - عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں - کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کو وادی محسر میں جلدی دوڑایا۔

نوٹ: وادی محسر منیٰ کے نزدیک مزدلفہ سے آتے راستے ایک جگہ کا نام ہے - وادی محسر کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اس وادی میں اصحاب الفیل کا ہاتھی تھک کر رہ گیا تھا۔

۳۰۵۸ - عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَفَعَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَاَرْدَفَ الْفَضْلَ بْنَ عَبَّاسٍ حَتّٰى اَتٰى مُحَسِّرًا حَرَّكَ قَلِيْلًا ثُمَّ سَلَكَ الطَّرِيْقَ الْوُسْطَى الَّتِيْ تُخْرِجُكَ عَلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرٰى حَتّٰى اَتَى الْجَمْرَةَ الَّتِيْ عِنْدَ الشَّجَرَةِ فَرَمٰى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا حَصَى الْخَذْفِ رَمٰى مِنْ بَطْنِ الْوَادِيْ۔

سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے اپنے والد امام محمد باقر سے کہا ہم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور علیہ السلام کے حج کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے کہا کہ حضور علیہ السلام سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے روانہ ہوئے تشریف لے چلے اور آپ نے حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے ساتھ بٹھالیا! جب آپ وادی محسر میں تشریف لائے تو آپ نے اونٹ کو ذرا تیز کیا اس کے بعد آپ درمیانی راستوں سے چلے جہاں سے جمرہ کبریٰ کو نکلتے ہیں! یہاں تک کہ آپ اس جمرہ کے نزدیک تشریف لائے جو درخت کے نزدیک ہے۔ آپ نے وہاں سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر ارشاد فرمائی اور وادی کے اندر کی طرف سے چھوٹی چھوٹی کنکریاں ماریں!

اَلتَّلْبِيَةُ فِي السَّيْرِ

چلتے وقت لبیک کہنا

۳۰۵۹ - عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ

كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ۔

۳۰۶۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبّٰى حَتّٰى رَمَى الْجَمْرَةَ۔

۳۰۶۱ عَنْ أَبِي الْعَالِيَةِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهِ هَاتِ الْقُطْ لِي فَلَقَطْتُ لَهُ حَصَيَاتٍ هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ فَلَمَّا وَضَعْتُهُنَّ فِي يَدِهِ قَالَ بِأَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ وَإِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فِي الدِّيْنِ فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ فِي الدِّيْنِ۔

سے مروی ہے کہ آپ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے آپ لبیک ارشاد فرماتے رہے یہاں تک کہ جمرے پر کنکریاں کو مارا۔

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے آپ لبیک ارشاد فرماتے رہے یہاں تک کہ جمرے پر کنکریوں کو مارا۔

سیدنا حضرت ابوالعالیہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ مجھے حضور علیہ السلام نے کنکریاں مارنے کی صبح کو جو کہ ارشاد فرمایا اور آپ اونٹنی پر سوار تھے میرے لیے کنکریاں چن دو میں نے آپ کے لیے چن لیں جنہیں دو انگلیوں سے پھینکا جاتا ہے جب میں نے وہ کنکریاں اٹھا کر چھوٹی چھوٹی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں رکھیں تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اسی طرح کنکریاں مارو۔ اور دین میں سختی کرنے سے بچو تم سے پہلے لوگ دین میں شدید سختی کرنے سے ہلاک ہو گئے۔

مِنْ أَيْنَ يُلْتَقَطُ الْحَصٰى

کنکریاں کس جگہ سے چنی جائیں

۳۰۶۲ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلنَّاسِ حِيْنَ دَفَعُوْا عَشِيَّةَ عَرَفَةَ وَغَدَاةَ جَمْعٍ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِيْنَةِ وَهُوَ كَافٌّ نَاقَتَهُ حَتّٰى إِذَا دَخَلَ مِنًى فَهَبَطَ حِيْنَ هَبَطَ مُحَسِّرًا قَالَ عَلَيْكُمْ بِحَصَى الْخَذْفِ الَّذِيْ تُرْمٰى بِهِ الْجَمْرَةُ قَالَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب لوگ عرفہ کی شام اور مزدلفہ کی صبح کو واپس آ رہے تھے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ اے لوگو ٹھہرو اور اطمینان سے چلو اور آپ اونٹنی کو روکے ہوئے تھے۔ جب آپ منیٰ میں تشریف لائے اور وادی محسر میں اترے تو ارشاد فرمایا اپنے آپ پر چھوٹی چھوٹی کنکریاں لازم کر لو!

يُشِيرُ بِيَدِهِ كَمَا يَخْذِفُ الْإِنْسَانُ.

جن سے تم جمرے کو مارتے ہو اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہاتھوں سے اشارہ فرماتے جیسے انسان کنکریاں پھینکتا ہے!

قَدْرُ حَصَى الرَّمْيِ

کتنی بڑی کنکریاں مارے

۳۰۶۳ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ الْعَقَبَةِ وَهُوَ وَاقِفٌ عَلٰى رَاحِلَتِهِ هَاتِ الْقُطْ لِي فَلَقَطْتُ لَهُ حَصَيَاتٍ هُنَّ حَصَى الْخَذْفِ فَوَضَعَهُنَّ فِي يَدِهِ وَجَعَلَ يَقُولُ بِهِنَّ فِي يَدِهِ وَوَصَفَ يَحْيٰى تَحْرِيكَهُنَّ فِي يَدِهِ بِأَمْثَالِ هٰؤُلَاءِ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں مارنے کی صبح کو مجھے ارشاد فرمایا اور آپ اونٹ پر سوار تھے کہ میرے لیے کنکریاں چنو! میں نے چھوٹی چھوٹی کنکریاں آپ کے لیے چنیں اور آپ کے دست مبارک میں رکھیں۔ آپ انہیں ہاتھ سے حرکت دیتے۔ اس حدیث شریف کے راوی یحییٰ بیان فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح دست مبارک کو ہلاتے تھے

الرُّكُوبُ إِلَى الْجِمَارِ وَاسْتِظْلَالُ الْمُحْرِمِ

سوار ہو کر کنکریاں مارنا اور محرم پر سایہ کرنا

۳۰۶۴ - عَنْ أُمِّ حُصَيْنٍ قَالَتْ حَجَجْتُ فِي حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَيْتُ بِلَالًا يَقُودُ بِخِطَامِ رَاحِلَتِهِ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ رَافِعٌ عَلَيْهِ ثَوْبَهُ يُظِلُّهُ مِنَ الْحَرِّ وَهُوَ مُحْرِمٌ حَتّٰى رَمٰى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ وَذَكَرَ قَوْلًا

حضرت ام حصین رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا تو جناب حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی مہار تھامے ہوئے ہیں اور سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کپڑے سے آپ پر سایہ فرمائے ہوئے ہیں آپ احرام باندھے ہوئے تھے یہاں تک کہ آپ نے جمرہ عقبہ کو کنکریاں ماریں بعد ازاں لوگوں کو خطبہ سنایا اور اللہ جل شانہ

كَبِّرُوا۔

٣٠٦١ عَنْ قُدَامَةَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ عَلَى نَاقَةٍ لَهُ صَهْبَاءَ لَا ضَرْبَ وَلَا طَرْدَ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ

٣٠٦٢ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ وَهُوَ عَلَى بَعِيرِهِ وَهُوَ يَقُولُ يَا أَيُّهَا النَّاسُ خُذُوا مَنَاسِكَكُمْ فَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلِّي لَا أَحُجُّ بَعْدَ عَامِي هٰذَا۔

کی تعریف اور حمد بیان فرمائی

سیدنا حضرت قدامہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ یوم نحر کو جمرہ عقبہ پر کنکریاں مار رہے تھے آپ ایک اونٹنی پر سوار تھے جو سفید سرخ رنگ کی تھی! اور آپ نہ مارتے تھے نہ ہی ارشاد فرماتے ہٹو ہٹو۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اونٹ پر سے جمرے کو مارتے تھے اور فرماتے تھے اے لوگو اپنے حج کے احکام سیکھ لو شاید اس سال کے بعد میں حج نہ کر سکوں۔

وَقْتُ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ

جمرہ عقبہ پر دسویں تاریخ کو کس وقت مارا جائے

٣٠٦٣ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَمَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ ضُحًى وَرَمَى بَعْدَ يَوْمِ النَّحْرِ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دسویں تاریخ کو سورج نکلنے کے بعد کنکریاں ماریں! اور دسویں کے بعد گیارھویں بارھویں کو سورج ڈھلے ماریں!

النَّهْيُ عَنْ رَمْيِ جَمْرَةِ الْعَقَبَةِ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ

سورج نکلنے سے قبل کنکریاں مارنے کی ممانعت

٣٠٦٤ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُغَيْلِمَةَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عَلَى حُمُرَاتٍ يَلْطَحُ أَفْخَاذَنَا وَيَقُولُ أُبَيْنِيَّ لَا تَرْمُوا جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

٣٠٦٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدَّمَ أَهْلَهُ وَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم عبدالمطلب کے نوجوانوں کو گدھوں پر سوار کر کے روانہ فرمایا۔ آپ ہماری رانوں پر مارتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے اے میرے بیٹو جمرہ عقبہ پر کنکریاں نہ مارنا۔ یہاں تک کہ سورج نکلے!

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ

أَمَرَهُمْ أَنْ لَا يَرْمُوا الْجَمْرَةَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ۔

وسلم نے اپنے گھر کے لوگوں کو آگے روانہ فرمایا اور فرمایا کہ جب تک سورج نہ نکلے وہ کنکریاں نہ ماریں

اَلرُّخْصَةُ فِيْ ذٰلِكَ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کیلئے سورج نکلنے سے پہلے کنکریاں مارنے کی اجازت

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ إِحْدَى نِسَائِهِ أَنْ تَنْفِرَ مِنْ جَمْعٍ لَيْلَةَ جَمْعٍ فَتَأْتِيَ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَتَرْمِيَهَا وَتُصْبِحَ فِيْ مَنْزِلِهَا وَكَانَ عَطَاءٌ يَفْعَلُهُ حَتّٰى مَاتَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بیوی کو مزدلفہ سے کوچ کر جانے کا حکم فرمایا اور بعد ازاں اسی رات کو جمرہ عقبہ کے پاس آکر رمی کرنے اور پھر واپس لوٹ آنے کا حکم فرمایا۔ حضرت عطاء بھی ایسا ہی کرتے تھے یہاں تک کہ انہوں نے وصال فرمایا

اَلرَّمْيُ بَعْدَ الْمَسَاءِ

شام ہونے پر رمی کرنا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسْأَلُ أَيَّامَ مِنًى فَيَقُوْلُ لَا حَرَجَ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ قَالَ لَا حَرَجَ فَقَالَ رَجُلٌ رَمَيْتُ بَعْدَ مَا أَمْسَيْتُ قَالَ لَا حَرَجَ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ منیٰ کے دنوں میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگ حج کے مسائل کے متعلق دریافت کرتے آپ ارشاد فرماتے کوئی حرج نہیں۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے قربانی سے پہلے سر منڈایا۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ اور دوسرے نے کہا شام ہونے پر میں نے کنکریاں ماریں۔ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں

رَمْيُ الرُّعَاءِ

اونٹ چرانے والوں کی رمی کا بیان

عَنْ أَبِي الْبَدَّاحِ بْنِ عَدِيٍّ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ أَنْ يَرْمُوْا يَوْمًا وَيَدَعُوْا

جناب حضرت ابو البداح بن عدی رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ چرانے والوں کو ایک دن رمی کرنے اور

يَوْمًا۔

ایک دن چھوڑ دینے کی اجازت فرمائی۔

نوٹ: کیونکہ وہ ہر روز منیٰ میں نہیں آ سکتے تھے! اور اپنے اونٹوں کو چرانے کے لیے دور دور چلے جاتے تھے۔

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلرِّعَاءِ فِي الْبَيْتُوتَةِ يَرْمُونَ يَوْمَ النَّحْرِ وَالْيَوْمَيْنِ الَّذَيْنِ بَعْدَهُ يَجْمَعُونَهُمَا فِي أَحَدِهِمَا

سیدنا حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے چرواہوں کو منیٰ میں رات کے وقت ٹھہرنے کی اجازت فرمائی تاکہ وہ قربانی کے دن یعنی دسویں تاریخ کو رمی کریں اور بعد والے دو دنوں کی ایک دن میں ادا کریں۔

الْمَكَانُ الَّذِي يُرْمَى مِنْهُ جَمْرَةُ الْعَقَبَةِ

جمرہ عقبہ کی رمی کہاں سے کریں

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ يَعْنِي ابْنَ يَزِيدَ قَالَ قِيلَ لِعَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَ الْجَمْرَةَ مِنْ فَوْقِ الْعَقَبَةِ قَالَ فَرَمَى عَبْدُ اللهِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ مِنْ هَهُنَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ لوگ گھاٹی کے اوپر سے جمرہ پر کنکریاں پھینکتے ہیں۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے گھاٹی کے اندر سے رمی کی اور فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں جس ہستی پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی اس نے یہاں سے رمی کی۔
(یعنی حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَمَى عَبْدُ اللهِ الْجَمْرَةَ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَعَرَفَةَ عَنْ يَمِينِهِ وَقَالَ هَهُنَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سات کنکریاں ماریں اور خانہ کعبہ آپ کے بائیں جانب تھا! اور عرفات دائیں طرف! اور ارشاد فرمایا یہ ان کا مقام ہے جن پر سورت بقرہ نازل ہوئی!

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ قَالَ هَهُنَا وَالَّذِي لَا إِلَهَ غَيْرُهُ مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے وادی کے اندر سے سات کنکریاں جمرہ عقبہ ماریں پھر ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ ان کا مقام ہے جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی۔

۳۰۶۷ عَنِ الْأَعْمَشِ سَمِعْتُ الْحَجَّاجَ يَقُولُ لَا تَقُولُوا سُورَةَ الْبَقَرَةِ قُولُوا السُّورَةَ الَّتِي يُذْكَرُ فِيهَا الْبَقَرَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ حِينَ رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَاسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ وَاسْتَعْرَضَهَا يَعْنِي الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَكَبَّرَ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ فَقُلْتُ إِنَّ أُنَاسًا يَصْعَدُونَ الْجَبَلَ فَقَالَ هٰهُنَا وَالَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ رَأَيْتُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ رَمَى۔

سیدنا حضرت اعمش رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حجاج سے سنا اس نے کہا سورۃ بقرہ مت کہو بلکہ یوں کہو وہ سورت جس میں بقر کا ذکر آیا ہے! میں نے ابراہیم سے بیان کیا آپ نے مجھ سے عبد الرحمن بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ آپ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے! جب انہوں نے جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکیں آپ وادی کے اندر آئے اور جمرے کو سامنے کر کے سات کنکریاں پھینکیں اور ہر کنکری پھینکتے وقت تکبیر ارشاد فرمائی! میں نے پوچھا بعض لوگ کنکریاں مارنے کے لیے پہاڑ پر چڑھتے ہیں انہوں نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں! میں نے اس ہستی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جن پر سورۃ بقرہ نازل ہوئی آپ نے یہاں سے رمی فرمائی!

* * *

۳۰۶۸ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بے شک جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم (چھوٹی چھوٹی) کنکریاں مارتے تھے۔

۳۰۶۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم چھوٹی چھوٹی کنکریاں پھینکتے تھے۔

عَدَدُ الْحَصَى الَّتِي يُرْمَى بِهَا الْجِمَارُ

کتنی کنکریاں ماری جائیں

۳۰۷۰ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْنَا عَلَى جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقُلْتُ أَخْبِرْنِي عَنْ حَجَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت امام باقر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حج کے متعلق پوچھا تو آپ نے بتایا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے

رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الشَّجَرَةِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ مِنْهَا حَصَى الْخَذْفِ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى النَّحْرِ فَنَحَرَ۔

اس جمرے پر سات کنکریاں ماریں جو درخت کے نزدیک ہے اور آپ نے ہر کنکری کا مارتے وقت وادی کے اندر سے تکبیر ارشاد فرمائی اس کے بعد آپ قربانی کی جگہ پر تشریف لائے اور قربانی فرمائی۔

٣٠٨١ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ سَعْدٌ رَجَعْنَا فِي الْحَجَّةِ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبَعْضُنَا يَقُولُ رَمَيْتُ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَبَعْضُنَا يَقُولُ رَمَيْتُ بِسِتٍّ فَلَمْ يَعِبْ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ۔

سیدنا حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کر کے واپس آئے ہم میں سے کوئی شخص تو کہتا کہ میں نے سات کنکریاں ماریں اور کوئی کہتا میں نے چھ کنکریاں ماریں اور کسی نے دوسرے کی عیب جوئی نہیں کی۔

٣٠٨٢ عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجِمَارِ فَقَالَ مَا أَدْرِي رَمَاهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسِتٍّ أَوْ بِسَبْعٍ۔

سیدنا حضرت ابو مجلز رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کنکریوں کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا مجھے یاد نہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ کنکریاں ماریں یا سات۔

اَلتَّكْبِيْرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ

ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہنا

٣٠٨٣ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَرَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ۔

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا آپ تلبیہ ارشاد فرماتے رہے یہاں تک جمرہ عقبہ پر سات دفعہ کنکریاں ماریں اور ہر کنکری پر تکبیر ارشاد فرمائی۔

قطع المحرم

اَلتَّلْبِيَةَ إِذَا رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ

کنکریاں مارنے پر تلبیہ ختم کرنا

٣٠٨٤ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ كُنْتُ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا زِلْتُ أَسْمَعُهُ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ فَلَمَّا رَمَى قَطَعَ التَّلْبِيَةَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہم نے فرمایا میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا میں سنتا رہا اور آپ تلبیہ ارشاد فرماتے رہے۔ حتیٰ کہ آپ نے جمرہ

٭ ٭ ٭

٣٠٨٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ الْفَضْلَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ۔

٭ ٭ ٭

٣٠٨٦ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ۔

٭ ٭ ٭

اَلدُّعَاءُ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

٣٠٨٧ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ الَّتِي تَلِي الْمَنْحَرَ مَنْحَرَ مِنًى رَمَاهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ تَقَدَّمَ أَمَامَهَا فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو يُطِيلُ الْوُقُوفَ ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الثَّانِيَةَ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَمَى بِحَصَاةٍ ثُمَّ يَنْحَدِرُ ذَاتَ

جمرہ پر کنکریاں پھینکیں اور اس وقت لبیک ارشاد فرمانا ختم کی۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھا (یعنی سنا ساریا) اور آپ لبیک ارشاد فرماتے رہے! حتیٰ کہ آپ نے جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکیں اور اس وقت لبیک ارشاد فرمانی ختم کی!

سیدنا حضرت فضل ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں جناب رسالت مآب صلی اللہ (علیہ) وسلم کے ساتھ سوار تھا (یعنی سنا ساریا) اور آپ لبیک ارشاد فرماتے رہے! حتیٰ کہ آپ نے جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکیں اور اس وقت لبیک ارشاد فرمانی ختم کی)

کنکریاں مارنے کے بعد دعا کرنا

حضرت امام زہری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے! کہ ہمیں اطلاع ملی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم جب رمی کرتے تو آپ اس جمرہ سے ابتداء کرتے! جو منیٰ کے نزدیک ہے آپ اس پر سات کنکریاں مارتے! اور ہر کنکری مارتے وقت تکبیر ارشاد فرماتے۔ بعد ازاں آپ آگے بڑھتے اور قبلہ رخ کھڑے ہو کر دعا کرتے بعد آپ دعا کے لئے دونوں ہاتھ اٹھاتے۔ اور بڑی دیر تک کھڑے رہتے بعد ازاں آپ!

الشِّمَالِ فَيَقِفُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُو ثُمَّ يَأْتِي الْجَمْرَةَ الَّتِي عِنْدَ الْعَقَبَةِ فَيَرْمِيهَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ وَلَا يَقِفُ عِنْدَهَا قَالَ الزُّهْرِيُّ سَمِعْتُ سَالِمًا يُحَدِّثُ بِهَذَا عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُهُ۔

دوسرے جمرہ کے پاس تشریف لا کر اسے سات کنکریاں مارتے اور ہر کنکری کے ساتھ اللہ اکبر فرماتے۔ پھر آپ بائیں طرف پھرتے اور قبلہ کے سامنے رخ انور کر کے کھڑے ہوتے اور دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتے بعد ازاں آپ جمرہ عقبہ کے پاس تشریف لاتے اسے سات کنکریاں (لگاتے جو کہ منیٰ میں سب سے آخر میں ہے) آپ اس پر سات کنکریاں مارتے اور وہاں نہ ٹھہرتے۔ زہری نے فرمایا کہ میں نے یہ حدیث حضرت سالم رح سے سنی وہ اپنے باپ سے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تھے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

مَا يَحِلُّ لِلْمُحْرِمِ بَعْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ

٢٨٨ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِذَا رَمَى الْجَمْرَةَ فَقَدْ حَلَّ لَهُ كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا النِّسَاءَ قِيلَ وَالطِّيبُ قَالَ أَمَّا أَنَا فَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَضَمَّخُ بِالْمِسْكِ أَفَطِيبٌ هُوَ۔

محرم جب کنکریاں مار چکے تو وہ کیا کیا کام کر سکتا ہے

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب کنکریاں ماریں تو سب چیزیں درست اور جائز ہو گئیں (جو احرام میں ممنوع تھیں) البتہ عورتوں (سے جماع کرنا) طواف زیارت کے بعد درست ہوگا۔ ایک شخص نے دریافت کیا خوشبو لگانا بھی درست ہے؟ آپ نے فرمایا کہ میں نے تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خوشبو لگاتے ہوئے دیکھا اور مشک تو خوشبو ہے۔

(آخر المناسك)

(مناسک ختم ہو گئے)



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کِتَابُ الْجِهَادِ

کتاب جہاد کے متعلق

[illegible] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا أُخْرِجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ مَكَّةَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَخْرَجُوا نَبِيَّهُمْ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ لَيَهْلِكُنَّ فَنَزَلَتْ أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَكُونُ قِتَالٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَهِيَ أَوَّلُ آيَةٍ نَزَلَتْ فِي الْقِتَالِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ جب حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ سے نکلے یعنی ہجرت کرنے پر مجبور کیا گیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ان لوگوں نے اپنے پیغمبر کو نکال دیا! اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اب یہ لوگ ضرور برباد ہوں گے بعد ازاں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی! اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّہُمْ ظُلِمُوْا یعنی ان لوگوں کو اجازت دی گئی جن سے مشرک لڑتے ہیں۔ الخ

جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے خیال کیا اب لڑائی ہوگی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ آیت شریفہ جہاد میں سب سے پہلے نازل ہوئی!!

نوٹ: مسلمانوں کو اس آیت شریفہ کے نازل ہونے سے پہلے جہاد کا حکم نہیں تھا کافر انہیں ستاتے تھے تکلیف دیا کرتے اور ستاتے اور مسلمان حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے کہ صبر کرو! ابھی خداوند قدوس کا حکم نہیں ہوا کہ میں جہاد کروں! جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی تب جہاد شروع ہوا!

[illegible] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَأَصْحَابًا لَهُ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا فِي عِزَّةٍ وَنَحْنُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف اور آپ کے دوست جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جب آپ مکہ شریف رہتے تھے! اور عرض کیا یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم! جس دور میں ہم مشرک تھے تو ہم

مُشْرِكُوْنَ فَلَمَّا اٰمَنَّا صِرْنَا اَذِلَّةً فَقَالَ اِنِّيْ اُمِرْتُ بِالْعَفْوِ فَلَا تُقَاتِلُوْا فَلَمَّا حَوَّلَنَا اللّٰهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ اَمَرَنَا بِالْقِتَالِ فَكَفُّوْا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ۔

معزز تھے تو جب ہم ایمان لائے ہیں تو ذلیل ہو گئے ہیں! آپ نے ارشاد فرمایا مجھے تو یہی حکم ہے کہ میں لوگوں کی غلطیوں کو معاف کروں تو تم لوگ مت لڑو۔ بعد ازاں جب ہمیں اللہ جل جلالہ مدینہ منورہ لے گیا تو ہم لوگوں کو کافروں سے لڑنے کا حکم فرمایا گیا اس وقت بعض لوگ لڑائی سے ڈرنے لگے تو اللہ جل شانہ نے قرآن مجید کی یہ آیت شریفہ نازل فرمائی۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ قِيْلَ لَهُمْ كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ۔

کیا تم نے ایسے لوگوں کو نہیں دیکھا! جن سے پہلے ارشاد فرمایا گیا کہ اپنے ہاتھوں کو روکے رکھو اور نماز پڑھا کرو۔

نوٹ: یہ اس وقت کی بات ہے جب احکام جہاد کے متعلق حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ جب جہاد فرض ہوا اور لوگوں سے لڑنے کا حکم ہوا تو ان میں سے ایک گروہ لوگوں سے اس طرح خوفزدہ ہونے لگا جیسے اللہ جل شانہ سے ڈرتا ہے یا اس سے زیادہ اور کہنے لگے اے ہمارے پروردگار! تو نے ہم پر لڑائی کیوں فرض کی اور ہمیں تھوڑی سی مدت اور زندہ کیوں نہیں رہنے دیا۔

تو حکم فرمایا گیا! اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ فرما دیجئے دنیا کا نفع بہت قلیل ہے اور پرہیزگار کے لیے آخرت بہتر ہے اور تم پر ایک رتی برابر بھی ظلم نہ کیا جائے گا یعنی جب تک مسلمان مکہ مکرمہ میں تھے اور کافروں کی ایذائیں برداشت کرتے تو لڑائی کی اجازت چاہتے۔ بعد ازاں جب جہاد کا حکم ہوا تو خوش ہونا چاہیے تھا بعض بزدل اور کچے دل کے لوگ چھپانے لگے اور موت سے خوفزدہ ہوئے اور اللہ جل جلالہ سے ڈرنے کی بجائے وہ کافروں سے زیادہ ڈرنے لگے۔

۲۹۱ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَبَيْنَا اَنَا نَائِمٌ اُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْاَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدَيَّ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ فَذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے جامع کلمات دیئے گئے (یعنی قرآن اور حدیث جن کے الفاظ مختصر ہیں اور ان کے معانی بہت ہیں! اور جامع اس عبارت کو کہتے ہیں جس میں لفظ مختصر سے ہوں اور معانی بہت زیادہ ہوں) اور رعب و دبدبہ اور دھاک سے میری امداد فرمائی گئی (یعنی اللہ جل شانہ نے کافروں کے دلوں میں میرا رعب

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَ أَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا۔

دہشت ڈال دی گئی ہے) اور میں سو رہا تھا تو زمین کے خزانوں کی کنجیاں لا کر میرے ہاتھ میں تھما دی گئیں۔

جناب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تو رحلت فرما گئے لیکن تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔

نوٹ:- اس سے مراد روم ایران اور مصر و شام کے خزانے ہیں! جو اللہ جل شانہ نے مسلمانوں کو عنایت فرمائے! اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو خواب میں دکھا دیا!! اسی خواب کے مطابق مسلمانوں نے یہ سب ملک فتح کیے اور ان کے خزانے تصرف میں لائے

٣٠٩٢ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ وَ نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَ بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيْتُ بِمَفَاتِيْحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ فَوُضِعَتْ فِيْ يَدِيْ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَقَدْ ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مجھے جامع کلمات دیئے گئے رعب و دبدبہ اور دھاک سے میری امداد فرمائی گئی (یعنی اللہ جل شانہ نے کافروں کے دلوں میں میری دہشت ڈال دی ہے) اور میں سو رہا تھا تو زمین کے خزانوں کی کنجیاں لا کر میرے ہاتھ میں تھما دی گئیں جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم تو رحلت فرما گئے لیکن تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو!

٣٠٩٣ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَ نَفْسَهٗ إِلَّا بِحَقِّهٖ وَ حِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم فرمایا گیا جب تک لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ نہ کہہ لیں پس جس شخص نے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہا اس نے اپنا مال و جان مجھ سے بچا لیا مگر کسی کے حق کے بدلے اور اس کا حساب خداوند قدوس کے ذمے ہے!

نوٹ:- یعنی جب آدمی مسلمان ہوا اور کلمہ پڑھ دیا تو اس کی جان بچ گئی اور مال بھی محفوظ ہو گیا مگر کسی کا حق کرے گا

تو اس کے بدلے اُسے قتل کیا جائے گا اور وہ کسی کے مال کا ضامن ہوگا تو پھر اس کا مال دلایا جائے گا۔ اگر کسی شخص نے ظاہر میں کلمہ پڑھا ہے اور دل میں یقین نہیں کیا تو خدا اُسے سمجھے گا۔ حاکم اور قاضی کو دلوں کے حال دریافت کرنے کا حکم نہیں۔

۲۹۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَاسْتُخْلِفَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَصَمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاللَّهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُوا فِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ وَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے تو عرب کے بعض لوگ کافر ہوگئے (یعنی زکوٰۃ کا انکار کرنے لگے) تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ ان لوگوں سے کس طرح جہاد فرمائیں گے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طرح ارشاد فرمایا۔ مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں تو جس شخص نے لا الٰہ الا اللہ کہا اس نے اپنے مال اور جان کو بچایا مگر کسی حق کے بدلے (قصاص یا حدود میں) اور اس کا حساب اللہ جل شانہ کے ذمے ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں بے شک اس شخص سے جہاد کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کرے گا۔ کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے۔ خدا کی قسم یہ لوگ اگر بکری کا بچہ بھی نہ دیں گے جو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو اقدس میں دیا کرتے تھے۔ تو میں ان سے ضرور جہاد کروں گا۔ پھر سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم پھر میری نظر میں یہ ہے کہ اللہ جل شانہ بزرگ و برتر نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ اقدس جہاد کے لیے کھول دیا ہے اور میں سمجھا ہوں کہ حق یہی ہے۔

نوٹ: اس حدیث شریف سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شریعت نے جان اور مال پر جو حق لگا دیئے ہیں اگر کوئی شخص ان حقوق کو ادا نہ کرے تو اسے سزا دینا ضروری ہے۔

۳۰۹۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا جَمَعَ أَبُو بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَإِذَا قَالُوهَا عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَاللَّهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں سے جہاد کا ارادہ فرمایا تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے ابوبکر! آپ ان لوگوں سے کیسے جہاد کرتے ہیں حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے یہاں تک کہ وہ کہیں لا الہ الا اللہ جب انہوں نے کہہ دیا تو اپنے خون اور مال کو مجھ سے بچا لیا! مگر ان کا حق ادا کرنے کی صورت میں قتل کیا جائے گا یا ان کا زنا کی وجہ سے تو اس سے مال لیا جائے گا اور اسی طرح حد زنا وغیرہ میں بھی کوئی رعایت نہ کی جائے گی! حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں اس شخص سے جہاد کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کرے گا خدا کی قسم اگر یہ لوگ مجھے بکری کا ایک بچہ بھی نہ دیں گے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں دیا کرتے تھے تو میں ضرور ان سے اس کی وجہ سے جنگ کروں گا! حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم میں سمجھ گیا کہ اللہ عزوجل نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ ان سے جہاد کے لیے کھول دیا ہے اور میں سمجھ گیا کہ حق اسی طرح ہوا ہے!

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ قَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ الْعَرَبَ فَقَالَ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو عرب کے لوگ مرتد ہو گئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اے ابوبکر کس طرح آپ عربوں کو مارتے ہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے

أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَيُقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا مِمَّا كَانُوا يُعْطُونَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا رَأَيْتُ رَأْيَ أَبِي بَكْرٍ قَدْ شُرِحَ عَلِمْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

جواب دیا کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ملا ہے یہاں تک کہ وہ اس امر کی شہادت دیں کہ اللہ جل شانہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی گواہی دیں کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں، نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں۔ خدا کی قسم اگر یہ لوگ وہ بکری کا بچہ نہ دیں گے جو وہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں انہیں قتل کروں گا! یہ سن کر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رائے خدا کی طرف سے ہے، مجھے بھی معلوم ہو گیا کہ حق اسی طرح ہے۔

نوٹ: جناب امام نسائی فرماتے ہیں کہ عمران القطان اس حدیث شریف میں قوی راوی نہیں اس کے برعکس اس سے پہلی روایت ٹھیک ہے راوی کے ضعیف ہونے کی وجہ سے الفاظ میں تبدیلی آگئی ہے۔

۳۰۹۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح سنا ہے۔

۳۰۹۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَإِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ

(ترجمہ اوپر گزرا)

۳۰۹۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي نَفْسَهُ وَمَالَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَحِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مجھے لوگوں کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے! یہاں تک کہ وہ کلمہ شریف پڑھیں پھر جس شخص نے کلمہ پڑھ لیا اس نے اپنی جان اور مال مجھ سے بچا لیا لیکن یہی اس مال اور جان کا حق نہ چھوڑا جائے گا۔ اور ان کا حساب اللہ جل شانہ کے ذمے ہے

۳۱۰۰ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مشرکین سے مال، ہاتھ اور زبان سے جہاد کرو۔

اَلتَّشْدِيْدُ فِيْ تَرْكِ الْجِهَادِ

جہاد کے چھوڑنے کی سختی اور شدت کا بیان

١٠١ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهُ بِغَزْوٍ مَاتَ عَلَى شُعْبَةِ نِفَاقٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص ایسی حالت میں فوت ہوا کہ نہ تو اس نے کبھی جہاد کیا اور نہ کبھی راہ خدا میں نیت جہاد کی تو اس کی موت منافقوں کے طریقے پر ہوگی۔

ف ت ۔ جو شخص سچا مسلمان ہوگا دین اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا غلبہ چاہے گا! تو وہ کافروں سے اللہ کے لئے جہاد کرے گا اگر سامان نہ ہوگا تو وہ اپنے دل میں اس کا ارادہ رکھے گا اور جو شخص دل میں بھی جہاد کا خیال نہ رکھے گا! وہ گویا منافقوں کی طرح اس کا ایمان زبانی ہے ایمان کا دل تک نہیں اور دل میں قصد کرنے کا یہ نشان ہے کہ وہ جہاد کے اسباب جیسے ہتھیار جمع اور ورزش کرنا گھوڑے کی سواری سیکھنا اور کارآمد اشیاء رکھنا وغیرہ۔

اَلرُّخْصَةُ عَنِ السَّرِيَّةِ

لشکر کے ساتھ جہاد میں شامل نہ ہونے کی رخصت

١٠٢ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَا تَطِيْبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُوْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ أَنِّيْ أُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر یہ بات نہ ہوتی کہ مجھ سے پیچھے رہ جانا بعض مسلمانوں کو ناگوار گزرتا اور میں ان کو نہیں پاتا جن پر انہیں سوار کروں تو میں کسی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے مجھے یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر شہید کیا جاؤں

لوٹ، سریہ اس جہاد کو کہتے ہیں کہ مجاہدین کی تعداد نو سے زیادہ ہو اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ تشریف نہ لے گئے ہوں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں ہر ایک لڑائی میں شامل ہونے کی بہت خواہش تھی لیکن ابتدائے اسلام میں بے اسبابی اور قلت سواری کی وجہ سے تمام صحابہ کرام نہ جا سکتے تھے۔ پھر تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم بھی رک جاتے تھے۔ اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام کے بغیر جانا اس لیے پسند نہ تھا کہ نہ جانے والے ثواب جہاد سے محروم رہتے تھے۔ اور نیز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ساتھ چھوڑنا ناگوار گزرتا۔ اور تمام حضرات کا جانا سواریوں کی قلت کے پیش نظر ناممکن تھا۔ حدیث ھذا سے فضیلت جہاد اور رفقاء کی رعایت ثابت ہوتی۔

بَابُ فَضْلِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ

گھر رہ جانے والے جہاد کرنے والوں کے مساوی نہیں ہو سکتے

۳۲۳ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْزِلَ عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَجَآءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ اَسْتَطِيْعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَفَخِذُهٗ عَلٰى فَخِذِيْ فَثَقُلَتْ عَلَيَّ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنْ سَتُرَضُّ فَخِذِيْ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ یعنی بیٹھنے والے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے برابر نہیں ہیں۔ اسی دوران حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے (ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا نام ہے جو نابینا تھے) اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مجھے پڑھ کر سنا رہے تھے! پھر حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر مجھ سے جہاد ہو سکتا تو بے شک میں بھی مجاہد ہوتا۔ اس کے بعد اللہ جل جلالہ نے غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ نازل فرمایا۔ یعنی جن کو بدن کا نقصان نہیں۔

اور جناب حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ پہلی آیت نازل ہوئی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ران میری ران پر تھی پھر یہ بوجھ ایسا تھا کہ میں نے خیال کیا کہ میری ران ٹوٹ جائے گی۔ بعد ازاں وہ حالت وحی کی وجہ سے ختم ہو گئی

۳۴ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اسْتَطَعْتُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي حَتَّى هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے سامنے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی یعنی لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔ یعنی بیٹھنے والے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مسلمان برابر نہیں ہیں۔ اسی دوران حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مجھے پڑھ کر سنا رہے تھے۔ بعد ازاں ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں استطاعت رکھتا تو میں بھی جہاد کرتا! اور حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا تھے۔ بعد ازاں اللہ عز شانہ نے یہ آیت شریفہ اپنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتاری: غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ. یعنی جو لوگ بیمار ہیں نقصان ہے ان پر جہاد کا کوئی حکم نہیں ہے اور اس آیت کے نازل ہونے کے وقت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ران مبارک میری ران پر تھی حتیٰ کہ میں نے خیال کیا کہ میری ران چور چور ہو جائے گی بعد ازاں وحی کی کیفیت ختم ہو گئی۔

* * *

۳۱۰۶ عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا قَالَ ائْتُونِي بِالْكَتِفِ وَاللَّوْحِ فَكَتَبَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَعَمْرُو

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات ارشاد فرمائی جس کا معنی یہ ہے میرے پاس ہڈی اور تختی لاؤ جس پر لکھتے تھے۔ آپ نے لکھوایا: لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اور حضرت عمرو ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آپ کے پیچھے بیٹھے

بْنَ اُمِّ مَكْتُوْمٍ خَلْفَهٗ فَقَالَ هَلْ تَجِدُ لِيْ مِنْ رُخْصَةٍ فَنَزَلَتْ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ۔

تھے آپ نے فرمایا میرے لیے رخصت ہے تب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی غیر اولی الضرر

۳۱۰۶ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ جَاءَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ وَكَانَ اَعْمٰى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ فِيَّ وَاَنَا اَعْمٰى فَمَا بَرِحَ حَتّٰى نَزَلَتْ غَيْرُ اُولِي الضَّرَرِ۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی لَا یَسْتَوِی الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ یعنی مجاہد اور گھر میں بیٹھنے والے برابر نہیں ہو سکتے تو حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ تشریف لائے آپ نابینا تھے۔ اور فرمانے لگے میرے متعلق کیا حکم ہے؟ ایک تو میں اندھا اور معذور ہوں تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ یہ آیت شریفہ نازل ہوئی غَیْرُ اُولِی الضَّرَرِ یعنی معذور لوگوں کو یہ حکم معاف ہے۔

اَلرُّخْصَةُ فِي التَّخَلُّفِ لِمَنْ لَهٗ وَالِدَانِ

جس شخص کے والدین زندہ ہوں اسے گھر پر ٹھہرنے کی اجازت

۳۱۰۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَاْذِنُهٗ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ اَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص حاضر ہوا اور جہاد کی درخواست کی آپ نے دریافت فرمایا کیا تیرے والدین زندہ ہیں۔ اس نے کہا ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا ان دونوں میں ہی جہاد کرو کرو اور تمہارے لیے یہی جہاد ہے۔

[illegible] ماں باپ کی خدمت

۳۱۰۸ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ جَاهِمَةَ السُّلَمِيِّ اَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ

سیدنا حضرت معاویہ بن جاہمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جاہمہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جہاد کرنا چاہتا ہوں اور آپ سے مشورہ کرنے حاضر ہوا ہوں! آپ نے پوچھا کیا تیری والدہ زندہ ہے؟ عرض کیا ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا تم ان کے ساتھ

تَحْتَ رِجْلَيْهِ۔

سا کرو کیونکہ جنت اس کے قدموں تلے ہے

بَابُ مَنْ يُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ

اس شخص کے بارے میں باب جو اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جان اور مال سے جہاد کرے

۳۱۱ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مُؤْمِنٌ فِيْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَتَّقِي اللّٰهَ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے آکر پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سب لوگوں میں سے بہترین کون شخص ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا! جو شخص اللہ کی راہ میں جان اور مال سے جہاد کرے۔ اور اس نے پھر پوچھا۔ پھر کون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا! وہ مومن جو پہاڑوں کی گھاٹیوں میں رہتا ہو! اللہ جل جلالہٗ سے ڈرتا ہو اور لوگ اس کی شرارت سے محفوظ رہیں (یعنی اس سے کسی کو نقصان نہ پہنچے)

بَابُ مَنْ عَمِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَلٰى قَدَمِهٖ

اللہ جل شانہٗ کی راہ میں پیدل جانے والے کا بیان

۳۱۲ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ تَبُوْكَ يَخْطُبُ النَّاسَ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهٗ إِلٰى رَاحِلَتِهٖ فَقَالَ أَلَا

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس سال تبوک کی لڑائی ہوئی اس سال حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری سے ٹیک لگائے لوگوں کو خطبہ سنا رہے

أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ وَشَرِّ النَّاسِ إِنَّ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ رَجُلًا عَمِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَلَى ظَهْرِ فَرَسِهِ أَوْ عَلَى ظَهْرِ بَعِيرِهِ أَوْ عَلَى قَدَمِهِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمَوْتُ وَإِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ رَجُلًا فَاجِرًا يَقْرَأُ كِتَابَ اللَّهِ لَا يَرْعَوِي إِلَى شَيْءٍ مِنْهُ۔

تمہیں اچھے اور برے آدمی کے متعلق بتاتا ہوں! اللہ جل شانہ کی نظر میں بہترین لوگوں یا افضل ترین لوگوں میں وہ شخص ہے جس نے اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی پیٹھ یا اونٹ پر سوار ہو کر کام کیا! یا اپنے دونوں پاؤں پر چل کر یہاں تک کہ وہ اس کام میں فوت ہو گیا۔ اور بدترین شریر ترین شخص وہ بدکار ہے جو کتاب اللہ کی تلاوت کرتا ہے اور اس کے مضمون سے کسی چیز کا خیال نہیں کرتا!

(رشد) تبوک مدینہ منورہ اور شام کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے!! اور مدینہ منورہ سے وہاں تک چودہ مراحل ہیں یعنی کے مضمون کی طرف خیال نہیں کرتا یعنی تلاوت قرآن سے کوئی فائدہ نہیں اٹھاتا اور برے کاموں اور بری باتوں سے باز نہیں آتا فقط الفاظ کو پڑھتا ہے اس سے کیا فائدہ!

۲۱۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مَنْخَرَيْ مُسْلِمٍ أَبَدًا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے ڈر سے رونے والے کو جہنم کا لقمہ بنانا ایسا ہی ناممکن ہے! جیسے دودھ کا پھر تھنوں میں واپس جانا!

اور خدا کے راستے کا غبار اور جہنم کا دھواں مسلمان کے نتھنوں میں کبھی جمع نہ ہو گا!! یعنی جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا وہ دوزخی نہیں ہو سکتا۔

۲۱۱۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ تَعَالَى حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ نَارِ جَهَنَّمَ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے ڈر سے رونے والا دوزخ میں داخل نہ ہو گا حتی کہ دودھ تھنوں میں لوٹے اور خدا کی راہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں جمع نہ ہو گا۔

۲۱۱۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعَانِ فِي النَّارِ مُسْلِمٌ قَتَلَ كَافِرًا ثُمَّ سَدَّدَ وَقَارَبَ وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي جَوْفِ مُؤْمِنٍ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفَيْحُ جَهَنَّمَ وَلَا يَجْتَمِعَانِ فِي قَلْبِ عَبْدٍ الْإِيمَانُ وَالْحَسَدُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! وہ مسلمان دوزخ میں نہ جائے گا جس نے کافر کو قتل کیا! پھر وہ اپنے قول اور فعل میں درست رہا!! اور اللہ کی راہ کا غبار اور دوزخ کی لپیٹ دونوں کسی کے پیٹ میں اور حسد و ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے!!

٣١٠٩ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ أَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جہاد کا غبار اور دوزخ کا دھواں بندے کے اندر ہرگز جمع نہ ہوگا اور بخل اور ایمان ایک شخص کے دل میں کبھی اکٹھے نہ ہوں گے۔

٣١١٠ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي وَجْهِ رَجُلٍ أَبَدًا وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جہاد کا غبار اور دوزخ کا دھواں کسی آدمی کے منہ پر کبھی جمع نہ ہوگا! اور بخل اور ایمان ایک آدمی کے دل میں ہرگز جمع ہو کر نہیں رہ سکتے

٣١١١ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ عَبْدٍ وَلَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي جَوْفِ عَبْدٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جہاد کا غبار اور دوزخ کا دھواں انسان کے اندر جمع نہیں ہوں گے اسی طرح بخل اور ایمان بھی ایک شخص میں جمع نہیں ہو سکتے۔

٣١١٢ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مَنْخِرَيْ مُسْلِمٍ أَبَدًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ کی راہ کا غبار اور دوزخ کا دھواں مسلمان کے نتھنوں میں ہرگز جمع نہ ہوگا۔

٣١١٣ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِي مَنْخِرَيْ مُسْلِمٍ وَلَا يَجْتَمِعُ شُحٌّ وَإِيمَانٌ فِي قَلْبِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جہاد کا غبار اور دوزخ کا دھواں مسلمان کی ناک میں جمع نہ ہوگا! اور ایمان و بخل مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

٣١١٤ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ لَا يَجْمَعُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ غُبَارًا فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانَ جَهَنَّمَ فِي جَوْفِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَلَا يَجْمَعُ اللهُ فِي قَلْبِ امْرِئٍ مُسْلِمٍ الْإِيمَانَ بِاللهِ وَالشُّحَّ جَمِيعًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ جل شانہ جہاد کے غبار اور دوزخ کے دھوئیں کو مسلمان کے اندر جمع نہ فرمائے گا! اور جس مسلمان کو اللہ پر ایمان ہے! اللہ جل شانہ اس کے دل میں بخل نہیں رہنے دیتے۔

نوٹ: غبار اور دھواں جمع نہ ہونا اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ جس شخص نے جہاد میں ذرا سی تکلیف اٹھائی ہو گی اللہ جل شانہٗ بزرگی اور عزت والا اسے جہنم میں نہ جلنے دے گا۔ حسد اور بخل ایمان کے ساتھ اکٹھے نہیں ہو سکتے! یعنی حاسد اور بخیل ایماندار نہیں ہو سکتے!!

ثَوَابُ مَنْ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

جس شخص کے قدموں پر اللہ جل شانہٗ کی راہ میں گرد و غبار پڑا ہو اس کے ثواب کا بیان

٣١١٠ عَنْ أَبِي عَبْسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَهُوَ حَرَامٌ عَلَى النَّارِ۔

سیدنا حضرت ابو عبس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور سرکار دو جہاں صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاؤں پر جہاد کی دھول پڑی ہو گی وہ دوزخ پر حرام ہو گیا۔

ثَوَابُ عَيْنٍ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جاگنے والی آنکھ کے ثواب کا بیان

٣١١١ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حُرِّمَتْ عَلَى النَّارِ عَيْنٌ سَهِرَتْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ آنکھیں جو اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جاگیں اُن پر دوزخ حرام ہے۔

فَضْلُ غَدْوَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ

صبح کے وقت اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جانے کا بیان

٣١١٢ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغَدْوَةُ وَالرَّوْحَةُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا۔

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک بار صبح کے وقت اللہ جل شانہٗ کی راہ میں چلا جانا یا شام کو جانا ساری دنیا اور دنیا کی چیزوں سے بہتر ہے۔

بَابُ فَضْلِ الرَّوْحَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

اللہ رب العزت کی راہ میں شام کو جانے کے ثواب اور خوبی کا بیان

۳۱۲۳ عَنْ أَبِيْ أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ أَوْ غَرَبَتْ۔

سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! صبح یا شام کی اللہ جل شانہ کی راہ میں ایک دفعہ جانا مال و تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج نکلا یا ڈوبا!

یعنی ساری دنیا سے ثواب آخرت بڑھ کر ہے کیونکہ دنیا فانی ہے اور آخرت ہمیشہ باقی ہے۔

۳۱۲۴ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَوْنُهُ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالنَّاكِحُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْأَدَاءَ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تین اشخاص کی امداد کرنا اللہ جل شانہ نے اپنی ذات مقدس پر فرض فرمایا ہے۔ اول راہ اللہ جل شانہ کی راہ میں مجاہد اور حرام سے بچنے کے لیے نکاح کرنے والا اور مکاتب جس کی نیت ادا کرنے کی ہو۔

نوٹ: مکاتب وہ غلام ہے جس کا مالک اور آقا اسے یہ کہے کہ اگر تو اتنا مال مجھے اتنی مدت میں ادا کر دے تو تو آزاد ہے اور جس قدر مال و دولت کتابت کے عوض ٹھہرے اسے بدل کتابت کہتے ہیں۔

بَابُ الْغُزَاةُ وَفْدُ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب اس بات کے بیان میں کہ جہاد کرنے والے اللہ جل مجدہٗ کے مقرب ہیں

۳۱۲۵ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ الْغَازِيْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ جل مجدہٗ کے تین مقرب ہیں۔ مجاہد، حاجی اور عمرہ کرنے والا۔

نوٹ: وفد کے معنی ایلچی کے ہیں۔ یعنی اللہ کے مقرب بارگاہ ہیں ان تینوں اشخاص کا اللہ کی راہ میں بہت بڑا مقام اور رتبہ ہے۔

بَابُ مَا تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ

باب اس بات کے بیان میں کہ اللہ جل مجدہٗ مجاہد کے لیے کس چیز کا ضامن ہوتا ہے

٣١٢٦ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللّٰهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِهٖ وَتَصْدِيْقُ كَلِمَتِهٖ بِاَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ يَرُدَّهٗ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرے اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہے اور وہ گھر سے فقط جہاد کی نیت سے یعنی اللہ کے کلام کو سچا جان کر اس بات پر یقین رکھتے ہوئے نکلے کہ اللہ جل مجدہٗ یا تو اسے جنت میں داخل فرمائے گا یا اسے گھر کو واپس لائے گا: جہاں سے روانہ ہوا ثواب یا غنیمت کے ساتھ

٣١٢٧ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّخْرُجُ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الْاِيْمَانُ بِيْ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِيْ اَنَّهٗ ضَامِنٌ حَتّٰى اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بِاَيِّهِمَا كَانَ اِمَّا بِقَتْلٍ اَوْ وَفَاةٍ اَوْ اَرُدَّهٗ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ يَخْرُجُ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ اس شخص کی حفاظت کرتا ہے جو شخص اس کی راہ میں اللہ پر ایمان رکھ کر خالصتاً جہاد کی نیت سے نکلے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں پہنچانے کا ضامن ہے اس کے بعد کہ وہ شہید ہوا یا وفات پائی یا اس کو اس کے گھر پھیر لائے جہاں سے روانہ ہوا ثواب یا غنیمت دے کر

نوٹ: یہ باہر نکلنا ہی گھر سے نکلنا ہے۔ اللہ جل مجدہٗ اس کا نگہبان اور محافظ ہے اور دونوں طرح اس کی بہتری کرتا ہے۔ جب ایمان لے کر چلا تھا اس کے ساتھ رہنا کہ مال اور آخرت کا ثواب بھی عطا فرمایا۔ جب شہید ہو کر جنت میں داخل ہوتا ہے۔ جس کی تمنا اور خواہش تمام اولیاء اور انبیاء کو ہے اور ہر عبادت کا نتیجہ جنت میں داخل ہونا ہے۔

٣١٢٨ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص اللہ کی راہ میں

بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ وَتَكَفَّلَ اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِهِ أَنْ يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يُرْجِعَهُ سَالِمًا بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ۔

جہاد کرے اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ اس کی راہ میں جہاد کون کرتا ہے، اس کی مثال اس طرح ہے جیسے کوئی شخص ہمیشہ روزہ رکھے اور ساری رات عبادت کرے اور اللہ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اس کی راہ میں کون شخص اچھی طرح عبادت کرتا ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے لیے اس بات کا ضامن ہے کہ اگر وہ فوت ہو جائے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس کو جنت میں پہنچا دے یا اسے سلامتی کے ساتھ ثواب دے کر یا غنیمت کا مال دے کر واپس کر دے۔

۳۱۲۹ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُصِيبُونَ غَنِيمَةً إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ فَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ اللہ تبارک و تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور غنیمت کا مال لیتے ہیں تو انہوں نے آخرت کے مال کی دو تہائیاں دنیا میں وصول کر لیں اور باقی رہی ان کے لیے ایک تہائی اگر وہ غنیمت نہ پائیں تو ان کا اجر پورا رہا۔

نوٹ: اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو مال دولت بھی ہاتھ لگے ان کے لیے دو تہائی اجر کے طور پر ایک تو سلامتی اور دوسرا مال غنیمت، تیسرا حصہ بہشت بطور ثواب ان کو قیامت میں ملے گا اور جن کو مال نہ ملے یا شہید ہو گئے تو انہیں دنیا میں کچھ نہیں ملا تو ان کا ثواب بالکل آخرت میں رہا، اور شہید غازی سے بہت افضل ہے۔

۳۱۳۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا يَحْكِيهِ عَنْ رَبِّهِ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ مِنْ عِبَادِي خَرَجَ مُجَاهِدًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِي ضَمِنْتُ لَهُ أَنْ أُرْجِعَهُ بِمَا أَصَابَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَإِنْ قَبَضْتُهُ غَفَرْتُ لَهُ وَرَحِمْتُهُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا جو شخص میرے بندوں میں سے جہاد کرنے میری رضامندی اور خوشنودی حاصل کرنے کے لیے جائے میں اس کا ضامن بن جاتا ہوں اس بات کا کہ اسے ثواب یا مال غنیمت کے ساتھ واپس کر دوں اگر میں اس کی جان کو قبض کر لوں تو اسے بخش دوں گا اور اس پر رحمت فرماؤں گا۔

نوٹ: حدیث قدسی اس کو کہتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں کہ خداوند عز و جل نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے۔ قرآن اور حدیث قدسی میں فرق یہ ہے کہ قرآن مجید کا لفظ اور مضمون خدا تعالیٰ کا ہوتا ہے۔ حدیث قدسی کا مضمون خدا کی طرف سے اور لفظ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ہیں یعنی خداوند جل جلالہ نے ایک مضمون کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر بطور الہام ڈالا حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی عبارت میں بیان فرمایا۔

بَابُ مَثَلِ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ

٣١٢١عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِهٖ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْخَاشِعِ الرَّاكِعِ السَّاجِدِ۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کی مثال کے بیان میں

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی روزہ دار اللہ کے لئے ڈرنے والا قیام، رکوع اور سجدہ میں ہو۔

بَابُ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

٣١٢٢عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا اَجِدُهٗ هَلْ تَسْتَطِيْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ تَدْخُلُ مَسْجِدًا فَتَقُوْمُ لَا تَفْتُرُ وَتَصُوْمُ وَلَا تُفْطِرُ قَالَ مَنْ يَّسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ۔

باب اس چیز کے بیان میں کہ جہاد کے برابر کون عمل ہے؟

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا کام بتایئے جو جہاد کے برابر ہو۔ آپ نے فرمایا میں جہاد کے برابر کوئی کام نہیں سمجھتا!

بعد ازاں اس شخص سے ارشاد فرمایا کیا تو ایسا کام کر سکتا ہے کہ جب مجاہد اپنے گھر سے باہر جائے اور تو مسجد کے اندر داخل ہو اور بعد ازاں نماز کے لئے کھڑا رہے!! اور ہمیشہ کبھی نہ تھکے اور روزہ رکھے اور کبھی افطار نہ کرے! اس شخص نے کہا کہ ایسا کون کر سکتا ہے؟

٣١٢٣عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهٗ سَاَلَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْعَمَلِ خَيْرٌ قَالَ اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں! کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا

قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

کام بہتر ہے؟ آپ نے فرمایا! اللہ جل شانہ پر ایمان لانا۔ پھر دریافت کیا کہ کونسا کام بہتر ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم؟ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ جل شانہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

۳۱۲۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيْمَانٌ بِاللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے؛ ہے ایک شخص نے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا عمل افضل ترین ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ جل جلالہ پر ایمان لانا! پھر پوچھا کونسا! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ کی راہ میں جہاد کرنا! پھر پوچھا کونسا! فرمایا! ایسا حج جو رب العزت کی بارگاہ میں مقبول ہو۔

نوٹ: حج مبرور کا اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں مقبول ہونا اللہ تعالی کو اچھی طرح معلوم ہے البتہ حج کے بعد جس شخص کا دل دنیا سے بیزار ہو جائے اور اس کی حالت کی تبدیلی کا طرف اور بہتری حج کے مقبول ہونے کی علامت ہے اور جو لوگ حج سے واپس آ کر زیادہ فاسق بدکار اور بخیل ہو جاتے ہیں یہ حج کی مردودیت کی علامت ہے

دَرَجَةُ الْمُجَاهِدِيْنَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

مجاہدین کا درجہ

۳۱۲۵ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا سَعِيْدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قَالَ فَعَجِبَ لَهَا أَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأُخْرَى يَرْفَعُ بِهَا الْعَبْدَ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے ابوسعید جو شخص اللہ کے معبود برحق ہونے اسلام کے دین کامل ہونے حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے رسول مقبول ہونے پر رضامند ہو گیا ایسے شخص پر جنت واجب ہو گئی۔ راوی بیان فرماتے ہیں کہ جناب حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو یہ مبارک کلمات اچھے معلوم ہوئے عرض کیا حضور دوبارہ ارشاد فرمائیے! پھر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ایک دوسری عبادت ہے! جس کی وجہ سے انسان کے سو درجات جنت میں بلند ہوتے ہیں! اور ہر ایک درجے میں اتنا فرق ہے! جتنا کہ زمین اور آسمان کے درمیان فرق ہے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سَبِیْلِ اللّٰہِ اَلْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ۔

مدد کونسی عبادت ہے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی راہ میں جہاد کرنا! خدا کی راہ میں جہاد کرنا!

* * *

نوٹ: خداوند قدوس کے رب اور مالک ہونے پر راضی ہونے سے مراد یہ کہ خداوند قدوس جو کچھ اس کے لیے کرے دل سے راضی ہو! اور اس سے جنگ نہ ہو اور تدبیر کرے تو اتنی ہی کرے کہ شریعت میں جائز ہو! اسلام کے دین ہونے پر راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اسلام کے طریقے پر ہونے کے سوا کوئی خوشی نہ ہو اور مشکل میں اور سرکو کوئی طریقہ اپنانے کی کوشش نہ ہو اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر راضی ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حضور کے احکامات کو سب اشیاء سے مقدم کیا جائے۔

۳۱۳۹ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَمَاتَ لَا یُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ اَنْ یَغْفِرَ لَہٗ ھَاجَرَ اَوْ مَاتَ فِیْ مَوْلِدِہٖ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا نُخْبِرُ بِھَا النَّاسَ فَیَسْتَبْشِرُوْا بِھَا فَقَالَ اِنَّ لِلْجَنَّۃِ مِائَۃَ دَرَجَۃٍ بَیْنَ کُلِّ دَرَجَتَیْنِ کَمَا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اَعَدَّھَا اللّٰہُ لِلْمُجَاھِدِیْنَ فِیْ سَبِیْلِہٖ وَلَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُھُمْ عَلَیْہِ وَلَا تَطِیْبُ اَنْفُسُھُمْ اَنْ یَتَخَلَّفُوْا بَعْدِیْ مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِیَّۃٍ وَلَوَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْیَا ثُمَّ اُقْتَلَ۔

سیدنا حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز ادا کی اور زکوٰۃ دی اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو اور وہ فوت ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ اس کو بخش دے۔ خواہ اس نے ہجرت کی ہو یا اس جگہ فوت ہوگیا جس جگہ پیدا ہوا تھا صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم اس بشارت سے لوگوں کو خوش کریں؟ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جنت کے سو درجے ہیں اور ہر درجے میں اتنا فاصلہ ہے کہ جتنا زمین اور آسمان کے درمیان ہے! اور یہ مراتب و درجے ان لوگوں کے لیے تیار کیے گئے ہیں جو اللہ جل شانہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور اگر مسلمانوں پر مشکل نہ سمجھتا اور ان پر یہ امر ناگوار باعث دقت نہ ہوتا کہ میں وہ چیز نہیں پاتا جس پر ان کو سوار کروں اور میرا ساتھ چھوٹ جانے سے ان لوگوں کو ناخوشی بھی ہوتی ہے! تو میں کبھی اسلامی لشکر کی ہمراہی بھی نہ چھوڑتا! اور میں اس چیز کو پسند کرتا ہوں کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر شہید کیا جاؤں

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ دلی خواہش تھی کہ آپ ہر لشکر جہاد کے ساتھ تشریف لے جائیں۔ خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ لیکن ابتدائے اسلام میں مال و دولت اور سامان کی کمی کی وجہ سے سبھی اصحاب ایسا نہ کر سکتے تھے اسی وجہ سے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بغیر جانا پڑا! اس لیے ناپسند فرماتے کہ شریک جہاد نہ ہو سکنے والے ثواب زیارت سے محروم رہتے اس حدیث شریف میں فضیلت جہاد اور رفقاء کی رعایت کا بیان ہے۔

مَا لِمَنْ اَسْلَمَ وَهَاجَرَ وَجَاهَدَ

اسلام لانے والے مہاجر اور مجاہد کے ثواب کا بیان

٣١٢٧ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَنَا زَعِيمٌ وَالزَّعِيمُ الْحَمِيلُ لِمَنْ اٰمَنَ بِيْ وَاَسْلَمَ وَهَاجَرَ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ وَاَنَا زَعِيمٌ لِمَنْ اٰمَنَ بِيْ وَاَسْلَمَ وَجَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ بِبَيْتٍ فِيْ رَبَضِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِيْ وَسَطِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِيْ اَعْلٰى غُرَفِ الْجَنَّةِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلَمْ يَدَعْ لِلْخَيْرِ مَطْلَبًا وَلَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا يَمُوْتُ حَيْثُ شَاءَ اَنْ يَمُوْتَ۔

سیدنا حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: میں اس شخص کا ضامن ہوں جو مجھ پر ایمان لائے اور میری اطاعت کرے اور ہجرت کرے اسے جنت کے اطراف میں ایک گھر ملے گا! اور میں اس شخص کا ضامن ہوں جو مجھ پر ایمان لائے، میری اطاعت کرے اور اللہ جل شانہ کی راہ میں جہاد کرے! اسے ایک گھر جنت کے اطراف میں اور ایک جنت کے درمیان اور ایک جنت کے اوپر کے درجوں میں جس شخص نے ایمان، ہجرت اور جہاد کیا اس نے نیکی کی کوئی بات نہیں چھوڑی اور برائی سے گریز کیا (یعنی اس کو اختیار ہے اس کے لیے کافی ہے وہ جہاں چاہے مرے۔)

٣١٢٨ عَنْ سَبْرَةَ بْنِ اَبِيْ فَاكِهٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَعَدَ لِابْنِ اٰدَمَ بِاَطْرُقِهِ فَقَعَدَ لَهُ بِطَرِيْقِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ تُسْلِمُ وَتَذَرُ دِيْنَكَ وَدِيْنَ اٰبَائِكَ فَعَصَاهُ وَاَسْلَمَ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيْقِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ تُهَاجِرُ وَتَدَعُ اَرْضَكَ وَسَمَاءَكَ وَاِنَّمَا مَثَلُ الْمُهَاجِرِ كَمَثَلِ الْفَرَسِ فِي الطِّوَلِ فَعَصَاهُ فَهَاجَرَ ثُمَّ قَعَدَ لَهُ بِطَرِيْقِ الْجِهَادِ فَقَالَ تُجَاهِدُ فَهُوَ جَهْدُ النَّفْسِ وَالْمَالِ فَتُقَاتِلُ فَتُقْتَلُ فَتُنْكَحُ الْمَرْاَةُ وَيُقْسَمُ الْمَالُ فَعَصَاهُ فَجَاهَدَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ اَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ

سیدنا حضرت سبرہ بن ابی فاکہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شیطان انسان کے راستوں پر بیٹھتا ہے۔ پھر اسے اسلام کے راستے سے روکتا ہے اور اس سے کہتا ہے کہ کیا تو مسلمان ہوتا ہے اور اپنے دین اور اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑتا ہے۔ بعد ازاں آدمی اس کی بات نہیں سنتا اور مسلمان ہو جاتا ہے! پھر اسے ہجرت کے راستے سے روکتا ہے! اسے کہتا ہے کہ کیا تو ہجرت کرتا ہے اور اپنے آسمان و زمین کو چھوڑتا ہے اور کہتا ہے کہ مہاجر کی مثال ایسی ہے جیسے گھوڑے کو لمبی رسی میں باندھا جاتا ہے! بعد ازاں انسان اس کی بات کا انکار کرتا ہے اور ہجرت کرتا ہے! بعد ازاں اسے جہاد سے روکتا ہے اور پوچھتا ہے کیا تو جہاد کرتا ہے جو مال اور جان کے لیے ایک آفت ہے اب تو لڑے گا اور مارا جائے گا بعد ازاں لوگ تیری عورتوں سے نکاح کر لیں گے! اور تیرا مال و دولت تقسیم کر دیں گے!!

وَمَنْ قُتِلَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ وَقَصَتْهُ دَابَّتُهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ غَرِقَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ۔

بعد ازاں انسان اس کی بات نہیں سنتا اور وہ جہاد کرتا ہے! اس کے بعد حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے یہ نیک کام کیے اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے اگر وہ شہید کیا جائے یا اسے اس کی سواری گرا دے! یا وہ ڈوب کر فوت ہو جائے! اللہ جل شانہ پر حق ہے کہ اسے بہشت میں لے جائے!

نوٹ: کیا تو ہجرت کرتا ہے اور اپنی زمین اور وطن کو چھوڑتا ہے: زمین سے مراد وطن اور آسمان سے مراد وہ جگہ ہے جس جگہ وہ شخص رہتا ہے: یا زمین سے مراد گھر اور آسمان سے مراد چھت ہے۔ گھوڑا رسی میں جیسے کھونٹے سے باندھ کر چرنے کے لیے چھوڑتے ہیں اور وہ اپنی جگہ سے کہیں بھی نہیں جا سکتا اسی طرح مہاجر بھی اپنی ہجرت گاہ سے نہیں جا سکتا کیونکہ ہجرت گاہ کو چھوڑنا شرعاً جائز نہیں ہاں اگر بقدر ضرورت کہیں جانا پڑے تو جائز ہے

پھر انسان ان کی باتوں کا انکار کرتا ہے یعنی شیطان کے وساوس کو ترک کر دیتا ہے۔ اللہ جل شانہ پر بھروسا اور توکل کر کے اس کی راہ میں نکل کھڑا ہوتا ہے۔

شیطان کے راستوں سے انسان صرف اللہ جل شانہ کے فضل اور کرم سے ہی نکل سکتا ہے! اور جن لوگوں پر اللہ جل جلالہ نے فضل اور کرم فرمایا ہو بلاشبہ وہ جنتی ہیں! اور اللہ نے ایسے ہی لوگوں کے لیے جنت تعمیر فرمائی ہے۔

بَابُ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ جل شانہ کی راہ میں جوڑا دینے والے شخص کے بارے میں بیان

۳۱۳۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ نُودِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ رب العزت کی راہ میں دو چیزوں کا جوڑا خیرات اور صدقہ دے گا (جیسے دو کپڑے، دو روپے یا دو گھوڑے وغیرہ) اسے بہشت میں یہ کہہ کر بلایا جائے گا! اے اللہ کے بندے یہ بہتر چیز ہے! جو شخص نمازی ہوگا اسے نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا! اور جو شخص مجاہد ہوگا!! اسے جہاد کے دروازے سے پکاریں گے اور وہ شخص خیرات کرنے والوں میں سے ہو اسے خیرات کرنے والے دروازے سے بلائیں گے! اور جو روزہ دار

فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا نَبِيَّ اللَّهِ مَا عَلَى الَّذِي يُدْعَى مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ۔

ہر ایک ایمان سے بلائیں گے (دربان اس دروازے کا نام ہے کہ ان میں سے کسی دروازہ سے جنت میں جائیں گے) سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس شخص پر کیا ہے جو سبھی دروازوں سے پکارا جائے گا! اور کیا کوئی شخص ایسا بھی ہے جو سب دروازوں سے پکارا جائے گا! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں اور مجھے امید ہے کہ آپ ایسے ہی لوگوں میں ہوں گے۔ (یعنی آپ کو سبھی دروازوں سے پکارا جائے گا) اس حدیث شریف سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت ثابت ہوئی۔

مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا

اس مجاہد کا بیان جو اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے کے لیے جہاد کرے

۳۱۴۰ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيُذْكَرَ وَيُقَاتِلُ لِيَغْنَمَ وَيُقَاتِلُ لِيُرَى مَكَانُهُ فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک دیہاتی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ لوگ شہرت کی وجہ سے جہاد کرتے ہیں کہ ان کا ذکر ہو اور کچھ مال چاہتا ہے اور کچھ لوگ اس لیے جہاد کرتے ہیں کہ ان کا مرتبہ ظاہر ہو اور کچھ اس لیے جہاد کرتے ہیں کہ سب لوگ ان کی بہادری اور قوت جان لیں! پھر ان میں سے کون شخص اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے؟ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اس لیے جہاد کرے کہ اللہ کا نام بلند ہو تو وہ شخص اللہ کی راہ کا مجاہد ہے! (اور خدا کے لیے لڑنا اسی کا نام ہے)

مَنْ قَاتَلَ لِيُقَالَ فُلَانٌ جَرِيءٌ

اس شخص کا بیان جو اپنے آپ کو بہادر کہلانے کے لیے جہاد کرے

۳۱۴۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ النَّاسِ يُقْضَى لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

فَأُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا
قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ قَاتَلْتُ
فِيْكَ حَتّٰى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ
وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِيُقَالَ فُلَانٌ
جَرِيْءٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ
فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى أُلْقِيَ
فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ
وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَأُتِيَ
بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا
قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ
الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيْكَ
الْقُرْاٰنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ
تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ
وَقَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ قَارِئٌ
فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ
عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى أُلْقِيَ فِي النَّارِ
وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
أَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ
كُلِّهٖ فَأُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ
نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا فَقَالَ مَا
عَمِلْتَ فِيْهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ
مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ قَالَ
أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَلَمْ
أَفْهَمْ تُحِبُّ كَمَا أَرَدْتُ أَنْ
يُنْفَقَ فِيْهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيْهَا
لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلٰكِنْ لِيُقَالَ
أَنَّهُ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ ثُمَّ
أُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ
فَأُلْقِيَ فِي النَّارِ۔

اشخاص ایسے ہیں قیامت کے دن جن کا فیصلہ سب سے پہلے
کیا جائے گا! شہید اللہ جل شانہٗ اس کو اپنی نعمتیں جتائے گا
اور یہ ان کا اقرار کرے گا یعنی وہ شہید سب نعمتوں
کا اقرار کرے گا! پھر اللہ جل جلالہٗ شہید سے
پوچھے گا کہ تو نے ان نعمتوں کے شکر میں کونسا اچھا اور
نیک عمل کیا؟ شہید عرض کرے گا کہ اے باری تعالیٰ میں نے تیری
راہ میں جہاد کیا یہاں تک کہ میں شہید ہو گیا! ارشاد ہو گا کہ تو جھوٹا ہے
بلکہ اس لیے لڑا کہ لوگوں میں جری کہلائے اور بہادر مشہور ہو
اور مخلوق یہ کہے کہ فلاں فلاں شخص بڑا جری اور بہادر تھا!
اور دنیا میں تیری یہ بہادری اور جہالت مشہور ہو چکی
بلاشبہ اسے دوزخ میں لے جانے کا حکم ہو گا! اور اسے
فرشتے منہ کے بل گھسیٹیں گے! اور آگ میں ڈال دیا جائے گا
پھر ایک شخص آئے گا جس نے خود علم سیکھا اور دوسروں کو
سکھایا! اور قرآن مجید کی تلاوت کی! اور اللہ جل شانہٗ
اس کو اپنی نعمتیں جتائے گا! یہ شخص ان سب
نعمتوں کا اقرار کرے گا! اور اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا
کہ تو نے ان نعمتوں کے بدلے کونسا عمل کیا؟ یہ شخص عرض
کرے گا کہ میں نے خود علم پڑھا! اور دوسروں کو تیرے واسطے
علم پڑھایا اور تیرے واسطے قرآن مجید پڑھا ارشاد فرمایا جائے گا کہ تو جھوٹا ہے -
بلکہ تو نے اس لیے علم سیکھا کہ دنیا میں عالم مشہور ہو جائے
اور قرآن مجید اس لیے پڑھا کہ لوگ تجھے قاری کہیں! اور وہ
اسی وجہ سے مشہور ہو چکا تھا! پھر اس کے لیے حکم ہو گا!
اور فرشتے اسے منہ کے بل کھینچیں گے! اور وہ آخر آگ میں
جا پڑے گا! پھر تیسرا آدمی لایا جائے گا! جس کو اللہ جل جلالہٗ نے وسعت
دی تھی اور اس کے پاس ہر قسم کا مال و دولت موجود
تھا! اللہ جل شانہٗ اسے اپنی نعمتیں جتلائے گا! اور وہ ان
سب نعمتوں کا اقرار کرے گا! اور پھر اس سے پوچھا
جائے گا کہ تو نے ان چیزوں کے شکر میں کونسا عمل کیا؟ وہ
عرض کرے گا کہ میں نے اپنا مال و دولت خرچ کیا ہر
جگہ جہاں جہاں تیری رضامندی تھی! اور میں نے کوئی ایسا موقع
نہیں چھوڑا جس میں خرچ کرنے کا تو نے حکم فرمایا تھا ارشاد ہو گا!

کر تو نے جھوٹ بولا ہے۔ بلکہ تو کسی کہلانے کو دیتا تھا اور تو سخی مشہور ہو گا تحقیق! پھر اس کے بیچے حکم ہو گا! اور فرشتے اسے منہ کے بل کھینچ لے جائیں گے اور پھر دوزخ میں گرا پڑے گا۔

مَنْ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْوِ مِنْ غَزَاتِهٖ اِلَّا عِقَالًا

اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جہاد کرنے والے کسی قسم کی غرض نہ رکھنے والے شخص کا بیان مگر ایک رسی جس سے اونٹ وغیرہ کا پاؤں باندھتے ہیں

۳۱۴۳ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْوِ اِلَّا عِقَالًا فَلَهٗ مَا نَوٰى۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ جل شانہٗ کی راہ میں جہاد کرے اور رسی لینے کے سوا کسی چیز کی نیت نہ کرے۔ تو اسے اس کی چیز کا ثواب فقط اس رسی کے لینے میں ہے!

نوٹ: جہاد کا ثواب رسی کا ہو گا کیونکہ اس کی نیت خالص نہ تھی اگرچہ رسی کوئی بڑی چیز نہیں لیکن معمولی سا خیال رکھنے کے لیے عموماً ایسا ہوتا ہے اور ثواب ختم ہو جاتا ہے لہٰذا چاہیے کہ خلوص نیت سے جہاد کرے سوائے اعلاء کلمۃ اللہ کے کسی چیز کا خیال نہ کیا جائے۔

۳۱۴۴ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ غَزَا وَهُوَ لَا يُرِيْدُ اِلَّا عِقَالًا فَلَهٗ مَا نَوٰى۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی راہ میں اس نیت سے جہاد کرے کہ اسے جلال (یا اونٹ باندھنے کی رسی) ملے تو اسے وہی چیز ملے گی جس چیز کا اس نے ارادہ کیا! یعنی جیسی نیت کرے ویسے ہی اسے ثواب ملے گا

مَنْ غَزَا يَلْتَمِسُ الْاَجْرَ وَالذِّكْرَ

اس غازی کا بیان جو اجرت اور مشہوری کا طلب گار ہو

۳۱۴۵ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَرَاَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ

سیدنا حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ کوئی شخص

الأجر والذكر ما له؟ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا شيء له، فأعادها ثلاث مرات يقول له رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: لا شيء له، ثم قال: إن الله لا يقبل من العمل إلا ما كان له خالصا وابتغي به وجهه۔

اپنا اور عظمت کی خاطر یا نام آوری کے لیے مزدوری کرے تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اسے کوئی ثواب نہ ملے گا! بعد ازاں اس شخص نے یہی سوال تین دفعہ کیا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی جواب فرمایا کہ اسے کچھ ثواب نہ ملے گا! بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ صرف وہی عمل قبول فرماتا ہے جو خالص اس کے لیے ہو اور اسے کرنے سے محض اللہ رب العزت کی خوشنودی مقصود ہو۔

نوٹ: یعنی دنیا کا مال و متاع یا نام آوری اور شہرت کی مقصود ہو تو پھر اس کی نیکی کسی کام نہ آئے گی۔

ثواب من قاتل في سبيل الله فواق ناقة

جو شخص اللہ رب العزت کی راہ میں اونٹنی کے دوبارہ دودھ دوہنے تک جہاد کرے اس کے ثواب کا بیان

۳۱۴۵- عن معاذ بن جبل أنه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول: من قاتل في سبيل الله عز وجل من رجل مسلم فواق ناقة وجبت له الجنة ومن سأل الله القتل من عند نفسه صادقا ثم مات أو قتل فله أجر شهيد ومن جرح جرحا في سبيل الله أو نكب نكبة فإنها تجيء يوم القيامة كأغزر ما كانت لونها كالزعفران وريحها كالمسك ومن جرح جرحا في سبيل الله فعليه طابع الشهداء۔

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مسلمان اللہ رب العزت اور ذوالجلال کی راہ میں اونٹنی کے دوبارہ دودھ اترنے تک جہاد کرے تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی! اور جس شخص نے سچے دل سے اللہ کی راہ میں مارے جانے کی تمنا کی بعد ازاں وہ مر گیا! یا قتل ہوا اسے شہید کے برابر ثواب ہے اور جس شخص کو اللہ کی راہ میں کچھ زخم لگے یا اس پر کوئی مصیبت آئے تو قیامت کے دن ایسا ہوگا گویا کہ ابھی لگا ہوا ہے اور اس کا رنگ زعفرانی اور خوشبو مشک جیسی ہوگی (یعنی اس کا زخم بڑا اور بہتا ہوا تازہ ہوگا) اور جس شخص کے بدن پر اللہ جل شانہ کی راہ کا زخم ہو اس پر شہداء کی مہر ہے

نوٹ: اللہ جل شانہ کی راہ میں سعی کرتے وقت جو زخم وغیرہ لگے ہیں روز قیامت ان پر شہیدوں کی علامت نمایاں ہوگی

ہوگا نشانی ہوتی ہے۔

بَابُ مَنْ رَمٰى فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ جل شانہٗ کی راہ کے تیرانداز کا بیان

٣١٤٦ - عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ يَا عَمْرُو حَدِّثْنَا حَدِيْثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى بَلَغَ الْعَدُوَّ أَوْ لَمْ يَبْلُغْ كَانَ لَهُ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً كَانَتْ لَهُ فِدَاءَهُ مِنَ النَّارِ عُضْوًا بِعُضْوٍ۔

اللہ تعالیٰ کی راہ کے تیرانداز کا بیان

ترجمہ عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص بوڑھا ہوا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہوگا اس کے لیے نور قیامت کے دن اور جس نے مارا تیر اللہ کی راہ میں دشمن تک گیا ہو یا درمیان میں رہ گیا گویا اس نے آزاد کیا ایک غلام اور جس نے آزاد کیا ایک غلام ایسا آزاد ہو گیا آگ سے اس کے بدلے میں آزاد کرنے والے کا سارا بدن ہر ایک عضو بدلے میں عضو کے۔

٣١٤٧ - عَنْ أَبِىْ نَجِيْحٍ السُّلَمِىِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ بَلَغَ بِسَهْمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهُ دَرَجَةٌ فِى الْجَنَّةِ فَبَلَغْتُ يَوْمَئِذٍ سِتَّةَ عَشَرَ سَهْمًا قَالَ وَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ عَدْلُ مُحَرَّرٍ۔

سیدنا حضرت ابو نجیح سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اللہ کی راہ میں تیر پہنچایا تو تیر چلانے کے بدلے اسے جنت میں درجے ملیں گے۔ حضرت ابو نجیح فرماتے ہیں کہ میں نے اس دن اللہ کی راہ میں سولہ تیر چلائے اور میں نے یہ بھی آپ سے سنا کہ جس نے اللہ کی راہ میں تیر چلایا تو اسے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔

٣١٤٨ - عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِى الْإِسْلَامِ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ لَهُ حَدِّثْنَا عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ ارْمُوْا مَنْ بَلَغَ الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً قَالَ ابْنُ النَّحَّامِ يَا رَسُوْلَ

سیدنا حضرت کعب بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے حضرت شرحبیل بن سمط نے پوچھا اے کعب ہمیں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف بیان فرمائیے اور اس میں کمی بیشی کرنے سے ڈریں!!! حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: جو شخص اسلام کی حالت میں اللہ جل شانہٗ کے راستے میں بوڑھا ہو تو اس کا بڑھاپا قیامت کے دن اس کے لیے نور اور روشنی ہوگا۔ شرحبیل نے کہا ہمیں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف بیان

الله وما الدرجة قال أما إنها ليست بعتبة أمك ولكن ما بين الدرجتين مائة عام۔

فرما چکے اور ذکر ہیں! انہوں نے فرمایا کہ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا! حضور فرماتے تھے تیر مارو جس شخص کا تیر دشمن تک پہنچا اللہ رب العزت اس کے لیے ایک درجہ بلند فرمائے گا! یہ سن کر ابن النحام نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ درجہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا! وہ درجہ تیری ماں کی چوکھٹ نہیں ہے!

یعنی اتنا اونچا بلکہ دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جس قدر فاصلہ ایک آدمی سو برس میں طے کر سکتا ہے!

٣١٤٩ عن عمرو بن عبسة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من رمى بسهم في سبيل الله فبلغ العدو أخطأ أو أصاب كان له كعدل رقبة ومن أعتق رقبة مسلمة كان فداء كل عضو منه عضوا من نار جهنم ومن شاب شيبة في سبيل الله كانت له نورا يوم القيامة۔

سیدنا حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے اللہ کی راہ میں تیر مارا خواہ دشمن کو لگ گیا ہو یا خطا ہو گیا تو اسے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا! اور جس شخص نے مسلمان غلام آزاد کیا تو اس کا ہر ہر عضو دوزخ کی آگ سے چھٹکارا حاصل کرنے والا ہوگا! اور جو شخص اللہ کی راہ میں بوڑھا ہو چلے۔ وہ اس کے لیے قیامت کے دن نور اور روشنی ہوگا۔

٣١٥٠ عن عقبة بن عامر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله عز وجل يدخل ثلاثة نفر الجنة بالسهم الواحد صانعه يحتسب في صنعته الخير والرامي ومنبله۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ رب العزت تین اشخاص کو ایک تیر کی وجہ سے جنتی کرے گا! اول نیک نیتی اور ثواب کی غرض سے تیر بنانے والا! دوسرا تیر چلانے والا اور تیسرا تیر امداد

باب من كلم في سبيل الله عز وجل

اللہ جل شانہ کی راہ میں زخمی ہونے والے شخص کا بیان

٣١٥١ عن أبي هريرة عن النبي صلى الله

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُكْلَمُ اَحَدٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِهِ اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَجُرْحُهُ يَثْعَبُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ دَمٍ وَالرِّيْحُ رِيْحُ الْمِسْكِ۔

٣١٤٢ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَمِّلُوْهُمْ بِدِمَائِهِمْ فَاِنَّهُ لَيْسَ كَلْمٌ يُكْلَمُ فِي اللّٰهِ اِلَّا اَتٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُرْحُهُ يَدْمِيْ لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيْحُهُ رِيْحُ الْمِسْكِ۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوتا ہے اور اللہ رب العزت کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اس کی راہ میں کون گھائل ہوتا ہے! وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون ٹپک رہا ہوگا، جس کا رنگ بظاہر خون جیسا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی طرح ہوگی۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! انہیں خون آلودہ کر کے ڈھانپ دو! کیونکہ جس شخص کو اللہ کی راہ میں زخم لگا! اسے لایا جائے گا اور زخم سے خون بہ رہا ہوگا اس کا رنگ خون کا ہوگا اور خوشبو مشک کی ہوگی۔

مَا يَقُوْلُ مَنْ يَطْعَنُهُ الْعَدُوُّ

جب دشمن لڑائی میں زخم لگائے تو زخم خوردہ مسلمان کیا کہے

٣١٤٣ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ وَوَلَّى النَّاسُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَاحِيَةٍ فِيْ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ وَفِيْهِمْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَاَدْرَكَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فَالْتَفَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ لِلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا اَنْتَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ اَنْتَ فَقَاتَلَ حَتّٰى قُتِلَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَاِذَا الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالَ مَنْ لِلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنَا قَالَ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے روز جب مسلمانوں کو شکست ہوئی اور وہ بھاگ نکلے تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم بارہ انصاریوں کے ساتھ ایک کونے میں تھے! اور ان میں طلحہ بن عبیداللہ بھی تھے! مشرکین نے انہیں اس خیال سے گھیر لیا کہ تھوڑے سے آدمی ہیں انہیں قتل ہی مار دو! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھ کر ارشاد فرمایا! ان کی طرف سے کون جہاد کرے گا! طلحہ نے عرض کیا میں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تم اپنے حال پر رہو! ایک انصاری شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں! تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تم ہی سہی! وہ لڑا یہاں تک کہ شہید ہو گیا! بعد ازاں حضور سرور کونین صلی

كُنَّا أَنْتَ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَا فَقَالَ أَنْتَ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ ثُمَّ لَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ وَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَاتِلُ قِتَالَ مَنْ قَبْلَهُ حَتَّى يُقْتَلَ حَتَّى بَقِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لِلْقَوْمِ فَقَالَ طَلْحَةُ أَنَا فَقَاتَلَ طَلْحَةُ قِتَالَ الْأَحَدَ عَشَرَ حَتَّى ضُرِبَتْ يَدُهُ فَقُطِعَتْ أَصَابِعُهُ فَقَالَ حَسِّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتَ بِسْمِ اللّٰهِ لَرَفَعَتْكَ الْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ يَنْظُرُونَ ثُمَّ رَدَّ اللّٰهُ الْمُشْرِكِينَ۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم؟ کیونکہ تم سے کون جہاد کرے گا؟ طلحہ نے عرض کیا میں۔ حضرت نے فرمایا تم ٹھہرو۔ ایک انصاری نے کہا کہ میں۔ تو حضرت نے فرمایا کہ تم۔ پھر وہ لڑا یہاں تک کہ شہید ہو گیا بعد ازاں حضور ﷺ مسلسل اسی طرح فرماتے رہے اور ایک مرد انصاری لڑائی کے لیے نکلتا چلا گیا اور شہید ہوتا رہا! یہاں تک کہ فقط حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت طلحہ رہ گئے! اس وقت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اب جہاد کون کرے گا؟ حضرت طلحہ نے فرمایا میں! بعد ازاں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے بھی پہلے گیارہ اشخاص کی طرح جہاد فرمایا! حتیٰ کہ آپ کے دست مبارک پر ایک ضرب لگی اور ان کی انگلیاں کٹ گئیں! آپ نے کہا حس۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تجھے زخم لگا تھا اگر اس وقت بسم اللہ کہتا! تو فرشتے تجھے اٹھا لیتے اور لوگ دیکھتے رہتے! بعد ازاں اللہ رب العزت نے مشرکوں کو پھیر دیا۔

نوٹ: معلوم نہیں کہ ان کے دلوں میں کیا آیا کہ پھر وہاں سے لوٹ گئے۔ ابوسفیان نے کہا کہ اب میں اگلے سال تم سے جہاد کروں گا! اور وہ لشکر سمیت واپس چلا گیا! پھر راستہ میں جا کر اسے افسوس ہوا:

بَابُ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ

جس شخص کو اسی کی تلوار الٹ کر لگے اور وہ فوت ہو جائے اس شخص کا بیان

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالًا شَدِيدًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ قَالَ

سیدنا حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ خیبر میں میرے بھائی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مل کر (کافروں کے خلاف) بہت جہاد کیا بعد ازاں تلوار اسے پلٹ کر لگی اور وہ فوت ہو گیا! اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس امر کا خوب چرچا کیا! اور اس کے فوت ہو جانے کا اندیشہ کیا!

سلمة فقفل رسول الله صلى الله عليه وسلم من خيبر فقلت يا رسول الله أتأذن لي أن أرجز بك فأذن له رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عمر بن الخطاب رضي الله عنه أعلم ما تقول قلت

والله لولا الله ما اهتدينا

ولا تصدقنا ولا صلينا

فقال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم صدقت

فأنزلن سكينة علينا

وثبت الأقدام إن لاقينا

والمشركون قد بغوا علينا

فلما قضيت رجزي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال هذا قلت أخي قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يرحمه الله فقلت يا رسول الله إن ناسا ليهابون الصلاة عليه يقولون رجل مات بسلاحه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مات جاهدا مجاهدا۔

کیونکہ وہ اپنے ہتھیار سے فوت ہوا تھا! جب حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم خیبر سے واپس تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اجازت بخشیے کہ میں رجز پڑھوں۔ بعد ازاں جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے حکم فرمایا! اور سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے کہا اسے بھلا سوچ سمجھ کر بات کرنا۔ اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم اگر اللہ رب العزت کی عنایت اور مہربانی نہ ہوتی! تو ہمیں ہدایت کی راہ نہ ملتی! اور ہم کسی بات کی تصدیق نہ کرتے اور نہ ہی ہم نماز پڑھتے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا! کہ آپ سچ فرماتے! پھر حضرت اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا! اے اللہ کریم ہمیں تسکین اور اطمینان سے نواز! اور دشمنوں کے مقابلے میں ہمارے پاؤں جما! اور مشرک ہمارے خلاف ہو گئے۔ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں اپنا رجز مکمل کر چکا تو اس وقت جناب رسالت آب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ رجز کس شخص نے بنایا ہے

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے بھائی نے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ بعد ازاں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خدا کی قسم لوگ اس کی نماز پڑھنے سے خوف کرتے تھے! اور کہتے تھے کہ یہ شخص اپنے ہتھیار سے فوت ہوا ہے! حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

قَالَ ابْنُ شِهَابٍ ثُمَّ سَأَلْتُ ابْنًا لِسَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ فَحَدَّثَنِي عَنْ أَبِيهِ مِثْلَ ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ حِينَ قُلْتُ إِنَّ نَاسًا لَيَهَابُونَ الصَّلَاةَ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَذَبُوا مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا فَلَهُ أَجْرُهُ مَرَّتَيْنِ وَأَشَارَ بِإِصْبَعَيْهِ۔

وہ گناہ کرتے ہوئے اور مجاہد مرا۔

ابن شہاب کہتے ہیں۔

میں نے سلمہ بن اکوع کے بیٹے سے دریافت کیا: اُس نے اپنے والد سے اسی طرح حدیث شریف بیان کی لیکن یہ بات زیادہ کی کہ جب ابن اکوع نے کہا کہ لوگ اُس کی نماز پڑھنے سے ڈرتے ہیں تو اُس کے جواب میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے انکار فرمایا **انہوں نے جھوٹ کہا** وہ جہاد کرتے ہوئے فوت ہوا۔ اُس کے لیے دو اجر ہیں اور حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ اپنی انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا

نوٹ: ان میں اپنے ہتھیاروں سے مرنا اور بات ہے! اور یہ موت دوسری طرح کی ہے! کیونکہ اُس نے اپنا ہتھیار اپنے آپ پر نہیں چلایا! بلکہ دشمن پر چلایا تو خود دشمن کو مارنے کی کوشش میں مرا اگرچہ وہ دشمن کو مارنے کا ہتھیار تھا اُن کو لوٹا اس لیے اوٹ پڑ گئی تو اس میں اس شخص کا کوئی قصور نہیں۔

بَابُ تَمَنِّي الْقَتْلِ فِي سَبِيلِ اللهِ تَعَالَى

اللہ جل شانہٗ کی راہ میں شہید ہونے کی خواہش اور آرزو کرنے کا بیان

۳۱۵۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنْ سَرِيَّةٍ وَلَكِنْ لَا يَجِدُونَ حَمُولَةً وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَوَدِدْتُ أَنِّي قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللهِ ثُمَّ أُحْيِيتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثُمَّ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں: کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میری اُمت پر مشکل اور گراں نہ ہوتا تو میں کسی لشکر کا ساتھ بھی نہ چھوڑتا! لیکن لوگوں کے پاس سواری نہیں ہے اور میرے پاس کوئی ایسی چیز نہیں جس پر میں ان سب کو سوار کر دوں اور ان کے لیے یہ امر بھی شاق ہے اگر وہ میرا ساتھ چھوڑ دیں! اور میری بہت زیادہ خواہش ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کی

أُحْيِيتُ ثُمَّ قُتِلْتُ ثَلَاثًا۔

۳۱۴۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ بِأَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ۔

۳۱۵۰ عَنْ أَبِي عَمِيرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ نَفْسٍ مُسْلِمَةٍ يَقْبِضُهَا رَبُّهَا تُحِبُّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ وَأَنَّ لَهَا الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا غَيْرُ الشَّهِيدِ قَالَ ابْنُ أَبِي عَمِيرَةَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَأَنْ أُقْتَلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي أَهْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ۔

بَابُ مَنْ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

۳۱۵۱ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَالَ رَجُلٌ يَوْمَ أُحُدٍ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

کہ راہ میں شہید کیا جاؤں پھر جلایا جاؤں اور پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں پھر مارا جاؤں اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ فرمایا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر لوگوں کو پیچھے رہ جانے کے سبب سے ناخوشی نہ ہوتی اور یہ مشکل نہ ہوتی کہ میرے پاس انہیں سوار کرنے کے لیے کوئی جانور نہیں تو میں کسی اسلامی لشکر کا ساتھ نہ چھوڑتا جب کوئی لشکر اللہ جل شانہ کی راہ میں جہاد کرنے کی غرض سے جاتا مجھے اپنی جان کے مالک کی قسم میری یہ شدید خواہش ہے کہ میں اللہ رب العزت کی راہ میں شہید کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر مارا جاؤں پھر جلایا جاؤں اور پھر مارا جاؤں

سیدنا حضرت ابن عمیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان شخص کا دل یہ نہیں چاہتا ہے کہ وہ مرنے کے بعد دنیا میں واپس آ جائے خواہ اسے ساری دنیا اس کو سب مل جائیں! لیکن شہید پھر بھی یہ چاہے گا کہ دنیا میں بھیجا جاؤں اور اللہ کی راہ میں دوبارہ مارا جاؤں جناب ابن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گاؤں یا شہر میں رہنے سے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جانا مجھے زیادہ پسند ہے۔

اللہ رب العزت کی راہ میں شہید ہونے والے کا بیان

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام سے غزوہ احد کے

فَأَيْنَ أَنَا قَالَ فِي الْجَنَّةِ فَأَلْقَى تَمَرَاتٍ فِي يَدِهِ ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ۔

وہاں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے یہ بات ارشاد فرمائیے کہ اگر میں اللہ رب العزت کی راہ میں شہید کیا جاؤں تو میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جنت میں پھر اس نے وہ کھجوریں جو کہ اس کے ہاتھ میں تھیں جنت کے شوق میں اس نے پھینک دیں اور پھر اس نے جہاد کیا یہاں تک کہ شہید ہوگیا۔

مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى وَعَلَيْهِ دَيْنٌ

اللہ جل شانہ کی راہ میں لڑنے والے مقروض کا بیان

۱۵۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قَاتَلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ أَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّي سَيِّئَاتِي قَالَ نَعَمْ ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ آنِفًا فَقَالَ الرَّجُلُ هَا أَنَا ذَا قَالَ مَا قُلْتَ قَالَ أَرَأَيْتَ إِنْ قُتِلْتُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ أَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّي سَيِّئَاتِي قَالَ نَعَمْ إِلَّا الدَّيْنَ سَارَّنِي بِهِ جِبْرِيلُ آنِفًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرما رہے تھے! اس شخص نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا فرمائیے اگر میں اللہ کی راہ میں جم کر جہاد کروں: ... ثواب حاصل کرنے کی نیت سے اور جنگ سے روگردانی نہ کروں تو کیا میرے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی! تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں بعد ازاں! جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھڑی خاموش رہے! پھر آپ نے پوچھا وہ سائل کہاں ہے؟ اس نے عرض کیا! یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تم نے کیا کہا تھا اس شخص نے عرض کیا اگر میں اللہ رب العزت کی راہ میں ثابت قدم نہ کر شہید کیا جاؤں اور ثواب حاصل کرنے کے لیے جہاد کروں اور دشمن کے مقابلے سے

٣٠ عن عبد الله بن أبي قتادة عن أبيه قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله أرأيت إن قتلت في سبيل الله صابرا محتسبا مقبلا غير مدبر أيكفر الله عني خطاياي قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم فلما ولى الرجل ناداه رسول الله صلى الله عليه وسلم أو أمر به فنودي له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت فأعاد عليه قوله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم إلا الدين كذلك قال لي جبريل عليه السلام۔

٣١ عن أبي قتادة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قام فيهم فذكر لهم أن الجهاد في سبيل الله والإيمان بالله أفضل الأعمال فقام رجل فقال يا رسول الله أرأيت إن قتلت في سبيل

قرضدار ہوں تو کیا اس سے اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں مگر اللہ رب العزت قرض نہ بخشے گا کیونکہ قرض بندے کا حق ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ بات مجھ کو جناب حضرت جبرائیل علیہ السلام نے ابھی ابھی کہی ہے۔

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا اگر میں اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کر کے ... میرے گناہوں کی مغفرت فرما دے گا؟ آنجناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں جب وہ شخص چلا گیا تو اسے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا یا اس کے بلانے کا حکم صادر فرمایا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم نے کیسے پوچھا تھا؟ اس شخص نے اپنی بات دوبارہ دہرائی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں مگر قرض کہ وہ تو بندوں کا حق ہے یہ جناب جبرائیل علیہ السلام نے مجھ سے ایسے ہی کہا ہے

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام میں کھڑے ہوئے اور ان کے سامنے ذکر کیا۔ کہ خداوند قدوس کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ رب العزت پر ایمان لانا

اللّٰهُ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّي خَطَايَايَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ إِنْ قُتِلْتَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَنْتَ صَابِرٌ مُحْتَسِبٌ مُقْبِلٌ غَيْرُ مُدْبِرٍ إِلَّا الدَّيْنَ فَإِنَّ جِبْرِيلَ قَالَ لِي ذٰلِكَ۔

سب گناہوں سے دھل جاتے ہیں؟ اسی دوران ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں تو کیا خداوند قدوس میرے گناہوں کو بخش دے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں بشرطیکہ تم ثابت قدم رہے اور ثواب کی نیت رکھے اور دشمن سے پیٹھ پھیر کر نہ دوڑے تاہم قرض معاف نہیں ہو سکتا کیونکہ جناب جبرائیل علیہ السلام نے ایسے ہی ارشاد فرمایا ہے۔

* * *

۳۱۴۲ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ ضَرَبْتُ بِسَيْفِي هٰذَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرَ مُدْبِرٍ حَتَّى أُقْتَلَ أَيُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّي خَطَايَايَ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا أَدْبَرَ دَعَاهُ فَقَالَ هٰذَا جِبْرِيلُ يَقُولُ إِلَّا أَنْ يَكُونَ عَلَيْكَ دَيْنٌ۔

سیدنا حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ اس وقت منبر پر تھے، اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں! اگر میں تلوار اللہ کی راہ میں حصول ثواب کی غرض سے اور ثابت قدم رہ کر چلاؤں اور دشمن کے مقابلے سے منہ نہ پھیروں یہاں تک کہ مارا جاؤں تو کیا خداوند تعالیٰ میرے گناہوں کو مٹا دے گا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے اسے دوبارہ یاد فرمایا اور ارشاد فرمایا دیکھئے یہ ہیں جناب جبرائیل علیہ السلام اور فرما گئے ہیں کہ قرض معاف نہ ہو گا۔

* * *

مَا يَتَمَنَّى فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

اللہ رب العزت کی راہ میں مرنے والا کس چیز کی خواہش اور آرزو کرے گا؟

۳۱۴۳ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ نَفْسٍ تَمُوتُ وَلَهَا عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ تُحِبُّ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْكُمْ وَلَهَا الدُّنْيَا

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی شخص جان نہیں دیتا جس کے لیے خدا کے نزدیک بہتری ہو اور جسے یہ بات خوش لگے کہ وہ دنیا کی طرف پلٹ آئے

إِلَّا الْقَتِيلُ فَإِنَّهُ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ فَيُقْتَلَ مَرَّةً أُخْرَى۔

ایسی حالت پر کہ ایسے مقام رفیع ملے (یعنی جس کی عزت ہو تو اسے دنیا میں دوبارہ آنے کی آرزو نہیں خواہ اسے ہفت اقلیم کی بادشاہی کیوں نہ ملے) البتہ شہید وہ یہ چاہتا ہے کہ دنیا میں واپس آئے پھر دنیا میں دوبارہ خدا کی راہ میں شہید کیا جائے۔

نوٹ: حدیث ھذا سے شہادت کی عظمت کا بیان ہے۔ اور اس کے سوا کوئی آرزو اور خواہش نہیں ہوگی کہ پھر شہید ہو تاکہ اللہ رب العزت کے نزدیک زیادہ عزت پائے۔

مَا يَتَمَنَّى أَهْلُ الْجَنَّةِ

جنت میں کی جانے والی آرزو کا بیان

۳۴۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتَى بِالرَّجُلِ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا ابْنَ آدَمَ كَيْفَ وَجَدْتَ مَنْزِلَكَ فَيَقُولُ أَيْ رَبِّ خَيْرَ مَنْزِلٍ فَيَقُولُ سَلْ وَتَمَنَّ فَيَقُولُ أَسْأَلُكَ أَنْ تَرُدَّنِي إِلَى الدُّنْيَا فَأُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنْ فَضْلِ الشَّهَادَةِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! کہ جنت والوں میں سے ایک شخص لایا جائے گا پھر اللہ رب العزت اس بندے سے ارشاد فرمائے گا اے اولاد آدم تجھے کیا ٹھکانہ ملا! وہ کہے گا اے! رب مجھے بہترین جگہ ملی پھر اسے خداوند قدوس ارشاد فرمائے گا! کہ مانگو اور کسی چیز کی آرزو و خواہش کرو بندہ کہے گا! میری آرزو یہ ہے کہ اے اللہ پھر مجھے دنیا کی طرف بھیج تاکہ میں تیری راہ میں شہید کیا جاؤں دس دفعہ یہ سوال اس لیے کرے گا کہ وہ خداوند جل جلالہ کے ہاں شہید کا مقام اور رتبہ دیکھے گا۔

مَا يَجِدُ الشَّهِيدُ مِنَ الْأَلَمِ

شہید کو کتنی تکلیف پہنچتی ہے؟

۳۴۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهِيدُ لَا يَجِدُ مَسَّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمُ الْقَرْصَةَ يُقْرَصُهَا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! شہادت کے وقت شہید کو اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے۔ جیسے تم کو

رگ کے کٹنے کے وقت ہوتی ہے۔
نوٹ: اس لیے کہ بعد شہید آرام ہوتا ہے اور دوران شہادت اس کو اتنی ایذا پہنچتی ہے جتنی کسی شخص کو کھٹمل یا چیونٹی کاٹتے وقت ہوتی ہے۔

مَسْأَلَةُ الشَّهَادَةِ

شہادت کی خواہش کرنے کا بیان

۳۱۶۲ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللَّهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ۔

سیدنا حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص صدق دل اور سچی نیت سے اللہ کی راہ میں شہادت کا طلب گار ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو مقام شہداء میں پہنچا دے گا اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو جائے

۳۱۶۳ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَمْسٌ مَنْ قُبِضَ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ فَهُوَ شَهِيدٌ الْمَقْتُولُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالْغَرِقُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالْمَبْطُونُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالْمَطْعُونُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ وَالنُّفَسَاءُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ شَهِيدٌ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! پانچ صورتوں میں مرنے والا شہید ہے! اللہ عزوجل کی راہ میں قتال جہاد ہو کر پھر شہید ہونے والا! ڈوب کر مرنے والا! یا دستوں میں مرنے والا! یا طاعون کی بیماری سے فوت ہونے والا! یا عورت نفاس میں فوت ہو جائے! ان سب کا درجہ شہادت ہے۔

نوٹ: طاعون کی بیماری سے مراد وبا ہے۔ یہی درجات شہادت پہلا کافر کے ہاتھوں مرنے پر منحصر نہیں بلکہ درجات شہادت صبر پر موقوف ہیں! ان حالات میں ولد ہی انتہائی صبر کرنا پڑتا ہے! اور اگر کوئی شخص بے صبر ہو خواہ وہ کافر کے ہاتھوں سے مر جائے یا ان بیماریوں میں فوت ہو جائے تو کسی میں ثواب کا ایسا درجہ نہ پا سکے گا۔

۳۱۶۴ عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَخْتَصِمُ الشُّهَدَاءُ وَالْمُتَوَفَّوْنَ عَلَى فُرُشِهِمْ إِلَى رَبِّنَا فِي الَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنَ الطَّاعُونِ فَيَقُولُ الشُّهَدَاءُ إِخْوَانُنَا قُتِلُوا كَمَا قُتِلْنَا وَيَقُولُ الْمُتَوَفَّوْنَ

سیدنا حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! شہداء اور اپنے بستر پر فوت ہونے والوں میں ہمارے رب کے ہاں ان افراد کے متعلق جو طاعون سے مر گئے ہیں جھگڑا ہو گا شہداء کہیں گے یہ لوگ ہمارے

عَلٰى فُرُشِهِنَا إِخْوَانُنَا مَاتُوْا عَلٰى فُرُشِهِمْ كَمَا مُتْنَا فَيَقُوْلُ رَبُّنَا انْظُرُوْا إِلٰى جِرَاحِهِمْ فَإِنْ أَشْبَهَ جِرَاحُهُمْ جِرَاحَ الْمَقْتُوْلِيْنَ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ وَمَعَهُمْ فَإِذَا جِرَاحُهُمْ قَدْ أَشْبَهَتْ جِرَاحَهُمْ۔

بھائی ہیں کیونکہ یہ ایسے ہی مارے گئے ہیں جیسے ہم مارے گئے! اور بستروں پر مرنے والے کہیں گے یہ لوگ ہمارے بھائی ہیں کیونکہ یہ اسی طرح مرے جیسے ہم مرے تھے ہمارے رب کی طرف فیصلہ جائے گا! ان لوگوں کے زخموں کو دیکھو اگر شہداء سے ملتے ہیں تو وہ شہداء میں سے ہیں اور ان کے ساتھ ہیں اور جب انہیں دیکھیں گے تو ان کے زخم شہداء جیسے ہوں گے۔

اِجْتِمَاعُ الْقَاتِلِ وَالْمَقْتُوْلِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ

شہید اور اس کے قاتل کے جنتی ہونے کا بیان

۳۱۴۹ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَعْجَبُ مِنْ رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ وَقَالَ مَرَّةً أُخْرٰى لَيَضْحَكُ مِنْ رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ ثُمَّ يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ رب العزت عزوجل ان دو آدمیوں پر تعجب فرماتا ہے۔ کہ ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے کو مار ڈالا! اور دوسری مرتبہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں فرمایا کہ اللہ رب العزت ان دو آدمیوں کے حال کی طرف ہنستا ہے کہ ایک نے دوسرے کو مارا اور دونوں جنت میں داخل ہو گئے!

تَفْسِيْرُ ذٰلِكَ

س عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَضْحَكُ اللهُ إِلٰى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ كِلَاهُمَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُقَاتِلُ هٰذَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَيُقْتَلُ ثُمَّ يَتُوْبُ اللهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهَدُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اللہ جل جلالہ ان دو آدمیوں کو دیکھ کر ہنستا ہے۔ کہ ایک نے دوسرے کو شہید کیا اور دونوں بہشت میں داخل ہو گئے اور اس کا بیان کچھ اس طرح ہے کہ ان میں سے ایک شخص اللہ رب العزت کی راہ میں لڑتا تھا! وہ شہید ہوا اور مارنے والے شخص نے توبہ کی! چنانچہ اللہ رب العزت نے اسے اسلام نصیب فرمایا! اس کے بعد وہ شخص بھی اللہ رب العزت کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوا! وہ لوگ بھی

درجہ شہادت پایا۔

نوٹ : حشفے سے مراد یہاں خوش ہونا ہے یعنی کو غلاوہ مقتول کی اپنے بندوں پر شہادت رحیم اور کریم ہے اور وہ کبھی نہیں چاہتا ہے کہ کسی انسان پر عذاب نہ ہو لیکن یہ سب ہماری شامت اعمال ہے جو عذاب کی صورت اختیار کر لیتی ہے۔

فَضْلُ الرِّبَاطِ

اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کی خوبی اور بزرگی

۳۱۶۷ عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَابَطَ يَوْمًا وَلَيْلَةً فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا أُجْرِيَ لَهُ مِثْلُ ذٰلِكَ مِنَ الْأَجْرِ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ الرِّزْقُ وَأَمِنَ مِنَ الْفَتَّانِ۔

سیدنا حضرت سلمان خیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے اللہ کی راہ میں ایک رات دن کا پہرہ دیا! تو اسے ایک ماہ کے روزوں اور نماز کا ثواب ملے گا اور جو شخص پہرہ دینے کی حالت میں فوت ہو اس کے لیے اسی قدر ثواب اور رزق جاری رہے گا! اور وہ شخص فتنہ ڈالنے والے کے فساد سے بچ گیا۔

نوٹ : جہاد کے زمانے میں کسی چوکی کی نگرانی کرنا مرابطہ کہلاتا ہے جہاں سے دشمن کے آنے کا احتمال ہو، فتان سے مراد قبر اور حشر کے فتنے اور فساد ہیں جو شخص پہرہ دیتے ہوئے فوت ہو گیا اسے اس پہرے کا ثواب قیامت تک ملتا رہے گا! اور اس کے رزق میں وسعت و کشادگی کے علاوہ اسے ہمیشہ ثواب ملتا رہے گا۔

۳۱۶۸ عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَابَطَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَوْمًا وَلَيْلَةً كَانَتْ لَهُ كَصِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ فَإِنْ مَاتَ أُجْرِيَ عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ وَأَمِنَ الْفَتَّانَ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ۔

سیدنا حضرت سلمان رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جس شخص نے اللہ رب العزت کی راہ میں ایک دن رات کا پہرہ دیا! اسے ایک ماہ کے روزوں اور نمازوں کے برابر ثواب ملے گا اور جو مر گیا اس کا وہ کام جاری رہے گا! جو کچھ وہ کر رہا تھا! اور وہ قبر و حشر کے فتنوں سے محفوظ رہا! اور اس کا رزق ختم نہ ہو گا!

۳۱۶۹ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ.

[illegible] عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ.

نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کا پہرہ دینا ہزار دنوں اور مقاموں سے بہتر ہے۔

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کی راہ میں ایک دن ہزار دنوں سے بہتر ہے۔

فَضْلُ الْجِهَادِ فِي الْبَحْرِ

دریا میں جہاد کرنے کی فضیلت کا بیان

[illegible] عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا ذَهَبَ إِلَى قُبَاءٍ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ فَتُطْعِمُهُ وَكَانَتْ أُمُّ حَرَامٍ بِنْتُ مِلْحَانَ تَحْتَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَأَطْعَمَتْهُ وَجَلَسَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ فَنَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ قَالَتْ فَقُلْتُ لَهُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللهِ يَرْكَبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ مُلُوكٌ عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ شَكَّ إِسْحَاقُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ ادْعُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ وَقَالَ الْحَارِثُ فَنَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ فَضَحِكَ فَقُلْتُ لَهُ مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ نَاسٌ مِنْ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے! کہ جب حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم عام طور پر قبا کی طرف تشریف لے جاتے (مدینہ منورہ کے نزدیک ایک جگہ کا نام) تو آپ حضرت ام حرام کے پاس تشریف لے جاتے! اور وہ آپ کو کھانا کھلاتیں! ام حرام بنت ملحان حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں۔ ایک دن حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے تو ام حرام نے آپ کو کھانا کھلایا اور بیٹھ کر آپ کے سر مبارک کی جوئیں دیکھنے لگی! بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سو گئے! اس کے بعد ہنستے ہوئے اٹھے ام حرام فرماتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیا دیکھ کر ہنستے ہیں؟ تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے خداوند قدوس نے میری امت کے لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے دکھائے! اور وہ لوگ اس دریا کی جلد کی ب چڑھ رہے ہیں! اور تختوں پر بادشاہ بنے بیٹھے ہیں! یا یوں ارشاد فرمایا! کہ وہ بادشاہوں کی طرح تختوں پر ہیں راوی کو اس امر میں شک ہے کہ کونسا لفظ ارشاد

أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ غُزَاةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مُلُوكًا عَلَى الْأَسِرَّةِ أَوْ مِثْلَ الْمُلُوكِ كَمَا قَالَ فِي الْأَوَّلِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ مُعَاوِيَةَ فَصُرِعَتْ عَنْ دَابَّتِهَا حِينَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ فَهَلَكَتْ۔

فرمایا تھا یا اس کے بغیر ارشاد فرمایا تھا (یعنی) پہلی مرتبہ کی طرح فرمایا میں نے عرض کیا کہ اللہ سے دعا کیجیے یا رسول اللہ کہ مجھے اللہ تعالیٰ ان میں سے کر دے آپ نے ان کے لیے دعا کی پھر سر مبارک تکیہ پر رکھ کر سو گئے پھر جاگے تو آپ ہنس رہے تھے میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کس بات پر ہنستے ہیں؟ آپ نے حسب سابق جواب ارشاد فرمایا: پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے دعا فرمایئے آپ نے ارشاد فرمایا! تو ان پہلوں میں شریک ہو چکی ہے! (لہٰذا کیا ضرورت ہے کہ آپ دوسرے لشکر میں بھی شامل ہوں) سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعد ازاں بعض شام مراد سمندر میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور میں سوار ہو گئیں تو باہر نکلتے وقت جانور سے گر کر فوت ہو گئیں۔

* * *

* * *

۳۱۷۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ قَالَتْ أَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عِنْدَنَا فَاسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي وَأُمِّي مَا أَضْحَكَكَ قَالَ رَأَيْتُ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِي يَرْكَبُونَ هٰذَا الْبَحْرَ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَإِنَّكِ مِنْهُمْ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ يَعْنِي مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَقُلْتُ ادْعُ اللّٰهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ فَتَزَوَّجَهَا عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام حرام نے کہا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور پھر سو گئے اس کے بعد آپ ہنستے ہوئے اٹھے میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ کس بات پر ہنستے ہیں تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! میں نے اپنی امت کے لوگوں کو اس دریا میں سوار ہوتے ہوئے دیکھا! جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر سوار ہوتے ہیں! میں نے کہا میرے لیے دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان لوگوں میں سے کر دے آپ نے ارشاد فرمایا! تو انہی میں سے ہے آپ پھر سو گئے اس کے بعد ہنستے ہوئے اٹھے اور میں نے پھر دریافت کیا! آپ نے وہی بات بیان

فَرَكِبَتِ الْبَحْرَ مَعَهُ فَلَمَّا خَرَجَتْ قُرِّبَتْ لَهَا بَغْلَةٌ فَرَكِبَتْهَا فَصَرَعَتْهَا فَانْدَقَّتْ عُنُقُهَا.

زمانہ جو قبل ازیں بیان ہو چکی! میں نے عرض کیا حضور دعا فرمائیں کہ اللہ مجھے ان میں سے کر دے تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تم اول والوں میں ہو چکی ہے! پھر یہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کے نکاح میں آ گئی! اور ان حضرات کے ساتھ دریا کے سفر کو گئیں! جب نکلنے لگیں تو ان کے سامنے خچر لایا گیا! اس پر سوار ہوئیں پھر گریں تو ان کی گردن ٹوٹ گئی.

غَزْوَةُ الْهِنْدِ

ہندوستان میں جہاد کا بیان

٣١٧٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا أُنْفِقْ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي فَإِنْ أُقْتَلْ كُنْتُ مِنْ أَفْضَلِ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ أَرْجِعْ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا کہ مسلمان ہندوستان میں جہاد کریں گے اگر وہ جہاد میری موجودگی میں ہوا تو میں اپنی جان اور مال اللہ رب العزت کی راہ میں! قربان کروں گا! اگر میں شہید ہو جاؤں تو میں سب سے افضل ترین شہداء میں سے ہوں گا! اگر میں زندہ رہا تو میں وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہوں گا جو عذاب جہنم سے آزاد کر دیا گیا ہے۔

نوٹ: جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ وعدہ پورا ہو چکا ہے کہ مسلمانوں نے ہندوستان فتح کر لیا۔

٣١٧٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ وَعَدَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزْوَةَ الْهِنْدِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے وعدہ فرمایا تھا! کہ مسلمان

فَإِنْ أَدْرَكْتُهَا أُنْفِقُ فِيهَا نَفْسِي وَمَالِي وَإِنْ قُتِلْتُ كُنْتُ أَفْضَلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ رَجَعْتُ فَأَنَا أَبُو هُرَيْرَةَ الْمُحَرَّرُ۔

ہندوستان میں جہاد کریں گے اگر وہ جہاد میری موجودگی میں ہوا تو میں اپنی جان اور مال اللہ رب العزت کی راہ میں قربان کروں گا! اگر میں شہید ہو جاؤں تو میں سب سے افضل ترین شہداء میں سے ہوں گا اگر میں زندہ رہا تو میں وہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہوں گا (جو) عذاب جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔

٣١٧٩ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمَا اللهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ۔

سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ جو کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام تھے راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! میری امت کے دو گروہ ہوں گے اللہ رب العزت دوزخ کے عذاب سے بچائے گا! ان میں سے ایک ہندوستان میں جہاد کرے گا اور دوسرا حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے ساتھ ہوگا۔

غَزْوَةُ التُّرْكِ وَالْحَبَشَةِ

ترک اور حبشہ کے جہاد کا بیان

٣١٨٠ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِحَفْرِ الْخَنْدَقِ عَرَضَتْ لَهُمْ صَخْرَةٌ حَالَتْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْحَفْرِ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَخَذَ الْمِعْوَلَ وَوَضَعَ رِدَاءَهُ نَاحِيَةَ الْخَنْدَقِ وَقَالَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ فَنَدَرَ ثُلُثُ الْحَجَرِ وَسَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ قَائِمٌ يَنْظُرُ فَبَرَقَ مَعَ ضَرْبَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرْقَةٌ ثُمَّ

ایک صحابی جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خندق کھودنے کا حکم فرمایا! اس وقت ایک بہت بڑا پتھر نکلا اور خندق کھودنے میں رکاوٹ پیدا ہو گئی! لوگوں کو اس کا توڑنا مشکل معلوم ہوا لہذا حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم وہ ہتھیار لے کر کھڑے ہو گئے جس سے پتھر توڑتے ہیں! اور آپ نے اپنی چادر مبارک خندق میں رکھ دی! اور یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی:

تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

اور ہتھیار اٹھا کر مارا جس سے ایک تہائی پتھر ٹوٹ پڑا۔۔

ضَرَبَ الثَّانِيَةَ وَقَالَ تَمَّتْ كَلِمَةُ
رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ
لِكَلِمَاتِهِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
فَنَدَرَ الثُّلُثُ الْآخَرُ فَبَرَقَتْ
بَرْقَةٌ فَرَآهَا سَلْمَانُ ثُمَّ ضَرَبَ
الثَّالِثَةَ وَقَالَ تَمَّتْ كَلِمَةُ رَبِّكَ
صِدْقًا وَعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ
وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. فَنَدَرَ
الثُّلُثُ الْبَاقِي وَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ
رِدَاءَهُ وَجَلَسَ قَالَ سَلْمَانُ يَا
رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْتُكَ حِينَ
ضَرَبْتَ مَا تَضْرِبُ ضَرْبَةً إِلَّا
كَانَتْ مَعَهَا بَرْقَةٌ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا سَلْمَانُ
رَأَيْتَ ذٰلِكَ فَقَالَ إِي وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
قَالَ فَإِنِّي حِينَ ضَرَبْتُ الضَّرْبَةَ
الْأُولَى رُفِعَتْ لِي مَدَائِنُ كِسْرَى
وَمَا حَوْلَهَا وَمَدَائِنُ كَثِيرَةٌ حَتَّى
رَأَيْتُهَا بِعَيْنَيَّ قَالَ لَهُ مَنْ حَضَرَهُ
مِنْ أَصْحَابِهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ادْعُ
اللّٰهَ أَنْ يَفْتَحَهَا عَلَيْنَا وَيُغَنِّمَنَا
دِيَارَهُمْ وَيُخَرِّبَ بِأَيْدِينَا
بِلَادَهُمْ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ ثُمَّ
ضَرَبْتُ الضَّرْبَةَ الثَّانِيَةَ فَرُفِعَتْ
لِي مَدَائِنُ قَيْصَرَ وَمَا حَوْلَهَا
حَتَّى رَأَيْتُهَا بِعَيْنَيَّ قَالُوا يَا

آیت کا مطلب یہ ہے: تیرے پروردگار کا کلام پورا ہوا سچائی اور انصاف میں کوئی اس کی باتوں کو بدلنے والا نہیں اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ اس وقت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ وہاں کھڑے تھے اور آپ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ رہے تھے آپ کے مارنے کے وقت بجلی کی ایک تیز چمک پیدا ہوئی۔ پھر دوبارہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی آیت تلاوت فرما کر اس کدال سے مارا پھر اس میں سے ایک چمک پیدا ہوئی اور پتھر سے دوسری تہائی حصہ الگ ہو گیا تیسری دفعہ جب آیت شریفہ:
پڑھ کر مارا تو تیسرا حصہ بھی الگ ہو گیا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ سے ہٹ گئے بعد ازاں آپ اپنی چادر لے کر بیٹھ گئے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں دیکھ رہا تھا کہ جب آپ چوٹ مارتے تھے اس کے ساتھ ہی ایک چمک پیدا ہوتی تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا اے سلمان! کیا تم نے وہ چمک دیکھی تھی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اس ذات کی قسم جس نے آپ کو دین حق کے ساتھ ارسال فرمایا ہے؛ میں نے وہ دیکھا ہے۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت میں نے پہلی چوٹ لگائی تو میرے سامنے سے بھی پردے اٹھا دیے گئے یہاں تک کہ میں نے اسے دیکھ لیا ہے) اپنی آنکھوں سے شہر فارس اور اس کے ارد گرد کی بستیوں کو دیکھا اور دوسرے بہت سے شہر دیکھے۔ جو وہاں حاضر تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے لیے دعا فرمائیں کہ وہ ہمارے ہاتھوں سے فتح ہوں اور وہاں کا مال غنیمت مسلمانوں کو مل سکے اور وہ شہر ہمارے ہاتھوں خراب و برباد ہوں بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح کی دعا

رَسُولَ اللَّهِ أَنْ يَفْتَحَهَا عَلَيْنَا وَيُغَنِّمَنَا دِيَارَهُمْ وَيُخَرِّبَ بِأَيْدِينَا بِلَادَهُمْ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَلِكَ ثُمَّ ضَرَبْتُ الثَّالِثَةَ فَرُفِعَتْ لِي مَدَائِنُ الْحَبَشَةِ وَمَا حَوْلَهَا مِنَ الْقُرَى حَتَّى رَأَيْتُهَا بِعَيْنَيَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ دَعُوا الْحَبَشَةَ مَا وَدَعُوكُمْ وَاتْرُكُوا التُّرْكَ مَا تَرَكُوكُمْ

فرمایا۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب میں نے تیسری ضرب ماری تو میرے سامنے سے تمام پردے ہٹا دیئے گئے یہاں تک کہ میں نے ملک حبشہ کو دیکھا اور اس کے اردگرد جو بستیاں تھیں اور بہت سے شہر میں نے وہاں دیکھے اور وہاں جو لوگ حاضر تھے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رب العزت سے دعا فرمائیں کہ وہ ملک ہمارے ہاتھوں سے فتح ہوں اور ان کا مال غنیمت ہمیں ملے اور شہر ہمارے ہاتھوں سے برباد و خراب ہوں! بعد ازاں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کی دعا فرمائی جیسا کہ تیسری ضرب ماری تب مجھے حبش کے شہر اور جو اس کے پاس آبادی تھی دکھائی دی اور میں نے انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا اس وقت آپ نے فرمایا حبش کو چھوڑ دو جب تک وہ تم سے نہ لڑیں اور ترک کو چھوڑ دو جب تک وہ تم کو چھوڑے رہیں۔

۳۱۸۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعَرَ وَيَمْشُونَ فِي الشَّعَرِ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں ہوگی جب تک کہ تم (مسلمان) لوگ ترکوں سے جنگ نہ کرو گے جن کے منہ ڈھال کی طرح ہوں گے اور وہ بالوں کے لباس پہنیں گے اور بالوں میں چلیں گے (یعنی بالوں والے جوتے پہنیں گے)

الْاِسْتِنْصَارُ بِالضَّعِيفِ

ناتواں اور کمزور شخص سے امداد طلب کرنا

۳۱۸۲ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ ظَنَّ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَنْصُرُ اللَّهُ هَذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ۔

سیدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ کے دل میں یہ خیال آیا کہ میرا درجہ دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے بڑھ کر ہے اس پر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہ اس امت کی ناتواں اور کمزور لوگوں کی مدد ان کی دعا نماز اور اخلاص کی برکت سے کرے گا۔

نوٹ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ چونکہ مالدار تھے اور آپ بہادر بھی تھے زور آور تیر انداز تھے اگر تم زور آور اور بہادر مالدار ہو تو ناتواں غرباء و مساکین کو حقیر نہ سمجھو شاید اللہ جل شانہ کے نزدیک ان کا عمل اور ایمان کے طفیل تم کو فتح نصیب ہوتی ہو! اور معنی یہ ہے کہ کمزور و مجبور کو اور اپنے آپ سے دوسرے لوگوں کو حقیر جاننا اسلام کے خلاف ہے۔

۳۱۸۳ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا الدَّرْدَاءِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ابْغُونِي الضَّعِيفَ فَإِنَّكُمْ إِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ

حضرت جبیر بن نفیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے سنا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا: میرے لیے غریب و مسکین کو تلاش کرو کیونکہ تمہیں روزی و رزق

بِضُعَفَائِكُمْ

ناتوان اور غریبوں کی وجہ سے ملتا ہے

فَضْلُ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا

غازی کو جہاد کی تیاری کرانے والے کی فضیلت کا بیان

٣١٨٤ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا۔

سیدنا حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اللہ رب العزت کی راہ میں جانے کے لیے غازی کو جہاد کی تیاری کرا دی اس شخص نے گویا خود جہاد کیا اور جو شخص اس کے گھر والوں کی حفاظت کے لیے پیچھے رہ گیا اور اس نے گھر والوں کی حفاظت و دیکھ بھال کی ایسا ہی غازی کے سبب گویا وہ بھی غازی ہوا

٣١٨٥ عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ۔

دونوں حدیث کا ترجمہ ایک ہی ہے۔

٣١٨٦ عَنِ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجْنَا حُجَّاجًا فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نُرِيدُ الْحَجَّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا إِذْ أَتَانَا آتٍ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَمَعُوا فِي الْمَسْجِدِ وَفَزِعُوا فَانْطَلَقْنَا فَإِذَا النَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَى نَفَرٍ فِي وَسَطِ الْمَسْجِدِ وَفِيهِمْ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فَإِنَّا لَكَذَلِكَ إِذْ جَاءَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَلَيْهِ مُلَاءَةٌ صَفْرَاءُ قَدْ قَنَّعَ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ أَهَهُنَا طَلْحَةُ أَهَهُنَا الزُّبَيْرُ أَهَهُنَا سَعْدٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَإِنِّي أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

دونوں حدیث مبارک کا ترجمہ ایک ہی ہے

سیدنا حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حج کرنے کی خاطر گھر سے نکلے! اور ہمارا قافلہ مدینہ منورہ میں آیا! جس وقت ہم اپنا سامان اپنی اپنی منزلوں اور ٹھیروں پر اتار رہے تھے! اس وقت ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا کہ مسجد میں لوگ جمع ہیں اور گھبرائے ہوئے ہیں!

ہم لوگ بھی چلے گئے دیکھا مسجد کے درمیان لوگ جمع ہیں اور ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت زبیر حضرت طلحہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم کھڑے تھے! اسی دوران حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ایک زرد چادر اوڑھ کر تشریف لائے جس سے آپ نے اپنا سر مبارک ڈھانپ لیا تھا اور ارشاد فرمایا کہ کیا اس جگہ حضرت طلحہ زبیر اور حضرت سعد رضی اللہ عنہم موجود ہیں! سبھی نے کہا کہ ہاں موجود ہیں! پھر ان فرمایا! اللہ وحدہ لاشریک کی قسم ہے

أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ بِعِشْرِينَ أَلْفًا أَوْ بِخَمْسَةٍ وَعِشْرِينَ أَلْفًا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ بِئْرَ رُومَةَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا قَالَ اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ جَهَّزَ هَؤُلَاءِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ يَعْنِي جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى لَمْ يَفْقِدُوا

پوچھتا ہوں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!

جو شخص فلاں جگہ کی سرزمین خرید لے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا! میں نے بیس یا پچیس ہزار درہم دے کر اسے خرید لیا بعد ازاں میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے فلاں جگہ خرید لی ہے! تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس جگہ کو مسجد کے لئے دے دیجئے! اور آپ کو اس کا اجر و ثواب ملے گا! سبھی لوگوں نے بیک زبان کہا ہاں۔ اے ہمارے اللہ! ہمیں معلوم ہے کہ یہ بات سچی ہے! اس بات کے جواب پر سبھی نے ہاں کہا! بعد ازاں حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے فرمایا! میں تمہیں اس بات کی قسم دیتا ہوں کہ! اللہ جل شانہ کے سوا کوئی معبود برحق اور سچا نہیں! کیا تمہیں وہ وقت یاد نہیں جب کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص رومہ کے کنویں کو خرید لے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دے گا! بعد ازاں میں نے اسی کنویں کو اتنے اتنے داموں کے ساتھ

خرید لیا اور میں جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا! اور میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں نے اسے اتنی رقم سے خرید لیا ہے۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اسے مسلمانوں کے پینے کے لئے چھوڑ دیجئے! اور اس کا ثواب ملے گا! سب لوگ اللہ جل شانہ و عم نوالہ کو یاد کر کے بولے کہ ہاں اسی طرح ہوا ہے! جیسے آپ کہتے! ہیں بعد ازاں اسی طرح قسم دے کر پوچھا کیا تمہیں وہ زمانہ معلوم ہے۔ جب کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کا منہ دیکھ کر ارشاد فرمایا تھا!

عِقَالًا وَّلَا خِطَامًا فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ۔

جو شخص ان غازیوں کو جہاد کی تیاری کرا دے۔ اللہ رب العزت اس کی مغفرت فرما دے گا اور یہ جیش عسرت تنگ دستی کے لشکر کے متعلق کی بات ہے۔ سیدنا حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے اس لشکر کی ایسی تیاری کرائی کہ کسی شخص کو ایک ایسی رسی کی ضرورت اور حاجت نہ رہی جس سے اونٹ وغیرہ کے پاؤں باندھتے ہیں۔ ابھی نے اللہ رب العزت کو یاد کیا۔ سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے تین دفعہ ارشاد فرمایا۔ اے اللہ تو گواہ رہے۔

فَضْلُ النَّفَقَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

اللہ رب العزت کی راہ میں خرچ کرنے کی خوبی اور فضیلت کا بیان

۳۱۸۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ نُوْدِيَ فِي الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ هَلْ عَلٰى مَنْ دُعِيَ مِنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ رب العزت کی راہ میں جوڑا خرچ کرے اسے بہشت میں یا عبد اللہ هذا خیر کہہ کر بلایا جائے گا یعنی اے اللہ رب العزت کے بندے یہ تیرے لیے بہتر ہے۔ پھر جو شخص نمازی ہوگا اسے نماز کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص مجاہد ہوگا اسے جہاد کے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص خیرات کرنے والا ہوگا اسے خیرات کرنے والے دروازے سے بلایا جائے گا اور جو شخص روزہ دار ہوگا اسے باب ریان سے پکارا جائے گا۔ حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص پر کوئی تنگی ہوگی جسے ان سب دروازوں سے پکارا جائے گا اور کیا کوئی ایسا

فَهَلْ يُدْعٰى اَحَدٌ مِّنْ هٰذِهِ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَ اَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ۔

شخص بھی ہوگا جسے ان سب دروازوں سے پکارا جائے گا؟ تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں ایسے لوگ بھی ہوں گے اور مجھے امید ہے کہ آپ انہی لوگوں میں سے ہوں گے!

٣١٨٨ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا فُلَانُ هَلُمَّ فَادْخُلْ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ذَاكَ الَّذِیْ لَا تَوٰى عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ رب العزت کی راہ میں جوڑا دے۔ تو اسے بہشت کے چوکیدار سب دروازوں سے پکاریں گے اور کہیں گے آؤ بھائی ادھر آؤ اور اس دروازے سے اندر داخل ہو! سیدنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کو تو کسی طرح کا بھی نقصان نہیں! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے توقع ہے کہ آپ بھی انہی میں سے ہوں گے (جنہیں بہشت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا)

نوٹ: جوڑا خرچ کرنے کا مطلب ہے دو اشرفیاں دو روپے یا دو پیسے یا دو گھوڑے یا دو کپڑے یا دو روٹیاں اسی طرح ہر چیز کا جوڑا۔ اس حدیث سے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بڑی فضیلت اور آپ کا جنتی ہونا ثابت ہوا

٣١٨٩ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ يُنْفِقُ مِنْ كُلِّ مَالٍ لَّهٗ زَوْجَيْنِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا اسْتَقْبَلَتْهُ حَجَبَةُ الْجَنَّةِ كُلُّهُمْ يَدْعُوْهُ اِلٰى مَا عِنْدَهٗ قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ قَالَ اِنْ كَانَتْ اِبِلًا فَبَعِيْرَيْنِ وَاِنْ كَانَتْ بَقَرًا فَبَقَرَتَيْنِ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس مسلمان نے ہر قسم کے مال سے اللہ رب العزت کی راہ میں جوڑا دیا بہشت کے سب دربان اس کے سامنے آئیں گے اور اسے اپنی چیزوں کی طرف پکاریں گے

(جناب صعصعہ بن معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کس طرح سے (یعنی ہر مال کے جوڑا دینے کا کیا مطلب ہے) آپ نے فرمایا کہ اگر اونٹ رکھتا ہو تو اسے دو اونٹ دینے چاہئیں اور اگر گائے رکھتا ہو تو دو گائیں

دی جائیں!

۳۱۹۰ عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كُتِبَتْ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ۔

سیدنا حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جو شخص اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ اس کے لیے سات سو گنا ثواب لکھا جاتا ہے۔

نوٹ: یہ اس آیت شریفہ کا مفہوم ہے۔

مَثَلُ الَّذِينَ يُنْفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ الخ

یعنی ان لوگوں کی مثال جو اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ایک دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اگیں اور ہر بالی میں سو دانے ہوں۔

فَضْلُ الصَّدَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ

خداوند عزوجل کی راہ میں صدقے اور خیرات کی فضیلت

۳۱۹۱ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا تَصَدَّقَ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسَبْعِ مِائَةِ نَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ۔

سیدنا حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے اللہ رب العزت کی راہ میں ایک اونٹنی مہار والی بطور صدقہ دی تو اس وقت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اس کے بدلے قیامت کے دن سات سو اونٹنیاں مہار والی اس کے بدلے میں! آئیں گی۔

۳۱۹۲ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللّٰهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَيَاسَرَ الشَّرِيكَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ كَانَ نَوْمُهُ وَنُبْهُهُ أَجْرًا كُلَّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا رِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى الْإِمَامَ وَ

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! جہاد کی دو قسمیں ہیں۔ جس شخص نے اللہ رب العزت کی رضا مندی کو چاہا ہو۔ اور امام کی فرمانبرداری کر کے جس نے جہاد کیا! اور اللہ کی راہ میں اپنی پسند کی چیز خرچ کی اپنے دوست کے ساتھ نرمی برتی اور فتنہ فساد سے باز رہا تو اس کا سونا اور جاگنا اور ہر ایک اجر و ثواب کے برابر ہوں گے! اور جو شخص دکھاوے

اَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ فَاِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ.

یا سنانے کے لیے جہاد کرے اور امیر کی نافرمانی کرے اور زمین میں فساد کرے تو وہ برابر نہ لوٹے گا۔

نوٹ: یعنی نہ ثواب ملا نہ عذاب اور اس کا اس طرح واپس آنا بھی مشکل ہے!! بلکہ وہ الٹا عذاب میں گرفتار ہوگا۔

حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ

مجاہدین کی عورتوں کی عزت

۳۱۹۳ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ يَخْلُفُ فِيْ امْرَاَةِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُجَاهِدِيْنَ فَيَخُوْنُهُ فِيْهَا اِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَخَذَ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ.

سیدنا حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مجاہدوں کی عورتیں بیٹھنے والوں کے لیے ایسی ہی حرام ہیں جیسے ان کی مائیں ان پر حرام ہیں! پھر اگر کوئی شخص عورتوں کی نگہبانی اور حفاظت کے لیے گھر پر ٹھہرا! اگر اس نے کسی مجاہد کے گھر میں خیانت کی تو اسے قیامت کے روز کھڑا کریں گے یہاں تک کہ یہ مجاہد اس کے اعمال سے جس قدر چاہے لے لے گا! اور جو چیز چاہے گا! پھر اس کے علاوہ تمہارا کیا گمان ہے۔

نوٹ: یعنی تم کیا سمجھتے ہو کہ کچھ چھوڑ دے گا!! بلکہ سب نیکیاں لے لے گا!

مَنْ خَانَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهِ

غازی کے گھر والوں کے ساتھ خیانت کرنے والوں کا بیان

۳۱۹۴ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ كَحُرْمَةِ اُمَّهَاتِهِمْ وَاِذَا خَلَفَهُ فِيْ اَهْلِهِ فَخَانَهُ قِيْلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰذَا خَانَكَ

سیدنا حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے! آنحضرت سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! مجاہدوں کی عورتیں گھر بیٹھنے والوں پر اس طرح حرام ہیں! جیسے ان کی مائیں ان کے حق میں حرام ہیں! اگر مجاہد کسی شخص کو گھر پر چھوڑ گیا! اور اس نے مجاہد کی امانت میں خیانت کی تو قیامت روز مجاہد کے لیے حکم ہوگا کہ یہ وہ شخص ہے! اگرچہ تیرے تیری راہ میں خیانت

فِي أَهْلِكَ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ فَمَا ظَنُّكُمْ.

لی۔ تو تو اس کی نیکیوں میں جس قدر چاہے لے لے! (آنحضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) تم کیا سمجھتے ہو کہ وہ کتنے لے گا!

۲۱۹۵ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ فِي الْحُرْمَةِ كَأُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ إِلَّا نُصِبَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُقَالُ يَا فُلَانُ هَذَا فُلَانٌ فَخُذْ مِنْ حَسَنَاتِهِ مَا شِئْتَ ثُمَّ الْتَفَتَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا ظَنُّكُمْ تُرَوْنَ يَدَعُ لَهُ مِنْ حَسَنَاتِهِ شَيْئًا.

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! گھر رہ جانے والوں پر مجاہدین کی بیویاں حرام ہیں! جیسے ان گھر رہنے والوں پر ان کی مائیں حرام ہیں اگر کسی گھر رہنے والے شخص کو مجاہد نے اپنا گھر سپرد کیا تاکہ وہ اس کے اہل و عیال کی نگہبانی کرے اور اگر اس نے خیانت کی تو قیامت کے دن یہ گھر رہنے والا کھڑا کیا جائے گا! اور مجاہد کو پکار کر حکم فرمایا جائے گا کہ فلاں! اس کی نیکیوں میں سے لے لے جس قدر تیرا جی چاہے! بعد ازاں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی طرف متوجہ ہوئے! اور آپ پوچھنے لگے کیا تم سمجھتے ہو کہ وہ اس کی نیکیوں میں سے کچھ چھوڑ دے گا!

نوٹ! یعنی مجاہد کی عدم موجودگی میں اگر اس نے کوئی خیانت کی ہوگی تو اللہ رب العزت قیامت کے روز اسے ظاہر فرما دے گا اگرچہ یہ امر مجاہد کے لئے لاعلم تھا!

۲۱۹۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاهِدُوا بِأَيْدِيكُمْ وَأَلْسِنَتِكُمْ وَأَمْوَالِكُمْ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں! کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں زبان اور مال سے جہاد کرنے کا حکم فرمایا۔

نوٹ! ہاتھوں سے جہاد کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تلوار اور بندوق سے لڑا جائے! اور زبان سے جہاد کا مطلب یہ ہے کہ کافروں کو ایسا جواب دو کہ جو اسلام پر اعتراض کریں ... ان کا جواب ہے اور مال سے جہاد یہ ہے کہ وہ شخص خداوند قدوس کی رضامندی میں اپنا مال و دولت صرف کرے

۲۱۹۷ عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ قَالَ مَنْ خَافَ ثَأْرَهُنَّ فَلَيْسَ مِنَّا.

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے سانپوں کو مارنے کا حکم صادر فرمایا! اور ارشاد فرمایا! جو شخص سانپوں سے ڈرے وہ ہم میں سے نہیں

۳۱۹۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَبْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَادَ جَبْرًا فَلَمَّا دَخَلَ سَمِعَ النِّسَآءَ يَبْكِيْنَ وَيَقُلْنَ كُنَّا نَحْسَبُ وَفَاتَكَ قَتْلًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَمَا تَعُدُّوْنَ الشَّهَادَةَ اِلَّا مَنْ قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِنَّ شُهَدَآءَكُمْ اِذًا لَقَلِيْلٌ اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهَادَةٌ وَالْبَطْنُ شَهَادَةٌ وَالْحَرَقُ شَهَادَةٌ وَالْغَرَقُ شَهَادَةٌ وَالْمَغْمُوْمُ يَعْنِي الْهَدْمَ شَهَادَةٌ وَالْمَجْنُوْبُ شَهَادَةٌ وَالْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدَةٌ قَالَ رَجُلٌ اَتَبْكِيْنَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ دَعْهُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ عَلَيْهِ بَاكِيَةٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن جبر رضی اللہ عنہ اپنے والد حضرت عبداللہ بن جبر سے روایت کرتے ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم جبر کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ جب آپ گھر میں تشریف لائے تو آپ نے عورتوں کے رونے کی آواز کو سنا اور کہہ رہی تھیں کہ ہماری خواہش تھی کہ تو اللہ جل شانہ کی راہ میں مرتا۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم شہید صرف اسی شخص کو سمجھتے ہو جو جہاد میں فوت ہو جائے؟ اگر ایسی بات ہو تو تمہارے بہت کم لوگ شہید ہوں گے۔ اللہ رب العزت کی راہ میں جان دینا شہادت ہے اور پیٹ کی مرض میں مرنے والا شہید ہے اور جل کر مرنے والا شہید ہے اور پانی میں (یعنی اختیاری) سے ہجرت کرنے والا شہید ہے اور دب کر مرنے والا شہید ہے اور ذات الجنب سے مرنے والا شہید ہے اور عورت اگر بچہ جنتے وقت فوت ہو جائے تو وہ شہید ہے کسی شخص نے کہا کہ آپ روتی ہیں اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں؟ تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان کو چھوڑ دیجئے یعنی رونے دو کیونکہ مرنے سے پہلے رونا منع نہیں البتہ جب مر جائے تو پھر کوئی رونے والا اس پر آنسو نہ بہائے!

نوٹ: یعنی چلا کر نہ روئے اور خاموشی سے رونا آنسو بہانا درست ہے اس میں کوئی کراہت نہیں۔

۳۱۹۹ عَنْ جَبْرٍ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَيِّتٍ فَبَكَى النِّسَآءُ فَقَالَ جَبْرٌ اَتَبْكِيْنَ مَا دَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا قَالَ دَعْهُنَّ يَبْكِيْنَ مَا دَامَ بَيْنَهُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْكِيَنَّ بَاكِيَةٌ۔

سیدنا حضرت جبر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی میت کے جنازہ کے لیے گئے!! تو عورتیں بھی رونے لگیں۔ حضرت جبر رضی اللہ عنہ بولے کہ تم روتی ہو اور جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وسلم یہاں پر تشریف فرما ہیں!

جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا!
جب تک کہ مردہ زندہ ہے انہیں رونے دو!
جب وہ فوت ہو جائے تو کوئی عورت نہ روئے!!

آخر كتاب الجهاد

کتاب الجہاد ختم شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

كِتَابُ النِّكَاحِ

نکاح کے احکام میں کتاب

نکاح اور حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات کا بیان اور اس چیز کا بیان جو اللہ جل شانہ و عم نوالہ نے اپنے حبیب مکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے لیے درست کی اور باقی مخلوق کو اس سے منع فرمایا تاکہ اس سے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت جملہ مخلوق پر ظاہر رہے۔

۳۲۰ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ حَضَرْنَا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ جَنَازَةَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَرِفَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ هٰذِهِ مَيْمُونَةُ إِذَا رَفَعْتُمْ جَنَازَتَهَا فَلَا تُزَعْزِعُوهَا وَلَا تُزَلْزِلُوهَا فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ مَعَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ فَكَانَ يَقْسِمُ لِثَمَانٍ وَوَاحِدَةٌ لَمْ يَكُنْ يَقْسِمُ لَهَا۔

سیدنا حضرت عطاء رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی زوجہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے جنازے میں مقام سرف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ساتھ حاضر ہوئے تھے۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ہیں۔ جب تم ان کا جنازہ اٹھاؤ تو اسے ہلانا نہیں۔ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نو ازواجِ مطہرات کے ساتھ رہتے تھے اور ہر ایک کی باری مقرر فرماتے مگر ایک زوجہ مطہرہ کی باری مقرر نہ فرماتے۔

نوٹ: مقام سرف مکہ مکرمہ سے دو منزل دور ہے۔
حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی نو بیویاں حضرت سودہ، حضرت عائشہ، حفصہ، ام سلمہ، زینب بنت جحش، جویریہ، صفیہ، میمونہ رضی اللہ عنہن تھیں۔ ان سب کی باری ایک ایک رات مقرر تھی۔ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم ہر ایک کی باری میں ان کے پاس رہتے مگر حضرت سودہ رضی اللہ عنہا ضعیف ہو گئی تھیں اور انہوں نے اپنی باری بھی ام المومنین حضرت عائشہ کو دے دی لہذا آپ حضرت سودہ کی باری میں ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں قیام پذیر رہتے۔

۳۲۱ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَهُ تِسْعُ نِسْوَةٍ يُصِيبُهُنَّ إِلَّا سَوْدَةَ فَإِنَّهَا وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا

حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے وقت آپ کی نو بیویاں تھیں آپ ان کے ہاں ان کی باری کے مطابق تشریف لے جاتے لیکن

لعائشة ۔

آپ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف نہیں لے جاتے تھے کیونکہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے اپنی دن رات کی باری حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دے دی۔

٣٢٠٢ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یطوف علی نسائہ فی اللیلۃ الواحدۃ ولہ یومئذ تسع نسوۃ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نو ازواج مطہرات تھیں آپ ان کے پاس ایک رات میں تشریف لے جاتے۔

نوٹ: ایک رات میں سب کے پاس تشریف لے جاتے اور ایسا آپ کبھی کبھی کرتے ورنہ آپ عموماً ایک رات میں ایک ہی بیوی کے پاس قیام پذیر رہتے!

٣٢٠٣ عن عائشۃ قالت کنت اغار علی اللاتی وھبن انفسھن للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقول اتھب الحرۃ نفسھا فانزل اللہ عز وجل ترجی من تشاء منھن وتؤوی الیک من تشاء قلت واللہ ما اری ربک الا یسارع لک فی ھواک۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں ان عورتوں کو اس بات سے عار کیا کرتی جو اپنی جان حضور سرور کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بخش دیا کرتیں! مجھے تعجب ہوتا کہ آزاد عورتیں اپنی جان مفت بخش دیتی ہیں یعنی مجھ کو یہ بات تعجب اور حیرت کی معلوم ہوا کرتی تھی

بعد ازاں اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی ترجی من تشاء منھن وتؤوی الیک من تشاء اے رسول! تو جسے چاہے ان میں سے پیچھے رکھ دے! اور جسے چاہے اپنے پاس جگہ دے۔ اس وقت میں نے کہا خدا کی قسم آپ کا رب آپ کی خواہش اور مرضی کے مطابق چلتا ہے۔

٣٢٠٤ عن سھل بن سعد قال انا فی القوم اذ قالت امراۃ انی قد وھبت نفسی لک یا رسول اللہ فر فی رایک فقام رجل فقال زوجنیھا فقال اذھب فاطلب ولو خاتما من حدید فذھب فلم یجد شیئا ولا خاتما من حدید فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امعک من سور القرآن شیء قال نعم قال فزوجہ بما معہ من سور القرآن۔

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک دن ہم سب ایک جگہ بیٹھے ہوئے تھے: ایک عورت آئی اور کہنے لگی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کو اپنی جان بخش دی! آپ جیسے چاہیں کریں! یہ بات سن کر ایک آدمی اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عورت سے میرا نکاح کرا دیجئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا، تم جاؤ کچھ لے آؤ خواہ لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ہو۔ وہ گیا اور اسے کوئی چیز نہ ملی۔ اور نہ لوہے کی کوئی انگوٹھی تو آپ نے ارشاد فرمایا کیا تجھے قرآن مجید سے کچھ سورتیں حفظ ہیں؟ اس نے کہا ہاں! آپ نے اس عورت کا نکاح اس کا ان سورتوں کے بدلے میں کیا

فرت، یہ ارشاد فرمایا کہ تیرا اس شخص سے قرآن حکیم پڑھ لینا ہی تیرا مہر ہے۔

مَا افْتَرَضَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى رَسُوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحَرَّمَهٗ عَلٰى خَلْقِهٖ لِيَزِيْدَهٗ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ قُرْبَةً اِلَيْهِ

جو باتیں اللہ رب العزت نے اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے درست کیں اور دوسرے لوگوں کیلئے درست قرار نہ دیں! تاکہ وہ مخلوق میں اپنے حبیب مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ بڑھائے اس کا بیان

۳۲۰۵ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَهَا حِيْنَ اُمِرَ اَنْ يُخَيِّرَ اَزْوَاجَهٗ قَالَتْ عَائِشَةُ فَبَدَاَ بِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ لَا تَعْجَلِيْ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِيْ اَبَوَيْكِ قَالَتْ وَقَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَيَّ لَا يَاْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهٖ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ فَقُلْتُ فِيْ هٰذَا اَسْتَأْمِرُ اَبَوَيَّ فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس اس روز تشریف لائے جس روز آپ کو اس امر کا حکم ہوا کہ آپ اپنی ازواج کو علیحدگی اختیار کرنے دیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس واسطے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سب سے پہلے میرے ہاں تشریف لائے! اور ارشاد فرمانے لگے میں تم سے ایک بات کا ذکر کرتا ہوں اور آپ اس بات کے جواب میں جلدی نہ کرنا (کیونکہ غور وفکر اور سوچ کر کہنے میں تمہارا کچھ!! نقصان نہیں۔) اور اپنے والدین سے اس امر میں مشورہ کر لیجئے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات اس لیے ارشاد فرمائی تھی کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ میرے ماں باپ آپ سے جدائی اختیار کرنے کا مشورہ نہ دیں گے بعد ازاں آپ نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی:

يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ: میں نے پوچھا کیا یہ بات ہے جس کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کروں؟ بیشک میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور دار آخرت کو چاہتی ہوں اور اس آیت شریفہ کا ترجمہ یہ ہے۔

نے نبی اپنی ازواج مطہرات سے ارشاد فرما دیجئے اگر تمہیں دنیا کی زندگی اور یہاں کی رونق چاہیئے تو آؤ میں تمہیں کچھ فائدہ دوں اور تمہیں اچھی طرح سے رخصت کر دوں۔

ف: حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات نے جب لوگوں کو دیکھا کہ وہ آسودہ حال ہو رہے ہیں۔ تو انہوں نے چاہا کہ ہم بھی آسودہ حال ہوں۔ اور بعض نے تو اس سلسلے میں گفتگو بھی کر ڈالی۔

اس لئے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک گھر نہ جانے کی قسم کھالی۔ بعد ازاں ایک ماہ کے بعد یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ اور حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم گھر تشریف لائے۔ سب سے پہلے آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے کہا تو آپ نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی اختیار کی۔ بعد ازاں سب نے اسی طرح کیا۔ حضور کے گھر میں جو آتا تو رہتا اور یہ فقر اختیاری تھا، جو آتا آپ فرما دیتے غرباء میں تقسیم فرما دیتے۔ اور پھر آپ کو اپنی ضروریات پوری کرنے کے لئے قرض لینا پڑتا!

۳۲۰۶ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ أَوَكَانَ طَلَاقًا.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواجِ مطہرات کو صرف اختیار دیا تھا اور کیا اختیار دینے سے طلاق واقع ہو جاتی ہے؟

ف: یعنی صرف اختیار دینے سے طلاق نہیں پڑتی اگر عورت اپنے نفس کو اختیار کرے تو اسے طلاق ہو جاتی ہے!

۳۲۰۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہمیں حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا اور ہم نے آپ کو اختیار کر لیا لہٰذا وہ اختیار دینا طلاق نہ ہوا

۳۲۰۸ عَنْ عَائِشَةَ مَا مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أُحِلَّ لَهُ النِّسَاءُ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم وصال شریف سے پہلے آپ کے لئے عورتیں حلال ہو گئیں!

۳۲۰۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَحَلَّ اللّٰهُ لَهُ أَنْ يَتَزَوَّجَ مِنَ النِّسَاءِ مَا شَاءَ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ جل مجدہ نے حضور سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف سے قبل یہ امر حلال کیا کہ آپ جس عورت سے چاہیں نکاح فرمائیں!

نوٹ: اللہ رب العزت نے سب سے پہلے قرآن مجید میں یہ حکم نازل فرمایا کہ اب آپ کو زیادہ عورتوں سے نکاح نہ چاہیے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ حکم منسوخ ہو گیا اور آپ کو اختیار ہو گیا کہ آپ جتنی عورتوں سے چاہیں نکاح کر سکتے ہیں!

اَلْحَثُّ عَلَى النِّكَاحِ

نکاح کی ترغیب دلانے کا بیان

۳۲۱۰ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ مَعَ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَهُوَ عِنْدَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ عُثْمَانُ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى فِتْيَةٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَلَمْ اَفْهَمْ فِتْيَةً كَمَا اَرَدْتُ فَقَالَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ ذَا طَوْلٍ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَالصَّوْمُ لَهُ وِجَاءٌ۔

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نوجوانوں کے پاس تشریف لائے۔ امام نسائی نے کہا کہ لفظ فتیۃ کا مطلب حسبِ منشا نہیں سمجھا۔ اور ارشاد فرمایا تم میں سے جو کوئی شخص اپنی بیوی کو کھلانے پلانے کی استطاعت رکھتا ہو تو اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرے کیونکہ نکاح کرنے سے نگاہ نیچی رہتی ہے اور شرمگاہ کی حفاظت ہوتی ہے۔ اور جس شخص کو اس قدر استطاعت نہ ہو تو وہ روزے رکھے روزہ اس کو خصی بنا دے گا۔

نوٹ: استطاعت رکھتا ہو یعنی کھلانے پلانے کی، نگاہ نیچی رہتی ہے۔ یعنی بیگانی عورت پر نگاہ نہیں پڑتی، شرمگاہ زنا سے محفوظ رہتی ہے۔ جو شخص اس قدر مقدور نہ رکھے یعنی مفلس اور غریب ہو وہ روزے رکھے۔ روزے خصی بنانے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ اس کی شہوت مٹا دے گا!

۳۲۱۱ عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ هَلْ لَكَ فِيْ فَتَاةٍ اُزَوِّجُكَهَا فَدَعَا عَبْدُ اللّٰهِ عَلْقَمَةَ فَحَدَّثَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے فرمایا اگر تمہیں کسی نوجوان عورت کی خواہش ہو تو بتلاؤ میں اس سے تمہارا نکاح کرا دیتا ہوں۔ بعد ازاں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ کو بلایا اور انہیں حدیث شریف سنائی کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو استطاعت ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے کیونکہ نکاح انسان کی نگاہ کو پست کر دیتا ہے، زنا سے بچاتا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے۔

وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَصُمْ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.

۲۲۱۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ.

۲۲۱۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَنْكِحْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَا فَلْيَصُمْ فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَاءٌ.

۲۲۱۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ.

۲۲۱۵ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بِمِنًى فَلَقِيَهُ عُثْمَانُ فَقَامَ مَعَهُ يُحَدِّثُهُ فَقَالَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَلَا أُزَوِّجُكَ جَارِيَةً شَابَّةً فَلَعَلَّهَا أَنْ تُذَكِّرَكَ بَعْضَ مَا مَضَى مِنْكَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ أَمَا لَئِنْ قُلْتَ ذَاكَ لَقَدْ

کی طاقت نہ ہو تو اسے روزہ رکھنا چاہیے کیونکہ اس کیلئے روزہ شہوت توڑنے کی طرح ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ آنحضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد فرمایا۔ تم لوگوں میں سے جس شخص کو استطاعت ہو اسے چاہیے کہ وہ نکاح کرے اور جسے طاقت نہیں وہ روزے اختیار کرے کیونکہ روزہ مجرد آدمی کے حق میں ایسا ہے۔ جیسے کسی آدمی کو خصی کر دیا جائے!

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے نوجوانوں کی جماعت تمہیں نکاح کر لینا چاہیے اگر تمہیں طاقت ہو کیونکہ نکاح آنکھوں کو بدنظری سے محفوظ رکھتا ہے اور مرد و عورت کی شرمگاہوں کو بدکاری سے بچاتا ہے۔ اور جس شخص کو استطاعت نہیں اسے چاہیے کہ وہ روزہ رکھا کرے کیونکہ روزہ اس کی شہوت کو توڑتا ہے۔

نوٹ۔ اوپر والی اور اس حدیث شریف کا ترجمہ ایک ہی ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث شریف کو بھی اوپر والی حدیث کی مانند قرار دیا ہے!

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں تھا وہاں ان کی ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوئی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان سے گفتگو فرمانے لگے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اے ابو عبدالرحمٰن میں آپ کا نکاح ایک نوجوان لڑکی سے کرا دوں؟ امید ہے کہ وہ آپ کو آپ کے گذشتہ ایام یاد دلائے گی (یعنی نوجوانی کی طرح طاقت امنڈ آئے گی)

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے

قَالَ لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ.

یہ بات ارشاد فرماتے ہیں حالانکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں پہلے ہی یہ بات یوں ارشاد فرمائی تھی! اے نوجوانوں کی جماعت تم میں سے جس شخص کو استطاعت ہو اسے چاہیئے کہ وہ نکاح کرے

بَابُ النَّهْيِ عَنِ التَّبَتُّلِ

مجرد رہنے سے منع کرنے کے متعلق باب

٣٢١٦ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ. قَالَ لَقَدْ رَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عُثْمَانَ التَّبَتُّلَ وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا.

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو مجرد رہنے کی اجازت نہ دی اگر آپ انہیں مجرد رہنے کی اجازت دیتے تو ہم خصی ہو جاتے۔ (یعنی خوب مجرد رہتے)

٣٢١٧ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجرد رہنے سے منع فرمایا۔

٣٢١٨ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّبَتُّلِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے مجرد رہنے سے منع فرمایا!

٣٢١٩ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ قَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِيَ الْعَنَتَ وَلَا أَجِدُ طَوْلًا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ أَفَأَخْتَصِي. فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى قَالَ ثَلَاثًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نوجوان ہوں! اور مجھے گناہوں میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ اور مجھ میں اتنی وسعت اور فراخی نہیں کہ میں کسی عورت سے نکاح کروں۔ لہٰذا اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں خصی ہو جاؤں آپ نے کوئی توجہ نہ فرمائی یہاں تک کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ

جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ فَاخْتَصِ عَلَى ذٰلِكَ أَوْ ذَرْ۔

تھے کہ وہ خصی ہو جائیں؟ بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوہریرہ! قلم لکھ کر خشک ہو چکا جو کچھ آگے ہونے والا ہے۔ چاہے آپ خصی ہو جائیں یا نہ ہوں!

مطلب یہ کہ آپ کے آگے ہونے والا ہے تو اسے لکھ کر خشک ہو چکا اور کچھ کمی بیشی نہ ہوگا!! اس کے علاوہ اگر آپ کی قسمت میں اولاد ہے تو ضرور ہوگی اور خصی ہونے سے کیا فائدہ؟

٣٢٢٠ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قُلْتُ إِنِّي أُرِيْدُ أَنْ أَسْأَلَكِ عَنِ التَّبَتُّلِ فَمَا تَرَيْنَ فِيْهِ قَالَتْ فَلَا تَفْعَلْ أَمَا سَمِعْتَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَّذُرِّيَّةً فَلَا تَبَتَّلْ۔

سیدنا حضرت سعد بن ہشام رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب آپ مسلمانوں کی ماں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ میں مجرد رہوں گا (اور کبھی نکاح نہ کروں گا!) آپ اس کے بارے میں کیا ارشاد فرماتی ہیں کہ یہ اچھا ہے یا کیسا؟ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کبھی ایسا کام ہرگز نہ کرنا کیا آپ نے وہ بات نہیں سنی جو اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمائی ہے۔ یعنی یہ آیت۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ الخ

ہم نے آپ سے قبل رسول ارسال فرمائے جنہیں ہم نے عورتیں اور اولاد بخشی تھی یہ آیت پڑھ کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا کہ اے سعد ہرگز تبتل اختیار نہ کیجئے

٣٢٢١ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ نَفَرًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا آكُلُ اللَّحْمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا أَنَامُ عَلَى فِرَاشٍ وَقَالَ بَعْضُهُمْ أَصُوْمُ فَلَا أُفْطِرُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَقُوْلُوْنَ كَذَا وَكَذَا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے بعض اصحاب یوں کہنے لگے۔ کہ ہم نکاح نہ کریں گے اور کچھ یوں کہنے لگے کہ ہم گوشت نہ کھائیں گے اور بعض نے کہا ہم بستر پر نہ سوئیں گے یا اور بعض دوسرے یہ کہنے لگے کہ ہم روزہ رکھ کر افطار نہ کریں گے۔ یعنی ہمیشہ روزہ رکھیں گے۔ اور کسی دن بے روزہ نہ رہیں گے اس بات کی اطلاع حضور سید کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو ہوئی آپ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا فرمائی اور ارشاد فرمایا

لکنی

لكني أصلي وأنام وأصوم وأفطر وأتزوج النساء فمن رغب عن سنتي فليس مني.

ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں اور میں تو نماز بھی پڑھتا ہوں سوتا بھی ہوں اور روزہ رکھتا ہوں افطار بھی کرتا۔ عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں! اس کے باوجود بھی اگر کوئی شخص میرے طریقے سے انحراف کرے تو وہ مجھ سے نہیں ہے۔

باب معونة الله الناكح الذي يريد العفاف

اس امر کے بارے میں باب کہ کوئی شخص گناہ سے بچنے کیلئے نکاح کرے اللہ جل شانہٗ اس کا مددگار ہے

٣٢٢٢ عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثلاثة حق على الله عز وجل عونهم المكاتب الذي يريد الأداء والناكح الذي يريد العفاف والمجاهد في سبيل الله.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین شخصوں کی مدد کرنا اللہ رب العزت نے اپنی ذات مبارک پر ضروری اور ایک لازمی حق قرار دے دیا ہے۔ ایک تو وہ مکاتب جس کا ارادہ بدل کتابت ادا کرنے کا ہو۔ دوسرا اس ارادے سے نکاح کرنے والا کہ وہ گناہ سے بچے اور پاک دامن رہے۔ اور تیسرا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

نكاح الأبكار

کنواری عورت کو نکاح میں لانے کا بیان

٣٢٢٣ عن جابر قال تزوجت فأتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقال أتزوجت يا جابر قلت نعم قال بكرا أم ثيبا قلت ثيبا قال فهلا بكرا تلاعبها وتلاعبك.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نکاح کیا اور اس کے بعد حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپ نے پوچھا اے جابر! آپ نے نکاح کیا۔ میں نے عرض کی ہاں! آپ نے پوچھا کنواری یا بیوہ سے؟ میں نے عرض کیا بیوہ سے۔ آپ نے فرمایا تو نے کنواری عورت سے نکاح کیوں نہ کیا تاکہ اس سے کھیلتا۔ اور وہ تجھ سے کھیلتی!

٣٢٢٤ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَقِيَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا جَابِرُ هَلْ أَصَبْتَ امْرَأَةً بَعْدِيْ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ أَبِكْرًا أَمْ أَيِّمًا قُلْتُ أَيِّمًا قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُكَ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میری ملاقات حضور سرور کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہوئی آپ نے پوچھا اے جابر! کیا آپ ہمارے بعد بیوی والے ہیں میں نے عرض کی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے دریافت فرمایا کنواری سے نکاح کیا یا بیوہ سے؟ جابر رضی اللہ عنہ نے کہا بیوہ کے ساتھ نکاح کیا آپ نے فرمایا، تو نے کنواری عورت سے نکاح کیوں نہ کیا جو تجھے کھلاتی

تَزَوُّجُ الْمَرْأَةِ مِثْلَهَا فِي السِّنِّ

عورت کا اس کے ہم عمر سے نکاح کرنا چاہیے

٣٢٢٥ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ خَطَبَ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاطِمَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا صَغِيْرَةٌ فَخَطَبَهَا عَلِيٌّ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے حضور کی خدمت میں حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے لیے پیغام دیا تو آپ نے فرمایا کہ فاطمہ چھوٹی ہے اور پھر حضرت علی نے پیغام دیا تو آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح کر دیا۔

نوٹ: چھوٹی فرمانے سے آپ کا مطلب یہ تھا کہ ان دونوں حضرات کی عمر بڑی تھی اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا ان سے عمر میں چھوٹی تھیں

تَزَوُّجُ الْمَوْلَى الْعَرَبِيَّةَ

غلام مرد کا آزاد عورت کے ساتھ نکاح کرنا

٣٢٢٦ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ طَلَّقَ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ فِيْ إِمَارَةِ مَرْوَانَ ابْنَةَ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ وَأُمُّهَا بِنْتُ قَيْسٍ الْبَتَّةَ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهَا خَالَتُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ تَأْمُرُهَا بِالْاِنْتِقَالِ مِنْ بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَسَمِعَ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ فَأَرْسَلَ إِلَى ابْنَةِ سَعِيْدٍ فَأَمَرَهَا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے حضرت سعید بن زید کی لڑکی کو طلاق دے دی۔ حالانکہ جناب عبداللہ ابھی جوان تھے۔ اور ان ایام میں مروان کی حکومت تھی۔ اور طلاق البتہ ایسی طلاق ہے جس میں عورت کا کچھ بھی حصہ باقی نہ رہے ایسے دے دی۔ بعد ازاں اس عورت کی خالہ نے جس کا نام فاطمہ تھا! اسے کہلا بھیجا کہ آپ عبداللہ بن عمرو کے گھر نہ ٹھہریں۔ اور مروان

أَنْ تَرْجِعَ إِلَى مَسْكَنِهَا وَسَأَلَهَا مَا حَمَلَهَا عَلَى الْإِنْتِقَالِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَعْتَدَّ فِي مَسْكَنِهَا حَتَّى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُخْبِرُهُ أَنَّ خَالَتَهَا أَمَرَتْهَا بِذٰلِكَ فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصٍ فَلَمَّا أَمَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهُ وَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِتَطْلِيقَةٍ هِيَ بَقِيَّةُ طَلَاقِهَا وَأَمَرَ لَهَا الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ بِنَفَقَتِهَا فَأَرْسَلَتْ زَعَمَتْ إِلَى الْحَارِثِ وَعَيَّاشٍ تَسْأَلُهُمَا الَّذِي أَمَرَ لَهَا بِهِ زَوْجُهَا فَقَالَا وَاللّٰهِ مَا لَهَا عِنْدَنَا نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا وَمَا لَهَا أَنْ تَكُونَ فِي مَسْكَنِنَا إِلَّا بِإِذْنِنَا فَزَعَمَتْ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَصَدَّقَهُمَا قَالَتْ فَاطِمَةُ فَأَيْنَ أَنْتَقِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ انْتَقِلِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى الَّذِي سَمَّاهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ قَالَتْ فَاطِمَةُ فَاعْتَدَدْتُ عِنْدَهُ وَكَانَ رَجُلًا قَدْ ذَهَبَ بَصَرُهُ فَكُنْتُ أَضَعُ ثِيَابِي عِنْدَهُ حَتَّى أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَأَنْكَرَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا مَرْوَانُ وَقَالَ لَمْ أَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيثَ مِنْ أَحَدٍ قَبْلَكِ وَسَآخُذُ بِالْقَضِيَّةِ الَّتِي وَجَدْنَا النَّاسَ

سے چلی جائیں! بعد ازاں مروان نے یہ بات سنی اور اسے پھر سے وہیں جا کر رہنے کا حکم دیا۔ جہاں سے وہ چلی آئی تھی اور اس کی وجہ دریافت کی کہ وہاں سے کس وجہ سے چلی آئی ہے اس نے گھر میں عدت کیوں نہ پوری کی۔ اس عورت نے مروان کو کہلا بھیجا کہ میں اپنی خالہ کے کہنے پر نکل آئی تھی۔ پھر اس کی خالہ یعنی کہ بیٹی فاطمہ نے یوں بیان کیا کہ میں عمرو بن حفص کی منکوحہ تھی۔ بعد ازاں جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو یمن کا امیر بنا کر ارسال فرمایا تو میرا خاوند بھی ان کے ساتھ گیا۔ پھر جو طلاق میں طلاقوں سے باقی رہ گئی تھی وہاں جا کر مجھے کہلا بھیجی اور مجھے نفقہ دینے کے لیے حارث بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ سے کہلا بھیجا! میں نے ان دونوں سے دریافت کیا کہ میرے خاوند نے مجھے کیا حکم کیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اسے نفقہ یعنی خرچہ دے گا: ہاں اگر حاملہ ہو گی تو اس کو نفقہ ملے گا اور یہ بھی کہا کہ اس کو ہماری اجازت کے بغیر ہمارے گھر میں ٹھہرنا بھی درست نہیں۔ بعد ازاں حضرت فاطمہ فرمانے لگیں کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور یہ قصہ آپ کو سنایا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ دونوں سچ کہتے ہیں۔ پھر میں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کہاں چلی جاؤں؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم ابن ام مکتوم نابینا کے پاس رہو جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورت نے اپنی کتاب مقدس میں فرمایا ہے۔ حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں نے ابن ام مکتوم کے پاس عدت کے ایام گزارے اور چونکہ آپ نابینا تھے اس لیے میں ان کے پاس اپنے کپڑے اتار دیتی تھی۔ پھر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا

عَلَيْهَا مُخْتَصَرًا.

انکار کیا۔ اور کہا کہ ہم نے اس سے پہلے یہ حدیث شریف کسی سے نہیں سنی اور ہم اسی طریقہ پر عمل کریں گے جس پر لوگوں کو عمل کرتے ہوئے دیکھا! (یہ حدیث شریف مختصر ہے)

نوٹ: حدیث شریف کی ابتداء میں ارشاد ہے۔ ایسی طلاق دی جس میں عورت کو کہ طلاق بائن مراد ہے یعنی طلاق بائن کہ جس کے بعد رجعت نہ ہو سکے!
مسئلہ: اس حدیث سے یہ ثابت کیا ہے کہ آزاد عورت کا غلام سے نکاح کیا جا سکتا ہے جیسے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ بنت قیس کو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دے دیا!

٣٣ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَأَنْكَحَهُ ابْنَةَ أَخِيهِ هِنْدًا بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدًا وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ النَّاسُ ابْنَهُ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ حَتَّى أَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي ذَلِكَ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلًى وَأَخًا فِي

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عتبہ کے بیٹے جناب حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سالم کو متبنیٰ کیا۔ حضرت سالم ایک انصاری عورت کے آزاد غلام تھے۔ اور جناب ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ بدر میں حاضر تھے۔ بعد ازاں ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سالم کا نکاح اپنی بھتیجی ہند سے کر دیا جو ولید بن عتبہ کی بیٹی تھی اور اسی طرح! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے زید رضی کو اپنا فرزند بنایا تھا اور جاہلیت میں دستور تھا کہ متبنیٰ بنانے والے کو اس لڑکے کا باپ کہا کرتے۔ اور وہ لڑکا اس کی میراث کا وارث ہوتا کافی مدت تک یہی دستور رہا پھر اللہ رب العزت والجلال نے یہ آیت شریفہ اس بارے میں نازل فرمائی!
ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللهِ فَإِنْ لَمْ تَعْلَمُوا آبَاءَهُمْ فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ وَمَوَالِيكُمْ
یعنی متبنیٰ بیٹوں کو ان کے باپ کا نام لے کر پکارو! کیونکہ اللہ کے نزدیک یہی قرین انصاف ہے۔ اگر تم ان کے باپ کو نہ جانتے ہو تو وہ دین میں تمہارے

الدِّیْنِ مُخْتَصَرٌ ۔

۳۲۲۸ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبَا حُذَيْفَةَ بْنَ عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّى سَالِمًا وَهُوَ مَوْلًى لِامْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ كَمَا تَبَنَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ وَأَنْكَحَ أَبُو حُذَيْفَةَ بْنُ عُتْبَةَ سَالِمًا ابْنَةَ أَخِيهِ هِنْدًا بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَكَانَتْ هِنْدٌ بِنْتُ الْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْأُوَلِ وَهِيَ يَوْمَئِذٍ مِنْ أَفْضَلِ أَيَامَى قُرَيْشٍ فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ رُدَّ كُلُّ أَحَدٍ يَنْتَمِي مِنْ أُولَئِكَ إِلَى أَبِيهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ يُعْلَمُ أَبُوهُ رُدَّ إِلَى مَوَالِيهِ۔

بھائی اور رفیق ہیں الغرض جن کا باپ معلوم نہ ہو تو وہ دین کے بھائی اور رفیق ہیں۔ مختصرا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ جو صحابی ہیں جو غزوہ بدر میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک تھے آپ نے ایک انصاری عورت کے غلام حضرت سالم کو اپنا متبنیٰ بنایا جیسے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید بن حارثہ کو اپنا متبنیٰ بنایا۔ اور حضرت ابوحذیفہ نے حضرت سالم کا نکاح اپنی بھتیجی ہندہ بنت ولید کی بیٹی سے کر دیا۔ اور ہندہ وہ عورت تھیں جنہوں نے ابتدائی دور میں ہجرت کی تھی۔ اور اس وقت وہ تمام بیواؤں اور قریشی عورتوں سے افضل تھیں۔ جب اللہ رب العزت نے حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے متعلق یہ آیت شریفہ نازل فرمائی!

ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ هُوَ أَقْسَطُ عِنْدَ اللَّهِ۔

یعنی اپنے متبنیٰ غلاموں کو ان کے والد کا نام لے کر پکارو کیونکہ یہی اللہ کے نزدیک انصاف ہے۔ بعد ازاں ہر ایک متبنیٰ غلام کو ان کے باپ و اجداد کی طرف نسبت کرنے لگے اگر کسی کے باپ کا نام معلوم نہ ہوتا تو وہ ان کے آقاؤں کی طرف منسوب کر دیا جاتا

اَلْحَسَبُ

۳۲۲۹ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَابَ أَهْلِ الدُّنْيَا الَّذِي يَذْهَبُونَ إِلَيْهِ الْمَالُ۔

حسب کا بیان

سیدنا حضرت ابو بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا دار کا حسب و نسب مال و دولت ہے!

نوٹ: یعنی یہ لوگ مالداری اور آسودگی کو حسب سمجھتے ہیں۔ حالانکہ حسب ان عمدہ عادات اور بہترین اخلاق کو کہتے ہیں جو پشت در پشت چلا آتا ہو اور روپیہ پیسہ اور مال و دولت نہیں ہوتا۔

عَلٰى مَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ

عورت میں کونسی خوبی دیکھ کر اس سے نکاح کیا جائے

۳۲۲۸ عَنْ جَابِرٍ أَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَأَةً عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقِيَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَتَزَوَّجْتَ يَا جَابِرُ قَالَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرٌ أَمْ ثَيِّبٌ قَالَ قُلْتُ بَلْ ثَيِّبٌ قَالَ فَهَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كُنَّ لِي أَخَوَاتٌ فَخَشِيتُ أَنْ تَدْخُلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُنَّ قَالَ فَذَاكَ إِذَنْ إِنَّ الْمَرْأَةَ تُنْكَحُ عَلَى دِينِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک عورت کے ساتھ نکاح فرمایا۔ جس کے بعد ان کی ملاقات حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئی! تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ اے جابر کیا آپ نے نکاح کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے دریافت فرمایا۔ کنواری یا بیوہ عورت سے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا بیوہ سے یعنی اس کا نکاح ایک دفعہ ہو چکا ہے۔ آپ نے فرمایا کیوں آپ نے کنواری عورت سے نکاح کیوں نہ کیا! جو آپ کا دل بہلاتی! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بہنیں ہیں! اور میں اس عورت کو ان کے پاس لانے سے ڈرا آپ نے فرمایا اگر ایسی بات ہے تو تو نے بہت اچھا کیا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عورت سے اس کی دینداری یا اس کی مالداری یا حسن و جمال کی بنا پر نکاح کیا جاتا ہے! اور تمہارے لیے ضروری ہے کہ تم دین والی عورت سے نکاح کرو ورنہ آپ کے ہاتھ خاک آلود ہوں۔

نوٹ: تربت یداک سے بددعا دینا مراد نہیں بلکہ عرب میں یہ ایک روزمرہ کا محاورہ تھا البتہ اس سے یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ اگر تو اس کے خلاف کرے گا تو تیرا کام ناکارہ اور بے فائدہ ہو جائے گا!

بَابُ كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْعَقِيمِ

٣٢٣١ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَمَنْصِبٍ إِلَّا أَنَّهَا لَا تَلِدُ فَأَتَزَوَّجُهَا فَنَهَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ فَنَهَاهُ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَنَهَاهُ فَقَالَ تَزَوَّجُوا الْوَلُودَ الْوَدُودَ فَإِنِّي مُكَاثِرٌ بِكُمْ

بانجھ عورت سے نکاح کرنا مکروہ ہے!!

سیدنا حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ مجھے ایک شریف اور مرتبہ والی عورت مل رہی ہے لیکن اس کی اولاد نہیں ہوتی کیا میں اس کے ساتھ نکاح کر لوں! آپ نے اسے منع فرمایا۔ بعد ازاں وہ پھر آیا پھر منع کیا! پھر تیسری دفعہ آیا اور آپ نے منع فرمایا اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم ایسی عورت سے نکاح کرو جس سے اولاد ہو اور وہ عورت مرد کی دوست عاشق کی طرح ہو کیونکہ میں تم لوگوں سے اپنی امت کی کثرت پہ فخر کروں گا!

تَزْوِيجُ الزَّانِيَةِ

٣٢٣٢ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ مَرْثَدَ بْنَ أَبِي مَرْثَدٍ الْغَنَوِيَّ وَكَانَ رَجُلًا شَدِيدًا وَكَانَ يَحْمِلُ الْأُسَارَى مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ قَالَ فَدَعَوْتُ رَجُلًا لِأَحْمِلَهُ وَكَانَ بِمَكَّةَ بَغِيٌّ يُقَالُ لَهَا عَنَاقٌ وَكَانَتْ صَدِيقَتَهُ فَخَرَجَتْ فَرَأَتْ سَوَادِي فِي ظِلِّ الْحَائِطِ فَقَالَتْ مَنْ هَذَا مَرْثَدٌ مَرْحَبًا وَأَهْلًا يَا مَرْثَدُ انْطَلِقِ اللَّيْلَةَ فَبِتْ عِنْدَنَا

زانی عورت کو نکاح میں لانا

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ مرثد بن ابی مرثد غنوی ایک سخت کوش شخص تھا جو مکہ سے قیدیوں کو سوار کر کے مدینہ منورہ کی طرف لایا کرتا۔

مرثد نے کہا کہ میں نے ایک آدمی کو بلایا تاکہ اسے سواری پہ بٹھا لوں۔ اور مکہ مکرمہ میں ایک زانیہ عناق نامی اس کی آشنا تھی۔ مرثد کہتے ہیں کہ جب میں نکل کر دیوار کے سایہ سے گیا میری تو اس کی نظر میرے سایہ پر پڑی اور بولی کہ یہ کون ہے؟ اچھا مرثد ہیں! اے مرثد خوش آمدید! آج کی رات ہمارے ساتھ رہو۔ مرثد کہتے ہیں کہ میں نے کہا! اے عناق! حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے زنا کو

فِي الرَّحْلِ قُلْتُ يَا عَنَاقُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الزِّنَا قَالَتْ يَا أَهْلَ الْخِيَامِ هٰذَا الدُّلْدُلُ هٰذَا الَّذِي يَحْمِلُ أُسَرَاءَكُمْ مِنْ مَكَّةَ إِلَى الْمَدِينَةِ فَسَلَكْتُ الْخَنْدَمَةَ فَطَلَبَنِي ثَمَانِيَةٌ فَجَاءُوا حَتَّى قَامُوا عَلَى رَأْسِي فَبَالُوا فَطَارَ بَوْلُهُمْ عَلَيَّ وَأَعْمَاهُمُ اللّٰهُ عَنِّي فَجِئْتُ إِلَى صَاحِبِي فَحَمَلْتُهُ فَلَمَّا انْتَهَيْتُ بِهِ إِلَى الْأَرَاكِ فَكَكْتُ عَنْهُ كَبْلَهُ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْكِحُ عَنَاقَ فَسَكَتَ عَنِّي فَنَزَلَتِ الزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ فَدَعَانِي فَقَرَأَهَا عَلَيَّ وَقَالَ لَا تَنْكِحْهَا.

دلدل رات کو نکلنے والا ایک پرندہ ہے اور یہاں لفظ بطور محاورہ بولا گیا ہے
حاضر ہے اور وہ تمہارے قیدیوں کو مکہ مکرمہ سے! مدینہ منورہ تک اٹھا لے جاتا ہے یہ سن کر میں ایک خندمہ کی طرف چلا مرثد کہتے ہیں کہ ہمیں تلاش کرتے ہوئے آٹھ آدمی آگئے اور وہ میرے سر پر آکر کھڑے ہو گئے! بعد ازاں ان کا پیشاب مجھ پر پہنچا لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں اندھا کر دیا بعد ازاں میں اپنے ساتھی کے پاس آیا۔ اور اس کو سوار کر لیا۔ جب میں اپنے مقام اراک تک پہنچا تو میں نے اس کی قید کھول دی بعد ازاں میں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں عناق سے نکاح کر سکتا ہوں! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے میری بات کا کچھ جواب نہ دیا بعد ازاں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی!
اَلزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ۔
یعنی مشرک بدکار عورت کو صرف بدکار مرد یا مشرک نکاح میں لا سکتا ہے۔ مرثد کہتے ہیں کہ پھر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا۔ اور آپ نے یہ آیت شریفہ میری موجودگی میں تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا اس سے نکاح نہ کرو!

فائدہ: مرد اگر بدکار ہو تو وہ نیک سیرت اور پاکیزہ فطرت نہیں ہو سکتا اور اگر نیک ہو تو وہ بدکار عورت سے نکاح اس لئے نہیں کرتا
(۱) ایک تو یہ کہ اس کا کفو نہیں۔ لہٰذا اس کے لئے یہ عار ہے
(۲) دوسرے یہ کہ ایک کو دوسرے سے علت یا بیماری کا خطرہ لگ جائے۔ (موضح قرآن)
بعض علماء کے نزدیک یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا اس وقت بدکار عورتوں سے نکاح حرام تھا اور اس کے بعد درست ہو گیا اب زانیہ اگر توبہ کرے تو اس سے نکاح درست ہے!

٣٢٢٣ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ عِنْدِي امْرَأَةً مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ وَهِيَ لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ قَالَ طَلِّقْهَا قَالَ لَا أَصْبِرُ عَنْهَا قَالَ اسْتَمْتِعْ بِهَا.

یا رسول اللہ میری ایک بیوی ہے اور وہ مجھے لوگوں کی بہ نسبت زیادہ محبوب ہے۔ لیکن اس میں ایک نقص ہے کہ لوگوں میں سے کوئی شخص اسے ہاتھ لگائے تو وہ منع نہیں کرتی۔ یعنی زنا پر راضی ہو جاتی ہے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اسے طلاق دے دو! تو وہ شخص کہنے لگا کہ میں اس کے بغیر صبر نہیں کر سکتا آپ نے ارشاد فرمایا۔ تم اس سے اپنا مطلب نکالو!

كَرَاهِيَةُ تَزْوِيجِ الزُّنَاةِ

زانی عورتوں سے نکاح کرنا مکروہ ہے!

٣٢٢٤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِأَرْبَعَةٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورتوں سے چار چیزوں کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے، مال خاندانی شرافت حسن و جمال اور دین کے سبب سے ان سے نکاح کیا جاتا ہے۔ تو اپنا کام دیندار عورت سے نکال تیرے ہاتھ خاک آلودہ ہوں!

أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ

تمام عورتوں میں سے بہترین عورت کون سی ہے

٣٢٢٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِي تَسُرُّهُ إِذَا نَظَرَ وَتُطِيعُهُ إِذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ کسی شخص نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں میں سے کون سی عورت اچھی ہوتی ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا جو اپنے خاوند کو خوش کرے جب اس کا خاوند اس کی طرف دیکھے، اور جب وہ حکم کرے تو بجا لائے اور اپنے دل میں مخالفت نہ رکھے اور اپنے مال کو خاوند کو برا لگے!

اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ

نیک بیوی کا ملنا کتنی خوبیوں کا حامل ہے

٣٢٣٢ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا كُلَّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دنیا کل متاع یا پونجی اور فائدہ ہے۔ لیکن اس میں سب سے بڑھ کر جو متاع اور پونجی ہے وہ نیک سیرت عورت ہے!

فائدہ یعنی جس شخص کو خوش بخت اور خوش اخلاق عورت میسر آگئی تو دنیا میں سب سے بڑھ کر دولت ملی۔

اَلْمَرْأَةُ الْغَيْرَى

جس عورت میں رشک بہت زیادہ ہو اس کا بیان

٣٢٣٣ عَنْ أَنَسٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَتَزَوَّجُ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ قَالَ إِنَّ فِيْهِمْ لَغَيْرَةً شَدِيْدَةً.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لوگوں نے عرض کیا کیا ہم لوگ انصاری عورتوں سے نکاح نہ کریں؟ (یعنی مدینہ منورہ والی عورتوں سے) حکم ہو تو ہم ان سے نکاح کر لیا کریں یا نہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا: انصار کی عورتوں میں بہت زیادہ رشک پایا جاتا ہے!!

إِبَاحَةُ النَّظَرِ قَبْلَ التَّزْوِيْجِ

نکاح سے قبل عورت کو دیکھنے کے جواز کا بیان

٣٢٣٤ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَ رَجُلٌ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ نَظَرْتَ إِلَيْهَا قَالَ لَا فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَيْهَا.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے ایک انصاری لڑکی کے پاس پیغام بھیجا تو اسے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے اسے دیکھ بھی لیا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اس عورت کو دیکھ لیجیے۔

۲۳۹- عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ خَطَبْتُ امْرَأَةً عَلَى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَظَرْتَ اِلَيْهَا قُلْتُ لَا قَالَ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهُ اَجْدَرُ اَنْ يُؤْدَمَ بَيْنَكُمَا

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک عورت کو پیغام نکاح بھیجا آپ نے پوچھا کیا تو نے اسے دیکھ لیا ہے کہ نہیں۔ میں نے عرض کیا نہیں آپ نے ارشاد فرمایا اس عورت کو دیکھ لے کیونکہ اس سے بہت موافقت ہو گی

اَلتَّزْوِيْجُ فِيْ شَوَّالٍ

عید کے مہینے میں نکاح کرنے کا بیان

۲۴۰- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَوَّالٍ وَاُدْخِلْتُ عَلَيْهِ فِيْ شَوَّالٍ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تُحِبُّ اَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَهَا فِيْ شَوَّالٍ فَاَيُّ نِسَائِهِ كَانَتْ اَحْظٰى عِنْدَهُ مِنِّيْ.

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عید کے مہینے میں نکاح کیا اور شوال ہی میں مجھے آپ کے ہاں رخصت کیا گیا اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا لوگوں کے لیے مستحب جانتی تھیں۔ شوال میں عورتوں کی رخصتی ہو کیونکہ مجھ سے بڑھ کر کوئی عورت حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک شہرت اور زیادہ قائدہ لینے والی نہ تھی

اَلْخِطْبَةُ فِي النِّكَاحِ

نکاح کا پیغام بھیجنا

۲۴۱- عَنْ عَامِرِ بْنِ شَرَاحِيْلَ اَنَّهُ سَمِعَ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ الْاُوَلِ قَالَتْ خَطَبَنِيْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَطَبَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَوْلَاهُ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَقَدْ كُنْتُ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّنِيْ فَلْيُحِبَّ اُسَامَةَ

سیدنا حضرت عامر بن شراحیل حضرت فاطمہ بنت قیس کی بیٹی سے سنا جو کہ ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے سب سے پہلے ہجرت کی تھی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنا حال عامر بن شراحیل سے اس طرح بیان کرتی تھیں اور فرماتی ہیں کہ مجھے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ذریعے پیغام بھیجا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے واسطے پیغام بھیجا جو حضور کے غلام تھے۔ حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور سے

فَلَمَّا طَلَّقَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أَمْرِي بِيَدِكَ فَأَنْكِحْنِي مَنْ شِئْتَ فَقَالَ انْطَلِقِي إِلَى أُمِّ شَرِيكٍ وَأُمُّ شَرِيكٍ امْرَأَةٌ غَنِيَّةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ عَظِيمَةُ النَّفَقَةِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ يَنْزِلُ عَلَيْهَا الضِّيفَانُ فَقُلْتُ سَأَفْعَلُ قَالَ لَا تَفْعَلِي فَإِنَّ أُمَّ شَرِيكٍ كَثِيرَةُ الضِّيفَانِ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسْقُطَ عَنْكِ خِمَارُكِ أَوْ يَنْكَشِفَ الثَّوْبُ عَنْ سَاقَيْكِ فَيَرَى الْقَوْمُ مِنْكِ بَعْضَ مَا تَكْرَهِينَ وَلٰكِنِ انْتَقِلِي إِلَى ابْنِ عَمِّكِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي فِهْرٍ فَانْتَقَلْتُ إِلَيْهِ مُخْتَصَرٌ.

کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا تھا! جو شخص مجھ سے محبت رکھتا ہے۔ اسے چاہیے کہ وہ حضرت اسامہ رضی سے محبت رکھے! فاطمہ فرماتی ہیں۔ کہ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے گفتگو فرمائی تو میں نے عرض کیا حضور میں آپ کے اختیار میں ہوں۔ آپ جس سے چاہیں! اس سے میرا نکاح فرمائیے۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا کہ ام شریک کے پاس جائیے اور ام شریک انصار میں سے ایک نیک عورت تھیں (یعنی مدینہ منورہ والوں میں سے) اور اللہ جل جلالہ کی راہ میں بہت زیادہ خرچ کرتی تھیں اور مہمان لوگ ان کے پاس آتے تھے۔ فاطمہ بنت قیس نے کہا کہ میں ایسا ہی کرتی ہوں یعنی میں ام شریک کے پاس جا کر ٹھہرتی ہوں تو حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! ایسا نہ کیجئے کیونکہ ام شریک کے مکان میں مہمانوں کی کثرت ہے۔ شاید اس طرح تمہاری اوڑھنی سرک جائے! یا پنڈلیوں پر سے کپڑا اٹھ جائے! بعد ازاں لوگ دیکھنے لگیں اور کوئی دیکھیں گے تو تجھے برا معلوم ہوگا! تیرا اپنے چچازاد بھائی عبداللہ بن ام مکتوم کے پاس جانا مناسب ہے! اور وہ قبیلہ فہر سے تعلق رکھتے ہیں۔ فاطمہ فرماتی ہیں کہ پھر میں ان کے پاس چلی گئی اور اس حدیث شریف کو مختصراً بیان کیا گیا

نوٹ: یعنی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے رہنے کا حال اس حدیث شریف میں بیان نہیں کیا بلکہ دوسری حدیث شریف میں بیان کیا ہے۔

اَلنَّهْيُ أَنْ يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

ایک شخص کے دیئے گئے پیغام پر پیغام کے ممنوع ہونے کا بیان

٣٢٢٢ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ بَعْضٍ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور رحمت کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک کے پیغام پر دوسرا کوئی شخص پیغام نکاح نہ بھیجے!

٣٢٤٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِيَ مَا فِي إِنَائِهَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! خریدار کو دھوکا دینے کے لیے چیزوں کی قیمت زیادہ نہ لگایا کرو اور مقیم شخص مسافر کا مال فروخت نہ کرے اور کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ لگائے اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ کرے اور کوئی عورت اپنی مسلمان بہن کو طلاق نہ دلائے تاکہ وہ اس کے برتن میں جو کچھ ہے اسے اونڈھا لے!

ف: یعنی کوئی عورت اپنی مسلمان بہن کو طلاق نہ دلوائے یعنی اپنی خواہش کے لیے طلاق نہ دلوائے! جو چیز اس کے برتن میں ہے یعنی جو کچھ اس کے حصے میں ہے! غرض یہ کہ ایک عورت مسلمان ہو کر دوسرے مسلمان کے لیے ایسا نہ کرے کہ اگر فلاں عورت کو طلاق ہو جائے گی تو میں اس کے ساتھ آرام اور سکون سے رہوں گی یا ہو جاؤں۔ سوکن کا حصہ لے لے گا کیونکہ ہر کسی کا حصہ اس کے ساتھ ہے۔ اور ایک کا حصہ دوسرے کو نہیں مل سکتا! پھر اسے ظلم و جور اور ناحق طلاق دینا کیا ناکہ؟!

٣٢٤٤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے۔

٣٢٤٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَتْرُكَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے نکاح پر نکاح کا پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ وہ نکاح کرے یا اسے چھوڑ دے۔

٣٢٤٦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَخْطُبُ أَحَدُكُمْ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ

ترجمہ کئی بار ہو چکا ہے

خِطْبَةُ الرَّجُلِ إِذَا تَرَكَ الْخَاطِبُ أَوْ أَذِنَ لَهُ

پہلے پیغام دینے والے کی اجازت سے یا اس کے چھوڑ دینے کے بعد نکاح کا پیغام دینا چاہیے

٣٢٤٧ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ
يَبِيْعَ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ
بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ الرَّجُلُ
عَلٰى خِطْبَةِ الرَّجُلِ حَتّٰى
يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهٗ
اَوْ يَاْذَنَ لَهُ
الْخَاطِبُ

٣٢٣٨ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ
ابْنِ ثَوْبَانَ اَنَّهُمَا سَاَلَا
فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ عَنْ
اَمْرِهَا فَقَالَتْ طَلَّقَنِيْ
زَوْجِيْ ثَلَاثَةً فَكَانَ
يَرْزُقُنِيْ طَعَامًا فِيْهِ
شَيْءٌ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَئِنْ
كَانَتْ لِي النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى
لَاَطْلُبَنَّهَا وَلَا اَقْبَلُ هٰذَا
فَقَالَ الْوَكِيْلُ لَيْسَ لَكِ
سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ قَالَتْ
فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ
ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ
سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ فَاعْتَدِّيْ
عِنْدَ فُلَانَةَ قَالَتْ وَكَانَ
يَاْتِيْهَا اَصْحَابُهٗ ثُمَّ
قَالَ اعْتَدِّيْ عِنْدَ ابْنِ
اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهٗ اَعْمٰى
فَاِذَا حَلَلْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَاٰذِنِيْنِيْ قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ

کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ تم میں سے کوئی شخص فروخت ہونے کے وقت کسی دوسرے کی چیز پر فروخت نہ کیا کرے (یعنی ایک کے خریدار کو پاس والا بیوپاری خبر بتلایا کرے۔ تاکہ اس کے بیوپار کی عمل نہ ہو سکے) اور کوئی شخص دوسرے آدمی کے پیغام پر نکاح کا پیغام نہ کرے جب تک کہ پیغام دینے والا چھوڑ دے یا وہ اس کی اجازت نہ دے!

سیدنا حضرت ابو سلمہ اور

حضرت عبدالرحمٰن بن ثوبان رضی اللہ عنہما دونوں حضرات سے مروی ہے۔ کہ ان دونوں حضرات نے حضرت فاطمہ بنت قیس سے ان کا حال دریافت کیا۔ پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اپنے احوال بیان فرمانے لگیں۔ اور کہنے لگیں کہ میرے خاوند نے مجھے تین طلاقیں دے دی تھیں اور مجھ کو کھانے کے لئے کچھ اناج بھی دیا جو اچھا نہ تھا (یعنی کچھ خراب جیسے جو وغیرہ) حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے خاوند کے وکیل سے کہا اگر مجھ کو نان و نفقہ دینا پہنچتا ہوگا تو میں اس سے یہ چیز نہیں لوں گی۔ اور میں یہ اناج نہیں لیتی۔ بہرحال میرے خاوند کے وکیل نے جواب دیا۔ تمہیں کھانا اور نفقہ دونوں نہیں ملیں گے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس بات کا تذکرہ کیا۔ بہرحال آپ نے اسی طرح ارشاد فرمایا۔ یعنی تجھے کھانا اور نفقہ تیرے خاوند کی طرف سے نہیں پہنچتا۔ چلی جاؤ اور عدت کے دن فلاں فلاں عورت کے پاس پورے کرو۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے کہا اس عورت کے پاس آپ کے آدمی آیا جایا کرتے ہیں آپ نے فرمایا ابن ام مکتوم کے ہاں اپنی عدت کے دن گزارو

أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَنِيْ مُعَاوِيَةُ وَرَجُلٌ آخَرُ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا مُعَاوِيَةُ فَإِنَّهُ غُلَامٌ مِنْ غِلْمَانِ قُرَيْشٍ لَا شَيْءَ لَهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَإِنَّهُ صَاحِبُ شَرٍّ لَا خَيْرَ فِيْهِ وَلٰكِنِ انْكِحِيْ أُسَامَةَ فَكَرِهْتُهُ فَقَالَ لَهَا ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَنَكَحَتْهُ.

یہ عورت کا حق ہے۔ بہرحال ان حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تمہاری عدت مکمل ہو جائے تو تم مجھ سے اجازت لینا۔ فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ایام عدت پورے ہو چکے تو آپ نے دریافت فرمایا آپ کے پاس کس شخص کا پیغام آیا؟ میں نے عرض کیا کہ معاویہ اور ایک دوسرے قریشی شخص کا۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت معاویہ تو قریشی لڑکوں میں سے ایک لڑکے ہیں اور ان کے پاس کچھ بھی نہیں۔ اور جو دوسرے آدمی ہیں تو وہ بہت شدید ہیں کہ ان کے پاس بھلائی کا نام تک نہیں لہٰذا آپ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت اسامہؓ کے نام سے نفرت کی۔ آپ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔ آپ فرماتی ہیں کہ میں نے پھر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا۔

بَابُ إِذَا اسْتَشَارَتِ الْمَرْأَةُ رَجُلًا فِيْمَنْ يَخْطُبُهَا هَلْ يُخْبِرُهَا بِمَا يَعْلَمُ

اس بات کے بارے میں باب اگر کوئی عورت پیغام پوچھنے والے کی حالت کے متعلق دریافت کرے تو جو کچھ معلوم ہو اسے بیان کر دینا چاہیے!!

٣٢٣٩ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی

عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو ابْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ وَهُوَ غَائِبٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلُهُ بِشَعِيرٍ فَسَخِطَتْهُ فَقَالَ وَاللهِ مَالَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ ثُمَّ قَالَ تِلْكَ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي وَاعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمٰى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي قَالَتْ فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا أَبُو جَهْمٍ فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ وَلٰكِنِ انْكِحِي أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ ثُمَّ قَالَ انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَنَكَحْتُهُ فَجَعَلَ اللهُ فِيهِ خَيْرًا وَاغْتَبَطْتُ بِهِ۔

اللہ عنہا راوی ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت قیس کو۔ ابوعمرو بن حفص نے طلاق بتہ دی اور انہیں بالکل بے تعلق کر دیا۔ ابوعمرو کہیں گئے ہوئے تھے ان کے وکیل نے فاطمہ کو کچھ جو بھیجے جس پر وہ ناخوش ہوئیں۔

بعد ازاں ابوعمرو کے وکیل نے کہا خدا کی قسم ہم پر کوئی شئی نہیں بعد ازاں فاطمہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور یہ قصہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تمہیں خرچ نہ ملے گا۔ بعد ازاں آپ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ جا کے اپنی عدت کے دن پورے کیجئے ام شریک کے پاس پھر فرمایا ام شریک کے پاس صحابہ کرام کی آمد بکثرت ہے لہٰذا آپ ابن مکتوم کے ہاں عدت گزاریں۔ کیونکہ وہ نابینا ہیں! اگر آپ اپنے کپڑے اتاریں گی تو کوئی حرج نہیں ہے اور جب آپ کی عدت پوری ہو جائے تو تب مجھے اطلاع دیجئے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ جب میری عدت سے فراغت ہوئی یعنی پوری ہو گئی عدت اور دوسروں سے نکاح کر لینا جائز ہو گیا تو میں نے حضرت معاویہ اور ابوجہم کے پیغام ارسال کرنے کا ذکر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا اور آپ نے ارشاد فرمایا۔ ابوجہم کے کندھے سے لٹھ نہیں اترتا اور معاویہ غریب ہیں ان کے پاس ایک کوڑی نہیں۔ لہٰذا آپ حضرت اسامہ سے نکاح کر لیجئے فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے میری طبیعت نے کراہت محسوس کی بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آپ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیں

بیاہ نے نکاح کر لیا اسے اللہ رب العزت نے اس کے نکاح میں بھلائی اور برکت دے دی اور لوگوں نے بھی بہت رشک کیا۔

إِذَا اسْتَشَارَ رَجُلٌ رَجُلًا فِي الْمَرْأَةِ هَلْ يُخْبِرُهُ بِمَا يَعْلَمُ

جب پوچھے کوئی آدمی کسی شخص سے ایک عورت کا حال جسے نکاح کرنا منظور ہے تو کہہ دیوے وہ شخص جس سے دریافت کیا جاتا ہے جو کچھ جانتا ہو

۳۲۵۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا نَظَرْتَ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَ وَالصَّوَابُ أَبُو هُرَيْرَةَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آیا ایک آدمی انصاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ میں عورت کرنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا تو نے دیکھ لیا ہے اس عورت کو کیونکہ انصاری لوگوں کی آنکھوں میں کچھ نقص ہوتا ہے۔

إِذَا اسْتَشَارَ رَجُلٌ رَجُلًا فِي الْمَرْأَةِ هَلْ يُخْبِرُهُ بِمَا يَعْلَمُ

جب کوئی شخص کسی دوسرے شخص سے عورت کا حال دریافت کرے جسے نکاح کرنا منظور ہے تو وہ شخص جس سے دریافت کیا جاتا ہے وہ کہہ دے جو وہ جانتا ہو

۳۲۵۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَرَادَ أَنْ يَتَزَوَّجَ امْرَأَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرْ إِلَيْهَا فَإِنَّ فِي أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک انصاری حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں کسی عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اس کو دیکھ لے، کیونکہ انصار کے لوگوں کی آنکھوں میں کچھ نقص ہوتا ہے۔

نوٹ: حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مردوں پر عورتوں کو قیاس کیا یا یہ قصد

بَابُ عَرْضِ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ عَلَى مَنْ يَرْضَى

اس بات کے بیان میں باپ کہ لڑکی والا لڑکی کے حال کو اس شخص کے سامنے پیش کرے جس سے وہ خوش ہو

۳۲۵۲ عَنْ عُمَرَ قَالَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ راوی ہیں آپ کی بیٹی حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

خُنَيْسٍ يَعْنِي ابْنَ حُذَافَةَ
وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ
بِالْمَدِينَةِ فَلَقِيتُ عُثْمَانَ
ابْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ
حَفْصَةَ فَقُلْتُ إِنْ
شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ
فَقَالَ سَأَنْظُرُ فِي ذَلِكَ
فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَلَقِيتُهُ
فَقَالَ مَا أُرِيدُ أَنْ أَتَزَوَّجَ
يَوْمِي هَذَا قَالَ عُمَرُ
فَلَقِيتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقُلْتُ إِنْ
شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ
فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا
فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي
عَلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ
عَنْهُ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ فَخَطَبَهَا
إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا
إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ
لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ
عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ
أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قُلْتُ
نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي
حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ أَنْ
أَرْجِعَ إِلَيْكَ شَيْئًا إِلَّا
أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

بیوہ ہو گئیں۔ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا خاوند جن
جن کا نام ابن حذافہ تھا اور ابن حذافہ صحابی تھے اور
ان صحابہ کرام میں سے تھے جو بدری
تھے۔ اور وہ مدینہ منورہ میں فوت ہو گئے تھے
جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ میری ملاقات حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے
ہوئی۔ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو خدمت
میں پیش کیا اور میں نے کہا کہ اگر آپ پسند کرتے ہیں تو
میں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کر دیتا ہوں
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں اس پر غور کروں گا
اور میں کئی راتیں ٹھہرا رہا۔ بعد ازاں حضرت عثمان
رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ ان دنوں نکاح نہیں کرنا
چاہتا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری
ملاقات سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
سے ہوئی۔ اور میں نے آپ سے کہا۔ اگر آپ چاہتے
ہیں تو میں آپ کا نکاح حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا
سے کر دیتا ہوں لیکن جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی
اللہ عنہ کچھ نہ فرمایا۔ سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں کہ مجھے آپ کے جواب نہ دینے پر حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ کے جواب سے بھی زیادہ رنج ہوا۔ پھر
میں کئی راتیں ٹھہرا رہا۔ آخر کار حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے رشتے کا پیغام بھیجا
اور میں نے آپ کا نکاح حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ
وسلم سے کیا۔ بعد ازاں سیدنا حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کی مجھ سے ملاقات ہوئی اور پوچھا کہ شاید
آپ کو میرے خاموش رہنے سے رنج اور افسوس
ہوا ہو گا۔ جب آپ نے حضرت حفصہ رضی
اللہ عنہا کے متعلق تذکرہ فرمایا تھا۔ حضرت فاروق اعظم
رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ جب آپ نے میرے سامنے حفصہ کا

وَسَلَّمَ بِذِكْرِهَا وَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا لَنَكَحْتُهَا

ذکر کیا اور میں نے کچھ جواب نہ دیا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کر چکے تھے۔ حضرت رضی اللہ عنہا کا ذکر فرماتے سنا تھا۔ اور میں نے حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش کرنا مناسب خیال نہ کیا۔ اور میں نے سوچا کہ اگر آپ اس سے نکاح نہ کریں گے تو میں خود کر لوں گا!!

بَابُ عَرْضِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا عَلَى مَنْ تَرْضٰى

باب اس امر کے بیان میں کہ عورت جس شخص سے راضی ہو اس سے خود نکاح کرنے کی درخواست کر سکتی ہے

۳۳ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ يَقُوْلُ كُنْتُ عِنْدَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَعِنْدَهُ ابْنَةٌ لَهُ فَقَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَضَتْ عَلَيْهِ نَفْسَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَلَكَ فِيَّ حَاجَةٌ

سیدنا حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور ان کے پاس آپ کی لڑکی بھی موجود تھی۔ حضرت انس فرمانے لگے کہ ایک عورت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ اور خود سامنے ہو کر عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو میری کچھ حاجت اور ضرورت ہے؟ (یعنی اگر آپ کو عورت کی خواہش ہو تو مجھ سے نکاح کر لیجئے)

۳۲۴۴ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَضَحِكَتِ ابْنَةُ أَنَسٍ فَقَالَتْ مَا كَانَ أَقَلَّ حَيَاءَهَا فَقَالَ أَنَسٌ هِيَ خَيْرٌ مِنْكِ عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے آپ کو پیش کیا (نکاح کی درخواست کی) جیسا کہ اوپر مذکور ہوا یہ سن کر حضرت انس رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہنس پڑیں اور کہنے لگیں کہ یہ عورت کتنی بے شرم تھی۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تجھ سے یہ عورت بہتر تھی کیونکہ اس نے اپنے تئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کر دیا

صَلوٰةُ الْمَرْأَةِ إِذَا خُطِبَتْ وَاسْتِخَارَتُهَا رَبَّهَا

۳۲۵۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّةُ زَيْنَبَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِزَيْدٍ اُذْكُرْهَا عَلَيَّ قَالَ زَيْدٌ فَانْطَلَقْتُ فَقُلْتُ يَا زَيْنَبُ أَبْشِرِيْ أَرْسَلَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُكِ فَقَالَتْ مَا أَنَا بِصَانِعَةٍ شَيْئًا حَتّٰى أَسْتَأْمِرَ رَبِّيْ فَقَامَتْ إِلٰى مَسْجِدِهَا وَنَزَلَ الْقُرْآنُ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِغَيْرِ أَمْرٍ۔

۳۲۵۶ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَتْ زَيْنَبُ بِنْتُ جَحْشٍ تَفْخَرُ عَلٰى نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أَنْكَحَنِيْ مِنَ السَّمَاءِ

جب کسی عورت کو نکاح کا پیغام آئے تو وہ نماز پڑھے اور اپنے رب سے استخارہ کرے

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہو چکی تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جائیے اور حضرت زینب کے پاس میرا ذکر کیجئے حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جا کر حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے کہا کہ اے زینب خوش ہو جائیے کیونکہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا ذکر کر رہے تھے حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہا میں ابھی کچھ نہ کروں گی یہاں تک کہ میں اپنے رب کا حکم لے لوں۔ یہ کہہ کر وہ اپنی مسجد میں کھڑی ہو گئیں۔ اور قرآن مجید نازل ہوا۔ بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم بے اجازت ان کے گھر میں تشریف لائے۔ کیونکہ اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں یوں نازل فرمایا ہے کہ ہم نے آپ کا نکاح حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے کر دیا۔ بعد ازاں جب نکاح ہو گیا تو گھر آنے میں اجازت کی ضرورت ہی کیا تھی۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ زینب بنت جحش سب عورتوں پر فخر کیا کرتی تھیں اور فرماتی تھیں کہ اللہ رب العزت نے میرا نکاح آسمان پر فرمایا۔ اور

وَفِيهَا نَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ .

اور انہی کے بارے میں پردے کی آیت نازل ہوئی!

كَيْفَ الْاِسْتِخَارَةُ

۳۲۵۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الْاِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِي بِهِ قَالَ وَيُسَمِّي حَاجَتَهُ .

استخارہ کرنے کا طریقہ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ہر کام کے لیے استخارہ سکھلاتے۔ جیسے آپ قرآن مجید کی سورت سکھانے کا اہتمام فرماتے!! ویسے ہی آپ استخارہ سکھانے کی کوشش کرتے جب کسی شخص کو کوئی کام درپیش ہوتا تو آپ اسطرح ارشاد فرماتے کہ وہ شخص دو رکعت نماز نفل پڑھے اور اس کے بعد دعا کرے اے اللہ بیشک میں حقیقت میں تجھ سے خیر اور بھلائی مانگتا ہوں تیرے علم کی برکت سے اور تیری قدرت کی مدد چاہتا ہوں۔ اور تجھ سے تیرا بہت بڑا فضل اور کرم چاہتا ہوں۔ کیونکہ تو زبردست اور طاقت والا ہے۔ اور میں عاجز اور بے سکت ہوں اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تجھ کو غیب کے احوال اچھی طرح معلوم ہیں۔ اے میرے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے دنیا اور دین کی بہتری ہے اور اس کام کا خاتمہ اچھا میرے لیے اچھا ہو گا راوی کہتا ہے کہ حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے فی دینی و معاشی ارشاد فرمایا یا آپ نے فی عاجل امری و آجلہ ارشاد فرمایا (یعنی راوی کو شک ہوا) غرضیکہ دونوں کے تقریباً ایک ہی معنی ہیں عاجلہ سے مراد فی الحال اور آجلہ سے مراد۔ اس کام کا خاتمہ بالخیر طریقہ غرضیکہ دونوں الفاظ میں سے کوئی سا لفظ بھی کہہ سکتے ہیں پھر کہے اے اللہ میرے اس کام کو میرے نصیب کر اور اسے میرے لیے

آسان اور بابرکت فرما دے گا اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے بُرا ہے۔ اور میرے دین و دنیا میں نقصان دہ ہے اور اس کا انجام میرے حق میں برا ہو گا تو اس کام کو مجھ سے ٹال دے۔ یعنی اسے مکمل نہ فرما۔ اور مجھے خیر عنایت فرما جہاں سے ہو سکے میرا بھلا کر اور اس چیز کے ساتھ میرا دل خوش کر اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ استخارہ کرنے والا اپنی ضرورت کا نام لے۔ مثلاً اس طرح کہے اللھم ان کنت تعلم ھذا النکاح یا ھذہ التجارۃ خیر لی غرض اسے جو کام بھی پیش آئے اس کا نام امر کے لفظ کی جگہ لیا جائے کیونکہ امر کام کو کہتے ہیں۔

أَنْكَاحُ الْابْنِ أُمَّهُ

۳۱۵۸: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ لَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا بَعَثَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ فَلَمْ تَزَوَّجْهُ فَبَعَثَ إِلَيْهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَخْطُبُهَا عَلَيْهِ فَقَالَتْ أَخْبِرْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنِّي امْرَأَةٌ غَيْرَى وَأَنِّي امْرَأَةٌ مُصْبِيَةٌ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِي شَاهِدًا فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَيْهَا فَقُلْ لَهَا أَمَّا قَوْلُكِ إِنِّي امْرَأَةٌ غَيْرَى فَسَأَدْعُو اللَّهَ لَكِ فَيُذْهِبُ غَيْرَتَكِ وَأَمَّا قَوْلُكِ إِنِّي امْرَأَةٌ مُصْبِيَةٌ فَسَتُكْفَيْنَ صِبْيَانَكِ وَ

بیٹا اپنی ماں کا نکاح غیر کے ساتھ کرا سکتا ہے

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہو چکی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا آدمی پیغام نکاح لے کر آپ کے پاس آیا اور آپ نے اسے قبول نہ فرمایا۔ بعد ازاں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ارسال شدہ نکاح کا پیغام دینے آئے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا میں ایک غیرت مند اور بچوں والی عورت ہوں اور میرے سرپرست بھی یہاں حاضر نہیں ہیں۔ بعد ازاں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کا تذکرہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم ان کے پاس جائیں اور ان سے کہیں کہ یہ جو کچھ آپ کہتی ہیں کہ میں غیرت مند عورت ہوں تو اس کا جواب یہ ہے کہ میں اپنے خدا سے دعا کروں گا کہ تمہاری جلن باقی نہ رہے گی اور تمہارا یہ کہنا کہ میں بچوں والی عورت

أَمَّا قَوْلُكِ أَنْ لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِي شَاهِدٌ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أَوْلِيَائِكِ شَاهِدٌ وَلَا غَائِبٌ يَكْرَهُ ذٰلِكَ فَقَالَتْ لِابْنِهَا يَا عُمَرُ قُمْ فَزَوِّجْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَوَّجَهُ مُخْتَصَرٌ۔

جیسا تو تو عنقریب ان کی خود کفیل ہو جائے گی اور آپ جو یہ کہتی ہیں کہ میرے والی وارث یہاں موجود نہیں ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ تیرے والی خواہ وہ غائب ہوں یا حاضر سب اس بات کو پسند فرمائیں گے۔ یہ بات سن کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا۔ اے عمر! اٹھو اور میرا نکاح حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیجئے۔ تو عمر بن ابی سلمہ نے اپنی والدہ ماجدہ کا نکاح حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا (حدیث قصداً مختصر ہے)۔

إِنْكَاحُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ الصَّغِيرَةَ

کوئی آدمی چھوٹی لڑکی کا نکاح کرنا چاہے تو کر سکتا ہے

٣٢٢٩ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتٍّ وَبَنَى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ان کی عمر چھ سال کی تھی تو آپ یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا اور آپ کے ساتھ نو برس کی عمر میں خلوت ہوئی۔

٣٢٣٠ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسِتِّ سِنِينَ وَدَخَلَ عَلَيَّ لِتِسْعِ سِنِينَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ان کی عمر چھ برس تھی تو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح فرمایا اور جب ان کی عمر نو برس کی تھی تو ان کے ساتھ خلوت ہوئی۔

٣٢٣١ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِسَبْعِ سِنِينَ وَصَحِبْتُهُ تِسْعًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ سے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سال کی عمر میں نکاح اور نو برس کی عمر میں خلوت فرمائی۔

نوٹ:۔ جب آپ سے نکاح کیا تو آپ نابالغ تھیں ان کے والد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے آپ کا نکاح کر دیا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ باپ اپنی نابالغ لڑکی کا جس سے چاہے نکاح کر سکتا ہے۔

٣٢٦٢ عَنْ عَائِشَةَ تَزَوَّجَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ وَمَاتَ عَنْهَا وَهِيَ بِنْتُ ثَمَانِيَ عَشَرَةَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح کیا تو اس وقت آپ کی عمر نو برس تھی اور جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا تو آپ کی عمر اٹھارہ برس تھی۔

إِنْكَاحُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ الْكَبِيْرَةَ

کسی شخص کا اپنی بڑی بیٹی کا نکاح کرنا

٣٢٦٣ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَأَيَّمَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عُمَرَ مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حُذَافَةَ السَّهْمِيِّ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ عُمَرُ فَأَتَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ قَالَ سَأَنْظُرُ فِيْ أَمْرِيْ فَلَبِثْتُ لَيَالِيَ ثُمَّ لَقِيَنِيْ فَقَالَ قَدْ بَدَا لِيْ أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِيْ هٰذَا قَالَ عُمَرُ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيْقَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ إِنْ شِئْتَ زَوَّجْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ فَصَمَتَ أَبُوْ بَكْرٍ فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت حفصہ جو خنیس بن حذافہ کی بیوی تھیں وہ بیوہ ہو گئیں۔ اور وہ آپ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی تھے مدینہ منورہ میں فوت ہو گئے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا اور میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا حال ان کے پاس بیان کیا اور میں نے کہا کہ اگر تمہاری خواہش ہو تو میں تمہارا نکاح حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کر دیتا ہوں۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں اپنے حالات دیکھ کر جواب عرض کروں گا پھر ایک ملاقات میں انہوں نے کہا کہ میں ان دنوں نکاح نہیں کروں گا۔ سیدنا فاروق اعظم فرماتے ہیں بعد ازاں میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے ان سے بھی یہی کہا اگر آپ کو خواہش ہو تو میں آپ کا نکاح حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا سے کر دیتا ہوں۔ جناب ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے اور کچھ جواب نہ دیا جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے جتنا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر غصہ آیا اتنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ پر بھی نہ آیا تھا۔ بعد ازاں میری کئی راتیں اسی طرح گزر گئیں۔ بعد ازاں حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے لیے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیام

شَيْئًا فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ
مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ فَلَبِثْتُ
لَيَالِيَ ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْكَحْتُهَا
إِيَّاهُ فَلَقِيَنِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ
لَعَلَّكَ وَجَدْتَ عَلَيَّ حِينَ
عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ
أَرْجِعْ إِلَيْكَ شَيْئًا قَالَ عُمَرُ
قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ
يَمْنَعْنِي أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ شَيْئًا
فِيمَا عَرَضْتَ عَلَيَّ إِلَّا أَنِّي قَدْ
كُنْتُ عَلِمْتُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ذَكَرَهَا
وَلَمْ أَكُنْ لِأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ تَرَكَهَا رَسُولُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبِلْتُهَا۔

اِسْتِئْذَانُ الْبِكْرِ فِي نَفْسِهَا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا
وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا
وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ
وَلِيِّهَا وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ
وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

بھیجا۔ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا نکاح حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کر دیا۔ بعد ازاں میری ملاقات حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہوئی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمانے لگے شاید تمہیں خفگی اور ناراضگی ہوئی ہو اس وقت جبکہ آپ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا حال میرے پاس روانہ کیا تھا۔ اور میں نے پلٹ کر اس کا کوئی جواب آپ کو نہ دیا۔ آپ نے کہا ہاں۔ انہوں نے کہا مجھے معلوم تھا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہؓ کا ذکر کیا ہے اور میں ایسا آدمی نہیں ہوں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے بھید کا افشا کروں میں نے اپنے دل میں اس بات کا خیال کر لیا تھا کہ اگر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہیں کریں گے۔ تو میں کر دوں گا۔

کنواری عورت کا نکاح کرنے کے لیے اس سے مشورہ کرنا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (بیوہ) جوان بیوہ عورت اپنی ذات کے متعلق اپنے ولی کی نسبت زیادہ مستحق ہے۔ اور نوجوان عورت سے اجازت (اذن) نکاح حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اس کی اجازت خاموش رہنا ہے۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نوجوان بیوہ عورت اپنی ذات کے متعلق اپنے ولی کی نسبت زیادہ مستحق ہے اور یتیمہ (کنواری) سے اجازت بھی حاصل کرنا چاہیئے۔ اور اس کی اجازت خاموشی

رہتا ہے۔

٣٢٦٦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِأَمْرِهَا وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نوجوان بیوہ عورت اپنی ذات کے معاملہ میں اپنے والی یعنی سرپرست کی نسبت اپنی جان ونفس کی خود زیادہ مالک ہے اور نوجوان باکرہ عورت جب بالغ ہو جائے تو اس سے اذن لیا جائے اور اس کا اذن دینا خاموش رہنا ہے۔

٣٢٦٧ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لِلْوَلِيِّ مَعَ الثَّيِّبِ أَمْرٌ وَالْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ وَصَمْتُهَا إِقْرَارُهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر عورت کنواری نہ ہو تو اس کے ولی کا اس پر کچھ بس نہیں چلتا اور کنواری عورت سے اجازت لے کر اس کا نکاح کرنا چاہیے۔ اور پوچھنے کے وقت خاموش رہنا ہی اس کا اقرار اور اجازت دینا ہے۔

اِسْتِئْمَارُ الْأَبِ الْبِكْرَ فِي نَفْسِهَا

والد کو چاہیے کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح کرنے سے قبل اس سے پوچھ لے

٣٢٦٨ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الثَّيِّبُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا وَالْبِكْرُ يَسْتَأْمِرُهَا أَبُوهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو عورت کنواری نہیں وہ اپنی ذات کی خود مالک ہے اور کنواری عورت سے بھی اس کا والد اس کی اجازت لے کر نکاح کرے۔ اور اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت ہے

اِسْتِئْمَارُ الثَّيِّبِ فِي نَفْسِهَا

اگر اس عورت کا نکاح کرنا چاہے جو کنواری نہ ہو تو اس عورت سے اجازت لے

٣٢٦٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ثیبہ عورت کا نکاح اس کے اذن کے بغیر نہ کرنا چاہیے اور کنواری عورت کا نکاح بھی اس کے اذن اور

وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ إِذْنُهَا أَنْ تَسْكُتَ.

مرضی ‌ سے کرنا چاہیے۔ لوگوں نے عرض کیا۔ کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کنواری عورت کیسے اذن دے گی (یعنی وہ تو بہت شرماتی ہے) آپ نے ارشاد فرمایا اس کا خاموش رہنا ہی اس کی اجازت اور اذن ہے۔

إِذْنُ الْبِكْرِ

کنواری عورت کے اذن دینے کا بیان

۳۲۷۰ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَأْمِرُوا النِّسَاءَ فِي أَبْضَاعِهِنَّ قِيلَ فَإِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحْيِي وَتَسْكُتُ قَالَ هُوَ إِذْنُهَا.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عورتوں سے ان کی پرتی کے متعلق اجازت اور حکم لے لیا کرو۔ کسی نے عرض کیا کہ کنواری عورت تو شرم کرتی اور خاموش ہو جاتی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس کا خاموش رہنا اس کا اذن ہے۔

۳۲۷۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ إِذْنُهَا قَالَ أَنْ تَسْكُتَ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ثیبہ عورت کا نکاح اس کے اذن کے بغیر نہ کرو۔ اور نہ ہی کنواری عورت کا اس کی اجازت کے بغیر۔ لوگوں نے عرض کیا کہ کنواری عورت کس طرح اجازت دے گی۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس کا خاموش رہنا ہی اس کا اذن ہے۔

الثَّيِّبُ يُزَوِّجُهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ

اگر عورت کنواری نہ ہو اور اس کا باپ اس کی مرضی کے خلاف نکاح کر لے تو ایسی عورت کا کیا حکم ہے۔

۳۲۷۲ عَنْ خَنْسَاءَ بِنْتِ خِذَامٍ أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ فَكَرِهَتْ ذَلِكَ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

حضرت خنساء رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ ان کے والد حضرت خذام نے ان کا نکاح کیا درآنحالیکہ وہ کنواری نہ تھیں تو انہیں برا معلوم ہوا۔ لہٰذا یہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا

فَكَرِهَتْ نِكَاحَهُ۔

الْبِكْرُ يُزَوِّجُهَا أَبُوهَا وَهِيَ كَارِهَةٌ

٣ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَتَاةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَقَالَتْ إِنَّ أَبِي زَوَّجَنِي ابْنَ أَخِيهِ لِيَرْفَعَ بِي خَسِيسَتَهُ وَأَنَا كَارِهَةٌ فَقَالَتِ اجْلِسِي حَتَّى يَأْتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُ فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِيهَا فَدَعَاهُ فَجَعَلَ الْأَمْرَ إِلَيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَزْتُ مَا صَنَعَ أَبِي وَلَكِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَعْلَمَ أَلِلنِّسَاءِ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ۔

٣٢٤٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُسْتَأْمَرُ الْيَتِيمَةُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا۔

◆ ◆ ◆

نکاح توڑ ڈالا۔

اگر کنواری عورت کا نکاح اس کا والد کر دے اور وہ ناراض ہو تو اس کا کیا حکم ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ ان کے پاس ایک نوجوان لڑکی آئی اور کہنے لگی کہ میرے والد نے اپنے بھتیجے کے ساتھ میرا نکاح کر دیا ہے تاکہ میری وجہ سے اس کی نحوست اور خساست جاتی رہے اور میں اس کے ساتھ نکاح ہو جانے پر خوش نہیں ہوں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ آپ بیٹھ جائیں اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو تشریف لانے دیں۔ اس کے بعد حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضور کو اس کے متعلق اطلاع دی گئی تو آپ نے اس کے والد کو بلا بھیجا اور اس لڑکی کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دے دیا وہ لڑکی کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ بات ہو گئی جو کچھ میرا والد کر چکا یعنی اب تو نکاح ہو چکا اور والد کا کیا ہوا میں نہیں ہٹاتی۔ تاہم میں یہ معلوم کرنا چاہتی تھی کہ کیا عورتوں کو بھی اس امر میں کچھ اختیار ہوتا ہے کہ نہیں۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ باکرہ عورت سے اس کی ذات اور نفس کے بارے میں اجازت لی جائے۔ اگر وہ خاموش رہے تو یہی اس کی اجازت ہے اور اگر انکار کیا تو اس پر پابندی نہیں کی جا سکتی۔

- - - - - - - - - -

الرخصة في نكاح المحرم

احرام کی حالت میں ہو کر نکاح کرنا درست ہے

۲۳۲۵ عن ابن عباس رضي الله عنه قال تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم ميمونة بنت الحارث وهو محرم وفي حديث يعلى بسرف۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حارث کی بیٹی حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے اور حضرت یعلی کی حدیث پاک میں مقام سرف کا بھی ذکر ہے۔

۲۳۲۶ عن ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم نكح ميمونة وهو محرم۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔

۲۳۲۷ عن ابن عباس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم نكح ميمونة وهو محرم وجعلت أمرها إلى العباس فأنكحها إياه۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا اور آپ اس وقت احرام باندھے ہوئے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضرت میمونہؓ کے وکیل تھے اور انہوں نے آپ کا نکاح حضور علیہ السلام سے کر دیا۔

۲۳۲۸ عن ابن عباس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوج ميمونة وهو محرم۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت میمونہ سے نکاح کیا اور آپ محرم تھے۔

النهي عن نكاح المحرم

محرم کو نکاح کرنے کی ممانعت

۲۳۲۹ عن عثمان بن عفان رضي الله عنه يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينكح المحرم ولا ينكح ولا يخطب۔

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ محرم اپنا اور دوسرے کا نکاح نہ کرے اور نہ ہی نکاح کا پیغام دے۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا اور اس سے گزری ہوئی حدیث میں اختلاف ہے تاہم علمائے کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث شریف کو ترجیح دی ہے۔ اور اس حدیث شریف کو ممانعت تنزیہی پر محمول

کیا ہے۔

۳۲۸۰ عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَنْكِحُ الْمُحْرِمُ وَلَا يُنْكِحُ وَلَا يَخْطُبُ.

سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ محرم اپنا اور دوسرے کا نکاح نہ کرے۔ اور نہ ہی نکاح کا پیغام دے۔

مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَلَامِ عِنْدَ النِّكَاحِ

نکاح کرنے کے وقت کونسا کلام مستحب ہے

۳۲۸۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَنَسْتَعِيْنُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ أَنْفُسِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ. وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ.

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز کی تشہد اور حاجت کی تشہد سکھایا۔ حاجت کی تشہد یوں ہے: تمام تعریفیں اللہ جل جلالہ و عم نوالہ کے لیے ہیں۔ ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں اللہ سے مدد چاہتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اسی سے التجا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے نفس کی شرارتوں سے پناہ دے۔ اور جس شخص کو اللہ رب العزت ہدایت دے اسے دنیا کی کوئی طاقت گمراہ نہیں کر سکتی۔ اور جس شخص کو اللہ رب العزت اپنی درگاہ سے راندے اسے کوئی راہ ہدایت پر نہیں لا سکتا۔ اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ رب العزت کے سوا کوئی بھی معبود نہیں۔ اور میں اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور آپ نے قرآن پاک کی تین آیات تلاوت فرمائیں۔

نوٹ:- حاجت سے مراد نکاح وغیرہ ہے اور تبلیغ و رسالت پر گواہی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت پر فرض ہے۔ اور جامع ترمذی میں ہے کہ سفیان ثوری نے ان تین آیات کو بیان فرمایا پہلی آیت یہ ہے۔ یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ حق تقاتہ ولا تموتن الا وانتم مسلمون۔ اور دوسری آیت میں ہے یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ الذی تساءلون بہ والارحام ان اللہ کان علیکم رقیبا اور تیسری آیت میں ہے یا ایہا الذین امنوا اتقوا اللہ وقولوا قولا سدیدا یصلح لکم اعمالکم ویغفر لکم ذنوبکم ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما۔

پہلی آیت سورۃ آل عمران کے دسویں رکوع کی ابتداء ہے۔ اور اس کا ترجمہ اس طرح ہے اے ایمان والو اللہ سے ڈرو جیسے ڈرنے کا حق ہے اور تم صرف حالت ایمان پر ہی وفات پاؤ۔ دوسری آیت سورۃ نساء کی پہلی آیت ہے

اے ایمان والو تم اللہ سے ڈرتے رہو جس کا تم آپس میں واسطہ دیتے ہو اور رشتوں سے (کاٹنے سے) بچو، بے شک اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح علم ہے۔

تیسری آیت سورۂ احزاب کے آخری رکوع میں ہے۔ اور اس کا ترجمہ یہ ہے۔

اے ایمان والو اللہ رب العزت سے ڈرتے رہو اور صاف و سیدھی بات کہو جس سے اللہ تعالیٰ تمہارے کام سنوار دے اور گناہ بخش دے اور جو شخص اللہ اور اس کے حبیب کے ارشاد کے مطابق چلا اس نے بہت بڑی مراد کو پا لیا۔

۳۲۸۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا كَلَّمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهُ وَ نَسْتَعِيْنُهُ مَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلِ اللّٰهُ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ أَمَّا بَعْدُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی معاملہ میں گفتگو کی تو آپ نے یہ خطبہ پڑھا الحمد للہ تا آخر (یعنی حمد و ثنا اور اثبات رسالت کے بعد مطلب بیان کریں کہ بڑا اہم کام اللہ کا ذکر یا لوگوں کو نصیحت کرنا مقصود و منظور ہو۔ تو وہ مسنون کام کرنے سے پہلے خطبہ پڑھے)

مَا يُكْرَهُ مِنَ الْخُطْبَةِ

خطبے کے مکروہ ہونے کا بیان

۳۲۸۳ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ تَشَهَّدَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ يَعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْخَطِيْبُ أَنْتَ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ دو افراد نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس خطبہ پڑھا۔ ان میں سے ایک آدمی نے کہا من یطع اللہ و رسولہ فقد رشد ومن یعصہما فقد غوی یعنی جس شخص نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے ہدایت اور بھلائی پائی اور جس نے ان کی نافرمانی کی بلا شک و شبہ وہ گمراہ ہوا اور اس نے اپنا راستہ کھو دیا۔ یہ ارشاد سن کر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خطیب کو ارشاد فرمایا۔ تو برا خطیب ہے۔

نوٹ: یعنی خطیب مذکور کو یوں کہنا چاہیئے تھا۔ ومن یعص اللہ و رسولہ۔ لیکن اس نے ایسا نہیں کیا لہٰذا حضور نے انہیں یہ ارشاد فرمایا۔

بَابُ الْكَلَامِ الَّذِيْ يَنْعَقِدُ بِهِ النِّكَاحُ

اس کلام کے بیان میں باب جس سے نکاح ہو جاتا ہے

۳۲۸۴ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ إِنِّيْ لَفِي الْقَوْمِ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

وَسَلَّمَ فَقَامَتِ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا
قَدْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيهَا
رَأْيَكَ فَسَكَتَ فَلَمْ يُجِبْهَا النَّبِيُّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ ثُمَّ قَامَتْ
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا قَدْ وَهَبَتْ
نَفْسَهَا لَكَ فَرَ فِيهَا رَأْيَكَ فَقَامَ
رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ
هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ قَالَ لَا قَالَ فَاذْهَبْ
فَاطْلُبْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَذَهَبَ
فَطَلَبَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ لَمْ أَجِدْ شَيْئًا
وَلَا خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ قَالَ هَلْ مَعَكَ شَيْءٌ مِنَ
الْقُرْآنِ قَالَ نَعَمْ مَعِي سُورَةُ كَذَا
وَسُورَةُ كَذَا قَالَ أَنْكَحْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ
مِنَ الْقُرْآنِ۔

حاضر تھا۔ اور ایک عورت کھڑی ہو کر کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ میں اپنے آپ کو آپ کے حوالے کرتی ہوں۔ لہٰذا اب جو کچھ آپ کی سمجھ میں آئے سو وہ کیجیے آپ چپ رہے اور کچھ جواب نہ دیا پھر وہ کھڑی ہوئی اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنے نفس کو آپ کو بخش دیا آپ جو چاہیں سو کریں اس پر ایک آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ نکاح کرا دیجیے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کوئی مہر وغیرہ ہے اس نے کہا نہیں حضرت نے فرمایا جاؤ اور ڈھونڈو اگرچہ لوہے کی انگوٹھی ہی ہو اس نے جا کر ڈھونڈا اور تلاش کیا آخر پھر آ کے کہنے لگا حضور مجھ کو کوئی لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی اور چیز ملی۔ آپ نے پوچھا کیا آپ کو قرآن مجید سے کچھ یاد ہے۔ اس نے عرض کیا ہاں فلاں فلاں سورت یعنی کچھ سورتیں ہیں یعنی قرآن مجید یاد ہیں آپ نے فرمایا۔ میں آپ کا نکاح اس عورت سے اس قرآن کے عوض جو آپ کو معلوم ہے کرتا ہوں

اَلشُّرُوطُ فِي النِّكَاحِ

نکاح کی شروط کا بیان

٣٢٨٥ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ يُوفَى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے پہلے وہ شرط پوری کرنے کے قابل ہے جس سے تمہارے لیے عورت کی شرمگاہ حلال ہوئی یعنی مہر کا ادا کرنا سب سے مقدم ہے۔

نوٹ:۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جو شرط کی جائے اس کو پورا کرنا لازمی ہے۔ کیونکہ سب سے پہلے مہر فرض ہوا اس کے بعد دوسری شرطیں لگیں لہٰذا جو پہلے اور مقدم ہوا سے پہلے ہی ذکر ہونا چاہیے۔

٣٢٨٦ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَحَقَّ الشُّرُوطِ أَنْ يُوفَى بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ۔

(ترجمہ وہی جو اوپر گزرا)

اَلنِّكَاحُ الَّذِي تَحِلُّ بِهِ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لِمُطَلِّقِهَا

اس نکاح کا بیان جس سے تین طلاقیں دی گئی عورت حلال ہو جاتی ہے

٣٢٨٧ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رفاعہ کی عورت حضور سرور کونین صلی اللہ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ رِفَاعَةَ طَلَّقَنِي فَأَبَتَّ طَلَاقِي وَإِنِّي تَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى يَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ۔

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کرنے لگیں کہ حضرت رفاعہ نے مجھ کو ایسی طلاق دی جس میں میرا ان کے ساتھ کچھ تعلق نہ رہا۔ یعنی تین طلاق دی تھیں بعدازاں حضرت عبدالرحمن ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے عقد ہوا ان کے پاس اگر کچھ ہے تو ایسا ہے جیسا کپڑے کی جھالر ہے (یعنی بہت ضعیف و نزار اور کمزور ہیں) یہ بات سن کر حضرت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے اور ارشاد فرمایا شاید تم یہ چاہتی ہو کہ تم رفاعہ کے پاس چلی جاؤ۔ یہ بات کبھی نہیں ہو سکتی جب تک وہ تمہارے مزے کو نہ چکھے اور تم اس کے مزے کو نہ چکھو۔

نوٹ: یعنی تین طلاق کے بعد صرف دوسرے سے نکاح کر لینا کافی نہیں بلکہ اس سے صحبت بھی ضروری ہے جب تک عبدالرحمن آپ کے ساتھ دخول نہ کریں گے تو آپ رفاعہ کے لیے جائز اور حلال نہ ہوں گی۔

تَحْرِيمُ الرَّبِيبَةِ الَّتِي فِي حَجْرِهِ

اس ربیبہ عورت کے حرام ہونے کا بیان جو مرد کی پرورش میں ہو

۳۲۱۱ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ وَأُمَّهَا أُمُّ سَلَمَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ أَخْبَرَتْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ تُحِبِّينَ ذٰلِكِ فَقُلْتُ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ يُشَارِكُنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُخْتَكِ لَا تَحِلُّ لِي فَقُلْتُ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا لَنَتَحَدَّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تَنْكِحَ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ

حضرت عروہ حضرت ابوسلمہ کی بیٹی حضرت زینب اور ان کی ماں ام سلمہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ سے راوی ہیں کہ حضرت ام ———

حبیبہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی تھیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا میری بہن سے نکاح کر لیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری خوشی اور رضامندی اسی میں ہے؟ میں نے کہا ہاں (میں اس پر رضامند ہوں) کیونکہ میں آپ کی اکیلی اور واحد بیوی نہیں بلکہ مجھ پر سوکنیں ہیں اب میری بہن کی بہتری ہو تو مجھ کو انتہائی خوشی ہوگی۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آپ کی بہن میرے لیے حلال نہیں بعدازاں میں نے کہا خدا کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تو آپس میں ذکر کرتی تھیں کہ آپ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی درہ کے ساتھ نکاح کرتے۔

فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ وَاللَّهِ لَوْلَا أَنَّهَا رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ

کا ارادہ رکھتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ ام سلمہ کی بیٹی کے متعلق کہتی ہو؟ میں نے کہا ہاں۔ آپ فرمانے لگے اگر وہ بیٹی میری ربیبہ نہ بھی ہوتی تو بھی وہ میرے لیے حلال نہ ہوتی۔ کیونکہ وہ دودھ کے رشتہ میں میری بھتیجی ہیں۔ مجھے اور ابوسلمہ کو ثویبہ نے دودھ پلایا اور آئندہ کبھی اپنی بہن اور بیٹیوں کو میرے نکاح کے لیے تجویز نہ کرنا۔

تَحْرِيمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْأُمِّ وَالْبِنْتِ

ماں اور بیٹی کا جمع کرنا حرام ہے

۳۲۹ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ انْكِحْ بِنْتَ أَبِي يَعْنِي أُخْتَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتُحِبِّينَ ذَلِكَ قَالَتْ نَعَمْ لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ يَشْرَكُنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ ذَلِكَ لَا يَحِلُّ قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَقَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ تَنْكِحُ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللَّهِ لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي حَجْرِي مَا حَلَّتْ إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ أَرْضَعَتْنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثُوَيْبَةُ فَلَا تَعْرِضْنَ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ

ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے آپ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ کہ آپ میری بہن سے نکاح کر لیجئے۔ آپ نے پوچھا کیا آپ یہ بات دل سے چاہتی ہیں؟ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاں! اور میں وہ عورت نہیں جو اپنے خاوند کے پاس اکیلی ہو بلکہ میں تو دل سے اس بات کی متمنی ہوں کہ میری بہن بھلائی میں شامل ہو جائے۔ آپ نے فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے تو سنا ہے کہ آپ درہ سے نکاح کرنے کا ارادہ کرتے ہیں جو حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ آپ نے پوچھا کہ کیا تم ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹی کہتی ہو؟ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے کہا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو ام سلمہ کی بیٹی ہی کا ذکر ہے آپ نے فرمایا خدا کی قسم اگر وہ میری ربیبہ بھی نہ بھی ہوتی تو بھی میرے لیے حلال نہ تھی۔ کیونکہ وہ میرے دودھ شریک بھائی کی بیٹی ہیں۔ کیونکہ مجھے اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو حضرت

تو میں نے ... بعد ازاں آپ نے ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم اپنی بیٹیوں اور بہنوں کے نکاح کی تجویز میرے ساتھ نہ کرنا۔

۳۳۹۰ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا قَدْ تَحَدَّثْنَا أَنَّكَ نَاكِحٌ دُرَّةَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعَلَى أُمِّ سَلَمَةَ لَوْ أَنِّي لَمْ أَنْكِحْ أُمَّ سَلَمَةَ مَا حَلَّتْ لِي إِنَّ أَبَاهَا أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ.

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم نے سنا ہے کہ آپ ابو سلمہ کی بیٹی درہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں۔ آپ فرمانے لگے کیا ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی موجودگی میں۔ اگر میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح نہ بھی کرتا تو وہ میرے لیے حلال نہ تھی کیونکہ اس کا باپ دودھ کے رشتے سے میرا بھائی ہے۔

نوٹ:۔ یعنی وہ مجھے کسی طرح بھی حلال نہیں ہو سکتی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کی ماں میرے نکاح میں ہے لہٰذا وہ میری ربیبہ ہوئی اور ربیبہ حرام ہوتی ہے۔ جبکہ وہ مرد کی پرورش میں ہو اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس کا باپ دودھ کے رشتے سے میرا بھائی ہے۔

تَحْرِيمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْأُخْتَيْنِ

دو بہنوں کا ایک مرد کے نکاح میں جمع ہونا حرام ہے

۳۳۹۱ عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ لَكَ فِي أُخْتِي قَالَ فَأَصْنَعُ مَاذَا قَالَتْ تَزَوَّجُهَا قَالَ فَإِنَّ ذٰلِكَ أَحَبُّ إِلَيْكِ قَالَتْ نَعَمْ لَسْتُ بِمُخْلِيَةٍ وَأَحَبُّ مَنْ يَشْرَكُنِي فِي خَيْرٍ أُخْتِي قَالَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِي قَالَتْ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّكَ تَخْطُبُ دُرَّةَ بِنْتَ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ وَاللهِ لَوْ لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي مَا حَلَّتْ لِي إِنَّهَا لَابْنَةُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَلَا

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ کو میری بہن کی طرف کچھ رغبت ہے کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا میں کیا کروں ام حبیبہ نے کہا کہ نکاح کر لیجئے۔ آپ نے پوچھا اس نکاح کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے اور اس کام میں آپ کے دل کی خوشی کیا ہے؟ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ میں اس میں خوش ہوں۔ کیونکہ میں اکیلی نہیں ہوں۔ پھر میں اس بات میں بھی خوش ہوں کہ میری بہن اس بھلائی اور نیکی میں شامل ہو جائے۔ آپ نے فرمایا وہ میرے لیے حلال نہیں۔ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کہنے لگیں کہ میں نے سنا ہے کہ آپ بنت ام سلمہ کو نکاح کا پیغام دے رہے ہیں۔

تَعْرِضَنَّ عَلَيَّ بَنَاتِكُنَّ وَلَا أَخَوَاتِكُنَّ ـ

تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت درہ جو ابو سلمہ کی بیٹی ہے ام حبیبہ نے عرض کیا ہاں! آپ نے فرمایا اگر وہ میری ربیبہ نہ بھی ہوتیں تو بھی میرے لیے حلال نہ تھیں کیونکہ وہ میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تو پھر کبھی اپنی بہنوں اور بیٹیوں کا ذکر میرے سامنے نہ کرنا۔

اَلْجَمْعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا

بھتیجی اور پھوپھی کا جمع کرنا

۳۲۴۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا ـ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بھتیجی اور پھوپھی کو ایک نکاح میں جمع نہ کیا جائے اور نہ ہی خالہ اور بھانجی کو جمع کیا جائے۔

۳۲۴۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَلَا بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بھتیجی اور پھوپھی کو ایک نکاح میں جمع نہ کیا جائے اور نہ ہی خالہ اور بھانجی کو جمع کیا جائے۔

۳۲۴۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا ـ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی پر بھتیجی اور خالہ پر بھانجی کا نکاح کرنے سے منع فرمایا۔

۳۲۴۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَرْبَعٍ يُجْمَعُ بَيْنَهُنَّ الْمَرْأَةِ وَعَمَّتِهَا وَالْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا ـ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں چار عورتوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔ بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ۔ بھانجی کو خالہ کے ساتھ (اور اس کے الٹ یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ بھی)

۳۲۴۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُنْكَحُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں چار عورتوں

الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا

کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔ بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا الٹ یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ۔

[illegible] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ عَلَى خَالَتِهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں چار عورتوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔ بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا الٹ یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ۔

[illegible] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح میں چار عورتوں کو جمع کرنے سے منع فرمایا۔ بھتیجی کو پھوپھی کے ساتھ بھانجی کو خالہ کے ساتھ اور اس کا الٹ یعنی پھوپھی اور خالہ کو بھتیجی اور بھانجی کے ساتھ۔

تَحْرِيمُ الْجَمْعِ بَيْنَ الْمَرْأَةِ وَخَالَتِهَا

بھانجی اور خالہ کو جمع کرنا حرام ہے

[illegible] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بھتیجی سے پھوپھی پر اور بھانجی سے خالہ پر نکاح نہ کیا جائے۔

[illegible] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَالْعَمَّةُ عَلَى بِنْتِ أَخِيهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پھوپھی کی موجودگی میں بھتیجی سے نکاح کرنے کو منع فرمایا اور اگر بھتیجی نکاح میں ہو تو پھر اس کی پھوپھی سے نکاح کرنے کو منع فرمایا۔

[illegible] عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا وَلَا عَلَى خَالَتِهَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورت کی بھتیجی سے اس کی پھوپھی کے ہوتے ہوئے نکاح نہ کیا جائے۔ اور نہ خالہ کے ہوتے ہوئے بھانجی سے نکاح کیا جائے۔

---

۳۴۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَخَالَتِهَا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھوپھی کے ہوتے ہوئے بھتیجی سے نکاح نہ کیا جائے اور نہ خالہ کے ہوتے ہوئے بھانجی سے نکاح کیا جائے۔

۳۴۳ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوْ عَلٰى خَالَتِهَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بھتیجی کے ہوتے ہوئے پھوپھی سے اور بھانجی کا خالہ پر نکاح کرنے سے منع فرمایا۔

مَا يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ

دودھ کے باعث کون کون سے رشتے حرام ہو جاتے ہیں

۳۴۴ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَرَّمَتْهُ الْوِلَادَةُ حَرَّمَتْهُ الرَّضَاعَةُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پیدائش کے باعث جو رشتے حرام ہو جاتے ہیں۔ اتنے ہی رشتے دودھ پینے کے باعث حرام ہو جاتے ہیں (یعنی رضاعت اور ولادت کا حکم نکاح کے حرام ہونے میں ایک ہی ہے)

۳۴۵ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَمَّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ يُسَمّٰى اَفْلَحَ اِسْتَاْذَنَ عَلَيْهَا فَحَجَبَتْهُ فَاُخْبِرَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَحْتَجِبِيْ مِنْهُ فَاِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ کو اطلاع دی گئی کہ آپ کے چچا افلح نامی آپ کی خدمت میں حاضری کی اجازت طلب کرتے ہیں اور حضرت افلح دودھ کے رشتے سے چچا تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے پردہ کیا اور اس امر کی اطلاع حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی آنحضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آپ ان سے پردہ نہ کریں کیونکہ دودھ سے اتنے ہی لوگ محرم ہو جاتے جتنے رشتے نسب سے محرم ہو جاتے ہیں۔

۳۴۶ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يَحْرُمُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دودھ پلانے سے اتنے رشتے ہی ا

مِنَ النَّسَبِ۔

٣٢٤ عَنْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَةِ۔

حرام ہوتے ہیں جتنے نسب سے حرام ہوتے ہیں۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دودھ پلانے سے اتنے ہی رشتے ناطے حرام ہو جاتے ہیں جتنے کہ اولاد یا نسل میں ہونے سے حرام ہوتے ہیں۔

نوٹ:- ان کی تفصیل قرآن مجید کی سورہ نساء میں دی گئی ہے۔

تَحْرِيْمُ ابْنَةِ الْأَخِ مِنَ الرَّضَاعَةِ

رضاعی بھائی کی بیٹی کے حرام ہونے کا بیان

٣٢٥ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا لَكَ تَنَوَّقُ فِيْ قُرَيْشٍ وَتَدَعُنَا قَالَ وَعِنْدَكَ أَحَدٌ قُلْتُ بِنْتُ حَمْزَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِيْ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہم سے الگ ہوتے ہیں اور قریش کی لڑکیوں سے نکاح فرمانے کا شوق رکھتے ہیں (یعنی بنو ہاشم کو چھوڑ کر قریش میں کیوں تلاش کرتے ہیں؟) آپ نے پوچھا کہ تمہارے خیال میں کوئی عورت ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی۔ آپ نے فرمایا وہ تو میری دودھ کے رشتے سے بھتیجی ہے اور وہ میرے لیے حلال نہیں۔

٣٢٦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ذُكِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنْتُ حَمْزَةَ فَقَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کا تذکرہ ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ تو میرے رضاعی بھائی کی بیٹی ہے۔

٣٢٧ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيْدَ عَلَى بِنْتِ حَمْزَةَ فَقَالَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَخِيْ مِنَ الرَّضَاعَةِ وَإِنَّهُ يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت حمزہ کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنے کا ذکر کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ تو دودھ کے ناطے سے میری بھتیجی ہیں۔ خدا کی قسم دودھ بھی حرام کرتا ہے جیسے کہ نسب حرام کرتا ہے۔

القدر الذي يحرم من الرضاعة

کتنا دودھ پینے سے حرمت ثابت ہوتی ہے

۳۳۱۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ الْحَارِثُ فِيمَا أَنْزَلَهُ اللّٰهُ مِنَ الْقُرْآنِ عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ يُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُومَاتٍ فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ مِمَّا يُقْرَأُ مِنَ الْقُرْآنِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ اللہ رب العزت کی طرف سے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی گئی: عشر رضعات معلومات۔ ان دس گھونٹوں کا حکم معلوم ہے۔ کہ یہ نکاح کو حرام کرتے ہیں پھر پہلی آیت شریفہ اس آیت سے منسوخ ہو گئی۔ یعنی خمس معلومات جس کے معنی پانچ گھونٹ کے ہیں۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا اور وہ آیت قرآن مجید میں پڑھی جاتی تھی۔

نوٹ: چونکہ قرآن مجید میں آیت مذکورہ نہیں ہے۔ کیونکہ بعد ازاں اس کی تلاوت منسوخ ہو چکی تھی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو اس امر کی خبر نہیں تھی اور بعض علماء کے نزدیک اس آیت شریفہ کا حکم باقی رہا۔ بعض علماء کے نزدیک یہ حکم بھی منسوخ ہو گیا ہے۔ لہٰذا تھوڑا دودھ پینا بھی حرام کر دے گا۔

۳۳۱۲ عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الرَّضَاعِ فَقَالَ لَا تُحَرِّمُ الْإِمْلَاجَةُ وَلَا الْإِمْلَاجَتَانِ وَقَالَ قَتَادَةُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ۔

حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ کسی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے رضاعت کا مسئلہ پوچھا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا۔ ایک یا دو بار چھاتی چوسنے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اسی طرح ہے (یعنی چسکی یا چوسنا)

۳۳۱۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ سے رضاعت کا مسئلہ پوچھا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا۔ ایک یا دو بار چھاتی چوسنے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔

۳۳۱۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَالْمَصَّتَانِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک یا دو بار چھاتیوں سے دودھ چوسنا نکاح کو حرام نہیں کرتا۔

۳۳۱۵ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ كَتَبْنَا إِلَى إِبْرَاهِيمَ بْنِ يَزِيدَ النَّخَعِيِّ نَسْأَلُهُ عَنِ الرَّضَاعَةِ فَكَتَبَ أَنَّ شُرَيْحًا حَدَّثَنَا أَنَّ عَلِيًّا وَابْنَ مَسْعُودٍ كَانَا يَقُولَانِ يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ قَلِيلُهُ وَكَثِيرُهُ وَكَانَ فِي كِتَابِهِ أَنَّ أَبَا الشَّعْثَاءِ الْمُحَارِبِيَّ حَدَّثَنَا أَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ لَا تُحَرِّمُ الْخَطْفَةُ وَالْخَطْفَتَانِ۔۔

سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے رضاعت کے متعلق حضرت ابراہیم بن یزید نخعی کی طرف استفسار بھیجا۔ آپ نے جواب میں لکھا کہ مجھے حضرت شریح اور حضرت علی اور حضرت مسعود رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ دودھ پینے سے نکاح حرام ہو جاتا ہے اگرچہ تھوڑا ہو یا بہت اور یہ بھی لکھا کہ ابو الشعثاء محاربی نے مجھ سے بیان کیا اور آپ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک یا دو دفعہ اچک لینا نکاح کو حرام نہیں کرتا۔ یعنی ایک یا دو گھونٹ پی لینے سے نکاح باقی رہتا ہے۔

نوٹ:۔ رضاعت عورت کا دودھ پینے سے ثابت ہوتا ہے مرد یا جانور کا دودھ پینے سے ثابت نہیں ہوتا اور دودھ پینے سے مراد یہی معروف طریقہ نہیں بلکہ اگر حلق یا ناک میں ٹپکایا گیا۔ جب بھی یہی حکم ہے۔ اور تھوڑا پیا یا زیادہ بہرحال حرمت ثابت ہوگی۔ جبکہ اندر پہنچ جانا معلوم ہو۔ اور اگر چھاتی منہ میں لی مگر یہ معلوم نہیں کہ دودھ پیا کہ حرمت ثابت نہیں (ہدایہ۔ جوہرہ نیرہ)

(بہار شریعت حصہ ہفتم مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز ص)

۳۳۱۶ عَنْ عَائِشَةَ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِي رَجُلٌ فَاشْتَدَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ وَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ أَخِي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَقَالَ انْظُرْنَ مَا إِخْوَانُكُنَّ وَمَرَّةً أُخْرَى انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانُكُنَّ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَإِنَّ الرَّضَاعَةَ مِنَ الْمَجَاعَةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ یہ بات حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند آئی۔ میں نے آپ کے چہرہ پر غصہ دیکھا بعد ازاں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو دودھ کے رشتے سے میرے بھائی ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا تم دیکھ لیا کرو کہ کون سے لوگ تمہارے بھائی ہیں اور دوسری دفعہ یوں ارشاد فرمایا۔ کہ اس بات کو اچھی طرح دیکھ لیا کرو کہ دودھ کے رشتے سے کون سی عورتیں تمہاری بہنیں ہیں۔ کیونکہ دودھ پینے کا اعتبار بھوک میں ہے۔

نوٹ:۔ یعنی دودھ کی حاجت کے سن میں جو رضاعت ہو وہی معتبر ہے۔

٣٣١٧ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَهَا وَإِنَّهَا سَمِعَتْ رَجُلًا يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الرَّجُلُ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرَاهُ فُلَانًا لِعَمِّ حَفْصَةَ مِنَ الرَّضَاعِ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَوْ كَانَ فُلَانٌ حَيًّا لِعَمِّهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ دَخَلَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ مِنَ الْوِلَادَةِ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ایک روز حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے ہاں تشریف فرما تھے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے سنا کہ کوئی شخص حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے اندر آنے کی اجازت طلب کرتا ہے میں نے کہا اے رسول اللہ یہ آدمی آپ کے گھر آنے کی اجازت طلب کرتا ہے آپ نے فرمایا میں نے اسے پہچانا تو معلوم ہوا کہ وہ حفصہ کے دودھ کے رشتے میں چچا ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں۔ اگر فلاں فلاں شخص زندہ ہوتا تو دودھ کے رشتے سے میرا چچا تھا اور میرے ہاں بھی آیا کرتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دودھ کا رشتہ نکاح کو حرام کر دیتا ہے۔ جیسے اولاد اور نسل میں ہونا .. حرام کر دیتا ہے۔

٣٣١٨ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ عَمِّي أَبُو الْجَعْدِ مِنَ الرَّضَاعَةِ فَرَدَدْتُهُ فَقَالَ هِشَامٌ هُوَ أَبُو الْقُعَيْسِ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْذَنِي لَهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے رضاعی چچا ابو الجعد میرے پاس آئے اور میں نے انہیں لوٹا دیا یعنی گھر میں آنے نہ دیا۔ اور ہشام نے کہا وہ ابو القعیس تھے۔ بعد ازاں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا تذکرہ حضور سے کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا اسے گھر میں آنے کی اجازت دو۔

٣٣١٩ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ اسْتَأْذَنَ عَلَى عَائِشَةَ بَعْدَ آيَةِ الْحِجَابِ فَأَبَتْ أَنْ تَأْذَنَ لَهُ فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ فَقُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ فَقَالَ إِنَّهُ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابو القعیس رضی اللہ عنہ کے بھائی نے مجھ سے گھر کے اندر پردے کی آیت نازل ہونے کے بعد اذن طلب کیا۔ اور میں نے اسے اندر آنے کا اذن نہ دیا۔ اس بات کا تذکرہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کیا گیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے اجازت دیجئے تاکہ وہ گھر میں آئیں۔ کیونکہ وہ دودھ کے رشتے سے تمہارا چچا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ مجھے عورت نے دودھ

پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا۔ بعد ازاں حضرت نے ارشاد فرمایا وہ تمہارے چچا ہیں اور تمہارے پاس آ سکتے ہیں۔

۳۳۳۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ عَلَيَّ وَهُوَ عَمِّي مِنَ الرَّضَاعَةِ فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَذٰلِكَ بَعْدَ أَنْ نَزَلَ الْحِجَابُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابوقعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے گھر کے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے انہیں اجازت دینے سے انکار کیا۔ حالانکہ وہ دودھ کے رشتے سے میرے چچا تھا۔ جس وقت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اسے گھر آنے کی اجازت دو کیونکہ وہ آپ کے چچا ہیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں یہ قصہ آیت حجاب اترنے کے بعد کا ہے۔

۳۳۳۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ عَمِّي أَفْلَحُ بَعْدَمَا نَزَلَ الْحِجَابُ فَلَمْ آذَنْ لَهُ فَأَتَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي الْمَرْأَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ ائْذَنِي لَهُ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَإِنَّهُ عَمُّكِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھ سے میرے چچا افلح نے گھر میں آنے کا اذن پردہ کی آیت اترنے کے بعد مانگا اور میں نے انہیں اذن نہ دیا۔ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے آپ سے یہ مسئلہ پوچھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے اجازت دو کیونکہ وہ تمہارا چچا ہے۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول مجھے عورت نے دودھ پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا۔ بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا اسے اجازت دو تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں وہ تمہارے چچا ہیں۔

۳۳۳۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ فَقُلْتُ لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَاءَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهُ جَاءَ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ يَسْتَأْذِنُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابوقعیس کے بھائی افلح نے مجھ سے گھر میں آنے کی اجازت طلب کی اور میں نے انہیں اذن نہ دیا۔ اور کہا کہ میں اس وقت تک اجازت نہ دوں گی جب تک حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت حاصل نہ کر لوں۔ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں نے آپ کی

فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ فَقَالَ ائْذَنِي فَإِنَّهُ عَمُّكِ فَقُلْتُ إِنَّمَا أَرْضَعَتْنِي امْرَأَةُ أَبِي الْقُعَيْسِ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ ائْذَنِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمُّكِ.

بَابُ رَضَاعِ الْكَبِيرِ

۳۳۲۳ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقُولُ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي لَأَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ عَلَيَّ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ قَالَتْ إِنَّهُ لَذُو لِحْيَةٍ فَقَالَ أَرْضِعِيهِ يَذْهَبْ مَا فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ فَقَالَتْ وَاللهِ مَا عَرَفْتُهُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ بَعْدُ.

۳۳۲۴ عَنْ عَائِشَةَ جَاءَتْ سَهْلَةُ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أَرَى فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ دُخُولِ سَالِمٍ عَلَيَّ قَالَ فَأَرْضِعِيهِ قَالَتْ

خدمت میں عرض کیا۔ ابو قعیس کے بھائی افلح آئے اور اندر آنے کی اجازت مانگتے تھے۔ میں نے انہیں گھر کے اندر آنے سے روکا اور انکار کر دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا انہیں گھر کے اندر آنے کی اجازت دو۔ کیونکہ وہ تمہارے چچا ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دودھ ابو قعیس کی بیوی نے پلایا ہے مرد نے نہیں پلایا آپ نے حکم فرمایا کہ انہیں اجازت دے دو وہ آپ کے چچا ہیں۔

بڑی عمر میں دودھ پلانے کا بیان

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہیل کی بیٹی سہلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے منہ پر غصے کا اثر معلوم ہوتا ہے۔ جب کبھی حضرت سالم میرے پاس تشریف لاتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم انہیں دودھ پلا دو۔ انہوں نے عرض کیا کہ وہ تو داڑھی والے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا تم انہیں دودھ پلاؤ اور آپ کا ان کو دودھ پلانا حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے منہ پر کی چیز کو دور کر دے گا۔ یعنی حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کا غصہ جاتا رہے گا۔ حضرت سہلہ فرماتی ہیں کہ میں نے اس کے بعد حضرت ابو حذیفہ کے چہرہ پر ایسی کوئی چیز نہ دیکھی۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہیل کی بیٹی حضرت سہلہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور کہنے لگیں کہ میں حضرت ابو حذیفہ کے تیور بدلے ہوئے دیکھتی ہوں جب سالم گھر میں تشریف لاتے ہیں

وَكَيْفَ أُرْضِعُهُ وَهُوَ رَجُلٌ كَبِيرٌ فَقَالَ أَلَسْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ رَجُلٌ كَبِيرٌ ثُمَّ جَاءَتْ بَعْدُ فَقَالَتْ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ نَبِيًّا مَا رَأَيْتُ فِي وَجْهِ أَبِي حُذَيْفَةَ بَعْدُ شَيْئًا أَكْرَهُهُ۔

آپ نے ارشاد فرمایا تم اسے دودھ پلا دو۔ اس نے عرض کیا کہ کس طرح پلاؤں وہ تو جوان مرد ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کیا مجھے معلوم نہیں کہ وہ بڑی عمر والے ہیں؟ پھر ایک دن حاضر ہو کر کہنے لگی اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر مبعوث فرمایا۔ میں نے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کو کبھی نہ دیکھا کہ انہوں نے اپنے تیور بدلے ہوں۔

۳۳۲۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَأَةَ أَبِي حُذَيْفَةَ أَنْ تُرْضِعَ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ حَتَّى تَذْهَبَ غَيْرَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ فَأَرْضَعَتْهُ وَهُوَ رَجُلٌ قَالَ رَبِيعَةُ فَكَانَتْ رُخْصَةً لِسَالِمٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو اس بات کا حکم فرمایا کہ وہ حضرت ابوحذیفہ کے آزاد کردہ غلام حضرت سالم کو دودھ پلائیں کیونکہ اس طرح حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ کی (غیرت رفع یا) سرد ہو جائے گا۔ پھر اس عورت نے دودھ حضرت سالم کو پلایا اگرچہ وہ جوان تھا بلکہ پورا مرد تھا اور حدیث ہذا میں راوی ربیعہ فرماتے ہیں کہ یہ حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے لیے رخصت تھی (یعنی یہ حکم حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص تھا۔ بعد کسی کو بڑے پن میں دودھ پلانے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی ہے)

۳۳۲۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ سَهْلَةُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ سَالِمًا يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَقَدْ عَقَلَ مَا يَعْقِلُ الرِّجَالُ وَعَلِمَ مَا يَعْلَمُ الرِّجَالُ قَالَ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ بِذٰلِكَ فَمَكَثْتُ حَوْلًا لَا أُحَدِّثُ بِهِ وَلَقِيتُ الْقَاسِمَ فَقَالَ حَدِّثْ بِهِ وَلَا تَهَابُهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سہلہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور کہا کہ سالم ہمارے پاس آتے ہیں اور وہ بالغوں کی طرح باشعور ہیں اور سیانے و عقلمند مردوں کی طرح وہ سب باتیں جانتے ہیں۔ آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا تم انہیں اپنا دودھ پلا دو بعد تمہارے ساتھ ان کا نکاح حرام ہو جائے گا۔

(اسی وجہ سے ابن ابی ملیکہ نے کہا کہ میں ایک برس تک ٹھہرا رہا۔ اور میں نے اس حدیث پاک کو بیان نہ کیا۔ پھر ازاں جب میری ملاقات حضرت قاسم سے ہوئی تو آپ نے

فرمایا کہ اس حدیث شریف کو بیان کیجئے اور اسے بیان کرنے میں خوف نہ کیجئے۔

نوٹ:۔ حدیث پاک میں ارشاد فرمایا کہ وہ عاقل بالغ ہے اور عاقل بالغ مردوں کی طرح سب کچھ جانتا ہے بچہ نہیں ابن ابی ملیکہؓ نے اس حدیث پاک کو حضرت قاسم کے لیے روایت فرمایا۔ کیونکہ حدیث ہذا اکثر علماء کے مذہب کے خلاف تھی بہرحال قاسم کے کہنے پر روایت کرتے گئے۔

۳۲۲۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ سَالِمًا مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ كَانَ مَعَ أَبِي حُذَيْفَةَ وَأَهْلِهِ فِي بَيْتِهِمْ فَأَتَتْ بِنْتُ سُهَيْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ سَالِمًا قَدْ بَلَغَ مَا يَبْلُغُ الرِّجَالُ وَعَقَلَ مَا عَقَلُوهُ وَإِنَّهُ يَدْخُلُ عَلَيْنَا وَإِنِّي أَظُنُّ فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْضِعِيهِ تَحْرُمِي عَلَيْهِ فَأَرْضَعَتْهُ فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ فَرَجَعَتْ إِلَيْهِ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُهُ فَذَهَبَ الَّذِي فِي نَفْسِ أَبِي حُذَيْفَةَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالمؓ ان کے گھر والوں کے ساتھ رہا کرتے تھے یعنی جہاں سب لوگ رہتے تھے۔ ان میں مل کر حضرت سالم رضی اللہ عنہ بھی رہائش پذیر تھے۔ اور ان کے لیے کوئی الگ اور جدا گھر نہ تھا بہرحال ان حضرت سہیل کی بیٹی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ اور فرمانے لگیں کہ حضرت سالمؓ عاقل بالغ مرد ہیں اور انہیں سب کچھ معلوم ہے وہ گھر میں آتے ہیں۔ اور میرا خیال ہے کہ حضرت ابو حذیفہ کو ان کا گھر میں آنا ناگوار گزرتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا۔ آپ اسے اپنا دودھ پلا دیں تو اس کے حق میں حرام ہو جائے گی! اس نے حضرت سالمؓ کو دودھ پلا دیا۔ اور بعد ازاں وہ بات حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے دل سے جاتی رہی بعد ازاں حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں۔ اور عرض کرنے لگیں کہ میں نے جب سے حضرت سالمؓ کو دودھ پلایا تب سے وہ بات حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے دل سے نکل گئی۔

۳۲۲۸ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ أَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَدْخُلَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضْعَةِ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُرِيدُ

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات نے انکار کیا اور کہا کہ اس رضاعت کے باعث کسی شخص کو گھروں میں آنے کی رخصت اور اجازت نہیں

رَضَاعَةُ الْكَبِيرِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا نُرَى الَّذِي أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْلَةَ بِنْتَ سُهَيْلٍ إِلَّا رُخْصَةً فِي رَضَاعَةِ سَالِمٍ وَحْدَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ لَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهَذِهِ الرَّضْعَةِ وَلَا يَرَانَا۔

ہونی چاہیے۔ اس رضاعت کا مطلب یہ ہے کہ بڑی عمر میں اگر کسی شخص کو دودھ پلایا جائے تو اس کی وجہ سے کسی شخص کو گھر میں آنے کی اجازت نہیں ہو سکتی۔ اور سب نے حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ حضرت سہلہ کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حکم فرمایا تھا تو اس کی وجہ سے کسی شخص کو گھر میں آنے کی اجازت نہیں ہو سکتی کیونکہ حضرت سہلہ کو جو حکم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا۔ وہ حضرت سالم کے ساتھ مخصوص تھا۔ اور انہوں نے قسم کھائی کہ ہمارے گھر میں اس رضاعت کے سبب کوئی نہ آیا۔

نوٹ۔ اگر یہ حکم عام ہوتا تو ہم بھی اسے گھروں میں [illegible] دیتے تاہم یہ حکم عام نہیں۔

۳۲۲۹ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ تَقُولُ أَبَى سَائِرُ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُدْخِلْنَ عَلَيْهِنَّ بِتِلْكَ الرَّضَاعَةِ وَقُلْنَ لِعَائِشَةَ وَاللَّهِ مَا نُرَى هَذِهِ إِلَّا رُخْصَةً رَخَّصَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً لِسَالِمٍ فَلَا يَدْخُلُ عَلَيْنَا أَحَدٌ بِهَذِهِ الرَّضَاعَةِ وَلَا يَرَانَا۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ازواج مطہرات نے اس مسئلہ کے عام ہونے کا انکار کیا اور اس کے باعث سے وہ کسی کا گھر میں آنا جائز نہ رکھتی تھیں اور سب نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ کسی شخص کے لیے ہمارے ہاں یہ رخصت نہیں بلکہ اس حکم کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سالم کے لیے خاص کیا تھا۔ اور اس رضاعت کی وجہ سے ہمارے ہاں کوئی شخص نہ آئے اور نہ ہمیں کوئی دیکھے (اور کسی شخص کو یہ حکم نہیں۔ کہ وہ اس پر قیاس کر سکے اور اس کی اجازت دے۔

الْغِيلَةُ

دودھ پلانے والی عورت سے جماع کرنا

۳۲۳۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ جُدَامَةَ بِنْتَ وَهْبٍ حَدَّثَتْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أَنْهَى عَنِ الْغِيلَةِ حَتَّى

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے جدامہ بنت وہب نے روایت کی کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میرا خیال تھا کہ میں لوگوں کو دودھ پلانے کی حالت میں جماع کرنے سے

ذَكَرْتُ أَنَّ فَارِسَ وَالرُّومَ يَصْنَعُونَهُ وَقَالَ إِسْحَاقُ يَصْنَعُونَهُ فَلَا يَضُرُّ أَوْلَادَهُمْ۔

منع کروں۔ بعدازاں مجھے یاد پڑا کہ فارس اور روم کے لوگ جماع کرتے تھے۔ اور ان کی اولاد کو کچھ نقصان نہیں ہوتا اور اسحاق کی روایت میں یَصْنَعُونَهُ ہے اور ایک روایت میں یفعلونہ ہے۔ تاہم معانی میں کچھ فرق نہیں ہے۔

نوٹ:- اہل عرب کا خیال تھا بچے کی ماں جب بچے کو دودھ پلاتی ہو تو اس سے صحبت نہیں کرنی چاہیئے اور اس سے لڑکا ضعیف اور نحیف و کمزور ہو جاتا ہے۔ یہ خیال درست نہیں۔ البتہ اگر حمل ٹھہر جائے تو اس کا دودھ بچے کو نقصان پہنچا سکتا ہے۔

بَابُ الْعَزْلِ

عورت کے رحم میں نطفے کو داخل نہ کرنا بلکہ اسے فرج کے باہر گرا دینے کا بیان

۳۳۳۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ ذُكِرَ ذَلِكَ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا ذَاكُمْ قُلْنَا الرَّجُلُ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ فَيُصِيبُهَا وَيَكْرَهُ الْحَمْلَ وَتَكُونُ لَهُ الْأَمَةُ فَيُصِيبُ مِنْهَا وَيَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ مِنْهُ قَالَ لَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا فَإِنَّمَا هُوَ الْقَدَرُ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس امر کا ذکر ہوا تو آپ نے دریافت فرمایا کہ تم میں کس چیز کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ ہم نے عرض کیا کہ کسی شخص کی عورت ہے اور وہ اس سے قربت کرتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ اس کے باوجود عورت حاملہ نہ ہو۔ اسی طرح لونڈی کے پاس جاتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس کو حمل نہ ہو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم پر ایسا کرنا کہ انہیں یعنی گرا انزال باہر نکال کر کرو تم پر کچھ لازم نہیں کیونکہ وہ مقدر ہے۔

نوٹ:- اللہ جل شانہٗ کی طرف سے نطفہ کا قرار پانا مقرر ہو چکا ہے اس میں کوئی حیلہ نہیں چلتا اگر اللہ رب العزت کو منظور ہوا کہ حمل ٹھہرے تو وہ تمہیں اس وقت اس کام سے باز رکھے گا اور تم نطفہ کو باہر نہ ڈال سکو گے۔ اور اس کام سے یہ خیال ہی ہرگز نہ کرنا چاہیئے کہ جب ہمارا جی چاہے گا تو ہم نطفہ ٹھہرا لیں گے۔ حالانکہ یہ خیال درست نہیں۔

۳۳۳۲ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الزُّرَقِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَزْلِ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي تُرْضِعُ وَأَنَا أَكْرَهُ أَنْ تَحْمِلَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مَا قَدْ قُدِّرَ فِي الرَّحِمِ سَيَكُونُ۔

سیدنا حضرت ابوسعید زرقی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے نطفہ ضائع کرنے کا مسئلہ دریافت کیا۔ اور وہ کہنے لگا کہ میں حمل نہیں ٹھہرانا چاہتا اور میری بیوی بچے کو دودھ پلاتی ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا جو کچھ پہلے سے رحم میں رکھا گیا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ یعنی تقدیر کا لکھا

خدمت کرے گا۔

حَقُّ الرَّضَاعِ وَحُرْمَتُهُ
حق رضاعت کیا ہے اور کس طرح ادا ہو سکتا ہے

۳۳۳۱ عَنْ حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذَمَّةَ الرَّضَاعِ قَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ۔

جناب حضرت حجاج ابن حجاج سے تھا اپنے والد گرامی سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حق رضاعت کس طرح ادا ہو؟ آپ نے ارشاد فرمایا ایک غلام یا لونڈی دینے سے۔

نوٹ:۔ دودھ پلانے والی کو ایک غلام یا لونڈی حوالے کر دے تاکہ وہ اس کی خدمت کرے۔

الشَّهَادَةُ فِي الرَّضَاعِ
گواہی سے رضاعت کا ثابت ہونا

۳۳۳۲ عَنْ عُقْبَةَ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقُلْتُ إِنِّي تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَعْرَضَ عَنِّي فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ فَقُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ۔

سیدنا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ایک عورت سے نکاح کیا بعد ازاں ایک حبشی عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت میں فلاں بنت فلاں عورت کے متعلق بیان کیا کہ میں نے اس سے نکاح کیا بعد ازاں ایک حبشی عورت آئی اور کہنے لگی کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے۔ آپ نے اپنا رخ انور میری طرف سے پھیر لیا۔ میں پھر آپ کے سامنے آیا۔ اور میں نے عرض کیا وہ جھوٹی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو کیسے جھوٹا کہیں وہ اس بات کا اقرار کرتی ہے کہ تم دونوں کو اس نے دودھ پلایا۔ جس سے تو نے نکاح کیا ہے۔ اسے چھوڑ دو۔

نِكَاحُ مَا نَكَحَ الْآبَاءُ
باپ کی منکوحہ سے نکاح کرنے والے کا حکم

۳۳۳۳ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ لَقِيتُ خَالِي وَمَعَهُ الرَّايَةُ فَقُلْتُ أَيْنَ تُرِيدُ قَالَ أَرْسَلَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میری ملاقات میرے ماموں سے ہوئی ان کے پاس ایک جھنڈا بھی تھا۔ میں نے پوچھا کدھر کا قصد ہے؟

وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ مِنْ بَعْدِهِ أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ أَوْ أَقْتُلَهُ ۔

تو آپ نے جواب دیا کہ مجھ کو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے تاکہ میں اس کی گردن اتار دوں یا قتل کر دوں اس کی گردن زدنی کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اپنے والد کی بیوی سے اس کی وفات کے بعد نکاح کر لیا ہے۔

۳۳۳۲ عَنِ الْبَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَصَبْتُ عَمِّي وَمَعَهُ رَايَةٌ فَقُلْتُ أَيْنَ تُرِيدُ فَقَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةَ أَبِيهِ فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَآخُذَ مَالَهُ ۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت فرماتے ہیں کہ میری ملاقات اپنے چچا سے ہوئی ان کے پاس ایک جھنڈا تھا۔ میں نے دریافت کیا آپ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں تو انہوں نے مجھے بتایا کہ مجھے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کی طرف بھیجا ہے جس نے اپنے والد کی بیوی سے نکاح کر لیا ہے تاکہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ اور مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں اس کا مال و دولت لے لوں۔

تَأْوِيلُ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ

اس آیت شریفہ کی تفسیر وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی آیت شریفہ کا نزول کہاں اور کس وقت ہوا

۳۳۳۳ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا إِلَى أَوْطَاسٍ فَلَقُوا عَدُوًّا فَقَاتَلُوهُمْ وَظَهَرُوا عَلَيْهِمْ فَأَصَابُوا لَهُمْ سَبَايَا لَهُنَّ أَزْوَاجٌ فِي الْمُشْرِكِينَ فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ تَحَرَّجُوا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ أَيْ هَذَا لَكُمْ حَلَالٌ إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اوطاس کی طرف لشکر بھیجا (اوطاس طائف میں ایک جگہ کا نام ہے) پھر دشمن سے مقابلہ ہوا۔ انہیں مارا اور مسلمان مشرکوں پر غالب آئے اور ہمارے ہاتھ لونڈیاں لگیں۔ اور ان کے خاوند مشرکوں میں ہی رہ گئے۔ یعنی عورتیں ہاتھ آئیں۔ مسلمانوں نے ان کے ساتھ جماع کرنے سے پرہیز کیا۔ پھر اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے یہ آیت شریفہ والمحصنت من النسآء الا ما ملکت ایمانکم یعنی تم پر وہ عورتیں حرام ہیں جو دوسرے آدمیوں کے نکاح میں ہیں۔ لیکن جب تم ان کے مالک ہو جاؤ ،

تو اس وقت حرام نہیں ہوا اور حدیث بڑا میں جو تفسیر آئی ہے اس کا مطلب یہی ہے۔ اور وہ تفسیر یہ ہے کہ تو یہ عورتیں عدت گزرنے کے بعد تمہارے لیے حلال ہیں کیونکہ یہ عورتیں جہاد میں پکڑی گئی تھیں لہٰذا لونڈیاں ہو گئیں اگرچہ ان کے خاوند کافر زندہ ہیں لیکن عدت کے بعد مسلمان ان سے صحبت کر سکتے ہیں۔)

باب الشغار

بیٹی یا بہن کے مہر پر نکاح کرنے کی ممانعت کا بیان

٣٣٣٧ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ شغار کا مطلب ہے کہ دو شخص آپس میں نکاح کریں مثلاً ایک شخص اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے کرے اور اس کے مہر کے بدلے میں اپنے داماد کی بہن سے نکاح کرے۔ جاہلیت کے دور میں یہ دستور تھا اسلام کو معاملات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

٣٣٣٨ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں نہ جلب ہے۔ نہ جنب ہے اور نہ شغار۔ اور جس شخص نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں۔

نوٹ:۔ جلب یہ ہے کہ زکوٰۃ میں مستحق کے پاس مال منگوانا۔ اس میں اہل مال و دولت کو تکلیف ہوتی ہے۔ گھوڑ دوڑ میں اپنے گھوڑے کے پیچھے رہنا تاکہ اسے ڈرانا جائے۔ اور وہ آگے نکل جائے۔ اور جنب یہ کہ دوسرا گھوڑا اپنے ساتھ رکھے جب وہ گھوڑا تھک جائے جس پر سوار تھا۔ تو دوسرے پر سوار ہو جائے یہ بھی ایک اللہ کے خلاف ہے۔

٣٣٣٩ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ فَاحِشٌ وَالصَّوَابُ حَدِيثُ بِشْرٍ۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسلام میں نہ جلب ہے نہ جنب اور نہ شغار اسلام میں ہے۔ امام نسائی نے فرمایا یہ فاحش غلطی ہے اور صحیح حدیث بشر والی ہے۔

تفسیر الشغار

شغار کا بیان

٣٣٤٠ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الشِّغَارِ وَالشِّغَارُ أَنْ يُزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَهُ عَلٰى أَنْ يُزَوِّجَهُ ابْنَتَهُ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا صَدَاقٌ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع فرمایا اور شغار کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی لڑکی کا نکاح اس کے ساتھ کر دے اس شرط پر کہ وہ اپنی لڑکی کا نکاح اس کے ساتھ کر دے اور دونوں میں سے کسی کا مہر کچھ بھی مقرر نہ کریں۔

٣٣٤١- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ قَالَ
عُبَيْدُ اللّٰهِ وَالشِّغَارُ كَانَ يُزَوِّجُ الرَّجُلُ
ابْنَتَهُ عَلٰى أَنْ يُزَوِّجَهُ أُخْتَهُ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں
کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے منع
فرمایا۔ اور راویوں میں سے عبید اللہ نے بیان فرمایا
کہ شغار کے معنی یہ ہیں کہ کوئی شخص اپنی
لڑکی کا نکاح اس شرط پر کر دے کہ وہ دوسرا آدمی اپنی
بہن کا نکاح اس سے کر دے۔

اَلتَّزْوِيْجُ عَلٰى سُوَرٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ

قرآن مجید کی سورتیں سکھانے پر نکاح کرنا

٣٣٤٢- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ امْرَأَةً
جَاءَتْ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جِئْتُ
لِأَهَبَ نَفْسِيْ لَكَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ
ثُمَّ طَأْطَأَ رَأْسَهُ فَلَمَّا رَأَتِ
الْمَرْأَةُ أَنَّهُ لَمْ يَقْضِ فِيْهَا شَيْئًا
جَلَسَتْ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ
فَقَالَ أَيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنْ لَّمْ تَكُنْ
لَكَ بِهَا حَاجَةٌ فَزَوِّجْنِيْهَا
قَالَ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ
لَا وَاللّٰهِ مَا وَجَدْتُ شَيْئًا فَقَالَ انْظُرْ
وَلَوْ خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ فَذَهَبَ ثُمَّ
رَجَعَ فَقَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ وَلَا خَاتَمًا مِّنْ حَدِيْدٍ
وَلٰكِنْ هٰذَا إِزَارِيْ قَالَ سَهْلٌ مَا لَهُ رِدَاءٌ
فَلَهَا نِصْفُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا تَصْنَعُ بِإِزَارِكَ إِنْ لَّبِسْتَهُ لَمْ
يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ وَإِنْ لَّبِسَتْهُ لَمْ يَكُنْ
عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ فَجَلَسَ الرَّجُلُ حَتّٰى
طَالَ مَجْلِسُهُ ثُمَّ قَامَ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے آپ کو آپ کے
حوالے کرتی ہوں۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی طرف دیکھا۔ آپ
نے نظر اٹھا کر دیکھا بعد ازاں آپ نے سر مبارک نیچے کر لیا۔ جب عورت نے
دیکھا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بارے میں کچھ فیصلہ
نہیں کیا تو وہ بیٹھ گئی۔ اس کے بعد ان حضور کے صحابہ
کرام میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ اس عورت کو نہیں چاہتے
تو آپ اس کا نکاح مجھ سے کرا دیجئے۔ آپ نے دریافت
فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ ہے۔ اس نے عرض کیا خدا
کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس کچھ نہیں
آپ نے فرمایا دیکھو اگر تمہیں لوہے کی انگوٹھی بھی مل
تو لے آئیے۔ وہ گیا وہ واپس آ کر کہنے لگا۔ یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں ملی تاہم
میرا یہ تہبند حاضر ہے۔ اور میں اسے آدھا دے دوں گا
آپ نے پوچھا کہ یہ تمہاری چادر کیا کریں گی۔ اگر
تم پہنو گے تو اس کے لئے کچھ نہیں اگر وہ پہنے گی تو تمہارے لئے کچھ
وہ آدمی دیر تک بیٹھا رہا۔ بعد ازاں اٹھ کر چلا
اور آپ اس کی طرف آپ نے جاتے وقت دیکھا۔ آپ نے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ فَدُعِيَ فَلَمَّا جَاءَ قَالَ مَاذَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ قَالَ مَعِي سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ عَدَّدَهَا فَقَالَ هَلْ تَقْرَؤُهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ مَلَّكْتُكَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ.

حکم فرمایا۔ وہ بلایا گیا۔ جب وہ آیا تو آپ نے دریافت فرمایا کیا تمہیں قرآن مجید میں سے کچھ علم ہے؟ اس شخص نے عرض کیا مجھے فلاں فلاں سورت یاد ہے۔ آپ نے وہیں ارشاد فرمایا کہ حفظ کر کے سنا سکتا ہے۔ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں نے اس عورت کو تمہاری ملک میں اس قرآن مجید کے بدلے کر دیا جو تمہیں یاد ہے۔

اَلتَّزْوِيجُ عَلَى الْإِسْلَامِ

اس شرط پر نکاح کرنا کہ مرد مسلمان ہو جائے

۳۳۴۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ تَزَوَّجَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ فَكَانَ صِدَاقُ مَا بَيْنَهُمَا الْإِسْلَامَ أَسْلَمَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ قَبْلَ أَبِي طَلْحَةَ فَخَطَبَهَا فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَإِنْ أَسْلَمْتَ نَكَحْتُكَ فَأَسْلَمَ فَكَانَ صِدَاقَ مَا بَيْنَهُمَا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیمؓ سے نکاح فرمایا اور ان کا مہر اسلام تھا حضرت ام سلیم حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے پہلے مسلمان ہوئیں۔ بعد ازاں ابو طلحہؓ نے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کو پیغام بھیجا ام سلیمؓ نے جواب دیا کہ میں تو مسلمان ہو چکی ہوں اگر تم بھی مسلمان ہو جاؤ تو میں تجھ سے نکاح کر لوں گی۔ بعد ازاں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے اور ان کا مہر اسلام قرار پایا۔

۳۳۴۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ خَطَبَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ وَاللّٰهِ مَا مِثْلُكَ يَا أَبَا طَلْحَةَ يُرَدُّ وَلٰكِنَّكَ رَجُلٌ كَافِرٌ وَأَنَا امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَكَ فَإِنْ تُسْلِمْ فَذَاكَ مَهْرِي وَمَا أَسْأَلُكَ غَيْرَهُ فَأَسْلَمَ فَكَانَ ذٰلِكَ مَهْرَهَا قَالَ ثَابِتٌ فَمَا سَمِعْتُ بِامْرَأَةٍ قَطُّ كَانَتْ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم کو نکاح کا پیغام دیا حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا۔ اللہ کی قسم اے ابو طلحہ آپ رد کرنے کے قابل نہیں (یعنی آپ کی بات مانی جائے گی) مگر صرف اس واسطے کہ آپ کافر ہیں اور میں مسلمان ہوں میرے لیے جائز اور حلال نہیں کہ میں تجھ سے نکاح کروں ہاں اگر تم اسلام لے آؤ گے تو تمہارا مسلمان ہونا مہر ہو جائے گا۔ اور کچھ مہر مقرر نہیں کرتی (یعنی) میں مہر کی جگہ اسلام لانے کو ہی سمجھتی ہوں۔ اور آپ سے کسی اور چیز کی درخواست نہیں کروں گی۔ بعد ازاں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ مسلمان ہو گئے اور مہر وہی رہا حضرت ثابت

مَهْرًا مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ الْإِسْلَامَ فَدَخَلَ بِهَا فَوَلَدَتْ لَهُ.

التَّزْوِيجُ عَلَى الْعِتْقِ

۳۳۴۶ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَهُ صَدَاقَهَا

۳۳۴۷ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا.

عِتْقُ الرَّجُلِ جَارِيَتَهُ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا

۳۳۴۸ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ رَجُلٌ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ أَدَبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا وَعَبْدٌ يُؤَدِّي حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَمُؤْمِنُ أَهْلِ الْكِتَابِ.

۳۳۴۹ عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ

(ابو) حضرت انس رضی اللہ عنہ کے بعد راوی ہیں فرماتے ہیں کہ ہم نے کسی ایسی عورت نہیں سنی جس کا مہر ام سلیم رضی اللہ عنہا سے بزرگ اور بہتر ہو۔ کیونکہ حضرت ام سلیم کا مہر اسلام تھا اور اسلام سے بڑھ کر کون سی چیز ہو سکتی ہے) ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے قربت کی اور آپ کے نطفے سے بچے پیدا ہوئے۔

آزاد کرنے کو مہر قرار دے کر نکاح کر لینے کا بیان

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد فرمایا اور آپ کو آزاد کرنے کو مہر قرار دے دیا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد فرمایا۔ اور ان کی آزادی ہی کو ان کا مہر مقرر فرمایا۔

لونڈی کو آزاد کر کے اس کے ساتھ نکاح کرنے کا اجر

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین افراد کو دگنا اجر و ثواب ملے گا۔ پہلا وہ شخص جس کے پاس لونڈی ہو اور اس نے اس طرح ادب سکھایا ہو جس طرح ادب سکھانے کا حق ہے۔ اور اس طرح علم سکھایا جیسے علم سکھانے کا حق ہے یعنی علم و ادب میں اسے لائق اور فائق کیا ہو اور وہ آزاد کرنے کے بعد اس سے نکاح کرے۔ دوسرا وہ غلام جو اپنے مالک اور اللہ جل جلالہ کا حق ادا کرے اور وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ایمان لائے۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ

جَارِيَةً ثُمَّ تَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ

جس شخص نے اپنی لونڈی کو آزاد کیا اور پھر اس سے نکاح کر لیا
پھر آزاد کرنے اور نکاح کرنے کے دو اجر ہیں۔

اَلْقِسْطُ فِي الْأَصْدِقَةِ

مہروں میں عدل اور انصاف کرنے کا بیان

عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَأَلَ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَإِنْ خِفْتُمْ أَنْ لَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ قَالَتْ يَا ابْنَ أُخْتِي هِيَ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجْرِ وَلِيِّهَا فَتُشَارِكُهُ فِي مَالِهِ فَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا فَيُرِيدُ وَلِيُّهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي صَدَاقِهَا فَيُعْطِيهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ وَيَبْلُغُوا بِهِنَّ أَعْلٰى سُنَّتِهِنَّ مِنَ الصَّدَاقِ فَأُمِرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ سِوَاهُنَّ قَالَ عُرْوَةُ قَالَتْ عَائِشَةُ ثُمَّ إِنَّ النَّاسَ اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِنَّ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ إِلٰى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ قَالَتْ عَائِشَةُ وَالَّذِي ذَكَرَ اللّٰهُ أَنَّهُ يُتْلٰى فِي الْكِتَابِ الْآيَةُ الْأُولٰى الَّتِي فِيهَا وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامٰى فَانْكِحُوا مَا طَابَ

سیدنا حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے اس آیت شریفہ کی تفسیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کی وہ آیت یہ ہے کہ ان خفتم ان لا تقسطوا فی الیتامی فانکحوا ما طاب لکم من النساء یعنی اور اگر تم کو ڈر ہو کہ تم یتیم لڑکیوں کے حق میں انصاف نہ کر سکو گے تو ان عورتوں سے نکاح کرو جو تمہیں پسند آئیں حضرت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اے میری بہن کے بیٹے۔ اس آیت میں ان عورتوں کا بیان ہے جو اپنے والیوں کے پاس پرورش پاتی ہیں اور وہ لڑکیاں اس مال سے حصہ پاتی ہیں جو انہیں وراثت کے سبب سے ملا ہے۔ ان کے والیوں نے اس کی صورت و جمال دیکھ کر یوں چاہا کہ وہ انہیں اپنے نکاح میں لے لیں۔ مگر مہر اتنے ہی مال سے جتنا انہیں غیر آدمی دے سکتا ہے۔ یعنی آپ ان سے نکاح نہ کریں اور دوسروں سے ان کا نکاح کر دیں تو دوسرا مہر زیادہ دے گا۔ لیکن والی یہ چاہتے ہیں کہ وہ بے انصافی کر کے تھوڑے مال پر ہی ان کو اپنے نکاح میں کر لیں سو اللہ جل شانہ نے ان کے ساتھ تھوڑے مہر پر نکاح کرنے سے منع فرمایا۔ اور حکم ہوا کہ اگر نکاح کرنا چاہتے ہو تو ان کے معاملہ میں انصاف کرو اور اعلیٰ درجے کا مہر مقرر کرو۔ ورنہ ان کے سوا جیسے چاہو اس کے ساتھ نکاح کر لو۔ بعد ازاں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ کہ اس معاملے کے بعد لوگوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے اس معاملے کے متعلق استفسار کیا اور اللہ ذی الجلال والاکرام

تَنْكِحُوهُنَّ مِنَ النِّسَاءِ قَالَتْ عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ فِي الْآيَةِ الْأُخْرَى وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ رَغْبَةَ أَحَدِكُمْ عَنْ يَتِيمَتِهِ الَّتِي تَكُونُ فِي حَجْرِهِ حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْمَالِ وَالْجَمَالِ فَنُهُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا رَغِبُوا فِي مَالِهَا مِنْ يَتَامَى النِّسَاءِ إِلَّا بِالْقِسْطِ مِنْ أَجْلِ رَغْبَتِهِمْ عَنْهُنَّ۔

نے یہ آیت نازل فرمائی وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ قُلِ اللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِيهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ یعنی تجھ سے عورتوں کے متعلق پوچھتے ہیں تو آپ فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ان کے بارے فتویٰ صادر فرماتا ہے اور وہ جو تمہیں پڑھ کر سنائی گئی ہے کتاب میں سو ان یتیم عورتوں کے بارے جن کو تم ان کا مقررشدہ حق نہیں دیتے اور چاہتے ہو کہ انہیں نکاح میں لے لو۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس پچھلی آیت میں اللہ رب العزت نے جو یہ فرمایا وَمَا يُتْلَى عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ اس سے پہلی آیت شریفہ مراد ہے یعنی قرآن نے وَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى فَانْكِحُوا مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ اور دوسری آیت میں فرمایا وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ اس آیت سے یہ غرض ہے کہ جو یتیم لڑکیاں تمہاری پرورش میں ہیں اگر وہ مال و دولت اور حسن و جمال میں اچھی نہ ہوں تو ان کی طرف رغبت نہیں کرتے۔ لہٰذا انہیں ان سے نکاح کرنا منع ہوا جن کے مال کی رغبت کرتے ہو کیونکہ رغبت کے باوجود مہر میں کمی کرنا بے انصافی ہے۔

۳۳۵۱ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَتْ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ أُوقِيَّةً وَنَشٍّ وَذَلِكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ۔

سیدنا حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے بتایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ اوقیہ اور نش کیا اور اس کے پانچ سو درہم ہوئے۔

۳۳۵۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ الصَّدَاقُ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَةَ أَوَاقٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں مہر دس اوقیہ تھا۔

۳۳۵۳ عَنْ أَبِي الْعَجْفَاءِ قَالَ قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَلَا لَا تَغْلُوا صُدُقَ النِّسَاءِ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ مَكْرُمَةً فِي الدُّنْيَا أَوْ تَقْوَى عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

سیدنا حضرت ابوالعجفاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا خبردار عورتوں کے مہروں میں غلو اور زیادتی نہ کیا کرو کیونکہ اگر ایسا کرنا دنیا میں عزت اور اللہ تعالیٰ کے ہاں

كان أولاكم به النبي صلى الله عليه وسلم ما أصدق رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة من نسائه ولا أصدقت امرأة من بناته أكثر من ثنتي عشرة أوقية وإن الرجل يثقل بصدقة امرأته حتى يكون لها عداوة في نفسه وحتى يقول كلفت لكم علق القربة وكنت غلاما عربيا مولدا فلم أدر ما علق القربة قال وأخرى يقولونها لمن قتل في مغازيكم أو مات قتل فلان شهيدا أو مات فلان شهيدا ولعله أن يكون قد أوقر عجز دابته أو دف راحلته ذهبا أو ورقا يطلب التجارة فلا تقولوا ذاكم ولكن قولوا كما قال النبي صلى الله عليه وسلم من قتل في سبيل الله أو مات فهو في الجنة۔

۳۳۲ عن أم حبيبة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم تزوجها وهي بأرض الحبشة زوجها النجاشي وأمهرها أربعة آلاف وجهزها من عنده وبعث بها مع شرحبيل بن حسنة ولم يبعث إليها رسول الله صلى الله عليه وسلم بشيء وكان مهر نسائه أربع مائة درهم۔

پرہیزگاری ہوتا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس بات کے اولین مستحق تھے۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی بیوی یا صاحبزادی کا مہر بارہ اوقیہ سے زیادہ مقرر نہیں فرمایا۔ اور آدمی اپنی بیوی کے مہر میں زیادتی کرتا ہے۔ یہاں تک اس کو اپنی بیوی سے دشمنی ہو جاتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ میں نے تمہارے لیے مشک کی رسی کی تکلیف اٹھائی (عرق القربہ کا محاورہ ہے یعنی پسینہ تک میں لایا۔ اور ایک روایت میں ہے کہ مجھے پسینہ آیا جیسے تکلیف سے مشک پسیجتی ہے۔ ابو العجفاء کہتے ہیں کہ میں ایک خالص عرب تھا تو مجھے معلوم نہ ہوا کہ عرق القربہ کسے کہتے ہیں۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ لوگ ایک اور بات کیا کہتے ہیں۔ تم میں سے جو شخص لڑائی میں مارا جائے یا مر جائے تو کہتے ہیں کہ وہ شہید ہوا اور مارا گیا اور غالباً اس نے اپنے اونٹ کی سرین پر جہاد رکھا ہوا کیا سونے چاندی کا کوئی سامان سوداگری لادا ہو یعنی اس کی نیت خالص جہاد کی نہ ہو تو تم ایسا مت کہو۔ بلکہ اس طرح کہو جیسے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے جو شخص اللہ کی راہ میں فوت ہو وہ جنت میں جائے گا۔ اور کسی شخص کے متعلق کچھ نہ کہو اللہ ہی بہتر کو معلوم ہے کہ اس کی نیت اور ارادہ کیا تھا۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح فرمایا۔ وہ آنحضرت لیکن وہ حبش کی سرزمین پر تھیں اور وہاں کے بادشاہ نے جس کا نام نجاشی تھا نکاح کر کے جہیز بھی اپنی جیب سے دیا اور چار ہزار درہم مہر مقرر کیا اور اسے حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیج دیا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کو ایک حبہ نہیں بھیجا تھا۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج

مطہرات کا مہر چار سو درہم تھا۔

التزویج علی نواۃ من ذھب

سونے کی ایک گٹھلی پر نکاح کرنا

[illegible] عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ اَثَرُ الصُّفْرَةِ فَسَاَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَهُ اَنَّهُ تَزَوَّجَ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ سُقْتَ اِلَيْهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اس وقت آپ کے (کپڑے یا بدن) پر پیلا دھبہ لگا ہوا تھا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا۔ آپ نے جواب دیا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے پوچھا تم نے کیا مہر دیا۔ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے جواب دیا سونے کی ایک گٹھلی۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی کا کیوں نہ ہو۔

عَنْ اَنَسٍ يَقُوْلُ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَاٰنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيَّ بَشَاشَةُ الْعُرْسِ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ كَمْ اَصْدَقْتَهَا قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِّنْ ذَهَبٍ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر شادی کی خوشی کا نشان دیکھا اس وقت میں نے حضور رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں نے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے۔ تو آپ نے پوچھا کہ تم نے اس کا کیا مہر باندھا۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ایک سونے کی گٹھلی پر۔

[illegible] عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ نُكِحَتْ عَلٰى صَدَاقٍ اَوْ حِبَاءٍ اَوْ عِدَةٍ قَبْلَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لَهَا وَمَا كَانَ بَعْدَ عِصْمَةِ النِّكَاحِ فَهُوَ لِمَنْ اُعْطِيَهُ وَاَحَقُّ مَا اُكْرِمَ عَلَيْهِ الرَّجُلُ ابْنَتُهُ اَوْ اُخْتُهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس عورت نے مہر یا بخشش یا بخشش کے وعدہ پر نکاح کیا تو یہ سب چیزیں عورت کی ہیں اور جو چیز عقد نکاح کے بعد ہوگی وہ دینے والے کا حق ہے۔ اور انسان کی عزت و بزرگی بہن و بیٹی کے سبب سے ہے

نوٹ:۔ ۱۔ یعنی اگر بہن اور بیٹی کو دیئے دلانے سے خوش رکھے گا تو وہ تحسین و آفرین کا مستحق ہوگا۔
۲۔ نکاح باندھنے سے پہلے جو کچھ عورت کو دے دیا یا دینے کا اقرار کیا تو وہ عورت کا مال ہوگا اور اس میں خاوند

وغیرہ کا کچھ حق نہیں۔ اور جو کچھ نکاح باندھنے کے بعد عورت کو دیا جاتا ہے وہ دینے والے کا حق ہے۔ جن امور پر دینے والے کا دوسری جگہ حق ہے۔ اور اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ سسرال والوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنا چاہیے۔

إِبَاحَةُ التَّزْوِيجِ بِغَيْرِ صَدَاقٍ

مہر کے بغیر نکاح کرنے کی اباحت اور جواز کا بیان

٣٣٥٨ عَنْ عَلْقَمَةَ وَالْأَسْوَدِ قَالَا أُتِيَ عَبْدُ اللّٰهِ فِي رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا فَتُوُفِّيَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ سَلُوا هَلْ تَجِدُونَ فِيهَا أَثَرًا قَالُوا يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ مَا نَجِدُ فِيهَا يَعْنِي أَثَرًا قَالَ أَقُولُ بِرَأْيِي فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ لَهَا كَمَهْرِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ أَشْجَعَ فَقَالَ فِي مِثْلِ هٰذَا قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا فِي امْرَأَةٍ يُقَالُ لَهَا بِرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ تَزَوَّجَتْ رَجُلًا فَمَاتَ قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَقَضَى لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ صَدَاقِ نِسَائِهَا وَلَهَا الْمِيرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَرَفَعَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدَيْهِ وَكَبَّرَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَا أَعْلَمُ أَحَدًا قَالَ فِي هٰذَا

سیدنا حضرت علقمہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مقدمہ آیا۔ اس طرح کہ ایک شخص نے کسی عورت کے ساتھ نکاح کیا اور اس میں مہر کو کچھ مقرر نہ کیا تھا یعنی مہر کی تعیین نہ کی۔ اور وہ شخص صحبت کرنے کے بغیر فوت ہو گیا۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ لوگوں سے پوچھو کیا تمہیں اس مسئلہ کے بارے میں کوئی حدیث معلوم ہے۔ لوگوں نے کہا ہمیں کچھ معلوم نہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اپنی عقل و دانش سے کہوں گا اگر درست ہوا تو یہ اللہ کی طرف سے ہے۔ پھر ارشاد فرمایا اس عورت کو مہر مثل دینا چاہیے یعنی اس طرح کا مہر جو اس عورت کے قبیلے اور خاندان کی دوسری عورتوں کا ہے جو اس عورت کی ہم عمر ہیں۔ اس عورت کا مہر دینا ہی ہے۔ اور یہ بغیر زیادتی اور نقصان کے ہے اور اس عورت کو حصہ اس کے ترکے میں بھی ہے۔ اور اسے عدت بھی گزارنی چاہیے۔ یہ بات سن کر ایک قبیلہ اشجع کا ایک شخص کھڑا ہو گیا اور کہا کہ ایک عورت کے جھگڑے کا فیصلہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا تھا۔ اس عورت کو بروع بنت واشق کہتے ہیں اور اس نے ایک شخص سے نکاح کیا پھر وہ فوت ہو گیا اور اسے یہ بھی کرنی تھی نہ کی صحبت نہ کی پھر اس کے لیے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مہر کا حکم فرمایا۔ جو اس عورت کی دوسری عورتوں کا تھا اور اس کو میراث میں شامل کیا اور اس عورت کے لیے

٤١٥

الْحَدِيْثِ الْاَسْوَدَ غَيْرُ زَائِدَةَ۔

عدت کا حکم کیا یہ بات سن کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہاتھ اٹھائے اور خوش ہو کر اللہ اکبر کہا کہ آپ کا فیصلہ درست نکلا۔ امام نسائی نے فرمایا کہ زائدہ کے سوا ایسی حدیث میں اسود کا ذکر کسی نے نہیں کیا۔

٣٣٤٩ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ اُتِيَ فِي امْرَاَةٍ تَزَوَّجَهَا رَجُلٌ فَمَاتَ عَنْهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَاخْتَلَفُوْا اِلَيْهِ قَرِيْبًا مِنْ شَهْرٍ لَا يُفْتِيْهِمْ ثُمَّ قَالَ اَرَى لَهَا صَدَاقَ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ فَشَهِدَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ مِثْلَ مَا قَضَيْتَ۔

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت کا جھگڑا پیش ہوا اور وہ جھگڑا یہ تھا کہ ایک عورت سے کسی شخص نے نکاح کیا اور اس کا مہر مقرر نہ کیا اور نہ ہی اس سے صحبت کی اور وہ ویسے ہی فوت ہو گیا۔ لوگ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں یہ مسئلہ معلوم کرنے کے لیے ایک ماہ تک چکر لگاتے رہے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے انہیں فتوی نہ دیا۔ آخر ایک دن آپ ارشاد فرمانے لگے کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس عورت کا مہر اس کے کنبے کی عورتوں کی طرح ہے نہ ہی یہ کم ہے اور نہ زیادہ اور اس کے لیے میراث بھی ہے۔ نیز عدت گزارنا بھی اس پر لازم ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بات پر حضرت معقل بن سنان نے گواہی دی اور فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بروع بنت واشق کی بیٹی کے جھگڑے کا فیصلہ اسی طرح کیا تھا جیسے آپ نے کیا ہے۔

٣٣٥٠ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ فِيْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً فَمَاتَ وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا قَالَ لَهَا الصَّدَاقُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ فَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِهِ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس شخص کے متعلق یہی حکم فرمایا جس نے ایک عورت سے نکاح کیا اور مر گیا۔ اور اس کا مہر مقرر نہ کیا اور نہ ہی صحبت کی اس طرح کہ ایسی عورت کو مہر اور میراث دلایا جائے۔ یہ سن کر حضرت معقل بن سنان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے واشق کی بیٹی بروع کے حق میں اسی طرح کا فیصلہ سنا تھا۔

عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ مِثْلَهُ۔

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ سے بھی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی ایک روایت

۳۳۴۳ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ أَتَاهُ قَوْمٌ فَقَالُوْا إِنَّ رَجُلًا مِنَّا تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَجْمَعْهَا إِلَيْهِ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَا سُئِلْتُ مُنْذُ فَارَقْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ هٰذِهِ فَأْتُوْا غَيْرِيْ فَاخْتَلَفُوْا إِلَيْهِ فِيْهَا شَهْرًا ثُمَّ قَالُوْا لَهُ فِيْ اٰخِرِ ذٰلِكَ مَنْ نَسْأَلُ إِنْ لَمْ نَسْأَلْكَ وَأَنْتَ مِنْ أَجِلَّةِ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهٰذَا الْبَلَدِ وَلَا نَجِدُ غَيْرَكَ قَالَ سَأَقُوْلُ فِيْهَا بِجَهْدِ رَأْيِيْ فَإِنْ كَانَ صَوَابًا فَمِنَ اللّٰهِ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَإِنْ كَانَ خَطَأً فَمِنِّيْ وَمِنَ الشَّيْطَانِ وَاللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مِنْهُ بُرَآءُ أَرٰى أَنْ أَجْعَلَ لَهَا صَدَاقَ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَالَ وَذٰلِكَ بِسَمْعِ أُنَاسٍ مِنْ أَشْجَعَ فَقَامُوْا فَقَالُوْا نَشْهَدُ أَنَّكَ قَضَيْتَ بِمَا قَضٰى بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي امْرَأَةٍ مِنَّا يُقَالُ لَهَا بِرْوَعُ بِنْتُ وَاشِقٍ قَالَ فَمَا رُئِيَ

نزدیک ہے۔

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ کسی قوم کے لوگ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ جناب ایک شخص نے کسی عورت سے نکاح کیا تھا۔ نہ ہی اس کا مہر مقرر کیا اور نہ ہی اس سے صحبت کی۔ اور اسی حالت میں فوت ہو گیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ ایسا مشکل مسئلہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد آج تک کسی شخص نے ہم سے نہیں پوچھا۔ لہٰذا تم کسی اور شخص کے پاس جاؤ غرضیکہ ان لوگوں نے ان کا پیچھا ایک ماہ تک کیا اور آخر کہنے لگے کہ ہم کس کے پاس جائیں اور کس سے پوچھیں؟

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے تمہارے جیسے بزرگ اس شہر میں نہیں ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اب میں اپنی رائے کے زور سے بیان کرتا ہوں اگر یہ درست اور صواب ہوا تو اللہ کی جانب سے ہے جو وحدہٗ لاشریک لہ ہے اور اگر خطا اور غلط ہوا تو یہ میرا قصور ہے اور شیطان کا۔ کیونکہ اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم دونوں خطا اور غلطی سے بری ہیں میری عقل و دانش میں ہے کہ اتنا مہر ہونا چاہئے جتنا اس طرح کی دوسری عورتوں کا ہے۔ نہ اس سے کم اور نہ زیادہ اور اس کے لئے میراث بھی ہے۔ اور اسے چار ماہ دس دن عدت گزارنی چاہئے۔ راوی نے کہا کچھ لوگوں نے اشجع سے یہ مسئلہ سنا۔ پھر سب لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نے ایسا فیصلہ فرمایا جیسے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری قوم کا فرمایا تھا اور اس لڑکی کا نام بروع بنت واشق مشہور تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ کو ایسا خوش کبھی نہیں دیکھا مگر اسلام لانے کے وقت

عَبْدُ اللهِ فَرِحَ فَرْحَةً يَوْمَئِذٍ إِلَّا بِإِسْلَامِهِ۔

یعنی یہ بات سن کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے کیونکہ ان کی رائے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی رائے کے مطابق ہو گئی۔

نوٹ:۔ حدیث تو ایسے اجماع اور قیاس پر دلیل اور برہان حق ہے۔

هِبَةُ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا لِرَجُلٍ بِغَيْرِ صَدَاقٍ

۳۳۰۲ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي قَدْ وَهَبْتُ نَفْسِي لَكَ فَقَامَتْ قِيَامًا طَوِيلًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ زَوِّجْنِيهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَكَ بِهَا حَاجَةٌ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عِنْدَكَ شَيْءٌ قَالَ مَا أَجِدُ شَيْئًا قَالَ الْتَمِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ فَالْتَمَسَ فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ شَيْءٌ قَالَ نَعَمْ سُورَةُ كَذَا وَسُورَةُ كَذَا لِسُوَرٍ سَمَّاهَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ زَوَّجْتُكَهَا عَلَى مَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ۔

ایسی عورت کا بیان جس نے اپنے آپ کو کسی مرد کے لیے بلا مہر ہبہ کر دیا ہو

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ میں اپنی جان کو آپ کی خدمت اقدس میں ہبہ کرتی ہوں اور یہ کہنے کے بعد دیر تک کھڑی رہی اتنے میں ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ کو اس عورت کی خواہش نہیں تو آپ میرے ساتھ اس کا نکاح کرا دیجئے۔ آپ نے پوچھا کیا تیرے پاس کچھ ہے تو اس نے عرض کیا میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور ڈھونڈو خواہ تمہیں لوہے کی انگوٹھی ہی کیوں نہ ملے۔ وہ تلاش کرنے گیا اور اسے کچھ نہ ملا! آپ نے اسے پوچھا کیا تمہیں قرآن مجید میں سے کچھ یاد ہے۔ اس نے عرض کیا ہاں فلاں فلاں سورتیں مجھے یاد ہیں! حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے اس عورت کا نکاح تم سے کر دیا۔ اس قرآن مجید کے بدلے جو تمہیں یاد ہے۔

بَابُ إِحْلَالِ الْفَرْجِ

۳۳۰۳ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَأْتِي جَارِيَةَ امْرَأَتِهِ قَالَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ جَلَدْتُهُ مِائَةَ جَلْدَةٍ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ

فرج کا کسی شخص کے لیے حلال کرنا

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے لیے جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تھا یہ حکم ارشاد فرمایا کہ اگر اس کی بیوی نے وہ عورت حلال کر دی تھی تو میں اسے سو کوڑے ماروں گا۔

فَارْجُمْهُ۔ اور اگر حلال نہیں کی تھی تو میں اس کو رجم کروں گا۔

نوٹ: یعنی جب مالک نے لونڈی کا فرج کسی شخص کے لیے حلال کر دیا تو وہ حلال نہیں ہوتی تاہم شبہ کی وجہ سے زنا کی حد جاری نہیں ہوگی اور اسے تعزیر کے طور پر سو کوڑے مارے جائیں گے۔

۳۳۳۰ عَنْ حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَجُلًا يُقَالُ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ حُنَيْنٍ وَيُنْبَزُ قُرْقُورًا أَنَّهُ وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَرُفِعَ إِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فَقَالَ لَأَقْضِيَنَّ فِيهَا بِقَضِيَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَكَ جَلَدْتُكَ وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَكَ رَجَمْتُكَ بِالْحِجَارَةِ فَكَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَجُلِدَ مِائَةً قَالَ قَتَادَةُ فَكَتَبْتُ إِلَى حَبِيبِ بْنِ سَالِمٍ فَكَتَبَ إِلَيَّ بِهٰذَا۔

سیدنا حضرت حبیب بن سالم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے پاس اس شخص کا جھگڑا آیا جس کا نام عبدالرحمن بن حنین تھا اور لوگ اسے قرقور کے نام سے بھی پکارتے تھے اور جھگڑا یہ تھا کہ اس شخص نے بیوی کی لونڈی کے ساتھ زنا کیا۔ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں اس طرح فیصلہ کروں گا جس طرح آنحضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا۔ اور حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر تیری بیوی نے یہ لونڈی حلال کر دی تو میں تجھے کوڑے ماروں گا ورنہ تجھے پتھروں سے رجم کروں گا۔ آخر یہ ہوا کہ اسے سو کوڑے مارے گئے۔ کیونکہ اس کی بیوی نے اسے وہ لونڈی حلال کر دی تھی۔

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت حبیب بن سالم رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا اور انہوں نے مجھے یہی لکھ بھیجا تھا۔

۳۳۳۱ عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي رَجُلٍ وَقَعَ بِجَارِيَةِ امْرَأَتِهِ إِنْ كَانَتْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَاجْلِدْهُ مِائَةً وَإِنْ لَمْ تَكُنْ أَحَلَّتْهَا لَهُ فَارْجُمْهُ۔

حضرت نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے متعلق جس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تھا یہ فیصلہ کیا کہ اگر اس کی بیوی نے اس کے لیے حلال کر دی تھی تو اسے سو کوڑے مارے جائیں اور اگر حلال نہیں کی تھی تو اسے سنگسار کیا جائے۔

۳۳۶۷ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ قَالَ قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَجُلٍ وَطِئَ جَارِيَةَ امْرَاَتِهٖ اِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا وَاِنْ كَانَ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لَهٗ وَعَلَيْهِ لِسَيِّدَتِهَا مِثْلُهَا۔

سیدنا حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کا فیصلہ فرمایا۔ کہ اس نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا تھا۔ اس طرح پر اگر اس مرد نے اس سے زبردستی زنا کیا تو وہ لونڈی آزاد ہو گی اور مرد کو اس طرح کی لونڈی اپنی بیوی کو دینی ہو گی اور اگر اس کی مرضی سے کیا تو وہ لونڈی مرد کی ہو گی اور ایسی ہی لونڈی بیوی کو خرید کر دے گا۔

۳۳۶۸ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبَّقِ اَنَّ رَجُلًا غَشِيَ جَارِيَةً لِامْرَاَتِهٖ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ كَانَ اسْتَكْرَهَهَا فَهِيَ حُرَّةٌ مِنْ مَالِهٖ وَعَلَيْهِ الشَّرْوٰى لِسَيِّدَتِهَا وَاِنْ كَانَتْ طَاوَعَتْهُ فَهِيَ لِسَيِّدَتِهَا وَمِثْلُهَا مِنْ مَالِهٖ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن محبق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی لونڈی سے زنا کیا۔ بعد ازاں یہ معاملہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش ہوا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر اس آدمی نے زبردستی اور اس کی نا رضگی سے زنا کیا تو وہ لونڈی آزاد ہو گئی اس کے مال سے یہ شخص دوسری لونڈی خرید کر اپنی بیوی کو دے اور اگر زبردستی نہیں کی بلکہ خوشی اور رضامندی سے یہ کام ہوا تو یہ لونڈی اس کی ہو گی جس کی پہلی تھی۔ اور اپنے مال میں سے اس شخص پر دوسری لونڈی دینی واجب ہو گی۔

تَحْرِيْمُ الْمُتْعَةِ

متعہ کے حرام ہونے کا بیان

۳۳۶۹ عَنِ الْحَسَنِ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِمَا اَنَّ عَلِيًّا بَلَغَهٗ اَنَّ رَجُلًا لَا يَرٰى بِالْمُتْعَةِ بَاْسًا فَقَالَ اِنَّكَ تَائِهٌ اَنَّهٗ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

حضرت محمد رضی اللہ عنہ کے دو بیٹوں جناب حسن اور عبداللہ نے اپنے والد سے روایت فرمائی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ خبر ملی کہ ایک شخص متعہ کی حرمت کو کچھ نہیں سمجھتا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تو گمراہ ہے۔ کیونکہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے خیبر کے دن متعہ اور گدھے کے گوشت سے منع فرمایا۔

۳۳۷۰ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاِنْسِيَّةِ۔

سیدنا حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن عورتوں سے متعہ کرنے اور گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ (جو گدھا شہری ہو یعنی گھر کا گھریلو ہو جنگلی نہ ہو، وہ حلال ہے)

۳۳۷۱ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن عورتوں سے

يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ قَالَ ابْنُ الْمُثَنَّى يَوْمَ حُنَيْنٍ وَ قَالَ هٰكَذَا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ مِنْ كِتَابِهٖ۔

متعہ کرنے سے منع فرمایا اور ابن مثنیٰ فرماتے ہیں کہ آپ نے یوم حنین کو منع فرمایا۔ یوں ہی جناب عبدالوہاب نے اپنی کتاب میں سے حدیث بیان کی۔

٣٢٠١ عَنْ سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَذِنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمُتْعَةِ فَانْطَلَقْتُ اَنَا وَ رَجُلٌ اِلَى امْرَاَةٍ مِنْ بَنِيْ عَامِرٍ فَعَرَضْنَا عَلَيْهَا اَنْفُسَنَا فَقَالَتْ مَا تُعْطِيْنِيْ فَقُلْتُ رِدَائِيْ وَ قَالَ صَاحِبِيْ رِدَائِيْ وَكَانَ رِدَاءُ صَاحِبِيْ اَجْوَدَ مِنْ رِدَائِيْ وَ كُنْتُ اَشَبَّ مِنْهُ فَاِذَا نَظَرَتْ اِلَى رِدَاءِ صَاحِبِيْ اَعْجَبَهَا وَ اِذَا نَظَرَتْ اِلَيَّ اَعْجَبْتُهَا ثُمَّ قَالَتْ اَنْتَ وَ رِدَاؤُكَ يَكْفِيْنِيْ فَمَكَثْتُ مَعَهَا ثَلَاثًا ثُمَّ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهٗ مِنْ هٰذِهِ النِّسَاءِ اللَّاتِيْ يَتَمَتَّعُ فَلْيُخَلِّ سَبِيْلَهَا۔

سیدنا حضرت سبرہ جہنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کرنے کی اجازت بخشی تو میں اور ایک دوسرا آدمی قبیلہ بنو عامر کی ایک عورت کے پاس گئے اور ہم نے اپنی خواہش اس سے بیان کی۔ اس نے پوچھا کہ مجھے کیا دو گے؟ میں نے کہا کہ میں تمہیں چادر دیتا ہوں اور میرے ساتھی نے بھی یہی کہا۔ میرے ساتھی کے پاس مجھ سے اچھی چادر تھی۔ لیکن میں اس سے کم سن تھا اور اس سے زیادہ نوجوان تھا۔ جب وہ عورت میرے ساتھی کی چادر دیکھتی تو وہ اس کی طرف جھکتی۔ اور جب وہ مجھ کو دیکھتی تو میں اسے اچھا لگتا تھا۔ پھر وہ مجھے کہنے لگی۔ تو ٹھیک ہے تو اور تیری چادر مجھے پسند ہے۔ بعد ازاں میں نے اسے اس کے ہمراہ تین دن رکھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کے پاس ایسی عورتیں ہیں چاہیے کہ وہ ان کو ترک کر دیں۔

اِعْلَانُ النِّكَاحِ بِالصَّوْتِ وَضَرْبِ الدُّفِّ

نکاح کی آواز اور دف بجا کے کا اعلان

٣٢٠٣ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ

وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ فِي النِّكَاحِ

سیدنا حضرت محمد بن حاطب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حلال نکاح اور حرام کی تمیز آواز اور دف سے ہوتی ہے۔

كَيْفَ يُدْعٰى لِلرَّجُلِ اِذَا تَزَوَّجَ

نکاح کیے جانے والے شخص کو اس وقت کیا دعا دینی چاہیئے

٣٢٠٤ عَنْ اَبِيْ بَلْجٍ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ حَاطِبٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ فَصْلَ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الصَّوْتُ۔

محمد بن حاطب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حلال و حرام نکاح کی تمیز آواز سے ہوتی ہے۔

٣٢٠٥ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ تَزَوَّجَ عَقِيْلُ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ امْرَاَةً مِنْ بَنِيْ جُشَمٍ فَقِيْلَ لَهٗ بِالرِّفَاءِ وَالْبَنِيْنَ قَالَ قُوْلُوْا كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عقیل ابن ابی طالب نے بنو جشم کی ایک عورت سے نکاح کیا تو انہیں لوگوں نے بالرفاء والبنین کہہ کر مبارکباد دی۔ حضرت عقیل فرمانے لگے کہ جس طرح حضور سرور کونین صلی اللہ

وَسَلَّمَ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكُمْ وَبَارَكَ عَلَيْكُمْ۔

علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ تم بھی اسی طرح کہو اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا تھا بارک اللہ فیکم و بارک علیکم اللہ تعالیٰ تمہاری ہر چیز میں برکت دے اور تمہیں برکت والا کرے۔

دُعَاءُ مَنْ لَمْ يَشْهَدِ التَّزْوِيْجَ

نکاح کے وقت حاضر نہ ہو سکنے والے شخص کو دعا دینے کا بیان

٣٢٤٦ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً عَلَى وَزْنِ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن کے کپڑے پر زرد نشان دیکھا۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے عرض کیا میں نے ایک عورت سے نکاح کیا ہے اور گٹھلی کے برابر سونا بطور مہر دیا ہے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بارک اللہ لک ارشاد فرما کر دعا دی یعنی اللہ تمہارے نکاح میں برکت دے اور ارشاد فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ تمہیں ولیمہ میں ایک بکری ہی کیوں نہ دینی پڑے۔

اَلرُّخْصَةُ فِي الصُّفْرَةِ عِنْدَ التَّزْوِيْجِ

شادی میں زرد چیز لگانے کی رخصت کا بیان

٣٢٤٧ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ جَاءَ وَعَلَيْهِ رَدْعٌ مِنْ زَعْفَرَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً قَالَ وَمَا أَصْدَقْتَ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آپ کے پاس تشریف لائے اور ان پر زعفران کا دھبہ سا نکلا تھا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ کیا ہے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے عرض کیا کہ یہ شادی کا نشان ہے۔ آپ نے پوچھا کتنا مہر باندھا۔ عرض کیا گیا کہ ایک گٹھلی کے برابر سونا باندھا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ولیمہ کرو خواہ تمہیں اس میں ایک بکری ہی دینی پڑے۔

نِحْلَةُ الْخَلْوَةِ

خلوت کی بخشش دینے کا بیان

٣٢٤٨ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ كَأَنَّهُ يَعْنِيْ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ۔

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زردی کا اثر مجھ پر دیکھا۔ یہ قول عبدالرحمٰن کا ہے۔ آپ نے پوچھا یہ کیا ہے کہا میں نے نکاح کیا ہے انصار میں سے ایک انصاری عورت سے نکاح کیا ہے آپ نے فرمایا ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری ہو۔

٣٢٤٩ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

عَنْهُ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ تَزَوَّجْتُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْنِ بِيْ قَالَ اَعْطِهَا شَيْئًا قُلْتُ مَا عِنْدِيْ مِنْ شَيْءٍ قَالَ فَاَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ قُلْتُ هِيَ عِنْدِيْ قَالَ فَاَعْطِهَا اِيَّاهُ۔

کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا۔ اور میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ میری زوجہ محترمہ کی میرے ہاں رخصتی کرا دیجئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے کچھ دو۔ میں نے عرض کیا۔ کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے پوچھا تمہاری زرہ حطمیہ کہاں گئی۔ میں نے عرض کیا وہ تو میرے پاس ہے۔ آپ نے فرمایا یہی دلہن کو دے دیجئے۔

نوٹ:۔ حطمیہ الحارث کی طرف منسوب ہے۔ جو زرہ بنایا کرتے تھے۔

۳۲۸۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا تَزَوَّجَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطِهَا شَيْئًا قَالَ مَا عِنْدِيْ قَالَ فَاَيْنَ دِرْعُكَ الْحُطَمِيَّةُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آپ کے نکاح کے وقت ارشاد فرمایا کہ آپ حضرت فاطمہ کو کچھ دیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ آپ نے پوچھا تمہاری زرہ کہاں گئی۔

اَلْبِنَاءُ فِيْ شَوَّالٍ

عید کے ماہ میں دلہن کو خاوند کے پاس بھیجنا

۳۲۸۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شَوَّالٍ وَاُدْخِلْتُ عَلَيْهِ فِيْ شَوَّالٍ فَاَيُّ نِسَائِهِ كَانَ اَحْظٰى عِنْدَهُ مِنِّيْ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں مجھ سے نکاح فرمایا اور شوال میں میری رخصتی ہوئی مجھ سے بڑھ کر آپ سے کوئی بیوی محظوظ نہیں ہوئی۔

اَلْبِنَاءُ بِابْنَةِ تِسْعٍ

نو برس کی عمر میں رخصتی

۳۲۸۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِيْنَ وَبَنٰى بِهَا وَهِيَ بِنْتُ تِسْعِ سِنِيْنَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور نے ان سے چھ برس کی عمر میں نکاح کیا اور نو برس کی عمر میں رخصتی ہوئی۔

اَلْبِنَاءُ فِي السَّفَرِ

سفر میں رخصتی

۳۲۸۳ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا
عِنْدَهَا الْغَدَاةَ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَكِبَ
أَبُوطَلْحَةَ وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ
فَأَخَذَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
زُقَاقِ خَيْبَرَ وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ رَسُولِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنِّي لَأَرَى بَيَاضَ
فَخِذِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا دَخَلَ
الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا
إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ
قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَ وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى
أَعْمَالِهِمْ قَالَ عَبْدُ الْعَزِيزِ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ
وَقَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا وَالْخَمِيسُ
وَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَاءَ دِحْيَةُ
فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ
قَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ
بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ
دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ
قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ مَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ
قَالَ ادْعُوهُ بِهَا فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ
إِلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ
وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَهَا
وَتَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ ثَابِتٌ يَا أَبَا
حَمْزَةَ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا
أَعْتَقَهَا وَتَزَوَّجَهَا قَالَ حَتَّى إِذَا كَانَ
بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ
فَأَهْدَتْهَا إِلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ
عَرُوسًا قَالَ مَنْ عِنْدَهُ شَيْءٌ

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر پر جہاد کا ارادہ
فرمایا۔ تو ہم نے صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھی۔ بعد
ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے
اور ابو طلحہ [illegible] ابو طلحہ کے ساتھ [illegible] جب حضور
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کی گلیوں میں [illegible]
کی ران مبارک سے چھو رہا تھا اور میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ران مبارک کی سفیدی دیکھ رہا تھا
جب بستی میں داخل ہوئے تو ارشاد فرمانے لگے اللہ اکبر خیبر تباہ و برباد ہو گیا جس وقت ہم لوگوں
کے گھروں اور صحنوں میں ہم آتے ہیں تو برا دن چڑھے گا
ان لوگوں کے حق میں جو ڈرائے گئے۔ آپ نے تین مرتبہ
الفاظ ارشاد فرمایا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے
ہیں کہ جب ہم وہاں پہنچے تو اس وقت لوگ اپنے کام
کاج کے لیے جا رہے تھے۔ عبدالعزیز
فرماتے ہیں خیبر کے لوگ کہتے تھے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اس لشکر کے سردار ہیں۔ اور بعض کی روایت میں ہے
الخمیس لشکر ہے
یعنی وہ کہتے بھاگ دوڑ رہے تھے کہ لشکر آیا
لشکر آیا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہرحال ہم نے زبردستی زور کر
خیبر فتح کیا۔ اور قیدی عورتوں کو جمع کیا گیا۔ ایک صحابی دحیہ
کلبی حاضر ہو کر عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ان باندیوں میں
سے ایک باندی مجھے عنایت فرمائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا
جاؤ ان میں سے ایک باندی لے لو۔ انہوں نے ان باندیوں
میں سے ایک باندی صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ اسی دوران
ایک شخص نے آکر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے
عرض کیا۔ یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے صفیہ کو حضرت
دحیہ کے حوالے کر دیا اور وہ عورت حضرت دحیہ کے لائق نہیں)
کیونکہ وہ قریظہ اور بنو نضیر قبائل کی بیٹی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم
اسے بلاؤ پھر وہ عورت آئی جب وہ عورت آئی تو آپ نے
اس پر نظر ڈالی اور حضرت دحیہ کلبی کو فرمایا تم ان میں سے کوئی
اور باندی لے لو راوی کہتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت صفیہ کو آزاد کیا اور ان سے نکاح کیا حضرت

تَلِيجِئُ بِهِ قَالَ وَ بَسَطَ نِطَعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالْأَقِطِ وَ جَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ فَحَاسُوا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

ثابت نے حضرت انس سے دریافت کیا اور پوچھنے لگے اس کا مہر انہوں نے کیا باندھا تھا۔ انہوں نے جواب دیا اس لونڈی کا مہر اس کا آزاد کر دینا تھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ابھی راستہ میں ہی تھے کہ حضرت ام سلیم ان کا سامان تیار کر کے رات کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور صبح تک آپ ان کے پاس رہے اور ارشاد فرمایا۔ صبح کو جو کچھ جس کے پاس ہو وہ ساتھ لائے! اور چمڑا بچھایا گیا تو صبح کے وقت لوگوں نے مختلف اشیاء لانا شروع کیں۔ کوئی پنیر کوئی کھجور لایا اور کوئی گھی۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کو اکٹھا کر دیا۔ یہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ولیمہ تھا۔

٣٣٨٥ - عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَامَ عَلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيِّ بْنِ أَخْطَبَ بِطَرِيقِ خَيْبَرَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ حِينَ عَرَّسَ بِهَا ثُمَّ كَانَتْ فِيمَنْ ضُرِبَ عَلَيْهَا الْحِجَابُ.

۳۳۸۵ - سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم خیبر کے راستے میں تین دن ٹھہرے جبکہ آپ نے صفیہ بنت حیی بن اخطب سے شادی کی۔ اور بعد ازاں آپ ...... پردہ نشین عورتوں میں شامل کی گئیں۔ (یعنی ازواج مطہرات میں)

٣٣٨٦ - عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثًا يَبْنِي بِصَفِيَّةَ بِنْتِ حُيَيٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيمَتِهِ فَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ أَمَرَ بِالْأَنْطَاعِ وَأَلْقَى عَلَيْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْأَقِطِ وَالسَّمْنِ فَكَانَتْ وَلِيمَتَهُ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ أَوْ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَقَالُوا إِنْ حَجَبَهَا فَهِيَ مِنْ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَإِنْ لَمْ يَحْجُبْهَا فَهِيَ مِمَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ فَلَمَّا ارْتَحَلَ وَطَّأَ لَهَا خَلْفَهُ وَمَدَّ الْحِجَابَ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر اور مدینہ منورہ کے درمیان تین دن اور تین راتیں قیام فرمایا۔ اور آپ صفیہ بنت حیی کے پاس ٹھہرے رہے اور میں نے مسلمانوں کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ولیمہ کی دعوت کے لیے بلایا۔ حضورؐ نے دسترخوان بچھانے کا حکم فرمایا۔ اور روٹی اور گوشت اس وقت وہاں موجود نہ تھا۔ بعد ازاں اس چمڑے کے دسترخوان پر کھجوریں رکھی گئیں اور پنیر رکھنے لگی اور حضور کا ولیمہ اس پر ختم ہو گیا (یعنی کسی نے کھجور لا کر رکھ دیں کسی نے پنیر اور کسی نے گھی اور اس کو ملا کر سب نے کھایا) بعد ازاں لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا بھی ایک بیوی ہو گئیں جیسے دوسری عورتیں حضور کی بیویاں ہیں اور یہ بھی مسلمانوں کی ماؤں میں سے ایک ہو گئیں یا باندی ہی ہیں پھر کہنے لگے اگر پردے میں رہیں تو سمجھو

بَيْنَهَا وَبَيْنَ النَّاسِ۔

کراہت المؤمنین تک پہنچی جو بیاہ میں شامل ہیں دیگر لوگوں کی ہیں۔ جب کہ پچھا ہوا آڑ کیا دے پہ بچھونا —— بچھونا طرف سے بچھایا گیا اور ان کے اور دوسرے لوگوں کے درمیان پردہ تانا گیا۔

اَللَّهْوُ وَالْغِنَاءُ عِنْدَ الْعُرْسِ

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى قَرَظَةَ بْنِ كَعْبٍ وَأَبِيْ مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ فِيْ عُرْسٍ وَإِذَا جَوَارٍ يُغَنِّيْنَ فَقُلْتُ أَنْتُمَا صَاحِبَا رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ أَهْلِ بَدْرٍ يُفْعَلُ هٰذَا عِنْدَكُمْ فَقَالَ اجْلِسْ إِنْ شِئْتَ فَاسْمَعْ مَعَنَا وَإِنْ شِئْتَ اذْهَبْ قَدْ رُخِّصَ لَنَا فِي اللَّهْوِ عِنْدَ الْعُرْسِ۔

شادی میں کھیلنا اور گانا کیسا ہے

سیدنا حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں ایک شادی میں شامل ہوا جہاں قرظہ بن کعب اور حضرت ابو مسعود انصاری بھی شامل تھے۔ اتفاقاً وہاں لڑکیاں گا رہی تھیں میں نے کہا تم دونوں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب اور اہل بدر میں شامل ہو اور تمہاری موجودگی میں یہ کام ہو رہا ہے وہ دونوں اصحاب فرمانے لگے اگر تمہارا جی چاہے تو تم ہمارے ساتھ بیٹھ کر سنو ورنہ چلے جاؤ۔ ہمیں شادی میں کھیلنے کی رخصت دی گئی ہے (یعنی کیونکہ شادی ایک خوشی ہے اور اس میں بہت کھیل کود کی اجازت ہے گو نے بجاتے ہیں اگر دوسری حرام چیزیں نہ ہوں تو یہ حرام نہیں ہے۔)

جِهَازُ الرَّجُلِ ابْنَتَهُ

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَهَّزَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ فِيْ خَمِيْلٍ وَقِرْبَةٍ وَوِسَادَةٍ حَشْوُهَا إِذْخِرٌ۔

اپنی بیٹی کو جہیز دینے کا بیان

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو مشک اور تکیہ کا جہیز دیا جس میں اذخر کہلانے والی گھاس بھری ہوئی تھی۔ اور آپ نے ایک رنگ کی چادر مخمل بھی دی۔

اَلْفُرُشُ

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِرَاشٌ لِلرَّجُلِ وَفِرَاشٌ لِأَهْلِهِ وَالثَّالِثُ لِلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ۔

بچھونا رکھنے کا بیان

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مرد کے لیے ایک بچھونا۔ اس کی بیوی کے لیے دوسرا تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے ہے

اَلْاَنْمَاطُ

[illegible] عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ هَلِ اتَّخَذْتُمْ اَنْمَاطًا قُلْتُ وَاَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ

گھر میں چادر رکھنے کا بیان

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے نکاح کیا۔ میں نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے پوچھا کہ نہالی بھی بنائی ہے۔ میں نے عرض کیا میرے پاس نہالیاں نہیں ہیں۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اب ہوں گی (یعنی عنقریب مسلمان مالدار ہو جائیں گے اور ان کے پاس نہالیاں اور دوسری آرام کی اشیاء ہوں گی۔)

اَلْهَدِيَّةُ لِمَنْ عَرَسَ

[illegible] عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ بِاَهْلِهٖ قَالَ وَصَنَعَتْ اُمِّیْ اُمُّ سُلَيْمٍ حَيْسًا قَالَ فَذَهَبْتُ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ اُمِّیْ تُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَتَقُوْلُ لَكَ اِنَّ هٰذَا لَكَ مِنَّا قَلِيْلٌ قَالَ ضَعْهُ ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَادْعُ فُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنْ لَقِيْتَ وَسَمّٰى رِجَالًا فَدَعَوْتُ مَنْ سَمّٰى وَمَنْ لَقِيْتُ قُلْتُ لِاَنَسٍ عَدَدَكُمْ كَانُوْا قَالَ يَعْنِیْ زُهَاءَ ثَلَاثِ مِائَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَتَحَلَّقْ عَشَرَةٌ عَشَرَةٌ فَلْيَاْكُلْ كُلُّ اِنْسَانٍ مِّمَّا يَلِيْهِ فَاَكَلُوْا حَتّٰى شَبِعُوْا فَخَرَجَتْ

شادی کرنے والے کو ہدیہ اور تحفہ پیش کرنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح فرمایا۔ اور آپ اپنے اہل کے پاس تشریف لے گئے۔ اور میری والدہ نے حیس بنایا (یہ کہ ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور اور گھی اور پنیر ملا کر بنایا جاتا ہے۔ بہرحال) میں اس کھانے کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گیا۔ اور میں نے عرض کیا کہ میری والدہ نے آپ کو سلام عرض کیا ہے اور عرض کیا ہے کہ یہ تھوڑی سی چیز آپ کے لیے ہے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے رکھ دو اور جاؤ فلاں فلاں آدمی کو بلا لاؤ۔ اور جو آپ کو کوئی ملے اسے بھی بلا کر لاؤ۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کچھ لوگوں کا نام لیا اور پھر میں ان لوگوں کو بلا کر لایا جن کا آپ نے نام لیا تھا اور وہ بھی جو شخص مجھ کو ملتے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے شاگرد نے دریافت کیا کہ کل کتنے آدمی تھے۔ انہوں نے کہا کہ تقریباً تین سو آدمی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دس دس افراد حلقہ بنا کر بیٹھو اور ہر شخص اپنے سامنے سے کھائے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب لوگوں نے کھانا کھا لیا اور

طَائِفَةٌ وَدَخَلَتْ طَائِفَةٌ قَالَ لِي يَا أَنَسُ ارْفَعْ فَرَفَعْتُ فَمَا أَدْرِي حِينَ رَفَعْتُ كَانَ أَكْثَرَ أَمْ حِينَ وَضَعْتُ

دوبارہ دوسرا گروپ آیا لہٰذا انہوں نے بھی کھانا کھا لیا۔ اس طرح ایک گروہ آتا تھا اور دوسرا جاتا تھا۔ جب سب لوگ کھانا تناول فرما چکے تو آپ نے مجھے حکم فرمایا۔ کہ اے انس اس کھانے کو اٹھا لیجئے۔ میں نے وہ کھانا اٹھا لیا جو میں نے رکھا تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے معلوم نہ تھا کہ اٹھاتے وقت زیادہ تھا یا رکھتے وقت۔

نوٹ:۔ یعنی کم ہونے کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ بلکہ یہ خیال ہوا کہ شاید پہلے سے زیادہ ہو گیا یا اتنا ہی ہے۔ حدیث ہذا سے نہ صرف ولیمہ کے وقت کھانا دینے کا ثبوت ملتا ہے۔ بلکہ یہ بھی ثابت ہوا کہ کھانے کا بڑھنا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا۔

۳۳۹۲ عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ آخَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فَآخَى بَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ فَقَالَ لَهُ سَعْدٌ إِنَّ لِي مَالًا فَهُوَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ شَطْرَانِ وَلِي امْرَأَتَانِ فَانْظُرْ أَيُّهُمَا أَحَبُّ إِلَيْكَ فَأَنَا أُطَلِّقُهَا فَإِذَا حَلَّتْ فَتَزَوَّجْهَا قَالَ بَارَكَ اللهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ دُلُّونِي أَيْ عَلَى السُّوقِ فَلَمْ يَرْجِعْ حَتَّى رَجَعَ بِسَمْنٍ وَأَقِطٍ قَدْ أَفْضَلَهُ قَالَ وَرَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيَّ أَثَرَ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ أَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ

آخر کتاب النکاح

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش اور انصار کو بھائی بھائی بنا دیا۔ تو آپ نے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کو حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا بھائی بنایا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ سے عرض کیا کہ میرے پاس مال و دولت ہے۔ اور میں اسے دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ ایک حصہ تم لے لو۔ اور ایک حصہ میں اپنے پاس رکھوں گا اور میرے پاس دو بیویاں ہیں آپ دیکھیں ان میں سے جو آپ کو پسند ہو میں اسے طلاق دے دوں گا اور جب عدت گزر جائے تو آپ اس سے نکاح کر لیں۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ رب العزت تمہاری بیویوں اور مال میں برکت دے۔ مجھے بازار دکھا دو پھر وہ بازار تشریف لے گئے حتیٰ کہ گھی اور پنیر کو نفع کما کر لائے۔ حضرت عبدالرحمٰن نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر زردی کا نشان ملاحظہ فرمایا اور دریافت فرمایا کہ زردی کا یہ نشان کیسا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے ایک انصاریہ سے نکاح کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم ولیمہ کرو خواہ تمہیں ایک بکری ہی کا کرنا پڑے۔

نکاح کی کتاب ختم شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ عِشْرَةِ النِّسَاءِ

بیویوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جائے

۳۲۹۳ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دنیا کی تمام چیزوں میں مجھے عورتیں اور خوشبو سب سے بڑھ کر پسند ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔

۳۲۹۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُبِّبَ إِلَيَّ النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبت عورتوں اور خوشبو سے ہے اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے

۳۲۹۵ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ السلام کو عورت کے بعد گھوڑوں سے زیادہ کسی شے سے محبت نہیں تھی

مَيْلُ الرَّجُلِ إِلَى بَعْضِ نِسَائِهِ دُوْنَ بَعْضٍ

ایک بیوی سے نسبتاً زیادہ محبت کرنا

۳۲۹۶ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ امْرَأَتَانِ يَمِيْلُ لِإِحْدَاهُمَا عَلَى الْأُخْرٰى جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَحَدُ شِقَّيْهِ مَائِلٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو دو بیویاں ہوں اور وہ ان میں سے ایک طرف زیادہ میلان رکھے۔ تو وہ قیامت کے دن اس حالت میں آئے گا کہ اس کا بدن ایک طرف جھکا ہوگا۔

۳۲۹۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ ثُمَّ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ هٰذَا فِعْلِيْ فِيْمَا أَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا أَمْلِكُ أَرْسَلَهُ حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیویوں میں ہر ایک کے پاس باری باری قیام پذیر ہوتے۔ بعد ازاں ارشاد فرماتے یا اللہ میرا یہ کام ہے جس میں میں اختیار رکھتا ہوں۔ لہٰذا تو مجھے اس کام میں نہ پکڑ۔ جو تو مالک ہے اور میرے اختیار میں نہیں۔

نوٹ:۔ یعنی دل کی محبت میں میرا بس اور طاقت نہیں چلتی۔ مگر جس قدر میرے مقدور اور طاقت میں ہے میں برابری انصاف کرتا ہوں۔

حُبُّ الرَّجُلِ بَعْضَ نِسَائِهٖ أَكْثَرَ مِنْ بَعْضٍ

۲۳۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْ عَلَيْهِ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ مَعِيَ فِيْ مِرْطِيْ فَأَذِنَ لَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِيْ إِلَيْكَ يَسْأَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِيْ قُحَافَةَ وَأَنَا سَاكِتَةٌ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْ بُنَيَّةُ أَلَسْتِ تُحِبِّيْنَ مَا أُحِبُّ قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَأَحِبِّيْ هٰذِهٖ فَقَامَتْ فَاطِمَةُ حِيْنَ سَمِعَتْ ذٰلِكَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَتْ إِلَى أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْهُنَّ بِالَّذِيْ قَالَتْ وَالَّذِيْ قَالَ لَهَا فَقُلْنَ لَهَا مَا نَرَاكِ أَغْنَيْتِ عَنَّا مِنْ شَيْءٍ فَارْجِعِيْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُوْلِيْ لَهٗ إِنَّ أَزْوَاجَكَ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِيْ قُحَافَةَ قَالَتْ فَاطِمَةُ لَا وَاللّٰهِ لَا أُكَلِّمُهٗ فِيْهَا أَبَدًا قَالَتْ عَائِشَةُ فَأَرْسَلَ أَزْوَاجُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ إِلَى رَسُوْلِ

ایک بیوی کو دوسری بیویوں سے زیادہ چاہنا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات نے آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھیجا اور آپ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ ایک چادر میں لیٹے ہوئے تھے۔ تو آپ نے اجازت بخشی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اندر تشریف لائیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ازواج مطہرات نے مجھے اندر بھیجا ہے اور وہ چاہتی ہیں کہ آپ ہم دوسری ازواج مطہرات اور حضرت ابی قحافہ کی بیٹی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے درمیان انصاف فرمائیں۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بتایا کہ میں خاموش تھی اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمۃ الزہرا سے دریافت فرمایا۔ اے بیٹی کیا تم اس شخص کو نہیں چاہتیں جسے میں چاہتا ہوں؟ آپ نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس سے محبت رکھو۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا یہ سن کر کھڑی ہو گئیں اور آپ کی ازواج مطہرات کے پاس واپس چلی گئیں اور جا کر وہ کچھ بیان کیا جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا تم نے کوئی کام نہ کیا۔ اب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پھر جائیے اور کہئے کہ آپ کی بیویاں حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی میں انصاف چاہتی ہیں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کہا خدا کی قسم میں اب آپ سے اس کے متعلق کچھ بھی عرض نہیں کروں گی۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ پھر آپ کی ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے حضرت زینب بنت جحش کو

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ
هِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِيْنِي
مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي الْمَنْزِلَةِ عِنْدَ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ
اَرَ امْرَاَةً قَطُّ خَيْرًا فِي الدِّيْنِ
مِنْ زَيْنَبَ وَاَتْقَى لِلّٰهِ عَزَّ وَ
جَلَّ وَ اَصْدَقَ حَدِيْثًا وَ
اَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَاَعْظَمَ صَدَقَةً

وَاَشَدَّ ابْتِذَالًا لِنَفْسِهَا فِي الْعَمَلِ
الَّذِي تَصَدَّقُ بِهِ وَتَقَرَّبُ بِهِ
مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ
فِيْهَا تُسْرِعُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ فَاسْتَاْذَنَتْ
عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ
عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا عَلَى الْحَالِ الَّتِي كَانَتْ
دَخَلَتْ فَاطِمَةُ عَلَيْهَا فَاَذِنَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اِنَّ اَزْوَاجَكَ اَرْسَلْنَنِي يَسْاَلْنَكَ الْعَدْلَ فِي
ابْنَةِ اَبِي قُحَافَةَ وَوَقَعَتْ بِي فَاسْتَطَالَتْ وَ
اَنَا اَرْقُبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَاَرْقُبُ طَرْفَهُ هَلْ اَذِنَ لِي فِيْهَا فَلَمْ تَبْرَحْ
زَيْنَبُ حَتّٰى عَرَفْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَكْرَهُ اَنْ اَنْتَصِرَ
فَلَمَّا وَقَعْتُ بِهَا لَمْ اَنْشَبْهَا بِشَيْءٍ حَتّٰى
اَنْحَيْتُ عَلَيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا ابْنَةُ اَبِي
بَكْرٍ۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجا اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا ان بیویوں میں سے میری برابر کی عورت تھیں (یعنی درجے اور رتبہ اور حسن و جمال میں ساوی تھیں) اور میں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے بڑھ کر دینداری خدا ترسی اور سچائی رشتہ داروں کو برقرار رکھنے کی اور صدقہ خیرات کرنے والی کوئی خاتون نہیں دیکھی اور آپ محنت ترین ہر کام کاج اور محنت کرنے کے لیے اپنے آپ کو تھکا دینے والی تھیں۔ یعنی اس کام کا جو صدقہ خیرات کے ذریعہ انہیں کرنا پڑتا آپ کی فقط یہ بات کہ آپ مزاج کی تیز اور گرم تھیں اور آپ کو غصہ بہت جلد آ جاتا تھا لیکن جلدی جاتا رہتا آپ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور آپ چادر میں اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے جیسے حضرت فاطمہ کے تشریف لانے کے وقت تھے۔ آپ نے انہیں اندر آنے کی اجازت بخشی وہ آئیں اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی ازواج مطہرات نے مجھے ارسال کیا ہے اور وہ ایسی بات کے متمنی ہیں کہ آپ حضرت ابو قحافہ کی بیٹی کے متعلق انصاف فرمائیں اور وہ مجھے برا بھلا کہنے لگیں اور خوب زبان درازی کی میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ مبارک کو دیکھ رہی تھی کہ کیا آپ مجھے جواب دینے کی اجازت بھی دیتے ہیں یا کہ نہیں حضرت زینب اپنی ایسی حال پر تھیں کہ مجھے معلوم ہو گیا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا جواب دینا برا محسوس نہ ہوگا۔

تب تو میں نے انہیں بھی کہنا شروع کیا اور ان کو گفتگو کرنے دی یہاں تک کہ میں ان پر غالب آگئی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آخر یہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں یعنی ایسے عظیم ترین شخص کی بیٹی ہیں تو پھر کیسے لائق نہ ہوں اور بات چیت میں کس طرح شکست کھا سکتی ہیں۔

۳۳۹۹ عَنْ عَائِشَةَ نَحْوَهُ ذَكَرَتْ
نَحْوَهُ وَقَالَتْ: أَرْسَلَ أَزْوَاجُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
زَيْنَبَ فَاسْتَأْذَنَتْ فَأَذِنَ لَهَا
فَدَخَلَتْ فَقَالَتْ مُخْتَصَرٌ
خَالَفَهُمَا مَعْمَرٌ
رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ
عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ۔

(ترجمہ اوپر گزر چکا)

۳۴۰۰ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اجْتَمَعْنَ أَزْوَاجُ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلْنَ
فَاطِمَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقُلْنَ لَهَا إِنَّ نِسَاءَكَ وَذَكَرَ
كَلِمَةً مَعْنَاهَا يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ
فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ قَالَتْ
فَدَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهُوَ مَعَ عَائِشَةَ فِي مِرْطِهَا
فَقَالَتْ لَهُ إِنَّ نِسَاءَكَ أَرْسَلْنَنِي
وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي
ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُحِبِّينِي
قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَأَحِبِّيهَا قَالَتْ
فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ فَأَخْبَرَتْهُنَّ مَا
قَالَ فَقُلْنَ لَهَا إِنَّكِ لَمْ تَصْنَعِي
شَيْئًا فَارْجِعِي إِلَيْهِ فَقَالَتْ وَاللَّهِ
لَا أَرْجِعُ إِلَيْهِ فِيهَا أَبَدًا وَكَانَتِ
ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ حَقًّا فَأَرْسَلْنَ
زَيْنَبَ بِنْتَ جَحْشٍ قَالَتْ عَائِشَةُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج
مطہرات جمع ہوئیں اور انہوں نے حضرت فاطمہ الزہراء
رضی اللہ عنہا کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
اقدس میں بھیجا اور عرض کیا کہ آپ کی ازواج حضرت
ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی کے متعلق ...
انصاف چاہتی ہیں۔ حضرت فاطمہ الزہراء حضور انور صلی اللہ
علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور آپ ام المومنین
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایک چادر میں
تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ آپ کی بیویوں
نے مجھے یہاں بھیجا ہے اور وہ حضرت ابو قحافہ رضی اللہ
عنہ کی بیٹی کے متعلق انصاف کی خواستگار ہیں۔ حضور
سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت
کیا۔ کیا آپ مجھ سے محبت رکھتی ہیں۔ انہوں نے عرض
کیا ہاں! آپ نے ارشاد فرمایا کہ پھر آپ حضرت عائشہ
صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بھی محبت رکھیں۔ یہ سن کر حضرت
فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا واپس آگئیں اور آپ کی ازواج
مطہرات سے وہی کچھ بیان کیا جو حضور پرنور صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیان فرمایا تھا۔ انہوں نے کہا آپ نے کچھ

وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ تُسَامِينِي مِنْ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ أَزْوَاجَكَ أَرْسَلْنَنِي وَهُنَّ يَنْشُدْنَكَ الْعَدْلَ فِي ابْنَةِ أَبِي قُحَافَةَ ثُمَّ أَقْبَلَتْ عَلَيَّ تَشْتِمُنِي فَجَعَلْتُ أُرَاقِبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْظُرُ طَرْفَهُ هَلْ يَأْذَنُ لِي مِنْ أَنْ أَنْتَصِرَ مِنْهَا قَالَتْ فَشَتَمَتْنِي حَتَّى ظَنَنْتُ أَنَّهُ لَا يَكْرَهُ أَنْ أَنْتَصِرَ مِنْهَا فَاسْتَقْبَلْتُهَا فَلَمْ أَلْبَثْ أَنْ أَفْحَمْتُهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهَا ابْنَةُ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَمْ أَرَ امْرَأَةً خَيْرًا وَلَا أَكْثَرَ صَدَقَةً وَلَا أَوْصَلَ لِلرَّحِمِ وَأَبْذَلَ لِنَفْسِهَا فِي كُلِّ شَيْءٍ يُتَقَرَّبُ بِهِ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ زَيْنَبَ مَا عَدَا سَوْرَةً مِنْ حِدَّةٍ كَانَتْ فِيهَا تُوشِكُ مِنْهَا الْفَيْئَةَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الْخَطَأُ وَالصَّوَابُ

دیکھا اب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پھر حاضر ہوں۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ خدا کی قسم میں اب دوبارہ نہیں جاؤں گی اور آخر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے برعکس کس طرح کرتیں۔ پھر آپ کی ازواج مطہرات نے حضرت زینب بنت جحش کو بھیجا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت زینب وہ بیوی ہیں جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں میرے برابر تھیں بلحاظ عزت خاندان اور خوبصورتی میں۔ تب حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ آپ کی ازواج مطہرات نے مجھ کو ارسال کیا ہے اور وہ حضرت ابو قحافہ کی بیٹی کے بارے میں انصاف کی خواستگار ہیں۔ بعد ازاں وہ میری طرف متوجہ ہو کر مجھ سے ناراض ہونے لگیں۔ میں جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی طرف دیکھتی رہی کہ آپ مجھے ان کے جواب دینے کی اجازت دیتے ہیں یا نہیں۔ وہ مجھے برا کہتی رہیں۔ یہاں تک کہ میں نے خیال کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرا جواب دینا برا معلوم نہ ہوگا۔ اس وقت میں بھی بولی اور انہیں تھوڑی دیر میں خاموش کر دیا۔ تب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے نیکی۔ خیرات اور رشتہ داروں سے نیکی میں کوئی عورت نہیں دیکھی جو اپنی جان کی خاطر محنت و مشقت اٹھاتی ہوں اور ثواب حاصل کرنے کی خاطر مگر حضرت زینب رضی اللہ عنہا۔ آپ میں معمولی سی طبیعت کی تیزی اور تندی تھی

اَلَّذِیْ قَبْلَهٗ۔

جو فوراً جاتی رہی۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ روایت خطا ہے۔ اور صحیح روایت وہ ہے جو اس سے پہلے گزر چکی ہے۔!

۳۴۰۱ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بزرگی اور فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے۔ جیسے ثرید باقی کھانوں سے افضل اور اعلیٰ ہے۔

نوٹ:۔ ثرید ایک ایسا کھانا ہے جو گوشت روٹی اور شوربے سے بنایا جاتا ہے۔ اور عرب کے ملک میں یہ کھانا سب کھانوں سے افضل اور بہتر شمار ہوتا ہے۔

۳۴۰۲ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَی النِّسَآءِ كَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بزرگی اور فضیلت تمام عورتوں پر اس طرح ہے جیسے ثرید باقی کھانوں سے افضل اور اعلیٰ ہے۔

۳۴۰۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِیْنِیْ فِیْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا فَاِنَّهٗ وَاللّٰهِ مَا اَتَانِی الْوَحْیُ فِیْ لِحَافِ امْرَاَةٍ مِنْكُنَّ اِلَّا هِیَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے ام سلمہؓ مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ کے متعلق پریشان نہ کیجئے خدا کی قسم! جب میں کسی عورت کے ساتھ لحاف میں تھا تو مجھ پر کبھی وحی نہیں آئی! ہاں مگر جب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھا تو مجھ پر وحی آئی۔

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک چادر میں حضرت عائشہ کے ساتھ تھے کہ ! ایک دفعہ یہ آیت اتری انك لا تهدی من احببت اس حدیث سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی۔

۳۴۰۴ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ نِسَآءَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَلَّمْنَهَا اَنْ تُكَلِّمَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج نے آپ سے عرض کیا کہ آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کریں۔ حضرت عائشہ کے متعلق! لوگوں کی یہ حالت

الناس كانوا يتحرون بهداياهم يوم عائشة وتقول له إنا نحب الخير كما تحب عائشة فكلمته فلم يجبها فلما دار عليها كلمته أيضا فلم يجبها وقلن ما رد عليك قالت لم يجبني قلن لا تدعيه حتى يرد عليك أو تنظرين ما يقول فلما دار عليها كلمته فقال لا تؤذيني في عائشة فإنه لم ينزل علي الوحي وأنا في لحاف امرأة منكن إلا في لحاف عائشة

قال أبو عبد الرحمن هذان الحديثان صحيحان عن عبدة

ہوتی کہ جس دن حضرت عائشہ صدیقہ کی باری ہوتی اس روز تحفے بھیجتے۔ اور عرض کرتے کہ ہم اس طرح بھلائی کے خواستگار ہیں جیسے آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو چاہتے ہیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بارے میں۔ تو آپ نے جواب نہ فرمایا۔ جب آپ کی باری کا دن آیا تو پھر کہا لیکن آپ نے پھر کوئی جواب نہ دیا اور تمام بیویوں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ آپ نے کیا فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب ہی نہ دیا۔ بیویوں نے کہا کہ آپ مسلسل کہے جائیں یہاں تک کہ آپ جواب دیں۔ دیکھئے جواب کیا ملتا ہے۔ جب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے پھر ان کے دن پھر کہا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا مجھے حضرت عائشہ کے متعلق مت ستا۔ کیونکہ تم میں سے کسی بیوی کے بستر میں مجھ پر وحی نازل نہیں ہوئی الا مگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بستر میں نازل ہوئی۔

حضرت امام نسائی فرماتے ہیں کہ جناب حضرت عبدہ کی روایت سے یہ دونوں احادیث درست ہیں۔

[illegible] عن عائشة قالت كان الناس يتحرون بهداياهم يوم عائشة يبتغون بذلك مرضاة رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی باری دیکھ کر آپ کو تحفہ بھیجتے تھے۔ اور اس سے غرض یہ تھی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں۔

نوٹ: کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے محبت رکھتے تھے۔ تو ان کی باری آنے پر آپ بہت زیادہ خوش ہوتے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت کے لیے آپ کے حالات زندگی اور فضائل ملاحظہ کریں۔

عن عائشة قالت أوحى الله إلى النبي صلى الله عليه وسلم و

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

أَنَا مَعَهُ نِمْتُ فَأَجَفْتُ الْبَابَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ فَلَمَّا سُرِّيَ عَنْهُ قَالَ لِي يَا عَائِشَةُ إِنَّ جِبْرِيلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ

پر اللہ رب العزت نے وحی ارسال فرمائی آپ کے ساتھ تھی میں یہ صورت حال دیکھ کر اٹھی اور اپنے اور آپ کے درمیان دروازے کی آڑ کر لی۔ جب وحی ختم ہو چکی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ! حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کو سلام فرماتے ہیں۔

۳۴۰۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرَى مَا لَا نَرَى۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے فرمایا جبرئیل علیہ السلام آپ کو سلام فرماتے ہیں انھوں نے فرمایا۔ ان پر بھی سلام اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔ آپ انہیں دیکھتے ہیں جنہیں ہم نہیں دیکھ سکتے۔

۳۴۰۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيلُ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ مِثْلَهُ سَوَاءً قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ وَالَّذِي قَبْلَهُ خَطَأٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ یہ جبرئیل ہیں اور آپ کو سلام فرماتے ہیں۔ ویسے ہی جیسے حدیث سابقہ میں گزرا۔
جناب امام نسائی فرماتے ہیں کہ روایت ہذا درست ہے اور پہلی خطا۔

بَابُ الْغَيْرَةِ

رشک اور جوش کا بیان

۳۴۰۹ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عِنْدَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ فَأَرْسَلَتْ أُخْرَى بِقَصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ فَضَرَبَتْ يَدَ الرَّسُولِ فَسَقَطَتِ الْقَصْعَةُ فَانْكَسَرَتْ فَأَخَذَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكِسْرَتَيْنِ فَضَمَّ إِحْدَاهُمَا إِلَى الْأُخْرَى فَجَعَلَ يَجْمَعُ فِيهَا الطَّعَامَ وَيَقُولُ غَارَتْ أُمُّكُمْ كُلُوا فَأَكَلُوا فَأَمْسَكَ حَتّٰى جَاءَتْ بِقَصْعَتِهَا الَّتِي فِي بَيْتِهَا فَدَفَعَ الْقَصْعَةَ الصَّحِيحَةَ إِلَى الرَّسُولِ وَتَرَكَ الْمَكْسُورَةَ فِي بَيْتِ الَّتِي

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے پاس تھے تو آپ کی ایک اور زوجہ نے کھانے کا پیالہ ارسال خدمت فرمایا۔ اس زوجہ نے ناراض ہو کر پیالہ لانے والے کے ہاتھ پر مارا۔ اور وہ پیالہ گر کر ٹوٹ گیا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ٹکڑے لے کر ملائے اور آپ اس میں کھانا جمع فرمانے لگے اور ارشاد فرمایا (لوگو کھانا کھایئے) تمہاری والدہ جل گئی اس کو کھاؤ اور آپ تشریف فرما رہے۔ یہاں تک کہ وہ بیوی اپنے گھر سے ثابت پیالہ لے کر حاضر خدمت ہوئیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ کھانے والے کو دیا اور ٹوٹا ہوا پیالہ اس

كَسَرَتْهَا۔

٣٣١٠ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا يَعْنِي أَتَتْ بِطَعَامٍ فِي صَحْفَةٍ لَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَجَاءَتْ عَائِشَةُ مُتَّزِرَةً بِكِسَاءٍ وَمَعَهَا فِهْرٌ فَفَلَقَتْ بِهِ الصَّحْفَةَ فَجَمَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ فِلْقَتَيِ الصَّحْفَةِ وَيَقُولُ كُلُوا غَارَتْ أُمُّكُمْ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَحْفَةَ عَائِشَةَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَأَعْطَى صَحْفَةَ أُمِّ سَلَمَةَ عَائِشَةَ۔

بیوی کے گھر میں دیا جس نے اسے توڑا تھا۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے لیے ایک پیالہ میں کھانا لے کر حاضر خدمت ہوئیں۔ تو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چادر اوڑھے ہوئے آئیں ان کے ہاتھ میں ایک پتھر تھا۔ جس سے انہوں نے پیالے کو توڑ ڈالا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ دونوں ٹکڑے پیالے کے جوڑ دئیے اور ارشاد فرمایا کہ تمہاری ماں کو غیرت آگئی۔ اور آپ نے یہ دو مرتبہ ارشاد فرمایا بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا پیالہ لے کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھجوا دیا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کا ٹوٹا ہوا پیالہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو دے دیا۔

٣٣١١ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَأَيْتُ صَانِعَةَ طَعَامٍ مِثْلَ صَفِيَّةَ أَهْدَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَاءً فِيهِ طَعَامٌ فَمَا مَلَكْتُ نَفْسِي أَنْ كَسَرْتُهُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَفَّارَتِهِ فَقَالَ إِنَاءٌ كَإِنَاءٍ وَطَعَامٌ كَطَعَامٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی مثل کھانا تیار کرنے والی کوئی عورت نہیں دیکھی۔ ایک بار انہوں نے حضرت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا بھرا برتن ارسال کیا۔ میں برداشت نہ کر سکی۔ لہٰذا میں نے وہ برتن کو توڑ ڈالا۔ بعد ازاں میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ اس کا بدلہ کیا ہے۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ برتن کا بدلہ ویسا ہی برتن ہے۔ اور کھانا کا بدلہ ویسا ہی کھانا ہے۔

٣٣١٢ عَنْ عَائِشَةَ تَزْعُمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم : حضرت زینب بنت جحش کے پاس قیام پذیر ہے اور آپ شہد پیتے ایک دفعہ میں نے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں۔ وہ عرض کرے کہ آپ سے مغافیر کی بو آتی ہے شاید آپ نے مغافیر کھائی ہیں۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں میں سے کسی کے پاس تشریف

زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا.

سے سگئے۔ تو ان سے یہی کہا آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں میں نے زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے اور اب کبھی نہیں پیوں گا کیونکہ دوسروں کو ناگوار گزرتا ہے وہاں پر سے آپ کو سخت نفرت تھی) اس وقت یہ آیت شریفہ نازل ہوئی " یاایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لک " اے نبی آپ اس چیز کو کیوں حرام فرماتے ہیں جو اللہ نے آپ کے لیے حلال فرمائی یعنی شہد کو۔ ان تتوبا الی اللہ اگر تم عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما اللہ کی طرف توبہ کرو تو بہتر ہے واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کسی عورت سے ایک بات چھپا کر فرمائی۔

۳۴۱۳ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَتْ لَهُ أَمَةٌ يَطَؤُهَا فَلَمْ تَزَلْ بِهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ حَتَّى حَرَّمَهَا عَلَى نَفْسِهِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک لونڈی تھی جس سے آپ صحبت فرماتے۔ تو حضرت عائشہ صدیقہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما دونوں آپ سے مسلسل عرض کرتی رہیں حتیٰ کہ آپ نے اس لونڈی کو اپنے آپ پر حرام فرمایا تب اللہ رب العزت نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی۔ اے نبی آپ اس کو اپنے آپ پر کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ نے آپ پر حلال فرمائی ———— آخر تک

۳۴۱۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الْتَمَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَدْخَلْتُ يَدِي فِي شَعْرِهِ فَقَالَ قَدْ جَاءَكِ شَيْطَانُكِ فَقُلْتُ أَمَا لَكَ شَيْطَانٌ فَقَالَ بَلَى وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمَ.

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک رات میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کیا تو میں نے اپنا ہاتھ ان کے بالوں میں ڈالا آپ نے پوچھا کیا تمہارے پاس تمہارا شیطان آیا! میں نے عرض کیا کہ آپ کے لیے شیطان نہیں ہے فرمایا کیوں نہیں۔ میرے لیے بھی شیطان ہے مگر اللہ تعالیٰ نے اس کے مقابلے میں میری امداد فرمائی تھی کہ وہ میرا تابعدار بن گیا۔

لوٹ۔ یعنی شیطان کچھ نہیں کر سکتا۔ اس کا زور مجھ پر نہیں۔ اور باقی لوگوں پر اس کا زور چلتا ہے۔

۳۴۱۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فظننت أنه ذهب إلى بعض نسائه فتجسسته فإذا هو راكع أو ساجد يقول سبحانك وبحمدك لا إله إلا أنت فقالت بأبي أنت وأمي إنك لفي شأن وإني لفي شأن آخر۔

مروی ہے کہ میں نے ایک رات حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ دیکھا تو میں نے خیال کیا کہ آپ کسی اور بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں۔ میں نے آپ کو تلاش کیا تو آپ رکوع میں تھے یا سجدے میں فرما رہے تھے۔ اے اللہ تو پاک ہے۔ میں تیری تعریف کرتا ہوں تیرے سوا معبود کوئی نہیں۔ میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں آپ دوسرے کاموں میں مشغول ہیں۔ [illegible] لیکن مجھ کو یہ شک ہوا کہ آپ دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے حالانکہ آپ عبادت میں مصروف ہیں

۳۴۱۵ عن عائشة قالت افتقدت رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فظننت أنه ذهب إلى بعض نسائه فتحسست ثم رجعت فإذا هو راكع أو ساجد يقول سبحانك وبحمدك لا إله إلا أنت فقلت بأبي أنت وأمي إنك لفي شأن وإني لفي شأن آخر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک رات میں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ پایا تو گمان کیا کہ آپ کسی دوسری بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں میں نے تلاش کیا۔ پھر میں واپس آئی تو میں نے دیکھا کہ آپ سجدے یا رکوع میں ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں کہ اے پروردگار تو پاک ہے اور تیری حمد کی گئی ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں تو میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں۔ آپ اپنا کام کر رہے ہیں اور میں اپنا کام کر رہی تھی۔

۳۴۱۶ عن محمد بن قيس يقول سمعت عائشة تقول ألا أحدثكم عن النبي صلى الله عليه وسلم وعني قلنا بلى قالت لما كانت ليلتي انقلب فوضع نعليه عند رجليه ووضع رداءه وبسط إزاره على فراشه فلم يلبث إلا ريثما ظن أني قد رقدت ثم انتعل رويدا وأخذ رداءه رويدا ثم فتح الباب رويدا وخرج وأجافه رويدا وجعلت درعي في رأسي فاختمرت وتقنعت إزاري وانطلقت في أثره حتى جاء البقيع فرفع يديه ثلث مرات وأطال القيام ثم

سیدنا حضرت محمد بن قیس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا۔ آپ نے فرمایا کہ میں تمہیں حضور سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا حال اور اپنا حال بیان کرتی ہوں۔ ہم نے عرض کیا۔ کیوں نہیں ضرور بیان کیجیے! آپ نے بتایا کہ میری ایک رات کی باری میں حضور انور صلے اللہ علیہ وسلم نے کروٹ لی۔ اور آپ نے اپنی جوتیاں اپنے پاؤں مبارک کے نزدیک رکھیں۔ آپ نے اپنی چادر بچھائی اور اپنا تہبند بچھونے پر پھیلایا۔ پھر آپ اتنی دیر قیام پذیر رہے کہ آپ نے خیال کیا کہ میں سو گئی۔ اس کے بعد آپ نے چپکے سے جوتیاں پہنیں۔ اور چپکے سے چادر لی۔ اور آہستہ سے دروازہ کھولا اور آپ باہر نکلے۔ بعد ازاں آپ نے آہستہ سے دروازہ بند کر لیا۔ میں نے بھی جلدی اوڑھنی

انحرف و انحرفت فأسرع فأسرعت
فهرول فهرولت فأحضر فأحضرت
و سبقته فدخلت فليس إلا أن
اضطجعت فدخل فقال ما لك
يا عائش رابية قال سليمان حسبته
قال حشيا قال لتخبرني أو ليخبرني
اللطيف الخبير قلت يا رسول الله
بأبي أنت و أمي فأخبرته الخبر
قال أنت السواد الذي رأيت أمامي
قلت نعم قالت فلهزني لهزة
في صدري أوجعتني قال أظننت
أن يحيف الله عليك و رسوله
قالت مهما يكتم الناس فقد
علمه الله عز و جل قال نعم
قال فإن جبريل عليه السلام
أتاني حين رأيت و لم يكن
يدخل عليك و قد وضعت
ثيابك فناداني و أخفى منك
فأجبته و أخفيته منك و
ظننت أنك قد رقدت
فكرهت أن أوقظك و خشيت
أن تستوحشي فأمرني
أن آتي أهل
البقيع فأستغفر
لهم۔

اپنے سر پر ڈالی اور ازار پہنی اور آپ کے پیچھے پیچھے
چلی یہاں تک کہ آپ بقیع میں تشریف لائے اور تین
دفعہ ہاتھ اٹھائے اور بہت دیر تک کھڑے رہے پھر آپ
لوٹے اور میں بھی لوٹی۔ آپ تیز چلے اور میں
بھی تیز چلی۔ آپ بھاگنے لگے اور میں بھی بھاگی۔ آپ دوڑنے
لگے اور میں بھی دوڑی۔ میں آگے نکل کر گھر کے اندر آئی
اور لیٹی تھی کہ آپ تشریف لائے! آپ نے پوچھا اے
عائشہ! تجھ کو کیا ہوا تیرا سانس پھولا ہوا ہے سانس چڑھ
رہا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ بتا دو ورنہ مجھے خداوند کریم
بتلا دے گا جو لطیف اور خبیر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں
بعد ازاں میں نے سب حال عرض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ یہ
آپ ہی تھیں۔ میں سوچ رہا تھا کہ میرے سامنے سے کون
گزر رہا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں میں ہی تھی اس پر آپ
نے میرے سینے میں گھونسہ مارا کہ مجھے درد ہو گیا۔ اور کہا
کیا تو نے یہ سمجھا کہ اللہ اور اس کا رسول صلے اللہ علیہ وسلم
آپ پر ظلم کریں گے (کہ میں تیری باری میں دوسری بیوی کے
پاس جاؤں گا) میں نے عرض کیا کہ لوگ کہاں تک چھپائیں گے
اللہ رب العزت نے آپ کو بتلا دیا۔ آپ نے
فرمایا۔ ان جناب جبرئیل میرے پاس تشریف لائے
اور تمہارے پاس نہ آ سکے کیونکہ تم نے کپڑے اتار رکھے تھے! بعد
ازاں مجھے چپکے سے پکارا اور میں تجھ سے چھپ کر گیا
کیونکہ میرا خیال تھا کہ آپ آرام فرما رہی ہیں۔ اور مجھے آپ کو
جگانا ناگوار گذرا۔ میں اس لیے کہ تم کہیں وحشت نہ کرو
اور تم اکیلی نہ رہو۔ بعد ازاں مجھے حضرت جبرئیل نے
کہا کہ میں بقیع میں جاؤں اور وہاں مدفون لوگوں کے
لیے دعا کروں! قائمہ!!

۲۳۱۸ - عن أنه سمع محمد بن قيس بن مخرمة يقول سمعت عائشة تحدث قالت ألا أحدثكم عني وعن النبي صلى الله عليه وسلم قلنا بلى قالت لما كانت ليلتي التي هو عندي تعني النبي صلى الله عليه وسلم انقلب فوضع نعليه عند رجليه ووضع رداءه وبسط طرف إزاره على فراشه فلم يلبث إلا ريثما ظن أني قد رقدت ثم انتعل رويدا وأخذ رداءه رويدا ثم فتح الباب رويدا.

وخرج رويدا وجعلت درعي في رأسي واختمرت وتقنعت إزاري فانطلقت في إثره حتى جاء البقيع فرفع يديه ثلاث مرات فأطال القيام ثم انحرف فانحرفت فأسرع فأسرعت فهرول فهرولت فأحضر فأحضرت وسبقته فدخلت فليس إلا أن اضطجعت فدخل فقال ما لك يا عائشة حشيا رابية قالت لا قال لتخبرني أو ليخبرني اللطيف الخبير قلت يا رسول الله بأبي أنت وأمي فأخبرته الخبر قال فأنت السواد الذي رأيته أمامي قالت نعم قالت فلهدني في صدري لهدة أوجعتني ثم قال أظننت أن يحيف الله عليك ورسوله قالت مهما يكتم الناس فقد علمه الله قال نعم قال فإن جبريل عليه السلام أتاني حين رأيت ولم يكن يدخل عليك وقد وضعت ثيابك فناداني فأخفى منك فأجبته فأخفيته منك فظننت أن قد رقدت وخشيت أن تستوحشي فأمرني أن آتي أهل البقيع فأستغفر لهم رواه قاسم عن عبد الله بن عامر عن عائشة على غير هذا اللفظ.

ترجمہ وہی جواوپر گزرا۔ اتنا فرق ہے کہ جب آپ نے فرمایا اے عائشہ تجھے کیا ہوا تیری سانس چڑھی ہوئی ہے پیٹ پھولا ہوا ہے میں نے کہا کچھ نہیں آپ نے فرمایا بتاتی ہے تو بہتر ہے نہیں تو اللہ جو لطیف وخبیر ہے مجھے بتا دے گا۔

۲۳۱۹ - عن عائشة قالت فقدته من الليل وساق الحديث.

۳۴۴۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَعَتَهُ لِيْ مِنَ اللَّيْلِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا

كِتَابُ الطَّلَاقِ

طلاق کے بارے میں کتاب

بَابُ وَقْتِ الطَّلَاقِ لِلْعِدَّةِ الَّتِيْ أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ بِهَا النِّسَاءُ

عَنْ عَبْدِ اللهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاسْتَفْتٰى عُمَرُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللهِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ مُرْ عَبْدَ اللهِ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يَدَعُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ مِنْ حَيْضَتِهَا هٰذِهِ ثُمَّ تَحِيْضُ حَيْضَةً أُخْرٰى فَإِذَا طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ فَلْيُفَارِقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا وَإِنْ شَاءَ فَلْيُمْسِكْهَا فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ

طلاق دینے کا بیان اس عدت کے موافق جس میں اللہ نے عورتوں کو طلاق دینے کا حکم فرمایا

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنی زوجہ محترمہ کو طلاق دی اور آپ حائضہ [illegible] تھیں۔ جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں یہ تذکرہ بطور استفسار کے کیا یعنی یہ بات دریافت کرنے کے لیے کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ طلاق دینا درست ہے یا نہیں؟ آپ نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ حضرت عبداللہ سے کہیں کہ وہ رجوع کر لیں (یعنی اس طلاق کو توڑ ڈالے اور اس عورت کو اپنی بیوی بنا لے) بعد ازاں وہ اسے پاک ہونے تک چھوڑ دے۔ جب وہ اپنے حیض سے پاک ہو جائے اور پھر دوسری دفعہ حائضہ ہو کر پاک ہو جائے تب اگر اس کا جی چاہے تو وہ جماع کرنے سے جدائی اختیار کرے۔ اور اگر چھوڑنے کو جی نہ چاہے تو وہ اسے رکھ لے کیونکہ اللہ رب العزت نے عورتوں کو طلاق دینے کا اسی عدت کے مطابق حکم کیا ہے۔

۳۴۲۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے اپنی بیوی کو دوران حیض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں طلاق دی۔ تو جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہ مسئلہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی عورت کو طلاق دے دی ہے اور یہ طلاق دینا کیسا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عبداللہ کو کہو کہ وہ اپنی عورت کی طرف رجوع کریں اور پھر اسے اپنے ہاں ٹھہرا رکھیں یہاں تک کہ وہ اپنے حیض سے پاک ہو جائے جب اسے دوسرا حیض آ جائے اور وہ دوسرے حیض سے پاک ہو جائے تو تب اگر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا جی چاہے تو رکھے ورنہ اسے طلاق دے دیں لیکن وہ اس دوسرے حیض کے بعد بھی اس کے قریب نہ جائے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا یہی عدت ہے اور اس کے مطابق طلاق دینے کا حکم اللہ رب العزت نے فرمایا ہے۔

۳۴۲۲ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ سُئِلَ الزُّهْرِيُّ كَيْفَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ فَقَالَ أَخْبَرَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَغَيَّظَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ لِيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُمْسِكْهَا حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً وَتَطْهُرَ فَإِنْ بَدَا لَهُ أَنْ يُطَلِّقَهَا طَاهِرًا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

جناب حضرت زبیدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زہری سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ عدت پر طلاق کیسی ہوتی ہے (یعنی اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا فطلقوھن لعدتھن تو اس کا کیا مطلب ہے اور عدت پر طلاق دینا کیسے ہوتا ہے) حضرت زہری نے جواب دیا کہ میں نے جناب سالم بن عبداللہ سے سنا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ میں اپنی بیوی کو طلاق دی اور وہ بیوی حائضہ تھیں۔ پھر اس امر کا تذکرہ میرے والد حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کیا۔ آپ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے لیے یہ مناسب ہے کہ وہ رجوع کر لیں اور آپ اسے پاک ہو لینے دیں۔ بعد ازاں اگر اسے طلاق دینا درست اور اچھا معلوم ہو تو وہ اسے پاکی کی حالت میں صحبت کے بغیر طلاق دے دیں۔ پھر آپ

بْنُ عُمَرَ فَرَاجَعْتُهَا وَحَسِبْتُ لَهَا التَّطْلِيقَةَ الَّتِي طَلَّقْتُهَا

۳۴۲۳ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَيْمَنَ يَسْأَلُ ابْنَ عُمَرَ كَيْفَ تَرٰى فِي رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَقَالَ لَهُ طَلَّقَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُمَرَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عُمَرُ رض رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رض طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُرَاجِعْهَا فَرَدَّهَا عَلَيَّ قَالَ إِذَا طَهُرَتْ فَلْيُطَلِّقْ أَوْ لِيُمْسِكْ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ[1]

۳۴۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رض فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِي قُبُلِ عِدَّتِهِنَّ۔

نے ارشاد فرمایا یہی معنی ہے للعدۃ کا جو اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے رجوع کیا اور اس طلاق کو حساب میں لگا یا جو میں پہلے دے چکا تھا۔ کیونکہ وہ طلاق اگرچہ سنت کے خلاف تھی مگر واقع ہو گئی۔

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن ایمن نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت فرمایا۔ کہ آپ اس شخص کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں جس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی ہو۔ جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے۔ کہ میں نے حالت حیض میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس میں طلاق دی۔ بعد ازاں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا اور بیان کیا کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی آپ نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ رجوع کر لینا مناسب ہے اور اسے میری طرف واپس کر دیا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب وہ پاک ہو جائے گی تو تب اسے طلاق دے دینا یا نہ دینا آپ کے اختیار میں ہے اور جناب حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس کے بعد حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی۔ یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن فی قبل عدتھن یعنی اے نبی جب آپ اپنی عورتوں کو طلاق دیں تو آپ انہیں ان کی عدت سے پہلے طلاق دیں۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ رب العزت کے فرمان یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوھن لعدتھن کے متعلق مروی ہے آپ فرماتے ہیں فی قبل عدتھن یعنی جب عورت حیض سے پاک ہو جائے۔ تب طلاق دینا چاہئے۔

[1] قرآن مجید میں فطلقوھن لعدتھن ہے۔

بَابُ طَلَاقِ السُّنَّةِ

طلاق سنت کا بیان

۳۲۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ تَطْلِيْقَةٌ وَّهِيَ طَاهِرٌ فِيْ غَيْرِ جِمَاعٍ فَاِذَا حَاضَتْ وَطَهُرَتْ طَلَّقَهَا اُخْرٰى فَاِذَا حَاضَتْ وَطَهُرَتْ طَلَّقَهَا اُخْرٰى ثُمَّ تَعْتَدُّ بَعْدَ ذٰلِكَ بِحَيْضَةٍ قَالَ الْاَعْمَشُ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ طلاق سنت اس طرح ہے کہ انسان عورت کو پاکی کے وقت جماع کیے بغیر طلاق دے اور جب اسے حیض آئے اور وہ پاک ہو جائے تو اسی وقت اسے ایک اور طلاق دے پھر جب اسے حیض آئے اور وہ اس سے پاک ہو جائے تب وہ اسے ایک اور طلاق دے۔ بعد ازاں عورت ایک حیض عدت گزارے حضرت اعمش فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابراہیم سے دریافت کیا اور آپ نے بھی اسی طرح بیان کیا۔

نوٹ:۔ یعنی ہر طہر میں ایک طلاق دینا سنت کے مطابق ہے اور تین طلاقیں ایک دفعہ دینا خلاف سنت ہے گو واقع ہو جاتی ہیں۔

۳۲۲۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ طَلَاقُ السُّنَّةِ اَنْ يُّطَلِّقَهَا طَاهِرًا فِيْ غَيْرِ جِمَاعٍ۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حالت طہر میں بغیر جماع کیے طلاق دینا سنت ہے۔

بَابُ مَا يَفْعَلُ اِذَا طَلَّقَ تَطْلِيْقَةً وَّهِيَ حَائِضٌ

اگر کسی شخص نے بوقت حیض ایک طلاق دی تو اس کا حکم

۳۲۲۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ تَطْلِيْقَةً فَانْطَلَقَ عُمَرُ فَاَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْ عَبْدَ اللّٰهِ فَلْيُرَاجِعْهَا فَاِذَا اغْتَسَلَتْ فَلْيَتْرُكْهَا حَتّٰى تَحِيْضَ فَاِذَا اغْتَسَلَتْ مِنْ حَيْضَتِهَا الْاُخْرٰى فَلَا يَمَسُّهَا حَتّٰى يُطَلِّقَهَا فَاِنْ شَاءَ اَنْ يُّمْسِكَهَا فَلْيُمْسِكْهَا فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے حالت حیض میں اپنی زوجہ کو طلاق دی تو حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور پرنور رسول اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ کو اس قصے کی خبر دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عبداللہ سے کہو وہ رجوع کرے اور جب وہ عورت حیض سے پاک ہو جائے اور نہالے اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ دوسرے حیض سے فارغ ہو کر نہالے اور وہ شخص اس سے صحبت نہ کرے بعد ازاں وہ اسے طلاق دے اگر وہ چاہے اس سے صحبت کرے تو اسے رکھے اور طلاق نہ دے کیونکہ اللہ رب العزت نے جس عدت کے مطابق عورتوں کو طلاق دینے کا حکم صادر فرمایا ہے تو یہ وہی عدت ہے یعنی اس طرح طلاق دینے کا نام عدت پر طلاق دینا ہے۔

۳۴۲۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ يُطَلِّقُهَا وَ هِيَ طَاهِرٌ اَوْ حَامِلٌ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی اور اس بات کا تذکرہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ہوا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے حکم کرو وہ رجوع کرے پھر جب وہ پاک ہو گی یا حاملہ ہو جائے گی تو تب اسے طلاق دینا۔

بَابُ الطَّلَاقِ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ

غیر عدت میں طلاق دینے کا حکم

۳۴۲۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَ هِيَ حَائِضٌ فَرَدَّهَا عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى طَلَّقَهَا وَ هِيَ طَاهِرٌ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی زوجہ کو ان کی طرف لوٹا دیا۔ یہاں تک کہ جب وہ حیض سے پاک ہو گئی تو آپ نے اسے طلاق دی

اَلطَّلَاقُ لِغَيْرِ الْعِدَّةِ وَمَا يُحْتَسَبُ مِنْهُ عَلَى الْمُطَلِّقِ

اگر کوئی شخص طہر میں طلاق دینے کی بجائے حیض میں طلاق دے تو اس کا کیا حکم ہے اور کیا یہ طلاق شمار ہو گی یا نہیں۔

۳۴۳۰ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَ هِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَاِنَّهُ طَلَّقَ امْرَاَتَهُ وَ هِيَ حَائِضٌ فَسَاَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهُ اَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا قُلْتُ لَهُ فَيَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيْقَةِ فَقَالَ مَهْ اَرَاَيْتَ اِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ

سیدنا حضرت یونس بن جبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کے متعلق دریافت کیا جس نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دی ہو تو آپ پوچھنے لگے کیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جانتا ہے جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی بعد ازاں یہ مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا اسے حکم دو کہ وہ اپنی عورت سے رجوع کرے اور پھر از سر نو اس کی عدت کا شمار ہو گا۔ میں نے کہا کیا وہ طلاق شمار ہو گی۔ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں اگر وہ رجوع نہ کرتا اور حماقت کرتا تو کیا وہ طلاق شمار نہ ہوتی۔

۳۴۲۱ عَنْ يُونُسَ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يَسْتَقْبِلَ عِدَّتَهَا قُلْتُ لَهُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ أَيَعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ مَهْ وَإِنْ عَجَزَ أَوِ اسْتَحْمَقَ۔

سیدنا حضرت یونس بن جبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس شخص کا مسئلہ دریافت کیا۔ جس نے حالت حیض میں اپنی بیوی کو طلاق دی ہو آپ پوچھنے لگے کیا تم عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو جانتے ہو جس نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی تھی بعد ازاں یہ مسئلہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا اسے حکم دو کہ وہ اپنی عورت سے رجوع کرے اور بعد ازاں اس کی عدت کا انتظار کرے میں نے دریافت کیا کیا وہ طلاق بعد ازاں عورت کے حساب میں شمار ہوگی۔ انہوں نے فرمایا کیوں نہیں اگر وہ رجوع نہ کرتا اور حماقت کرتا تو کیا وہ طلاق شمار نہ ہوتی۔

اَلثَّلَاثُ الْمَجْمُوعَةُ وَمَا فِيهِ مِنَ التَّغْلِيظِ

بیک وقت تین طلاقیں دینے کی سختی اور غصے کا بیان

۳۴۲۲ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ قَالَ أُخْبِرَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثَ تَطْلِيقَاتٍ جَمِيعًا فَقَامَ غَضْبَانًا ثُمَّ قَالَ أَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأَنَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَا أَقْتُلُهُ۔

سیدنا حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاقیں دی ہیں یہ سن کر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور آپ غصے کی حالت میں ارشاد فرمانے لگے کیا اللہ کی کتاب مقدس کی صریح تعلیمات کا مذاق اڑایا جاتا ہے حالانکہ میں ابھی تم میں موجود ہوں۔ یہ بات سن کر ایک شخص اٹھ کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اسے قتل کر ڈالوں۔؟

نوٹ :- اللہ کی کتاب سے مذاق کا مطلب یہ ہے کہ جو کچھ اس میں نازل کیا گیا ہے اس کے مطابق عمل نہ کرنا قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون ۔ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الفاسقون اور ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الظالمون ۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے نازل شدہ کلام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے وہ کافر فاسق اور ظالم ہیں۔

باب الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ

بیک وقت تین طلاقیں دینے کی اجازت

۳۴۳۳ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ بْنِ السَّاعِدِيِّ أَنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ جَاءَ إِلٰى عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ فَقَالَ أَرَأَيْتَ يَا عَاصِمُ لَوْ أَنَّ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ سَلْ لِي يَا عَاصِمُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا حَتّٰى كَبُرَ عَلٰى عَاصِمٍ مَا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَجَعَ عَاصِمٌ إِلٰى أَهْلِهِ جَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ يَا عَاصِمُ مَاذَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمٌ لِعُوَيْمِرٍ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ قَدْ كَرِهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْأَلَةَ الَّتِي سَأَلْتُهُ عَنْهَا فَقَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللّٰهِ لَا أَنْتَهِي حَتّٰى أَسْأَلَ عَنْهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ عُوَيْمِرٌ حَتّٰى أَتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسْطَ النَّاسِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ

حضرت سہل بن سعد بن ساعدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ سے حضرت عویمر عجلانی نے بیان فرمایا کہ میں حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے پوچھا اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ غیر مرد کو پائے اور وہ اس مرد کو مار ڈالے تو کیا اس مارنے کے بدلے میں اہل شریعت اسے بھی مار دیں گے یا۔ جب تو وہ بیچارہ کیا کرے۔ میں نے کہا اے عاصم یہ مسئلہ آپ میری طرف سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمائیں بعد ازاں حضرت عاصم رضی اللہ عنہ نے یہ مسئلہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ مسئلہ پوچھنا برا معلوم ہوا اور سائل پر ایسی بات پوچھنے کی وجہ سے عیب رکھا۔ تو حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو اس طرح کہنا برا معلوم ہوا یعنی عیب دیتے ہوئے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا تو آپ کو رنج اور پریشانی ہوئی اور آپ پچھتائے کہ میں نے یہ مسئلہ ناحق دریافت کیا۔ جو آپ کو جب حضرت عاصم رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اپنے گھر واپس تشریف لائے تب حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے آکر عرض کیا کہ آپ کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا حضرت عاصم فرمانے لگے کہ تم نے مجھ سے یہ بات کہہ کر اچھا نہیں کیا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کو برا کہا۔ حضرت عویمر رضی اللہ عنہ یہ بات سن کر ارشاد فرمانے لگے خدا کی قسم میں اس مسئلہ کو پوچھے بغیر نہ رہوں گا۔ یہ کہہ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں روانہ ہوا اور سب لوگوں کے درمیان میں جا کھڑا ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے یہ ارشاد فرمائیے کہ اگر

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ نَزَلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَ عُوَيْمِرٌ يَعْنِيْ قَالَ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کسی شخص نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی شخص کو دیکھا اگر وہ شخص اسے مار ڈالے تو کیا اسے بھی اس کے بدلہ میں قتل کر دیں گے یا اس قتل کرنے والے کا کیا حال ہوگا۔ اس وقت جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرے اور تیری بیوی کے بارے میں حکم نازل ہوا ہے کہ تو جا اور اس عورت کو لے کر آ۔ جناب حضرت سہل رضی اللہ عنہ فرمانے لگے ان دونوں یعنی عویمر اور اس کی بیوی نے لعان کیا اور ہم لوگ بھی جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے جناب حضرت عویمر لعان سے فارغ ہو چکے تو آپ ارشاد فرمانے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اب بھی اس عورت کو گھر میں رکھتا تو میں جھوٹا اور بہتان لگانے والا ٹھہرا اسی وقت تین طلاقیں دے دیں اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم مبارک کا بھی انتظار نہ کیا۔

خلاصہ: عورت اور مرد میں لعان کا مطلب یہ ہے کہ مرد اللہ کا نام لے کر پہلے چار دفعہ اپنی صداقت پر گواہی دے اور پانچویں دفعہ اپنے آپ پر لعنت کرے کہ اگر وہ جھوٹا ہو اور اسی طرح عورت بھی اللہ کا نام لے کر چار دفعہ گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے یعنی اسے جھوٹا کہے اور پانچویں دفعہ۔ یہ آپ پر لعنت کرے اگر مرد سچا ہو تاہم صرف بتانا ہے یک وقت تین طلاقیں دینے کی رخصت معلوم نہیں ہوتی کیونکہ یہ عویمر کا فعل ہے۔ بعض علماء کا قول ہے کہ اگر کوئی شخص تین طلاقیں ایک ہی دفعہ دے تو صرف ایک طلاق واقع ہوگی۔ مگر اکثر علماء کا فرمانا ہے کہ اگرچہ یہ فعل برا ہے اور خلاف سنت مگر تینوں طلاقیں مغلظہ کی صورت میں واقع ہوں گی

٣٤٣ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَنَا بِنْتُ آلِ خَالِدٍ وَإِنَّ زَوْجِيْ فُلَانًا أَرْسَلَ إِلَيَّ بِطَلَاقِيْ وَإِنِّيْ سَأَلْتُ أَهْلَهُ النَّفَقَةَ وَالسُّكْنٰى فَأَبَوْا عَلَيَّ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ أَرْسَلَ إِلَيْهَا بِثَلَاثِ تَطْلِيْقَاتٍ قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ میں آل خالد کی بیٹی ہوں اور فلاں فلاں شخص کی بیوی ہوں اور اس نے مجھے طلاق کہلا بھیجی ہے اور میں اس شخص کے گھر والوں سے رہنے کے لیے مکان مانگتی ہوں۔ اور خرچ کی طرف کے لوگ انکار کرتے ہیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے خاوند نے اسے تین طلاقیں دی ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا نفقہ، خرچہ اور رہائش کی جگہ اس

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا النَّفَقَةُ وَالسُّكْنٰى لِلْمَرْأَةِ إِذَا كَانَ لِزَوْجِهَا عَلَيْهَا الرَّجْعَةُ۔

حیثیت رکھتی ہے جس عورت سے مرد رجوع کر سکے اور مرد تین طلاقوں کے بعد رجوع بھی نہیں کر سکتا تو اسے نفقہ بھی نہ ملے گا۔

۳۴۲۵- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُطَلَّقَةُ ثَلَاثًا لَيْسَ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةٌ۔

سیدہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس عورت کو تین طلاقیں دی گئی ہوں اسے مرد کی طرف سے نہ گھر دیا جائے اور نہ ہی نفقہ۔

۳۴۲۶- عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ الْمَخْزُومِيَّ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَانْطَلَقَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فِي نَفَرٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَ فَاطِمَةَ ثَلَاثًا فَهَلْ لَهَا نَفَقَةٌ فَقَالَ لَيْسَ لَهَا نَفَقَةٌ وَلَا سُكْنٰى۔

سیدہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابو عمرو مخزومی نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں دیں۔ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ قبیلہ بنی مخزوم کے ساتھ مل کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابو عمرو بن حفص رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو تین طلاقیں دی ہیں۔ تو پھر کیا فاطمہ رضی اللہ عنہا کو نفقہ دلایا جائے گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا نہ ہی اس کو نفقہ ملے گا اور نہ رہائش کے لیے گھر۔

بَابُ طَلَاقِ الثَّلَاثِ الْمُتَفَرِّقَةِ قَبْلَ الدُّخُولِ بِالزَّوْجَةِ

جماع سے قبل تین طلاقیں متفرق دینے کا بیان

۳۴۲۷- عَنْ أَبِي الصَّهْبَاءِ جَاءَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَقَالَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ الثَّلَاثَ كَانَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ تُرَدُّ إِلَى الْوَاحِدَةِ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت ابو صہبا رضی اللہ عنہ جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے ابن عباس رضی اللہ عنہ کیا آپ نہیں جانتے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ابتدائی دور میں تین طلاقیں ایک طلاق کی طرف رد کی جاتی تھیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا۔ ہاں رد کی جاتی تھیں۔

نوٹ:- ایک طلاق کی طرف رد کیا جانے کا مطلب ہے کہ تین طلاقیں دینے سے ایک طلاق تصور ہوتی تھی۔

اَلطَّلَاقُ لِلَّتِیْ تَنْکِحُ زَوْجًا ثُمَّ لَا یَدْخُلُ بِهَا

اگر کوئی شخص جماع کرنے سے قبل بیوی کو طلاق دے دے

۳۴۲۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَهٗ فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهٗ فَدَخَلَ بِهَا ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ اَنْ يُّوَاقِعَهَا اَتَحِلُّ لِلْاَوَّلِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ الْاٰخَرُ عُسَيْلَتَهَا وَتَذُوْقَ عُسَيْلَتَهٗ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے چکا ہو اور پھر اس کی بیوی نے دوسرے کسی شوہر سے نکاح کر لیا۔ دوسرا شوہر اور بیوی ایک جگہ جمع بھی ہوئے۔ لیکن مرد نے اس سے جماع نہ کیا اور اس عورت کو طلاق دے دی۔ تو کیا ایسی عورت پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جاتی ہے یا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ حلال نہیں ہوتی۔ جب تک یہ دوسرا مرد اس عورت کا مزہ نہ چکھے اور وہ عورت اس کا مزہ نہ چکھے۔

نوٹ: خلوت کا کچھ اعتبار نہیں بلکہ زوج اول کے لیے وہ عورت تب حلال ہو گی جب زوج ثانی اس کے ساتھ جماع کرے۔

۳۴۲۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَاَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِیِّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ نَكَحْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ وَاللّٰهِ مَا مَعَهٗ اِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ اَنْ تَرْجِعِیْ اِلٰی رِفَاعَةَ لَا حَتّٰی يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِیْ عُسَيْلَتَهٗ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رفاعہ کی بیوی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر کے ساتھ نکاح کیا ہے اور ان کی حالت یہ ہے کہ ان کے پاس کپڑے کی جھالر کے سوا کچھ نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا شاید تم رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو گی یہ بات نہ ہو سکے گی جب تک کہ حضرت عبدالرحمٰن تمہارا اور تو عبدالرحمٰن کا مزہ نہ چکھ لے۔

نوٹ: یعنی تو اس وقت نکاح کر سکتی ہے جب عبدالرحمٰن تجھ سے صحبت کرے اور پھر طلاق دے۔ جماع کے بغیر پہلے خاوند سے نکاح درست اور جائز نہیں۔ ہدبہ کپڑے کی جھالر کو کہتے ہیں۔ اس کپڑے کی جھالر کی مثال حضرت عبدالرحمٰن کے ڈھیلے ہونے اور کم شہوت ہونے کی بنا پر دی گئی ہے۔

طَلَاقُ الْبَتَّةِ

۳۴۳۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبُوْبَكْرٍ عِنْدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ فَطَلَّقَنِي الْبَتَّةَ فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَ إِنَّهُ وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ مَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هٰذِهِ الْهُدْبَةِ وَأَخَذَتْ هُدْبَةً مِنْ جِلْبَابِهَا وَ خَالِدُ بْنُ سَعِيْدٍ بِالْبَابِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَهُ فَقَالَ يَا أَبَابَكْرٍ أَلَا تَسْمَعُ هٰذِهِ تَجْهَرُ بِمَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُرِيْدِيْنَ أَنْ تَرْجِعِيْ إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ وَ يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ۔

طلاق باتنہ کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور اس وقت جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے وہ عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی تھی اور وہ مجھ طلاق دے چکا ہے اور ایسی طلاق جو عورت کو مرد سے بالکل بے تعلق اور بے واسطہ کر دیتی ہے۔ یعنی تین طلاقیں اور اسے چھوڑ کر میں نے حضرت عبدالرحمن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا۔ خدا کی قسم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جناب عبدالرحمن کے پاس اس چادر کے پلے یعنی جھالر کے سوا کچھ نہیں اور آپ نے اپنی چادر کا پلو پکڑ کر یہ بات ارشاد فرمائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ اس وقت حضرت خالد بن سعید رضی اللہ عنہ دروازے پر تھے۔ اور آپ نے انہیں اندر آنے کی اجازت نہ دی اور فرمایا اے ابوبکر رضی اللہ عنہ کیا آپ سنتے ہیں یہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی یہ کچھ کہتی ہیں۔ جو کچھ علم طور پر کہتی ہے پھر آپ نے اس عورت سے پوچھا کیا تو رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہے۔ اور ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ جب تک تو اس کا اور وہ تیرا مزہ نہ چکھ لے یعنی تم دونوں ہم بستر نہ ہو۔

أَمْرُكِ بِيَدِكِ

۳۴۳۴ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوْبَ هَلْ عَلِمْتَ أَحَدًا قَالَ فِيْ أَمْرُكِ بِيَدِكِ إِنَّهَا ثَلَاثٌ غَيْرَ الْحَسَنِ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ غَفْرًا إِلَّا مَا حَدَّثَنِيْ

اَمْرُکِ بِیَدِکِ کی تحقیق اور اختلاف کا بیان

سیدنا حضرت حماد بن زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت ایوب سے دریافت کیا کیا آپ کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں جس نے کسی عورت سے کہا ہو امرک بیدک کہنے سے تین طلاق واقع ہو جاتی ہے سوائے حسن کے (آپ فرماتے ہیں کہ یہ بات کہنے سے تین طلاق واقع ہو

قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رض عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ فَلَقِيتُ كَثِيرًا فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ إِلَى قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ نَسِيَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيثُ مُنْكَرٌ

جاتی ہیں حضرت ایوب نے جواب دیا کہ میں نے کسی شخص کو یہ کہتے نہیں سنا۔ پھر فرمایا اللہم اغفر یعنی اے اللہ بخش دے اگر ان سے غلطی ہو گئی ہو تو مگر وہ حدیث پاک جو حضرت قتادہ نے کثیر کی روایت سے بیان کی ہے اور کثیر نے ابو سلمہ ... سے جناب ابو سلمہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح بیان کیا کہ وہ تین طلاقیں ہوتی ہیں۔ راوی حدیث فرماتے ہیں کہ میں نے کثیر سے اس روایت کے متعلق پوچھا اور ان سے اس حدیث شریف کا کچھ حال معلوم نہ تھا۔ راوی کہتے ہیں کہ پھر واپس میں حضرت ابو قتادہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ان سے یہ حال بیان کیا۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ یہ بات بھول گئے۔ اس کتاب کے مصنف حضرت ابو عبدالرحمن نسائی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث منکر ہے۔

نوٹ:۔ امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے حدیث ہذا کو محمد بن اسمٰعیل بخاری سے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ حدیث ہذا جناب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔ یعنی یہ جناب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا فرمانا ہے اور حضور سرور کائنات تک حدیث ہذا نہیں پہنچی اور امرک بیدک کہنے کے معنی یہ ہیں کہ جب عورت کو طلاق دینے کے ارادہ سے مرد اس طرح سے کہے کہ تیرا معاملہ تیرے اپنے ہاتھ میں ہے۔ تو اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ جناب حضرت حسن فرماتے ہیں۔ کہ جب کوئی کہے امرک بیدک تو اس قول سے ہی تین طلاقیں ہو جاتی ہیں اور حضرت ایوب نے اس سے انکار کیا اور یہ بات بھی کہ میں نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اس طرح سنا کہ جناب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں۔ کہ اس کی یہ بات کہنے سے تین طلاقیں واقع ہو جاتی ہیں۔ مگر قتادہ نے اس حدیث پاک کو حضرت کثیر سے نقل کیا تھا۔ جب جناب ایوب ... خود حضرت کثیر سے ملے تو آپ نے فرمایا۔ مجھے معلوم نہیں کہ ایسا ان سے روایت ہے۔ اعتبار ہو گئی اور درست یہ ہے کہ امرک بیدک کہنے سے عورت کو اختیار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا اب جو وہ چاہے ایک طلاق دے۔ خواہ وہ بائن طلاق دے یا ایک طلاق یا تین طلاقیں دے دے۔

بَابُ إِحْلَالِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَالنِّكَاحُ الَّذِي يُحِلُّهَا بِهِ

تین طلاقیں دی گئیں مطلقہ کے حلال ہونے اور اس کے نکاح کے ذکر میں جو اسے جائز اور حلال کر دیتا ہے

۳۴۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

رِفَاعَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ فَأَبَتَّ طَلَاقِيْ وَإِنِّيْ تَزَوَّجْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ الزَّبِيْرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَعَلَّكِ تُرِيْدِيْنَ أَنْ تَرْجِعِيْ إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَكِ وَتَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهُ۔

مروی ہے کہ حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی بیوی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ میرے شوہر نے مجھے تین طلاقیں دی تھیں۔ اور بعد ازاں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا جن کے پاس کپڑے کی جھالر کے سوا کچھ نہیں ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر تبسم فرمایا اور فرمایا شاید تیرا ارادہ ہے کہ تو رفاعہ سے پھر نکاح کرے ایسا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ حضرت عبدالرحمٰن اور تو ایک دوسرے کا ذائقہ نہ چکھ لو

۳۳۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَجُلًا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا فَطَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا فَسُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحِلُّ لِلْأَوَّلِ فَقَالَ لَا حَتّٰى يَذُوْقَ عُسَيْلَتَهَا كَمَا ذَاقَ الْأَوَّلُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں اور اس عورت نے دوسرا خاوند کر لیا اس خاوند نے چھونے سے قبل ہی طلاق دے دی اور بعد ازاں یہ مسئلہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کیا ایسی عورت پہلے خاوند کے لیے درست اور جائز ہوتی ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ جائز نہیں ہوتی جب تک کہ اس عورت کا مزہ دوسرا خاوند پہلے خاوند کی طرح نہ چکھ لے۔

نوٹ:۔ یعنی نکاح کر کے چھوڑ دینے سے زوج اول کے لیے حلال نہیں ہوتی۔ کیونکہ تین طلاقیں ایسی چیز ہے جس سے عورت مرد کے قبضے سے بالکل باہر نکل جاتی ہے اور بالکل قبضے سے باہر ہونا اس وقت معلوم ہوگا جب عورت دوسرے کے قبضہ اور تصرف میں پوری طرح آ جائے اور وہ پہلے خاوند کی طرح اس سے معاملہ کرے۔ یعنی ایک مکان میں ایک بار بیٹھ کر نکاح کر لینے یا ذرا سا چھو لینے سے تصرف پورا نہیں ہوتا۔ اس لیے ارشاد فرمایا کہ جب تک دونوں ایک دوسرے کا مزہ نہ چکھ لیں تب تک پہلے خاوند کو جائز اور درست نہیں کہ وہ اس عورت سے نکاح کرے اور اس میں اور بھی کئی اسرار ہیں جو بوجہ تکرار و تدبر سے ظاہر ہوں گے۔

۳۳۴ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضـ أَنَّ الْغُمَيْصَاءَ أَوِ الرُّمَيْصَاءَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْتَكِيْ زَوْجَهَا أَنَّهُ لَا يَصِلُ إِلَيْهَا فَلَمْ تَلْبَثْ أَنْ جَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ كَاذِبَةٌ وَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ (راوی کو شک ہے) (غمیصا یا رمیصا) نامی ایک عورت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اس نے آتے ہی اپنے خاوند کی اس بات میں شکایت کی کہ وہ اس کے قریب نہیں گیا۔ بعد ازاں تھوڑی دیر بعد اس کا خاوند بھی آ پہنچا اور کہنے لگا کہ یہ عورت

فَهُوَ يَصِلُ إِلَيْهَا وَلَكِنَّهَا تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتَّى تَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ۔

رکھتی ہے پھر یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کے پاس جاتا ہوں۔ تاہم اس کا ارادہ ہے کہ میں اس سے چھوٹ کر پہلے خاوند کے پاس چلی جاؤں تو آپ نے فرمایا کہ ایسا ٹھیک نہیں۔ مگر صرف اس وقت جب تو اس کا شہد چکھ لے۔

نوٹ:۔ یعنی مرد اور عورت میں صحبت ہو جائے اور وہ ایک دوسرے سے فائدہ اٹھالیں۔

۳۴۴۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ تَكُونُ لَهُ الْمَرْأَةُ يُطَلِّقُهَا ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا رَجُلٌ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا فَتَرْجِعُ إِلَى زَوْجِهَا الْأَوَّلِ قَالَ لَا حَتَّى تَذُوقَ الْعُسَيْلَةَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک آدمی کے حالات کے بارے میں سنا کہ اس کی ایک بیوی تھی اور اس نے اسے طلاق دے دی (یعنی تین طلاقیں۔ لہذا) اس عورت سے دوسرے شخص نے نکاح کر لیا اور پھر دوسرے نے بھی جماع کیے بغیر اس عورت کو طلاق دے دی۔ بعد ازاں اس عورت نے خصم اول کی طرف جانا چاہا تو آپ نے ارشاد فرمایا ایسا ممکن نہیں۔ جب تک کہ وہ دوسرے خاوند کے شہد کو نہ چکھ لے (یعنی اس سے جماع نہ کر لے تب تک وہ پہلے خاوند کے حق میں جائز نہیں ہو سکتی۔)

۳۴۴۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا الرَّجُلُ فَيُغْلِقُ الْبَابَ وَيُرْخِي السِّتْرَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا قَالَ لَا تَحِلُّ لِلْأَوَّلِ حَتَّى يُجَامِعَهَا الْآخَرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا أَوْلَى بِالصَّوَابِ۔

جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اس طرح مسئلہ دریافت کیا کہ کسی شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیں بعد ازاں اس سے دوسرے آدمی نے نکاح کر لیا۔ اور نکاح ہونے کے بعد دونوں کوٹھڑی کے اندر چلے گئے دروازہ بند کر لیا اور پردے بھی چھوڑ دیے گئے یعنی خلوت صحیحہ ہو گئی۔ لیکن مرد نے جماع نہیں کیا اور اس عورت کو طلاق دے دی کیا یہ عورت پہلے خاوند کے لیے جائز ہو گئی؟ آپ نے فرمایا نہیں جب تک یہ اس سے جماع نہ کرے۔ کتاب ہذا کے مصنف فرماتے ہیں یہ حدیث اقرب الی الصواب۔

بَابُ إِحْلَالِ الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا وَمَا فِيهِ مِنَ التَّغْلِيظِ

تین طلاقیں دی ہوئی عورت سے حلالہ کرنے کا اور جو کچھ اس کام کے کرنے والے پر سخت بات کہی گئی ہے اس کا ذکر۔

۳۳۳۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُتَوَشِّمَةَ وَالْوَاصِلَةَ وَالْمَوْصُوْلَةَ وَاٰكِلَ الرِّبَا وَمُوْكِلَهُ وَالْمُحَلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نیلا گودنے اور گدوانے والی عورت پر لعنت فرمائی اور بالوں میں بال ملانے اور ملوانے والی پر بیاج کھانے اور کھلانے والے پر اور حلالہ کرنے اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے ان پر لعنت فرمائی۔

بَابُ مُوَاجَهَةِ الرَّجُلِ الْمَرْأَةَ بِالطَّلَاقِ

اس بات کا بیان کہ مرد عورت کا منہ دیکھتے ہی طلاق دیدے

۳۳۳۸ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ الْكِلَابِيَّةَ لَمَّا دَخَلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ عُذْتِ بِعَظِيْمٍ اِلْحَقِيْ بِاَهْلِكِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب ایک کلابیہ عورت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تو کہنے لگی اعوذ باللہ منک میں اللہ تعالیٰ کی آپ سے پناہ مانگتی ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا تو نے بہت بڑی ہستی کی پناہ لی۔ لہٰذا تم اپنے گھر والوں کے پاس واپس چلی جاؤ۔

بَابُ اِرْسَالِ الرَّجُلِ اِلٰى زَوْجَتِهِ بِالطَّلَاقِ

اپنی بیوی کو کسی شخص کی زبانی طلاق کہلا بھیجنے کا بیان

۳۳۳۹ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ ... تَقُوْلُ اَرْسَلَ اِلَيَّ زَوْجِيْ بِطَلَاقِيْ فَشَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَمْ طَلَّقَكِ فَقُلْتُ ثَلَاثًا قَالَ لَيْسَ لَكِ نَفَقَةٌ وَاعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاِنَّهُ ضَرِيْرُ الْبَصَرِ تُلْقِيْنَ ثِيَابَكِ عِنْدَهُ فَاِذَا انْقَضَتْ

سیدہ فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ مجھے میرے خاوند نے طلاق کہلا بھیجی اور میں نے اپنے کپڑے اوڑھ لیے اور میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ حضور نے دریافت فرمایا۔ کہ آپ کو کتنی طلاقیں دی گئی ہیں۔ میں نے عرض کیا تین۔ آپ نے فرمایا تجھے عدت بیٹھنے کے لیے تیرے خاوند کی طرف سے خرچہ نہیں ملے گا۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ اپنے چچا کے بیٹے کے گھر میں ایام عدت پورے کریں یعنی ابن ام مکتوم کے پاس کیونکہ وہ اندھے

حَتّٰى تَحِلِّيْ فَآذِنِيْنِيْ مُخْتَصَرًا۔

آتی ہیں اور آپ ان کی موجودگی میں اپنے کپڑے بھی اتار سکتی ہیں۔ اور ارشاد فرمایا جب تمہاری عدت پوری ہو جائے۔ تو اس وقت مجھے اطلاع دے دو۔ یہ حدیث شریف مختصر ہے۔

۳۴۵۰: عَنْ تَمِيْمٍ مَوْلٰى فَاطِمَةَ عَنْ فَاطِمَةَ نَحْوَهُ۔

حضرت فاطمہ کے آزاد کردہ غلام جناب حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضرت فاطمہ سے اس طرح روایت کی ہے۔ یعنی جیسے فاطمہ رضی اللہ عنہا کی روایت اوپر گزری۔

نوٹ: مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کی تہائی کل شخص اپنی بیوی کو طلاق کہلا بھیجے تو طلاق واقع ہو جائے گی اور عورت اپنی عدت گزار کر دوسرا خاوند کر سکتی ہے یا عورت کو مطلع کر دینا چاہیے کہ وہ اپنا کچھ بندوبست کر سکے۔

تَاوِيْلُ قَوْلِهٖ تَعَالٰى يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ۔

اس بات کا بیان کہ آیت یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ کے کیا معنی ہیں

۳۴۵۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنِّيْ جَعَلْتُ امْرَاَتِيْ عَلَيَّ حَرَامًا قَالَ كَذَبْتَ لَيْسَتْ عَلَيْكَ بِحَرَامٍ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ عَلَيْكَ اَغْلَظُ الْكَفَّارَةِ عِتْقُ رَقَبَةٍ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام کر لیا جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ تو جھوٹا ہے اور وہ عورت تجھ پر حرام نہیں اور پھر یہ آیت شریفہ پڑھی یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اور فرمایا تم پر لازم ہے کہ ایک سخت کفارہ دو یعنی ایک غلام آزاد کرو۔

نوٹ: حدیث شریف کا مطلب ہے کہ ایک حلال چیز کو حرام کر دینے سے وہ چیز حرام نہیں ہو جاتی بلکہ کفارہ دینا لازم آتا ہے اور وہ سخت ترین یعنی غلام کا آزاد کرنا ہے۔

تَاوِيْلُ هٰذِهِ الْاٰيَةِ عَلٰى وَجْهٍ اٰخَرَ

آیت یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ کی ایک دوسری تاویل۔

۳۴۵۲: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ وَ يَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَيَّتُنَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس دیر تک قیام پذیر رہتے اور شہد نوش فرماتے تو میں اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا

دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ وَقَالَ لَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ إِلَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللَّهِ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا كُلُّهُ فِي حَدِيثِ عَطَاءٍ۔

نے مشورہ کیا کہ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کسی کے پاس تشریف لائیں تو آپ سے کہا جائے کہ آپ سے مغافیر کی بو آتی ہے۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے پاس تشریف لے گئے تو اس نے وہی بات کہی آپ نے ارشاد فرمایا میں نے شہد کے سوا کچھ نہیں کھایا اور وہ بھی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے پاس سے۔ اور آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں پھر دوبارہ کبھی نہیں پیوں گا۔ تب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ ان چیزوں کو اپنے اوپر کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ رب العزت نے آپ پر حلال کر دی ہیں اور یہاں تک بیان ہے حضرت ام المومنین حضرت عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما کے لیے ارشاد فرمایا اگر تم دونوں توبہ کرتی ہو تو تمہارے دل جھک پڑے ہیں اور جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی کوئی بات ایک عورت سے چھپا کر ارشاد فرمائی اور وہ بات جو اوپر مذکور ہوئی ہے یعنی بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف میں یہ سارا قصہ نقل کیا گیا ہے۔

حضرت شاہ عبدالقادر علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں:

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک بیوی کے پاس جانا چھوڑ دیا۔ یا ایک بیوی کے پاس سے شہد پینا موقوف کر دیا۔ یہ دوسری ازواج مطہرات کی خاطر تھا۔ اس پر اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا اور قسم کا کھولنا کفارہ دینا ہے اب جو کوئی اپنے مال کے متعلق کہے کہ یہ مجھ پر حرام ہے تو قسم واقع ہو گئی اور وہ اس کا کفارہ دے اور کھانے یا کپڑے کو کام میں لائے خواہ وہ کھانا ہو یا کپڑا یا لونڈی۔ (موضح قرآن)

بَابُ الْحَقِي بِأَهْلِكِ

اپنی زوجہ کو یہ کہنے کا بیان کہ جاؤ تم اپنے اہل خانہ کے ساتھ رہو

۳۴۰۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب حضرت کعب

مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَقَالَ فِيهِ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ اس وقت اپنا حال بیان فرماتے جب وہ غزوہ تبوک میں شامل ہوتے وقت پیچھے رہ گئے تھے اور اس بیان میں جناب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچانک میرے پاس حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد آیا اور اس نے کہا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فرمایا ہے یعنی جس طرح آئندہ حدیث پاک میں اس امر کا تذکرہ آتا ہے۔

نوٹ:۔ اس حدیث پاک کو علیحدہ اس لیے بیان فرمایا گیا ہے چونکہ اسناد میں فرق تھا اور اہل حدیث حضرات کی اصطلاح میں اسے تحویل کہتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَسَاقَ قِصَّتَهُ وَقَالَ إِذَا رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِي فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا قَالَ لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا فَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي هَذَا الْأَمْرِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو اس وقت کا حال بیان فرماتے سنا جب آپ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں نہ جا سکے۔ راوی کا کہنا ہے کہ یہ سارا قصہ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد آیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے لیے یہ حکم فرمایا ہے کہ آپ اپنی بیوی سے الگ ہو جائیں۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا اس سے الگ ہونے سے طلاق دینا مراد ہے یا کیا مطلب ہے۔ قاصد نے بتایا کہ طلاق دینا مراد نہیں بلکہ اس میں جدا رہنے کا حکم دیا گیا ہے اور اس کے نزدیک جانے سے منع کیا گیا ہے۔ کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ جاؤ اپنے گھر والوں کے پاس جا کر رہو۔ میرے قریب مت آؤ۔ جب تک اللہ رب العزت والجلال اس امر میں کچھ حکم نہ فرمائے۔

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ وَهُوَ أَحَدُ الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ تِيبَ عَلَيْهِمْ يُحَدِّثُ

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے سنا اور راوی کا کہنا ہے کہ حضرت کعب رضی اللہ عنہ ان

قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى صَاحِبَيَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْتَزِلُوا نِسَاءَكُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُولِ أُطَلِّقُ امْرَأَتِي أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا - بَلْ تَعْتَزِلُهَا فَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي فِيهِمْ فَلَحِقَتْ بِهِمْ۔

تینوں افراد میں سے ہیں جن کی توبہ قبول ہوئی حضرت کعب اپنا حال بیان فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے اور میرے ساتھیوں کے پاس قاصد ارسال کیا اور اس نے بیان کیا کہ حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں حکم فرمایا کہ تم اپنی عورتوں سے الگ رہو اور ان کے قریب نہ جاؤ حضرت کعب فرماتے ہیں میں نے قاصد سے دریافت فرمایا کیا میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں یا کیا کروں۔ اس نے کہا کہ اسے طلاق نہ دو بلکہ اس سے الگ رہو اور اس کے نزدیک نہ جاؤ حضرت کعب فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا جاؤ اپنے لوگوں سے مل اور وہیں رہنا پھر آپ کی بیوی اپنے لوگوں میں جا ملی۔

۳۴۴۹ عَنْ كَعْبٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَقَالَ فِيهِ إِذَا رَسُولٌ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِينِي وَيَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرَبْهَا فَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبَيَّ بِمِثْلِ ذَلِكَ فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ وَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي هَذَا الْأَمْرِ۔

سیدنا حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک میں جاتے ہوئے پیچھے رہ گئے تھے۔ اور راوی اس حدیث میں یہ بھی بیان فرماتے ہیں کہ حضرت کعب نے یہ بھی فرمایا کہ اس دوران حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کا ایلچی میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے لیے حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی بیوی سے الگ رہو (یعنی مجھے اور میرے ساتھیوں کو حکم دیا) میں نے قاصد سے دریافت کیا کیا میں اپنی عورت کو طلاق دے دوں یا کیا کروں۔ قاصد نے کہا کہ بلکہ اس سے علیحدگی اختیار کرنے کا حکم ہے۔ کعب فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ آپ جا کر اپنے گھر والوں سے مل جائیں اور آپ اس وقت تک وہیں رہنا جب تک اللہ رب العزت اس کے متعلق کچھ فیصلہ نہ اتار دے

۳۴۵۰ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا كَعْبٍ يُحَدِّثُ قَالَ أَرْسَلَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى صَاحِبَيَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

سیدنا حضرت عبید اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اپنے والد حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سُنا وہ فرماتے کہ حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس ایک شخص کو ارسال فرمایا اور میرے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْتَزِلُوا نِسَاءَكُمْ فَقُلْتُ لِلرَّسُولِ أُطَلِّقُ امْرَأَتِي أَمْ مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ لَا بَلْ تَعْتَزِلُهَا وَلَا تَقْرَبْهَا فَقُلْتُ لِامْرَأَتِي الْحَقِي بِأَهْلِكِ فَكُونِي فِيهِمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَلَحِقَتْ بِهِمْ۔

دشخص کے پاس بھیجا اس نے بتایا کہ حضور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں حکم فرمایا ہے کہ تم اپنی بیویوں سے کنارہ کرو اور ان کے پاس نہ جاؤ۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اس شخص سے دریافت کیا کیا میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں یا کیا کروں۔ اس نے کہا کہ طلاق نہ دو بلکہ اس کو اپنے سے الگ کر دو۔ اور اس کے قریب نہ جاؤ کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ تم اپنے رشتہ داروں کے ساتھ جاؤ اور ان کے ساتھ رہو جب تک اللہ رب العزت اور بزرگی والا اس امر میں حکم فرمائے۔ بعد ازاں ان کی زوجہ چلی گئیں یعنی اپنے ماں باپ کے پاس جا کر رہنے لگیں۔

٣٤٥٨ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ فِي حَدِيثِهِ إِذَا رَسُولٌ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَتَانِي فَقَالَ اعْتَزِلِ امْرَأَتَكَ فَقُلْتُ أُطَلِّقُهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَا تَقْرَبْهَا وَلَمْ يَذْكُرْ فِيهِ الْحَقِي بِأَهْلِكِ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک اپنے والد سے روایت کرتے ہیں اور آپ نے اس حدیث شریف میں بیان فرمایا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ایک قاصد میرے پاس آیا اور اس قاصد نے کہا کہ تم اس عورت سے الگ ہو جاؤ۔ بعد ازاں میں نے اس قاصد سے دریافت کیا کہ میں اپنی عورت کو طلاق دے دوں اس نے کہا طلاق نہ دو لیکن اس کے قریب نہ جاؤ۔ اور حدیث ہذا میں الحقی بأهلك کا ذکر نہیں آیا۔

توضیح: یعنی یہ بیان نہیں فرمایا کہ حضرت کعبؓ نے اپنی بیوی سے فرمایا کہ جاؤ تم اپنے گھر والوں کے ساتھ جاؤ جیسے گزشتہ روایات میں بیان فرمایا گیا ہے۔

بَابُ طَلَاقِ الْعَبْدِ

غلام کے طلاق دینے کا بیان

٣٤٥٩ عَنْ أَبِي حَسَنٍ مَوْلَى بَنِي نَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَامْرَأَتِي مَمْلُوكَيْنِ فَطَلَّقْتُهَا تَطْلِيقَتَيْنِ ثُمَّ أُعْتِقْنَا جَمِيعًا فَسَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ

سیدنا ابو حسن مولیٰ بن نوفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اور میری بیوی دونوں غلام تھے۔ بعد ازاں میں نے اس عورت کو دو طلاقیں دیں اس کے بعد ہم دونوں ایک ہی وقت آزاد کیے گئے۔ میں نے حضرت ابن

إن راجعتها كانت عندك على واحدة قضى بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم۔ خالفه معمر

عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا۔ اگر تم اسے دوبارہ نکاح میں لاؤ گے تو وہ تمہارے نزدیک ایک طلاق پر رہے گی۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی امر کا حکم فرمایا ہے اور حضرت معمرؒ نے روایت ہذا کی مخالفت کی ہے۔

تو اب تمہارے نزدیک وہ عورت ایک طلاق پر رہے گی یعنی اس کے آزاد ہونے سے پہلے تین طلاق کا اختیار ہو گا۔ جس طرح دوسری آزاد عورتیں ہیں تو تم دو طلاقیں دے چکے تھے اب تمہارا ایک ہی طلاق کا اختیار باقی ہے۔

عن الحسن مولى بني نوفل قال سئل ابن عباس عن عبد طلق امرأته تطليقتين ثم عتقا أيتزوجها قال نعم قيل عمن قال أفتى بذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عبد الرزاق قال ابن المبارك لمعمر الحسن هذا من هو لقد حمل صخرة عظيمة۔

بنی نوفل کے مولیٰ حضرت حسن رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی شخص نے اس شخص کے بارے مسئلہ پوچھا جس نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دی ہوں اور بعد ازاں وہ دونوں آزاد ہو گئے ہوں۔ تو کیا وہ آزاد غلام اس لونڈی سے نکاح کر سکتا ہے۔ جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا۔ ہاں کر سکتا ہے کسی شخص نے اس مسئلہ کی سند حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے جواب میں فتویٰ دیا حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فتویٰ دیا ابن المبارکؒ نے معمرؒ سے دریافت فرمایا۔ یہ حسن کون ہیں اس نے اپنے آپ پر بڑی بھاری اور بوجھل ذمہ داری لی کیونکہ اگر روایت ہذا غلط ہو تو سینکڑوں ناجائز نکاحوں کے گناہ کا بوجھ انہی پر پڑے گا۔

بَابُ مَتٰى يَقَعُ طَلَاقُ الصَّبِيِّ

لڑکے کا کس عمر میں طلاق دینا معتبر ہوتا ہے

عن عطية القرظي قال عرضنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم قريظة فمن كان محتلما أو نبتت عانته قتل ومن لم يكن محتلما أو تنبت عانته ترك۔

قریظہ کے دو لڑکوں .... سے مروی ہے کہ انہیں قریظہ کے ہنگامہ کے دن حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو جس لڑکے کو احتلام ہو جاتا یا اس کے زیر ناف بال اُگ آتے تھے اس کو قتل کر دینے کا حکم ہوا۔ اور اگر ان دو نشانیوں میں سے کچھ نہ پایا جاتا تو اسے چھوڑ دیا جاتا

[illegible] عَنْ عَطِيَّةَ الْقُرَظِيِّ قَالَ كُنْتُ يَوْمَ حُكْمِ سَعْدٍ فِي بَنِي قُرَيْظَةَ غُلَامًا فَشَكُّوا فِيَّ فَلَمْ يَجِدُونِي أَنْبَتُّ فَاسْتُبْقِيتُ فَهَا أَنَا ذَا بَيْنَ أَظْهُرِكُمْ۔

حضرت عطیہ قرظی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سعد نے بنو قریظہ کو قتل کرنے کا حکم دیا تو میں اس وقت نوعمر لڑکا تھا۔ لہٰذا انہوں نے مجھے دیکھا اور میرے مارنے میں شک کیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ میرے زیر ناف بال نہیں ہیں تو مجھے چھوڑ دیا۔ سو میں وہی ہوں جو تمہارے روبرو موجود ہوں۔

[illegible] عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعَ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ يُجِزْهُ وَعَرَضَهُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَهُوَ ابْنُ خَمْسَ عَشْرَةَ سَنَةً فَأَجَازَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ غزوہ احد کے دن جناب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیے گئے اور ان کی عمر اس وقت چودہ برس کی تھی آپ نے انہیں قبول نہ فرمایا۔ لہٰذا ان کو دوبارہ یوم خندق کو پیش کیے گئے جب ان کی عمر پندرہ برس کی تھی تو آپ نے انہیں قبول کر لیا۔

نوٹ:۔ یعنی انہیں مجاہدین میں شریک کیا اور دوسروں کی طرح اس کا مال غنیمت میں حصہ مقرر کیا۔ ثابت ہوا کہ پندرہ سال کا لڑکا جوان ہو جاتا ہے۔

بَابُ مَنْ لَا يَقَعُ طَلَاقُهُ مِنَ الْأَزْوَاجِ — بعض افراد کا طلاق دینا معتبر نہیں ہے

[illegible] عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثٍ عَنِ النَّائِمِ حَتَّى يَسْتَيْقِظَ وَعَنِ الصَّغِيرِ حَتَّى يَكْبَرَ وَعَنِ الْمَجْنُونِ حَتَّى يَعْقِلَ أَوْ يُفِيقَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین افراد سے قلم اٹھا دی گئی۔ سونے والے سے جاگنے تک اور بچے سے بڑے ہونے تک۔ دیوانے سے سیانے ہونے یا اچھا ہونے تک۔

نوٹ:۔ یعنی یہ تین افراد جو اچھا یا برا کام کریں اللہ کے ہاں اس کا کچھ اعتبار نہیں۔ اور نہ ہی ان کے لیے حساب کتاب ہے لہٰذا ان کا طلاق دینا بھی درست نہیں۔

بَابُ مَنْ طَلَّقَ فِي نَفْسِهِ — جو شخص آہستہ اور اپنے دل میں طلاق دے اس کا کیا حکم ہے

[illegible] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَجَاوَزَ عَنْ أُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ بِهِ أَوْ تَعْمَلْ -

میری امت کو ان خیالات اور باتوں کی پکڑ سے بچا لیا جو ان کے دلوں میں کھٹکتے ہیں۔ جب تک وہ انہیں زبان پر نہ لائیں یا عمل نہ کریں۔

نوٹ:۔ دلوں کے خطرات اور وساوس کی کئی قسمیں ہیں ایک تو وہ ہیں جو خود بخود دل میں آ جائیں۔ عربی زبان میں اسے ہاجس کہتے ہیں۔ اور یہ تمام امتوں سے معاف ہے۔ دوسری حالت وہ خیال ہے کہ جو دل میں پھرتا ہے اور اسے خواطر کہتے ہیں۔ اس قسم کے خطرات اس امت محمدیہ سے معاف ہیں اور یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی امت پر رحمت ہے تیسری وہ حالت اور خیال ہے جو دل میں پھرتا ہے اور اس کی محبت اور لذت پیدا ہو۔ اور اس کے پیدا کرنے اور حاصل کرنے کی طرف دل مائل ہو اس پر مواخذہ نہیں جب تک کہ اسے عمل میں نہ لایا جائے۔ بلکہ اگر قصداً اس کا ارادہ کر لیا۔ اور بعد ازاں اسے اپنے جی میں روک لیا تو اس کے بدلے نیکی دی جائے گی اور ان تینوں کے علاوہ چوتھی شکل یہ ہے کہ دل گناہ پر مستقل ہو جائے اور دل کو اس کے کرنے پر یہاں تک مضبوط کرے کہ اس کے کرنے میں کچھ قصور باقی نہ رہے۔ کسی اور وجہ سے اس کام میں نہ ہو سکا تو اس میں عذاب اور پکڑ ہے تاہم یہ گرفت اور عذاب پورے گناہ کے برابر اور مساوی نہیں کیونکہ کرنے کا ارادہ یا اہتمام کرنے سے گناہ نہیں ہو جاتا زنا یا چوری کرنے کے بعد ہی یہ ثابت ہوتی ہے۔ غرضیکہ زنا کا ارادہ اور زنا دونوں گناہ میں برابر نہیں۔ ارادہ اس سے نیچے درجے میں ہے اور یہاں حدیث ہذا لانے سے غرض یہ ہے کہ دل میں طلاق کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی جب تک کہ زبان سے نہ کہے۔

۳۴۳۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي مَا وَسْوَسَتْ بِهِ وَحَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَتَكَلَّمْ بِهِ

۳۴۳۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا حَدَّثَتْ بِهِ أَنْفُسَهَا مَا لَمْ تَكَلَّمْ أَوْ تَعْمَلْ بِهِ - [illegible]

اَلطَّلَاقُ بِالْإِشَارَةِ الْمَفْهُوْمَةِ

اس اشارے سے طلاق دینا جو سمجھا جا سکتا ہے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارٌ فَارِسِيٌّ طَيِّبُ الْمَرَقَةِ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَعِنْدَهُ عَائِشَةُ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ بِيَدِهِ أَنْ تَعَالَ وَأَوْمَأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَائِشَةَ أَيْ وَهَذِهِ؟ فَأَوْمَأَ الْآخَرُ هَكَذَا بِيَدِهِ أَنْ لَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فارسی پڑوسی تھا جو شوربہ بہت عمدہ پکاتا تھا۔ ایک دفعہ وہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کے پاس ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں تو اس نے اپنے ہاتھ کا اشارہ کیا کہ تشریف لائیے اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف اشارہ فرمایا یعنی انہیں بھی لاؤں۔ اس نے ہاتھ سے دو تین دفعہ اشارہ کیا۔

نوٹ:۔ تو آپ نے اس کے اشارے پر عمل کیا۔ اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ جو شخص گونگا ہو تو اس کا سمجھ میں آنے والا اشارہ بولنے والے شخص کی طرح ہے اگر اشارے سے طلاق دے اور معلوم ہو جائے کہ طلاق دیتا ہے تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

بَابُ الْكَلَامِ إِذَا قُصِدَ بِهِ فِيمَا يَحْتَمِلُ مَعْنَاهُ

اس کلام کا بیان جس کے متعدد معانی ہوں اگر فقط ایک ہی معنی کا قصد اور ارادہ کیا جائے تو وہ قصد کرنا صحیح ہو گا

۱۳۹ عَنْ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللهِ وَرَسُولِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى الدُّنْيَا يُصِيبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ انسان کو وہی کچھ ملے گا جو کہ اس کی نیت ہوگی۔ پس جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی خاطر نکلا تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف شمار ہو گی (یعنی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کہی جائے گی) اور جس شخص کی ہجرت دنیا کے واسطے ہے۔ تو اس کو دنیا ملے گی یا عورت کے لیے ہے تو اسے عورت ملے گی۔ انسان کی ہجرت اور گھر چھوڑنا جس نیت خیال اور ارادے سے ہو گا اسے وہی چیز ملے گی۔

نوٹ: مثل مشہور ہے جیسی نیت ویسی مراد۔ یعنی آدمی کو عمل کا ثواب نیت کے مطابق ملتا ہے اور اس کے عمل کا اعتبار نیت سے ہوتا ہے اور اس جگہ حدیث نقل کرنا اس لیے ہے۔ کہ ہیں۔ کہ ایک کلام جو کئی معنوں کا احتمال رکھتا ہے۔ تو اس کے مفہوم اور معنی مراد لینے میں نیت پر حکم ہو گا۔ اور جیسا ارادہ ہو گا ویسے ہی اس پر حکم کیا جائے گا۔ چنانچہ ہجرت میں ارادے اور نیت کی وجہ سے زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اگر کسی شخص نے ہجرت کرتے ہوئے اپنا گھر بار چھوڑ دیا اور کافروں کے علاقے سے نکل کر مسلمانوں کے ملک میں چلا گیا۔ اور دل کا ارادہ و نیت اللہ کی رضا جوئی تھی تو ہجرت اللہ کے لیے ہوگی اور وہاں دنیوی فائدہ بھی مل گیا۔ اور وہ اللہ کا انعام و اکرام ہے۔ اس طرح اس شخص کی ہجرت میں کچھ خلل نہ آئے گا۔ مکہ مکرمہ سے مسلمانوں نے جب مدینہ منورہ کی ہجرت کی تو اس وقت ایک عورت ام قیس بھی ہجرت کر کے مدینہ آئی اور اس عورت کے عشق اور محبت میں اہل مکہ کے ایک شخص نے بھی ہجرت کی۔ لوگوں نے اس شخص کو مہاجر ام قیس کا لقب دیا تو اس وقت حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حدیث پاک بیان فرمائی۔

بَابُ الْإِبَانَةِ وَالْإِفْصَاحِ بِالْكَلِمَةِ الْمَلْفُوظِ بِهَا إِذَا قُصِدَ بِهَا لِمَا لَا يَحْتَمِلُ مَعْنَاهَا لَمْ تُوجِبْ شَيْئًا وَلَمْ تُثْبِتْ حُكْمًا ★

اس کلام کا بیان جس کے معنی بعید کا ارادہ کیا گیا ہو تو وہ ارادہ لغو ہو گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُنْظُرُوْا
كَيْفَ يَصْرِفُ اللّٰهُ عَنِّيْ شَتْمَ
قُرَيْشٍ وَلَعْنَهُمْ اِنَّهُمْ يَشْتِمُوْنَ
مُذَمَّمًا وَيَلْعَنُوْنَ مُذَمَّمًا وَاَنَا
مُحَمَّدٌ۔

کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ غور و فکر کرو اور دیکھو کہ اللہ رب العزت مجھے لوگوں کی گالیوں اور لعنت سے کس طرح بچاتا ہے۔ وہ لوگ مجھے مذمم اور برا کہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہوں۔

نوٹ: یعنی وہ لوگ محمد کو بگاڑ کر مذمم کہتے اور محمد نہیں کہتے کیونکہ لفظ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے معانی سراہا ہوا اور مذمم کے معنی برا تو ان لوگوں کی گالیاں سب مذمم پر پڑتی ہیں محمد پر نہیں۔ اگرچہ وہ مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھیں۔

بَابُ التَّوْقِيْتِ فِي الْخِيَارِ

باب خیار کی مدت متعین کرنے میں۔

٣٤٤١ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَمَّا اُمِرَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِتَخْيِيْرِ اَزْوَاجِهٖ بَدَاَ بِيْ فَقَالَ اِنِّيْ
ذَاكِرٌ لَكِ اَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ اَنْ
لَا تَعْجَلِيْ حَتّٰى تَسْتَاْمِرِيْ اَبَوَيْكِ
قَالَتْ قَدْ عَلِمَ اَنَّ اَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا
لِيَاْمُرَانِيْ بِفِرَاقِهٖ ثُمَّ تَلَا
هٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ
لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ
الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا اِلٰى قَوْلِهٖ جَمِيْلًا
فَقُلْتُ اَفِيْ هٰذَا اَسْتَاْمِرُ اَبَوَيَّ
فَاِنِّيْ اُرِيْدُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَ
رَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ قَالَتْ
عَائِشَةُ ثُمَّ فَعَلَ اَزْوَاجُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ
مَا فَعَلْتُ وَلَمْ يَكُنْ ذٰلِكَ
حِيْنَ قَالَ لَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاخْتَرْنَهٗ
طَلَاقًا مِّنْ اَجْلِ اَنَّهُنَّ اخْتَرْنَهٗ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جس دن حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیویوں کو اختیار دینے کا حکم ہوا تو آپ نے اختیار دینا مجھ سے شروع فرمایا اور ارشاد فرمانے لگے میں آپ سے ایک بات کا تذکرہ کروں گا اور تم مجھ سے اس میں اپنے والدین سے مشورہ کے بغیر جلدی نہ کرنا اور جواب نہ دینا۔ کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ ان کے والدین انہیں حضور سے علیحدگی کا مشورہ نہ دیں گے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد آپ نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی۔ ترجمہ اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی ازواج مطہرات سے ارشاد فرما دیجئے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور یہاں کی رونق چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ فائدہ دوں اور اچھی طرح رخصت کروں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے یہ آیت سن کر کہا کیا میں فقط اس بات کے لیے اپنے والدین سے صلاح مشورہ کروں میں نے اللہ رب العزت والجلال اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کیا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد ان سب ازواج مطہرات نے ایسا ہی کیا جیسے میں نے کیا تھا۔ یعنی سب بیبیوں نے ایسا ہی کیا اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا اور

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ازواج مطہرات سے یہ پوچھنا ان کو طلاق دینا نہ تھا کیونکہ ازواج مطہرات نے نبی کو اختیار کیا اور ان کے غیر کو اختیار نہیں کیا۔

[illegible] عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَدَأَ بِيْ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ إِنِّيْ ذَاكِرٌ لَكِ أَمْرًا فَلَا عَلَيْكِ أَنْ لَا تَعْجَلِيْ حَتّٰى تَسْتَأْمِرِيْ أَبَوَيْكِ قَالَتْ قَدْ عَلِمَ وَاللّٰهِ أَنَّ أَبَوَيَّ لَمْ يَكُوْنَا لِيَأْمُرَانِيْ بِهِ قَالَ فَقَرَأَ عَلَيَّ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا فَقُلْتُ أَفِيْ هٰذَا أَسْتَأْمِرُ أَبَوَيَّ وَإِنِّيْ أُرِيْدُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ قَالَ أَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالْأَوَّلُ أَوْلٰى بِالصَّوَابِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی إن كنتن تردن الله ورسوله تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور پہلے مجھ سے ارشاد فرمایا اے عائشہ میں تمہیں ایک بات کہتا ہوں اور تم جلدی نہ کرنا اور اس بات کے بارے میں اپنے والدین سے مشورہ کرو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں آپ نے مشورہ لینے کو فرمایا اور مجھے معلوم تھا کہ میرے والدین آپ سے جدائی کرنے کی صلاح مجھے نہ دیں گے۔ پھر آپ نے یہ آیت شریفہ تلاوت فرمائی۔ یا ایہا النبی قل لازواجک إن كنتن تردن الخ یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے فرما دیجئے کہ اگر تمہیں دنیا کی زندگی اور رونق مطلوب ہے الخ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا اتنی سی معمولی بات کے لیے اپنے والدین سے مشورہ کروں یعنی اس کے متعلق مشورہ لینا اتنا ضروری نہیں۔ بلکہ میں مشورہ لیے بغیر یہ بات کہتی ہوں کہ میں نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ خطا ہے اور پہلی روایت درست ہے اللہ سبحانہ تعالیٰ زیادہ جانتا ہے۔

بَابٌ فِي الْمُخَيَّرَةِ تَخْتَارُ زَوْجَهَا

ان عورتوں کے بارے میں باب جنہیں اختیار دیا گیا اور انہوں نے اپنے خاوند کو اختیار کر لیا۔

۳۴۴۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا۔

حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنے نکاح کا اختیار دیا اور اختیار دینے سے ہمیں طلاق نہیں ہوتی کیونکہ ہم نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کر لیا۔

٣٤٤ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَيَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو اختیار دیا اور آپ کے اختیار دینے سے انہیں طلاق نہ ہوئی کیونکہ جب انہیں اختیار دیا تو انہوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کر لیا۔

نوٹ:۔ اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ جب کسی عورت کو اس کا خاوند اختیار دے یعنی اسے یہ کہے کہ تو مختار ہے اور اپنے نفس کو طلاق چاہتی ہے تو طلاق لے لے۔ لیکن اگر وہ عورت کہے کہ میں تجھے چھوڑ کر نہیں جاتی تو اس عورت کو طلاق نہیں ہوتی۔

٣٤٥ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَيَّرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ فَلَمْ يَكُنْ طَلَاقًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو اختیار دیا اور آپ کے اختیار دینے سے انہیں طلاق نہ ہوئی کیونکہ جب انہیں اختیار دیا تو انہوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کر لیا۔

[illegible] عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ قَدْ خَيَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهُ أَكَانَ طَلَاقًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات کو اختیار دیا۔ کیا اختیار دینے سے ان کو طلاق ہو گئی (یعنی طلاق نہیں ہوئی)

[illegible] عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ فَلَمْ يَعُدَّهَا عَلَيْنَا شَيْئًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اختیار دیا اور ہم نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار کیا تو اس اختیار ٹھہرانے سے ہم پر کچھ چیز واقع نہ ہوئی۔

خِيَارُ الْمَمْلُوكَيْنِ يُعْتَقَانِ

جب خاوند اور بیوی دونوں غلام اور لونڈی ہوں بعد ازاں آزاد ہو جائیں تو اختیار ہوگا

[illegible] عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ كَانَ لِعَائِشَةَ غُلَامٌ وَجَارِيَةٌ قَالَتْ فَأَرَدْتُ أَنْ أُعْتِقَهُمَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ابْدَئِي بِالْغُلَامِ قَبْلَ الْجَارِيَةِ۔

سیدنا حضرت قاسم بن محمد سے مروی ہے کہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس غلام اور لونڈی تھے۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے انہیں آزاد کرنے کا ارادہ کیا اور بعد ازاں اس امر کا ذکر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ لونڈی سے قبل غلام آزاد کرنا۔

نوٹ:۔ تاکہ لونڈی کو جدائی کا اختیار نہ رہے۔ کیونکہ اگر لونڈی آزاد ہو اور اس کا خاوند غلام ہو تو اسے اختیار ہوتا ہے۔

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ

لونڈی کو اختیار دینے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ سُنَنٍ إِحْدَى السُّنَنِ أَنَّهَا أُعْتِقَتْ فَخُيِّرَتْ فِي زَوْجِهَا وَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْبُرْمَةُ تَفُورُ بِلَحْمٍ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ خُبْزٌ وَأُدْمٌ مِنْ أُدْمِ الْبَيْتِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَمْ أَرَ بُرْمَةً فِيهَا لَحْمٌ فَقَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ ذَلِكَ لَحْمٌ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ وَأَنْتَ لَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا میں تین سنتیں تھیں ایک تو یہ کہ آپ آزاد کی گئیں اور پھر آپ کو خاوند کے پاس رہنے میں اختیار دیا گیا یعنی اسے کہا گیا کہ اگر تمہاری مرضی ہو تو اپنے خاوند کے پاس رہو یا اسے چھوڑ کر علیحدہ ہو جاؤ دوسری یہ کہ بریرہ کے معاملے میں میراث آزاد کرنے والے شخص کے لیے ہے اور تیسری بات یہ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں تشریف لائے اور اس وقت ہنڈیا میں گوشت ابل رہا تھا۔ آپ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روٹی اور سالن جو گھر میں موجود تھا لے گئیں تو آپ نے فرمایا کیا میں نے ہنڈیا نہیں دیکھی جس میں گوشت پک رہا ہے۔ وہ کیوں نہیں لائے گھر والوں نے عرض کیا ہاں پکتا تو ہے لیکن وہ گوشت کسی نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ دیا ہے اور آپ صدقہ کی کوئی چیز تناول نہیں فرماتے۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ ان کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

نوٹ۔ بریرہ نامی ایک عورت انصار کی لونڈی تھی اور انہوں نے کہا اے بریرہ آپ ہمیں اتنا مال دیں تو ہم آپ کو آزاد کر دیں گے۔ جب ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی امداد سے ان کے آزاد ہونے کی صورت پیدا ہوئی تو وہ لوگ بریرہ رضی اللہ عنہا سے کہنے لگے جب تو فوت ہو جائے گی تو تیرے مال کے وارث ہم ہوں گے۔ تو اس وقت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا الولاء لمن اعتق آزاد کیے گئے شخص کی میراث آزاد کرنے والے شخص کی ہے اس جگہ حدیث بیان کرنے سے پہلا مسئلہ لونڈی آزاد کرنے کا معلوم ہوا تھا اور یہ امر بھی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے معلوم ہوا کہ صدقہ اپنی جگہ پہنچ جانے کے بعد صدقہ نہیں رہتا اور اس کا حکم بدل جاتا ہے۔ لہٰذا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تناول فرما لیا اور ارشاد فرمایا کہ گوشت حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے صدقہ تھا اور ہمارے لیے وہ ہدیہ اور تحفہ ہے۔

۳۴۲۰۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَرِيرَةَ ثَلَاثُ قَضِيَّاتٍ أَرَادَ أَهْلُهَا أَنْ يَبِيعُوهَا وَيَشْتَرِطُوا الْوَلَاءَ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيهَا وَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُعْتِقَتْ فَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ يُتَصَدَّقُ عَلَيْهَا فَتُهْدِي لَنَا مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُلُوهُ فَإِنَّهُ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ۔ (ترجمہ اوپر گزرا)

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تُعْتَقُ وَزَوْجُهَا حُرٌّ

باب اس لونڈی کو اختیار دینے کے بیان میں جو آزاد کی گئی حالانکہ اس کا خاوند آزاد تھا

۳۴۸۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطَ أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتِقِيْهَا فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ قَالَتْ فَأَعْتَقْتُهَا فَدَعَاهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَقَالَتْ لَوْ أَعْطَانِيْ كَذَا وَكَذَا مَا أَقَمْتُ عِنْدَهُ فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدا اور اس کے والیوں نے یہ شرط لگائی کہ اس کی میراث کے مستحق ہم لوگ ہیں۔ میں نے جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس بات کا ذکر کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم اسے آزاد کرو کیونکہ ولاء لونڈی اور غلام آزاد کرنے والے کا حق ہوتا ہے (یعنی وہ دونوں جو مال و دولت چھوڑ جائیں بیچنے والے کا اس مال میں کوئی حق نہیں بلکہ میراث میں اس کا ہے جو شخص نقد روپے پیسے خرچ کرتا ہے) یہ سن کر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسے آزاد کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شوہر کا اختیار کرنے کے سلسلہ میں بلایا۔ وہ کہنے لگی کہ اگر وہ مجھے کتنا ہی مال دے تو بھی میں اس کے پاس نہیں ٹھہروں گی اور ... وہ خود مختار ہو گئی اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند آزاد تھا وہ کسی کا غلام نہ تھا۔

وضاحت یعنی اگر آزاد ہو کر بھی اگر شوہر کو پسند کرے اور اس کے ساتھ رہنا چاہے تو اختیار ہے چاہے اس کے گھر میں رہے یا اسے چھوڑ دے کیونکہ آزاد ہونا مختار ہونا ہے۔ جب لونڈی آزاد ہو گئی تو مختار ہو گئی اور اکثر علماء کے نزدیک لونڈی کو صرف اس صورت میں اختیار ہوگا جب کہ اس کا خاوند غلام ہو۔ اور آگے آنے والی حدیث کے مطابق بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا جیسے کہ اسی حدیث شریف میں آتا ہے۔

۳۴۸۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطُوْا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِيْهَا وَأَعْتِقِيْهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خریدنے کا ارادہ فرمایا اور ان کے والیوں نے یہ شرط لگائی کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی میراث ہم لیں گے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس امر کا تذکرہ حضور سرور

وَ أُتِيَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ إِنَّ هٰذَا
مِمَّا تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ
هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَ لَنَا هَدِيَّةٌ
وَخَيَّرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا
حُرًّا۔

کر دیں صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اسے خرید لیجئے اور آزاد کر دیجئے کیونکہ ولاء یعنی میراث غلام یا لونڈی کی جو آزاد ہو چکے ہیں آزاد کرنے والے کا حق ہے اگرچہ فروخت کرنے والے فروخت کرتے وقت شرط بھی لگائیں کیونکہ وہ شرط فاسد ہے اور شرط فاسد کا پورا کرنا لازم نہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ گھر کے بعض لوگ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں گوشت لائے اور یہ بھی عرض کر دیا کہ یہ گوشت کسی نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ دیا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ گوشت حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے صدقہ تھا ہمارے لیے ہدیہ اور تحفہ ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دے دیا اور اس کا خاوند آزاد تھا غلام نہ تھا۔

بَابُ خِيَارِ الْأَمَةِ تُعْتَقُ وَ زَوْجُهَا مَمْلُوْكٌ

[illegible] عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ كَاتَبَتْ بَرِيْرَةُ
عَلٰى نَفْسِهَا بِتِسْعِ أَوَاقٍ فِيْ كُلِّ
سَنَةٍ بِأُوْقِيَّةٍ فَأَتَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِيْنُهَا
فَقَالَتْ لَا إِلَّا أَنْ يَشَاءُوْا أَنْ
أَعُدَّهَا لَهُمْ عُدَّةً وَاحِدَةً وَ
يَكُوْنَ الْوَلَاءُ لِيْ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ
فَكَلَّمَتْ فِيْ ذٰلِكَ أَهْلَهَا فَأَبَوْا
عَلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ
الْوَلَاءُ لَهُمْ فَجَاءَتْ إِلٰى عَائِشَةَ

اس مسئلہ کے بارے میں باب کہ اس لونڈی کو اختیار ہے جس کا خاوند غلام ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے آپ کو نو اوقیہ پر مکاتب کیا۔ اور ہر سال ایک اوقیہ ادا کرنا طے پایا۔ بعد ازاں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا میرے پاس آئیں یعنی حضرت عائشہ کے پاس آ کر عرض کیا اور آپ سے اپنی کتابت میں امداد طلب کی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ اس طرح تو میں امداد نہیں کرتی۔ اگر وہ لوگ چاہیں تو میں ساری رقم یک وقت گن کر دے دیتی ہوں اور ولاء میرا حق ٹھہرے گی بعد ازاں حضرت

وَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَآلِهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ فَقَالَتْ
لَهَا مَا قَالَ أَهْلُهَا فَقَالَتْ لَاهَا
اللَّهِ إِذًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ لِي
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ مَا هَذَا
فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِنَّ بَرِيرَةَ رض أَتَتْنِي تَسْتَعِينُنِي
عَلَى كِتَابَتِهَا فَقُلْتُ لَا إِلَّا
أَنْ يَشَاءُوا أَنْ أَعُدَّهَا لَهُمْ
عَدَّةً وَاحِدَةً وَيَكُونَ الْوَلَاءُ
لِي فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا
عَلَيْهَا إِلَّا أَنْ يَكُونَ الْوَلَاءُ
لَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيهَا وَ
اشْتَرِطِي لَهُمُ الْوَلَاءَ فَإِنَّ
الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ ثُمَّ قَامَ
فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى
عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ مَا بَالُ أَقْوَامٍ
يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا لَيْسَتْ فِي
كِتَابِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُونَ
أَعْتِقْ فُلَانًا وَالْوَلَاءُ لِي كِتَابُ
اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَحَقُّ وَشَرْطُ
اللَّهِ أَوْثَقُ وَكُلُّ شَرْطٍ لَيْسَ
فِي كِتَابِ اللَّهِ فَهُوَ بَاطِلٌ
وَإِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ فَخَيَّرَهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مِنْ زَوْجِهَا وَكَانَ عَبْدًا
فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا قَالَ عُرْوَةُ

بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے لوگوں کے پاس جا کر کہا اور ان سے اس بات کے بارے میں گفتگو کی۔ ان لوگوں نے تسلیم نہ کیا اور کہا کہ ہم ولاء لیں گے۔ بعد ازاں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا لوٹ کر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوگئیں اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اب تشریف لا چکے تھے۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو وہی کچھ بتایا جو ان لوگوں نے کہا تھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اگر بات یہ ہے تو واللہ میں امداد نہیں کرتی لیکن اگر ولاء میرا حق ہے تو میں تیری امداد کرتی ہوں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہ کس بات کا تذکرہ ہو رہا ہے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا میرے پاس آئی تھیں اور اپنی کتابت کے سلسلہ میں مجھ سے امداد کی خواہشمند تھیں۔ میں نے ان سے کہا کہ میں اس طرح امداد نہیں کرتی ہاں اگر وہ لوگ پسند کریں تو میں ایک ہی دفعہ گن کے دیتی ہوں۔ اور وراثت میرے لیے ہوگی یہ بات حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہی۔ انہوں نے انکار کرتے ہوئے کہا کہ ولاء تو ہم لیں گے اور کسی دوسرے شخص کو نہ دیں گے آپ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ آپ اسے خرید لیں اور ان سے ولاء کی شرط کر لیں کیونکہ ان سے شرط کر لینے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وراثت آزاد کرنے والے شخص کا حق ہوتا ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو آپ نے یہ ارشاد فرمایا اور لوگوں کو خطبہ سنانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ خداوند تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان فرمائی اور ارشاد فرمایا۔ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ ایسی شرطیں باندھتے ہیں جو کہ کتاب اللہ میں نہیں اور کہتے ہیں کہ ولاء ہم لیں گے۔ کتاب اللہ حق ہے اور

لَوْ كَانَ حُرًّا مَا خَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جو شرط اللہ نے لگائی ہیں اور شرائط ہیں وہ مضبوط اور سچی ہیں (وہ پوری کی جا سکتی ہیں) اور ارشاد فرمایا کہ جو شرط کتاب اللہ میں نہیں وہ باطل ہے اور بے اصل ہے اور اس کا پورا کرنا لازم نہیں۔ اگرچہ وہ سو شرطیں کیے ہوں۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اس کے خاوند کے چھوڑنے میں اختیار دیا اور وہ خود مختار ہو گئی۔ یعنی اپنے خاوند کو چھوڑ دیا۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر اس کا خاوند آزاد ہوتا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اسے اختیار نہ دیتے۔

نوٹ:۔ ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور ایک درہم چھ دانگ کا ہوتا ہے اور ایک دانگ دو قیراط اور دو طسوج کا اور دو طسوج دو جو کا۔ مقدار میں ان ہر دو کا بہت بڑے اور بہت چھوٹے اور مکاتب اس شخص کو کہتے ہیں کہ مالک غلام یا لونڈی کی قیمت مقرر کر دے اور اس سے اقرار یا تحریر نامہ لے کہ ہر ماہ اتنے درہم پہنچایا کرے جب تک اس تحریر نامے میں ایک درہم بھی باقی رہے گا تو وہ آزاد نہ ہوگا۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ اپنے مالکوں سے کہیں کہ ایک مشت قیمت لے لیں اور ہم تمہیں آزاد کر دیں گے اور آپ کی وفات کے بعد میں آپ کے مال کی بھی وارث ہوں گی لیکن اس شرط کو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے والیوں نے تسلیم نہ کیا اور کہا کہ مال وراثت ہم لیں گے جب انہوں نے حق بات کا انکار کیا۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تو ان سے اس بات میں زیادہ اصرار نہ کر اور کرنے کا کام کر اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبے میں ارشاد فرمایا کہ یہ شرطیں بے اصل اور پوری ہونے کے قابل نہیں۔ گویا سرے سے شرط ہی نہ ٹھہری۔ اس مقام پر اس حدیث کو اس لیے لائے ہیں کہ اس میں لفظ وکان عبدا کہا ہے یعنی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا اور اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ جب لونڈی کا خاوند غلام ہو تو تب اسے اختیار ہو سکتا ہے۔ اگر آزاد ہو تو اسے اختیار نہیں دیا جائے گا۔ چنانچہ حضرت عروہ نے اس حدیث شریف میں فرمایا ہے کہ اگر وہ آزاد ہوتا تو جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار نہ دیتے اور یہ روایت ثبوت و صحت میں سابقہ روایت سے مضبوط تر ہے اور مؤلف رضی اللہ عنہ نے ہر دو روایات کو پیش نظر رکھ کر یہ مسئلہ بیان کیا ہے۔ دوسری روایات میں تصریح کی ہے اور یہاں میں فقط روایت بیان کر کے چھوڑ دیا ہے۔

عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ زَوْجُ بَرِيرَةَ عَبْدًا۔

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا اشْتَرَتْ بَرِيرَةَ مِنْ أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاشْتَرَطُوا

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ نے انصاری لوگوں سے حضرت بریرہ

الْوَلَاءَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَاءُ لِمَنْ وَلِيَ النِّعْمَةَ وَخَيَّرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا وَأَهْدَتْ لِعَائِشَةَ لَحْمًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ صَنَعْتُمْ لَنَا مِنْ هَذَا اللَّحْمِ قَالَتْ عَائِشَةُ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ۔

رضی اللہ عنہا کو خرید لیا۔ اور انصاریوں نے ولاء کو اپنے لیے ٹھہرایا تھا تو اس وقت جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ وراثت کا مستحق ولی نعمت ہوتا ہے (یعنی جس شخص نے دولت خرچ کی اور غلام کو مول لے کر آزاد کر دیا۔ اور فروخت کنندہ مستحق نہیں ہوتا)۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اختیار دیا اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خاوند غلام تھا اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو گوشت ہدیہ دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تو ہمیں اس گوشت میں سے حصہ دیتی تو اچھا ہوتا ام المومنین رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یہ گوشت حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو کسی شخص نے بطور صدقہ بھیجا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ گوشت حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے صدقہ تھا اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

۳۴۸۴ عَنْ عَائِشَةَ رض قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَرِيرَةَ وَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهَا وَاشْتَرَطَ الْوَلَاءَ لِأَهْلِهَا فَقَالَ اشْتَرِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ قَالَ وَخُيِّرَتْ وَكَانَ زَوْجُهَا عَبْدًا ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا أَدْرِي وَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقَالُوا هَذَا مِمَّا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ قَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے متعلق دریافت کیا اور میں نے بیان کیا کہ میرا ارادہ ہے کہ میں حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خرید لوں اور اس کے مالکوں نے ولاء کی شرط کرنے کو کہا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم اسے خرید لو کیونکہ وراثت اسی کا حق ہے جو آزاد کیا کرتا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو خاوند چھوڑنے کا اختیار دیا اور آپ کا خاوند غلام تھا۔ بعد ازاں راوی نے کہا۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس کا خاوند غلام تھا یا آزاد اور صدقہ کا گوشت حضور سرور عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیا گیا۔ اور اہل خانہ نے کہا کہ کسی شخص نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو یہ صدقہ دیا تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا یہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے لیے صدقہ تھا۔ ہمارے

بَابُ الْإِيلَاءِ

عَنْ أَبِي يَعْفُورٍ قَالَ تَذَاكَرْنَا الشَّهْرَ عِنْدَ أَبِي الضُّحَى فَقَالَ بَعْضُنَا ثَلَاثِينَ وَقَالَ بَعْضُنَا تِسْعًا وَعِشْرِينَ فَقَالَ أَبُو الضُّحَى حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ أَصْبَحْنَا يَوْمًا وَنِسَاءُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَبْكِينَ عِنْدَ كُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ أَهْلُهَا فَدَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ مَلْآنُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَجَاءَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ فَصَعِدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي عُلِّيَّةٍ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ مَرَّتَيْنِ فَنَادَى بِلَالًا فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ فَقَالَ لَا وَلَكِنِّي آلَيْتُ مِنْهُنَّ شَهْرًا فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ۔

[illegible] ہے۔

ایلاء کے بارے میں باب

جناب حضرت ابو یعفور سے روایت ہے روایت کرتے ہیں کہ ہم ابوالضحیٰ کے پاس تذکرہ کرتے اور کہتے کہ ایک ماہ کی مدت تیس دن ہے اور بعض کہتے کہ انتیس دن ہیں۔ اسی دوران ابوالضحیٰ نے بیان کیا کہ مجھ سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان فرمایا کہ ایک روز ہم صبح کے وقت اٹھے تو ہم نے دیکھا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات رو رہی ہیں اور ہر ایک کے نزدیک ان کے گھر والے موجود تھے۔ بعد ازاں میں مسجد میں آیا تو دیکھا کہ لوگوں سے مسجد بھری ہوئی ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ بعد ازاں حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ اوپر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور جناب احمد مجتبیٰ اپنے دولت کدے کے بالا خانہ میں تھے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سلام کیا اور کسی نے سلام کا جواب نہ دیا پھر سلام کیا اور کسی نے سلام کا جواب نہ دیا تین دفعہ سلام کیا اور کسی نے جواب نہ دیا۔ آپ واپس تشریف لائے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور حضرت بلال اوپر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور پوچھا کہ کیا آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی ہے آپ نے فرمایا نہیں لیکن میں نے ان سے ایک ماہ کے لیے ایلاء کیا ہے۔ راوی بیان فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اس مکان میں انتیس دن ٹھہرے۔ پھر آپ وہاں سے تشریف لے گئے اور گھر میں اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے۔

نوٹ: ایلاء کا مطلب ہے کہ کوئی شخص قسم کھائے کہ میں اپنی بیوی کے نزدیک نہ جاؤں گا اور وہ اس سے کنارہ کر کے علیحدہ رہے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ آلَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهٖ شَهْرًا فِي مَشْرُبَةٍ لَهُ فَمَكَثَ تِسْعًا وَعِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نَزَلَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم آلَيْتَ عَلَى شَهْرٍ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ماہ تک اپنی ازواج ... کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی۔ اور آپ اس دوران بالا خانے میں انتیس دن تک قیام پذیر رہے اس کے بعد آپ اتر آئے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے تو ایک ماہ کا ایلاء کیا تھا۔ آپ نے فرمایا مہینہ انتیس دن کا ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ یہ مہینہ شاید انتیس دن کا ہوگا یہ بات ہوگی کہ آپ نے فقط ایک ماہ کا لفظ ارشاد فرمایا۔ چنانچہ بعض روایات میں لَا أَدْخُلُ عَلَيْكُنَّ شَهْرًا یعنی میں تمہارے پاس ایک ماہ تک نہ آؤں گا۔ تو اس طرح مہینہ کا اطلاق انتیس دنوں پر ہوتا ہے اور تیس دنوں پر بھی آپ نے شہراً کا لفظ ارشاد فرمایا۔ اور شہراً ثلاثین کا لفظ ارشاد نہ فرمایا۔ گو آپ اس ماہ خاص کی بابت فرماتے۔

بَابُ الظِّهَارِ

ظہار کے بارے میں باب

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهٖ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَأَتِي فَوَقَعْتُ قَبْلَ أَنْ أُكَفِّرَ قَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذٰلِكَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ قَالَ رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ فَقَالَ لَا تَقْرَبْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا أَمَرَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس نے آکر عرض کیا کہ میں نے اپنی عورت کے ساتھ ظہار کیا تھا اور بعد ازاں میں نے کفارہ دینے سے پہلے اس کے ساتھ جماع کیا۔ آپ نے فرمایا اچھا خدا تم پر رحم کرے تم نے یہ کام کس وجہ سے کیا۔ اس نے بیان کیا کہ میں نے چاندنی میں اس کی پازیب دیکھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا اب تم اس کے پاس نہ جانا جب تک کہ تم وہ کام نہ کرو جو اللہ ذوالجلال والعزت کا حکم ہے۔

نوٹ:۔ ظہار کہتے ہیں اپنی بیوی کے جسم کے کسی حصے کو محرمات کے پیٹھ، پیٹ وغیرہ کے ساتھ تشبیہ دینا اور کہنا کہ تو میرے حق میں ایسی ہے جیسے میری ماں کی پیٹھ یعنی وہ جیسے مجھ پر حرام ہے ویسے ہی تو مجھ پر حرام ہے۔ اسلام سے پہلے اگر اپنی عورت کو کوئی کہتا کہ تو میری ماں ہے تو ساری عمر اس پر حرام کرتے۔ شریعت نے اس بات کو مقرر رکھا لیکن اتنا فرق ہے کہ کفارہ دینے کے بعد وہ جائز ہو جاتی ہے۔ کفارہ جب تک نہ دے تب تک حرام رہتی ہے۔ ہمیشہ ہمیشہ کے حرام ہونے کا حکم موقوف کیا۔ اگر کسی شخص نے کفارہ دینے سے پہلے عورت سے جماع کیا تو اس نے اچھا کام نہ کیا اور اسے توبہ کرنی چاہیے اور کفارہ دے کر اسے ہاتھ لگائے اور کفارہ دینے تک اسے اپنے حق میں حرام جانے۔

عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ أَتَى رَجُلٌ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنی عورت سے ظہار کیا اور بعد ازاں کفارہ

أَنْ يُكَفِّرَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا أَوْ سَاقَيْهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

دینے سے قبل اس سے صحبت کی اور بعد ازاں اس کا تذکرہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے پوچھا کہ کون سی چیز تھی جس نے تجھ سے یہ کام کروایا۔ وہ بولا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے میں نے اس کے پاؤں میں خلخال ... دیکھی یا کہا کہ میں نے اس کی پنڈلیاں چاندنی میں دیکھیں۔ یہ سن کر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تک وہ کام نہ کر لے جس کا اللہ رب العزت نے حکم فرمایا تو اس سے دور رہو۔

۳۴۶۱ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ أَتٰى رَجُلٌ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّهُ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ ثُمَّ غَشِيَهَا قَبْلَ أَنْ يَفْعَلَ مَا عَلَيْهِ قَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ رَأَيْتُ بَيَاضَ سَاقَيْهَا فِي الْقَمَرِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَزِلْهَا حَتّٰى تَقْضِيَ مَا عَلَيْكَ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمُرْسَلُ أَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنَ الْمُسْنَدِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى أَعْلَمُ۔

سیدنا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنی بیوی سے ظہار کیا تھا اور کفارہ دینے سے پہلے صحبت کر لی۔ آپ نے اس سے دریافت کیا کہ تو نے یہ کام کس لیے کیا تھا اور ایسی بات کرنے کے لیے تجھے کس نے کہا؟ اس نے کہا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ چاندنی میں مجھے اس کی گوری پنڈلیاں نظر آئیں۔ آپ نے اس سے فرمایا کہ تو اس وقت تک دور رہ جب تک وہ سب کچھ ادا نہ کر لے جس کا ادا کرنا تمہارے لیے لازمی ہے۔ اب مصنف کتاب علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اسحاق نے اپنی کتاب میں فاعتزلہا ارشاد فرمایا ہے اور حدیث مذکورہ کے الفاظ ظاہر کیے ہیں اور مصنف فرماتے ہیں کہ اس حدیث پاک کا مرسل ہونا صحیح سند ہونے سے زیادہ قوی ہے اور اللہ سبحانہ زیادہ علم رکھتا ہے۔

یعنی حدیث ہذا مسنداً حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور مرسلاً حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور مرسلاً یہ روایت مسند ہونے کی نسبت زیادہ صحیح ہے

۳۴۶۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَسِعَ سَمْعُهُ الْأَصْوَاتَ لَقَدْ جَاءَتْ خَوْلَةُ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا اللہ جل جلالہ کا شکر ہے جو تمام آوازوں کو سنتا ہے اور حضرت خولہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

تَشْكُو زَوْجَهَا فَكَانَ يَخْفَى عَلَيَّ كَلَامُهَا فَأَنْزَلَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ سَمِعَ اللهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللهِ وَاللهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا الْآيَةَ قَدْ سَمِعَ اللهُ قَوْلَ الَّتِي تُجَادِلُكَ فِي زَوْجِهَا وَتَشْتَكِي إِلَى اللهِ وَاللهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا إِنَّ اللهَ سَمِيعٌ بَصِيرٌ۔

اندر میں حاضر ہوئیں اور اپنے خاوند کا شکوہ کیا لیکن اس کے اظہار کرنے سے مگر اور بے خواب اور بنا ہو سکا الٰہی میں کلام مجھ سے مخفی رکھی تھیں تب اللہ رب العزت نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی۔

اللہ رب العزت نے اس عورت کی بات سن لی جو آپ سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑتی ہے اور اللہ کے آگے شکوہ کرتی ہے اور اللہ رب العزت تم دونوں کا سوال و جواب سماعت فرماتا ہے بے شک اللہ سننے اور دیکھنے والا ہے (یہاں اللہ رب العزت نے ظہار اور اس کے کفارہ کا بیان فرمایا ہے)

نوٹ :- خولہ بنت ثعلبہ بنت حسین حسین و جمیل اور خوبصورت تھی ایک دفعہ نماز پڑھ رہی تھی جب سلام پھیرا تو اس کے خاوند اوس بن صامت نے خواہش ظاہر کی اس نے نہ مانا اور خاوند نے غصہ ہو کر اس سے ظہار کر لیا۔!

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُلْعِ

باب خلع کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ هُنَّ الْمُنَافِقَاتُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے خاوند سے کشیدہ رہنے والی اور خلع کرنے والی عورتیں ہی منافق اور دھوکا باز ہوتی ہیں۔

نوٹ :- خلع عورت کا اپنا حق مہر وغیرہ چھوڑ دینا اور کہنا کہ تو مجھ کو طلاق دے دے اور اپنا حق مہر خواہ مجھ سے لے لو اور جہیز ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے شاگرد حسنؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ کے سوا میں نے حدیث ہذا کسی دوسرے شخص سے نہیں سنی اور کتاب کے مصنف فرماتے ہیں کہ حسنؓ نے سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کچھ نہیں سنا بعض کہتے ہیں محدثین کرام کا اختلاف ہے۔

عَنْ حَبِيبَةَ بِنْتِ سَهْلٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ وَأَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى الصُّبْحِ فَوَجَدَ حَبِيبَةَ بِنْتَ سَهْلٍ عِنْدَ بَابِهِ فِي الْغَلَسِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

حضرت حبیبہ بنت سہل رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور آپ ثابت بن قیسؓ کی زوجہ تھیں حضرت حبیبہ بنت سہل بیان فرماتی ہیں کہ ایک دن حضور سرور کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے۔ اور حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا آپ کے دروازے کے قریب تھیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تو کون ہے حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میں حبیبہ

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ أَنَا حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا شَأْنُكِ قَالَتْ لَا أَنَا وَلَا ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ لِزَوْجِهَا فَلَمَّا جَاءَ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ حَبِيبَةُ بِنْتُ سَهْلٍ قَدْ ذَكَرَتْ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ تَذْكُرَ فَقَالَتْ حَبِيبَةُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَا أَعْطَانِي عِنْدِي فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِثَابِتٍ خُذْ مِنْهَا فَأَخَذَ مِنْهَا وَجَلَسَتْ فِي أَهْلِهَا

بنت سہل (رضی اللہ عنہا) ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا ہوا اور تم کس لیے آئیں۔ حضرت حبیبہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ میرے اور میرے خاوند کے درمیان نباہ مشکل ہے۔ جب حضرت ثابت بن قیس تشریف لائے تو آپ نے فرمایا یہ حبیبہ بنت سہل کچھ کہہ رہی تھیں اور جو کچھ اللہ رب العزت نے پسند فرمایا۔ اس کی زبان سے نکلا حبیبہ رضی اللہ عنہا فرمانے لگیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ اس شخص نے مجھے دیا ہے وہ میرے پاس موجود ہے۔ آپ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ اپنی چیزیں ان سے واپس لے لو۔ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے (آنحضرت کے ارشاد کے مطابق) انہیں دیا ہوا مال لے لیا اور حضرت حبیبہ بنت قیس رضی اللہ عنہا اپنے گھر والوں میں بیٹھی رہیں یعنی ثابت بن قیس کے گھر سے چلی گئیں۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ أَمَا إِنِّي مَا أَعِيبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقٍ وَلَا دِينٍ وَلٰكِنِّي أَكْرَهُ الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرُدِّينَ عَلَيْهِ حَدِيقَتَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْبَلِ الْحَدِيقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِيقَةً

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت ثابت بن قیس کی اہلیہ محترمہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ مجھے حضرت ثابت بن قیس کی خصلت اور دین کی طرف سے عذر اور ناراضگی نہیں۔ تاہم میں اسلام میں ناشکری کرنا برا سمجھتی ہوں۔ آپ نے پوچھا کیا تم ان کا باغ واپس کر دو گی؟ وہ کہنے لگی ہاں واپس کر دوں گی آپ نے حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ تم اپنا باغ لے لو اور اسے ایک طلاق دے دو۔

نوٹ: یہ باغ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے اسے مہر میں دیا تھا! اسلام میں ناشکری یہ ہے کہ عورت مرد کی ناشکری اور بے ادبی کرے۔ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ بدصورت تھے اور آپ کا دل ان سے نفرت کرتا تھا لیکن اندیشہ بھی تھا کہ اس نفرت سے مرد کی نافرمان ہو جائے گی۔ اور مرد کو ناراض کرنا خدا کو ناراض کرنا ہے اور خدا کو ناراض کرنے والوں کا ٹھکانا کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

فَقَالَ إِنَّ امْرَأَتِي لَا تَمْنَعُ يَدَ لَامِسٍ قَالَ غَرِّبْهَا إِنْ شِئْتَ قَالَ إِنِّي أَخَافُ أَنْ تَتْبَعَهَا نَفْسِي قَالَ اسْتَمْتِعْ بِهَا۔

اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ میری بیوی ایسی ہے کہ جو شخص اسے ہاتھ لگائے وہ اسے نہیں روکتی۔ آپ نے فرمایا اگر چاہو تو اسے دور کر دو یعنی اسے طلاق دے دو۔ یہ سن کر وہ کہنے لگے خوف ہے کہ میرا دل اس کی طرف لگا رہے (یعنی بے صبری) کی وجہ سے کہ اس طرح میں کہیں گناہ میں جا پڑوں گا۔ آپ نے فرمایا اگر تو ایسا نہیں کر سکتا تو اسے اپنے پاس رکھ لے۔

نوٹ:۔ ہاتھ لگانے والے کو منع نہیں کرتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت بے غرض اور بے پروا ہے۔ زنا کی طرف اشارہ نہیں۔ اگر وہ زناکار ہوتی تو آپ اسے لعان کا حکم فرماتے اور بعض حضرات کے نزدیک فاسقہ عورت کو طلاق دینا ایسے شخص کو واجب نہیں جو اس عورت کے بغیر صبر نہ کر سکے اور یہ شخص جس نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکایت کی صابر نہ تھے لہٰذا آپ نے انہیں فرمایا کہ تم صبر کرو کے اسے کام میں لاؤ۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ تَحْتِي امْرَأَةً لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ قَالَ طَلِّقْهَا قَالَ إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنْهَا قَالَ فَأَمْسِكْهَا قَالَ أَبُو عَبْد الرَّحْمَنِ هَذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ مُرْسَلٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی ہاتھ لگانے والے کے ہاتھ کو واپس نہیں کرتی (جب بھی کوئی اسے ہاتھ لگاتا ہے) آپ نے فرمایا اسے طلاق دے دو۔ اس نے عرض کیا کہ میں اس کے بغیر صبر نہیں کر سکتا۔ آپ نے فرمایا اسے روک رکھو۔

ف:۔ اسے روکنے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی حفاظت اور نگہبانی کیجئے اور اس کو اس طرح کرنے سے منع کرو۔ ابو عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ حدیث ابن عباس مرسل ہے اور اس کا متصل ہونا غلط ہے۔

بَابُ بَدْءِ اللِّعَانِ

لعان کے شروع ہونے کا بیان

عَنْ عَاصِمِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ جَاءَنِي عُوَيْمِرٌ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الْعَجْلَانِ فَقَالَ أَيْ عَاصِمُ أَرَأَيْتُمْ رَجُلًا رَأَى مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ أَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ يَا عَاصِمُ سَلْ لِي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَ عَاصِمٌ عَنْ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ بنو عجلان قبیلے کا عویمر میرے پاس آیا اور کہنے لگا اے عاصم آپ اس معاملے میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے کسی غیر کو اپنی بیوی کے پاس دیکھا۔ اگر اس عورت کا خاوند اس کے دوست کو قتل کر دے تو کیا تم بھی اس کے خاوند کو قتل کر دو گے۔ یا کیا کرو گے۔ لہٰذا اے عاصم آپ یہ مسئلہ میرے واسطے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر لیجئے۔ عاصم نے کہا میں نے یہ مسئلہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو حضور سرور کونین

فَعَابَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَكَرِهَهَا فَجَاءَهُ عُوَيْمِرٌ فَقَالَ مَا صَنَعْتَ يَا عَاصِمُ فَقَالَ صَنَعْتُ أَنَّكَ لَمْ تَأْتِنِي بِخَيْرٍ كَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا قَالَ عُوَيْمِرٌ وَاللَّهِ لَأَسْأَلَنَّ عَنْ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ فِيكَ وَفِي صَاحِبَتِكَ فَأْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ وَأَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ بِهَا فَتَلَاعَنَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَئِنْ أَمْسَكْتُهَا لَقَدْ كَذَبْتُ عَلَيْهَا فَفَارَقَهَا قَبْلَ أَنْ يَأْمُرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِفِرَاقِهَا فَصَارَتْ سُنَّةَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کے دریافت کرنے کو برا مانا بعد ازاں حضرت عویمر تشریف لائے اور فرمانے لگے اے عاصم تم نے کیا کیا وہ بولے میں کیا کروں تمہاری بات ہی خراب ہے اور حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مسئلہ کے دریافت کرنے کو برا مانا اور معیوب قرار دیا حضرت عویمر رضی اللہ عنہ فرمانے لگے کہ میں یہ مسئلہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں گا اور آپ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت نے آپ اور آپ کی زوجہ محترمہ کا حکم نازل فرمایا۔ لہٰذا آپ اسے بلا کر لائیں حضرت سہل فرماتے ہیں کہ ہم لوگ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس ہی میں موجود تھے جب حضرت عویمر رضی اللہ عنہ اس عورت کو لائے اور دونوں نے آپس میں لعان کیا اور حضرت عویمر قسم کھا کر کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر میں اسے رکھوں تو میں تہمت لگانے والا ہوں گا پھر انہوں نے اس سے قبل کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں علیحدگی کا حکم بھی نہیں دیا تھا اسے اپنے سے جدا کر دیا بعد ازاں لعان کرنے والوں کے لیے یہی طریقہ اور قاعدہ مقرر ہو گیا کہ لعان کے بعد بیوی اور شوہر جدا ہو جائیں۔

نوٹ: عورت اور مرد میں لعان اس طرح ہوتا ہے کہ مرد عورت پر تہمت زنا لگائے اور شاہد نہ ہوں اور عورت اس سے ڈر کر اپنے قصور اور غلطی کا اعتراف نہ کرے تو قاضی کے حکم سے مرد اللہ کا نام لے کر چار دفعہ اپنی صداقت پر گواہی دے پانچویں دفعہ اپنے آپ پر لعنت کرے۔ جھوٹے ہونے کی صورت میں اور اسی طرح عورت بھی اللہ کا نام لے کر چار دفعہ گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں دفعہ کہے کہ اللہ رب العزت کا اس پر غضب نازل ہو اس بات پر کہ اگر مرد سچا ہو۔

بَابُ اللِّعَانِ فِي الْحَمْلِ

دورانِ حمل لعان کرنا

[illegible] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَاعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے عجلانی

الْعَجْلَانِيِّ وَامْرَأَتِهِ وَكَانَتْ حُبْلَى۔

اور اس کی بیوی کے درمیان لعان کرایا اور عویمر عجلانی کی زوجہ حاملہ تھیں۔

بَابُ اللِّعَانِ فِي قَذْفِ الرَّجُلِ زَوْجَتَهُ بِرَجُلٍ بِعَيْنِهِ

اس لعان کے بارے میں باب جس میں خاوند اس مرد کا نام لے جس کے ساتھ عورت نے بدکاری کی

— عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ سُئِلَ هِشَامٌ عَنِ الرَّجُلِ يَقْذِفُ امْرَأَتَهُ فَحَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَأَلْتُ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ ذَالِكَ وَأَنَا أَرَى أَنَّ عِنْدَهُ مِنْ ذَلِكَ عِلْمًا فَقَالَ إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَأَتَهُ بِشَرِيكِ ابْنِ السَّحْمَاءِ وَكَانَ أَخُو الْبَرَاءِ ابْنِ مَالِكٍ لِأُمِّهِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ لَاعَنَ فَلَاعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا ثُمَّ قَالَ أَبْصِرُوهُ فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ ابْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا أَحْمَشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيكِ ابْنِ السَّحْمَاءِ قَالَ فَأُنْبِئْتُ أَنَّهَا جَاءَتْ بِهِ أَكْحَلَ جَعْدًا أَحْمَشَ السَّاقَيْنِ

سیدنا حضرت عبدالاعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے جناب ہشام سے یہ مسئلہ دریافت کیا جس نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی۔ تو ہشام نے اس طرح بیان کیا کہ مجھ سے جناب انس بن مالکؓ سے دریافت کیا کیونکہ مجھے لوگوں کو علم تھا کہ اس مسئلہ کا علم ان لوگوں کو ہے۔ بعد ازاں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ جناب ہلال بن امیہ نے اپنی بیوی کو زانی ٹھہرایا اور جس سے وہ زنا کیا کرتی تھی اس کا نام شریک بن سحماء بتایا اور جناب شریک بن . . سحماء براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے والدہ کی طرف سے بھائی تھے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس شخص نے سب سے پہلے لعان کیا تو لعان کا طریقہ اور مسئلہ اس کے لعان کرنے سے معلوم ہوا بعد ازاں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کا حکم ان دونوں کے درمیان فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم اسے دیکھتے رہو۔ اگر اس نے سفید رنگ کے سیدھے بالوں اور بگڑی ہوئی آنکھوں والا بچہ جنا تو وہ ہلال بن امیہ کا ہوگا۔ اگر پتلی دبلی پنڈلیوں سرمگیں آنکھوں اور گھونگھریلے بالوں والا ہوگا تو یہ بچہ شریک بن سحماء کا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے اطلاع ملی کہ انہوں نے سرمگی آنکھوں والا اور گھونگھریالے بالوں والا اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ جنا۔

نوٹ: اس حدیث شریف اور پہلی حدیث شریف سے یہ مسئلہ معلوم ہوا کہ حاملہ عورت سے دوران حمل لعان کرنا

منع نہیں اور بچہ پیدا ہونے تک انتظار کرنا کچھ لازمی نہیں۔ حدیث ہذا اور اس کے بعد کی حدیث شریف کو مصنف علیہ الرحمۃ نے خاص طور سے بیان فرمایا ہے کہ اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے۔

كَيْفَ اللِّعَانُ

عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رض قَالَ إِنَّ أَوَّلَ لِعَانٍ كَانَ فِي الْإِسْلَامِ أَنَّ هِلَالَ ابْنَ أُمَيَّةَ قَذَفَ شَرِيكَ ابْنَ السَّحْمَاءِ بِامْرَأَتِهِ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةَ شُهَدَاءَ وَإِلَّا فَحَدٌّ فِي ظَهْرِكَ يُرَدِّدُ ذَلِكَ عَلَيْهِ مِرَارًا فَقَالَ لَهُ هِلَالٌ وَاللهِ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ لَيَعْلَمُ أَنِّي صَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْكَ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِي مِنَ الْجَلْدِ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَزَلَتْ عَلَيْهِ آيَةُ اللِّعَانِ وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ إِلَى آخِرِ الْآيَةِ فَدَعَا هِلَالًا فَشَهِدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللهِ عَلَيْهِ إِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ دُعِيَتِ الْمَرْأَةُ فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللهِ إِنَّهُ لَمِنَ الْكَاذِبِينَ فَلَمَّا أَنْ كَانَ فِي الرَّابِعَةِ أَوِ الْخَامِسَةِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى

لعان کس طرح کرتے ہیں؟

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اسلام میں لعان کی سب سے پہلی رسم حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے جاری ہوئی کیونکہ انہوں نے اپنی بیوی کو شریک بن سحماء کے ساتھ زنا کرنے کی تہمت لگائی اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کی اطلاع کی۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا کہ چار گواہ لاؤ ورنہ تم پر حد جاری ہو گی اور تمہاری پیٹھ پر پڑے گی۔ آپ نے یہ بات کئی دفعہ ارشاد فرمائی۔ جناب ہلال نے قسم کھا کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا گواہ ہے کہ میں سچا ہوں۔ اور اللہ سبحانہ تعالیٰ ضرور آپ پر حکم نازل فرمائے گا جس کی وجہ سے میری پیٹھ کوڑوں سے بچائی جائے گی۔ پھر یہ بات اسی طرح رہی۔ اسی اثناء میں لعان کی یہ آیت نازل ہوئی وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ

١ (اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگاتے ہیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہیں تو ایسے شخص کی گواہی یہی ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر وہ جھوٹا ہے اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں یہ کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو۔) بعد ازاں حضور علیہ السلام نے ہلال کو بلایا اور اس نے چار گواہیاں اللہ کے نام کی دیں کہ ہلال اس بات میں سچے ہیں اور پانچویں مرتبہ یہ فرمایا کہ اس پر اللہ کی پھٹکار ہو اگر وہ جھوٹا ہے۔ بعد ازاں عورت کو بلایا گیا اور اس نے بھی اللہ کے نام کے ساتھ چار گواہیاں دیں۔ راوی فرماتے ہیں کہ جب کہ اس نے چوتھی

اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقِفُوْهَا فَإِنَّهَا مُوْجِبَةٌ فَتَلَكَّأَتْ حَتَّى مَا كِدْنَا أَنَّهَا سَتَعْتَرِفُ ثُمَّ قَالَتْ لَا أَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَمَضَتْ عَلَى الْيَمِيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْظُرُوْهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَبْيَضَ سَبِطًا قَضِيءَ الْعَيْنَيْنِ فَهُوَ لِهِلَالِ ابْنِ أُمَيَّةَ وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ آدَمَ جَعْدًا رَبْعًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ السَّحْمَاءِ فَجَاءَتْ بِهِ آدَمَ جَعْدًا رَبْعًا حَمْشَ السَّاقَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا سَبَقَ فِيْهَا مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لِيْ وَلَهَا شَأْنٌ قَالَ الشَّيْخُ وَالْقَضِيءُ طَوِيْلُ شَعْرِ الْعَيْنَيْنِ لَيْسَ بِمَفْتُوْحِ الْعَيْنِ وَلَا جَاحِظِهِمَا وَاللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ۔

پانچویں بار ہوئی تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس عورت کو ٹھہراؤ کیونکہ یہ گواہی اس عورت کے حق میں وجہ خرابی اور بربادی ہوگی یعنی اللہ کا غضب نازل ہو جائے گا۔ حدیث شریف کے راوی کا بیان ہے کہ اس عورت نے توقف کیا۔ ہمیں شک ہوا کہ یہ کچھ بھی اور اب وہ اقرار کر لے گی اور آخر اس نے یہ کہا کہ میں اپنی قوم کو ہمیشہ کے لیے فضیحت نہیں کرتی اور یہ کہہ کر قسم پوری کر لی۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس عورت کو دیکھتے رہو۔ اگر اس کا بچہ سفید رنگ والا سیدھے بالوں والا اور بڑی بڑی آنکھوں والا پیدا ہوا تو وہ ہلال بن امیہ کا بچہ ہے اور اگر اس سے گندم گوں کھلے رنگ کا پیچیدہ بالوں والا اور درمیانی قد اور پتلی پنڈلیوں والا بچہ ہوا تو وہ بچہ شریک بن سحماء کا ہے۔ راوی بیان فرماتے ہیں کہ اس نے گندمی رنگ کا بچہ جنا جس کے بال گھنگریالے تھے۔ قد درمیانہ تھا۔ پنڈلیاں پتلی تھیں (اور اس کے پیدا ہونے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا) اگر وہ حکم نہ ہوتا جو کتاب اللہ میں ہے تو تم مجھے دیکھتے کہ میں اس عورت کا کیا حال کرتا۔

حضرت امام نسائی فرماتے ہیں کہ قضیء کا مطلب ہے کہ اس کی آنکھوں کے بال لمبے ہوں۔ آنکھیں کھلی اور بڑی نہ ہوں۔ جب وہ لڑکا شریک کی صورت کا ہوا تو اس عورت پر زنا کا گمان غالب ہوا لیکن شرع کا حکم ظاہر ہے۔ لہٰذا سزا نہ ہوئی۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ

امام کے اللّٰھم بیّن کہنے کا بیان

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ بْنُ عَدِيٍّ فِيْ ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ يَشْكُوْ إِلَيْهِ أَنَّهُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لعان کا ذکر ہوا حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ نے اس ذکر میں کچھ بات کی اور بعد ازاں تشریف لے گئے۔ اس کے بعد آپ کی خدمت میں آپ کی قوم کا ایک شخص اس امر کی شکایت کرتا ہوا آیا۔ اس نے ایک شخص کو اپنی بیوی کے

وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا قَالَ عَاصِمٌ مَا ابْتُلِيتُ بِهٰذَا إِلَّا بِقَوْلِي فَذَهَبَ بِهِ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ بِالَّذِي وَجَدَ عَلَيْهِ امْرَأَتَهُ وَكَانَ الرَّجُلُ ذٰلِكَ مُصْفَرًّا قَلِيلَ اللَّحْمِ سَبْطَ الشَّعَرِ وَكَانَ الَّذِي ادَّعَى عَلَيْهِ أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَ أَهْلِهِ آدَمَ خَدْلًا كَثِيرَ اللَّحْمِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِيهًا بِالرَّجُلِ الَّذِي ذَكَرَ زَوْجُهَا أَنَّهُ وَجَدَهُ عِنْدَهَا فَلَاعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْمَجْلِسِ أَهِيَ الَّتِي قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ أَحَدًا بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ رَجَمْتُ هٰذِهِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا تِلْكَ امْرَأَةٌ كَانَتْ تُظْهِرُ فِي الْإِسْلَامِ الشَّرَّ۔

ساتھ پکڑا۔ حضرت عاصم رضی اللہ عنہ یہ بات سن کر فرمانے لگے کہ مجھ پر یہ مصیبت خود اپنے کہنے کی وجہ سے نازل ہوئی اور بعد ازاں اسے حضرت عاصم بن عدی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے اور ان سے وہ ماجرا عرض کیا جو اس کی عورت کے ساتھ پیش آیا تھا اور اس بیوی والے مرد کی شکل و صورت اس طرح کی تھی۔ اس کا رنگ زرد تھا۔ بدن چھریرا اور بال سیدھے تھے اور جس پر دعویٰ کیا تھا اس کا حلیہ اور شکل اس طرح تھی۔ سانولی سی پنڈلیاں بدن گوشت سے بھرا ہوا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ اے اللہ اس بات کو ظاہر فرما! راوی بیان فرماتے ہیں کہ جب اس عورت نے بچہ جنا تو وہ اسی آدمی کی شکل و صورت پر پیدا ہوا جس کا نام اس کے شوہر نے لیا تھا بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو لعان کرنے کا حکم دیا اور اسی مجلس میں سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ حدیث شریف بیان فرمائی تھی۔ اس مجلس میں کسی شخص نے کہا کیا یہ وہی عورت تھی جسے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر میں کسی شخص کو گواہی کے بغیر رجم کرتا تو پہلے میں اس عورت کو رجم کرتا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہیں یہ عورت تو وہ تھی جو اسلام میں بدنام تھی تاہم گواہی یا اقرار سے اس پر ثبوت نہ تھا۔)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ ذُكِرَ التَّلَاعُنُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَاصِمُ ابْنُ عَدِيٍّ فِي ذٰلِكَ قَوْلًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهِ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا فَذَهَبَ بِهِ إلخ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لعان کرنے کا تذکرہ ہوا۔ تو حضرت عاصم بن عدی رضی اللہ عنہ اس ذکر میں کچھ بولے اور واپس تشریف لے گئے بعد ازاں آپ کو اپنی قوم کا آدمی ملا۔ اور اس شخص نے کہا کہ اس آدمی نے اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر مرد کو دیکھا ہے اس بات کو سن کر حضرت عاصم بن عدی اسے حضور سرور کونین صلی اللہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ بِالَّذِیْ وَجَدَ عَلَیْہِ امْرَاَتَہٗ وَکَانَ ذٰلِکَ الرَّجُلُ مُصْفَرًّا قَلِیْلَ اللَّحْمِ سَبِطَ الشَّعْرِ وَکَانَ الَّذِی ادَّعٰی عَلَیْہِ اَنَّہٗ وَجَدَہٗ عِنْدَ اَھْلِہٖ اٰدَمَ خَدِلًا کَثِیْرَ اللَّحْمِ جَعْدًا قَطَطًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ فَوَضَعَتْ شَبِیْھًا بِالَّذِیْ ذَکَرَ زَوْجُھَا اَنَّہٗ وَجَدَہٗ عِنْدَھَا فَلَاعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَھُمَا فَقَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا فِی الْمَجْلِسِ اَھِیَ الَّتِیْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ رَجَمْتُ اَحَدًا بِغَیْرِ بَیِّنَۃٍ رَجَمْتُ ھٰذِہٖ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا لَا تِلْکَ امْرَاَۃٌ کَانَتْ تُظْھِرُ الشَّرَّ فِی الْاِسْلَامِ۔

اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے اور آپ کو وہ حال بتایا جو اس کی عورت کے ساتھ پیش آیا تھا۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ شخص جس کی والا زرد رنگ کا دبلا پتلا کمزور اور سیدھے بالوں والا اور جس پر اس نے دعویٰ کیا تھا وہ گندمی رنگ کا اور پنڈلیاں گوشت سے بھری اور موٹا آدمی تھا اور اس کے چھوٹے چھوٹے بال گھنگریالے اور پیچیدہ تھے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللّٰھم بیّن یعنی اے اللہ تو اس حال کو بیان فرما۔ راوی فرماتے ہیں کہ اس عورت نے اس مرد کی شکل کا بچہ جنا جس کا تذکرہ اس کے خاوند نے کیا تھا جس نے اس کو پایا تھا بس اس حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کے درمیان لعان کرایا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جس مجلس میں یہ بات فرمائی اس مجلس میں سے ایک شخص نے دریافت کیا کیا یہ وہی عورت تھی جس کے لیے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی عورت کو گواہوں کے بغیر رجم کرتا تو میں اس عورت کو رجم کرتا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا نہیں یہ وہ عورت تھی جو اسلام میں شر پھیلاتی تھی۔

نوٹ ۱۔ یعنی بعض لوگ مسلمان ہو کر برے کام کرتے ہیں اور مسلمانوں کو بدنام کرتے ہیں۔ لیکن اس پر گواہی کا ثبوت نہ تھا۔

بَابُ الْاَمْرِ بِوَضْعِ الْیَدِ عَلٰی فِیْ الْمُتَلَاعِنَیْنِ عِنْدَ الْخَامِسَۃِ

اس بات کے لیے حکم کرنے کا بیان کہ لعان کرنے والے کے منہ پر ہاتھ رکھا جائے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ رَجُلًا حِیْنَ اَمَرَ الْمُتَلَاعِنَیْنِ اَنْ یَّتَلَاعَنَا اَنْ یَّضَعَ یَدَہٗ عِنْدَ الْخَامِسَۃِ عَلٰی فِیْہِ وَقَالَ اِنَّھَا مُوْجِبَۃٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دو آدمیوں کو لعان کرنے کا حکم فرمایا۔ تو اس وقت آپ نے ایک شخص کو فرمایا۔ جب یہ پانچویں گواہی دینے لگے تو اس وقت اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دینا۔ کیونکہ پانچویں دفعہ کی گواہی اللہ رب العزت کے عذاب کو ثابت کر دیتی ہے

نوٹ: اس حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کو اس امر کی کوشش کرنی چاہیے کہ انہیں حلف اٹھانے سے منع کرے خصوصاً پانچویں قسم پر کیونکہ اس کے سبب سے دنیا اور آخرت کی خرابی ہے۔ دنیا کی خرابی یوں کہ اس طرح گھر برباد ہوتا ہے اور عزت و آبرو نہیں رہتی اور عورت کے منہ پر سیاہی لگتی ہے حدیث شریف میں صاف معلوم نہیں ہوتا۔ اگرچہ ضمناً نکلتا ہے۔ اور حلف کیسے کرنا چاہیے وہ بعض روایات میں اس طرح ثابت ہوتا ہے میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں کہ بے شک سچا ہوں اور عورت بھی اسی طرح کہے لیکن مرد پانچویں دفعہ اپنے آپ پر لعنت کرے اور عورت جھوٹ کی صورت میں اپنے آپ پر غضب الٰہی کو دعوت دے۔

بَابُ عِظَةِ الْإِمَامِ الرَّجُلَ وَالْمَرْأَةَ عِنْدَ اللِّعَانِ

اس بات کے بیان میں باب کہ مرد اور عورت کو امام لعان کرتے وقت نصیحت کرے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَقُولُ سُئِلْتُ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فِي إِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا فَمَا دَرَيْتُ مَا أَقُولُ فَقُمْتُ مِنْ مَقَامِي إِلَى مَنْزِلِ ابْنِ عُمَرَ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَيُفَرَّقُ بَيْنَهُمَا قَالَ نَعَمْ سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ أَوَّلَ مَنْ سَأَلَ عَنْ ذٰلِكَ فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ وَلَمْ يَقُلْ عَمْرٌو أَرَأَيْتَ الرَّجُلَ مِنَّا يَرٰى عَلٰى امْرَأَتِهِ فَاحِشَةً إِنْ تَكَلَّمَ فَأَمْرٌ عَظِيمٌ وَقَالَ عَمْرٌو أَتٰى أَمْرًا عَظِيمًا وَإِنْ سَكَتَ سَكَتَ عَلٰى مِثْلِ ذٰلِكَ فَلَمْ يُجِبْهُ فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَتَاهُ فَقَالَ إِنَّ الْأَمْرَ الَّذِي سَأَلْتُكَ ابْتُلِيتُ بِهِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هٰؤُلَاءِ الْآيَاتِ فِي سُورَةِ النُّورِ

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مجھ سے کسی شخص نے لعان کرنے والوں کے متعلق مسئلہ دریافت کیا اور یہ کہ ان دونوں میں لعان کے بعد جدائی یا تفریق کی جاتی ہے یا کہ نہیں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری سمجھ میں کچھ نہ آیا کہ میں کیا جواب دوں آخر میں اپنی جگہ سے اٹھا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے گھر گیا اور میں نے ان سے دریافت کیا اے ابو عبدالرحمٰن کیا لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق کی جاتی ہے یعنی لعان کرنے کے بعد عورت کو مرد سے جدا کر دینا چاہیے یا کہ نہیں؟ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہاں ان دونوں کے درمیان تفریق کی جاتی ہے یعنی لعان کرنے کے بعد عورت کو مرد سے جدا کر دینا چاہیے۔

اور جواب دے کر فرمایا کہ یہ مسئلہ سب سے پہلے فلاں شخص کے بیٹے نے پوچھا تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کا نام نہ لیا اور وہ شخص جناب عویمر رضی اللہ عنہ تھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے

وَالَّذِينَ يَرْمُونَ أَزْوَاجَهُمْ حَتَّى
بَلَغَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا
إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ فَبَدَأَ
بِالرَّجُلِ فَوَعَظَهُ وَذَكَّرَهُ وَأَخْبَرَهُ
أَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا أَهْوَنُ مِنْ
عَذَابِ الْآخِرَةِ فَقَالَ وَالَّذِي
بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا كَذَبْتُ ثُمَّ ثَنَّى
بِالْمَرْأَةِ فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا فَقَالَتْ
وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِنَّهُ لَكَاذِبٌ
فَبَدَأَ بِالرَّجُلِ فَشَهِدَ
أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ
وَالْخَامِسَةُ أَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ
كَانَ مِنَ الْكَاذِبِينَ ثُمَّ ثَنَّى بِالْمَرْأَةِ
فَشَهِدَتْ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ إِنَّهُ
لَمِنَ الْكَاذِبِينَ وَالْخَامِسَةَ أَنَّ غَضَبَ
اللّٰهِ عَلَيْهَا إِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِينَ
فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا۔

ہیں کہ اس آدمی نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ارشاد فرمائیے اگر ہم میں سے کوئی آدمی کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ برا فعل کرتے ہوئے دیکھے اگر وہ بیوی والا بولے تو بہت مصیبت کی بات ہے اور اگر وہ خاموش رہے تو ایسی بری بات پر خاموش رہا۔ آپ نے اسے کوئی جواب عنایت نہیں فرمایا آپ نے جواب اس لیے نہیں دیا کہ یہ پہلے سے بلا ضرورت مسئلہ دریافت کرتا ہے۔ بعد ازاں وہ شخص دوبارہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ جو بات میں نے آپ سے دریافت کی تھی میں خود ایسی مصیبت میں مبتلا ہوا ہوں۔ بعد ازاں اللہ رب العزت والجلال نے سورہ نور کی یہ آیات نازل فرمائیں یعنی والذین یرمون ازواجھم سے لے کر ان غضب اللہ علیھا ان کان من الصادقین تک راوی کا بیان ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس مرد کو پہلے نصیحت فرمانے لگے اور ارشاد فرمایا کہ دنیا کی تکلیف اور عذاب کم ہے بہ نسبت آخرت کے وہ شخص آپ کی نصیحت سن کر عرض کرنے لگا اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپ کو حق دے کر ارسال فرمایا۔ میں یہ جھوٹی بات نہیں کہتا اور بعد ازاں عورت کو بلایا اور نصیحت فرمائی اور اسے خوف کی باتیں یاد دلائیں اور وہ عورت بھی یوں کہنے لگی۔ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ یہ مرد جھوٹا ہے۔ مرد نے گواہی دینا شروع کی اس نصیحت کے بعد مرد نے اللہ کا نام لے کر چار گواہیاں دیں اور پانچویں دفعہ یہ کہا ان لعنۃ اللہ علیہ ان کان من الکاذبین اگر اس نے جھوٹی بات کہی ہے تو اللہ کی اس پر لعنت۔ پھر عورت نے بھی چار گواہیاں اللہ کے نام سے دیں اور پانچویں دفعہ کہا ان غضب اللہ علیہا ان کان من الصادقین یعنی اگر مرد سچا ہو تو اس پر خدا کا غضب نازل ہو۔ بعد ازاں ان دونوں کے درمیان جدائی کر دی۔

نوٹ: اس حدیث شریف سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ امام کو لعان کرنے والوں کو نصیحت کرنا جائز ہے اور انہیں عذاب الٰہی سے ڈرانا چاہیے۔

بَابُ التَّفْرِيقِ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

۳۰۹ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ لَمْ يُفَرِّقِ الْمُصْعَبُ بَيْنَ الْمُتَلَاعِنَيْنِ قَالَ سَعِيدٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِابْنِ عُمَرَ فَقَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ۔

لعان کرنے والوں کے درمیان تفریق اور جدائی کرنے کا بیان

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے لعان کرنے والوں کے درمیان جدائی نہ کرائی یعنی مرد اور عورت کے لعان کرنے کے بعد ایک ساتھ رہنے دیا تو حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے روبرو تذکرہ کیا آپ نے فرمایا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے بھائی بہن میں تفریق کرائی تھی۔

بَابُ اسْتِتَابَةِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ بَعْدَ اللِّعَانِ

۳۱۰ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ رَجُلٌ قَذَفَ امْرَأَتَهُ قَالَ فَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَخَوَيْ بَنِي الْعَجْلَانِ وَقَالَ اللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ قَالَ لَهُمَا ثَلَاثًا فَأَبَيَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا قَالَ أَيُّوبُ وَقَالَ عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ إِنَّ فِي هَذَا الْحَدِيثِ شَيْئًا لَا أَرَاكَ تُحَدِّثُهُ قَالَ قَالَ الرَّجُلُ مَالِي قَالَ لَا مَالَ

لعان کرنے والوں سے لعان کے بعد توبہ لینا

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو زنا کا الزام لگایا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس کے جواب میں ارشاد فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عجلان کے بھائی اور بہن میں جدائی کرائی تھی اور کہا تھا کہ اللہ سبحانہ کو معلوم ہے کہ تم میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے سو اگر تم میں سے کوئی توبہ کرتا ہے تو اچھا ہے اور یہ آپ نے تین دفعہ فرمایا۔ مگر دونوں نے انکار کر دیا تو آپ نے دونوں کے درمیان جدائی کر دی اور فرمایا لعان کرنے والے مرد نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت

لَكَ إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَقَدْ دَخَلْتَ بِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَهُوَ أَبْعَدُ مِنْكَ۔

گیا۔ اور کہا کہ اس عورت کے پاس میرا مال ہے کیا وہ بھی مجھے ملے گا یا نہیں آپ نے ارشاد فرمایا اگر تو سچا ہے تو اس عورت کو اپنے کام میں لا چکا ہے اور وہ مال اس کے بدلے میں گیا۔ اور اگر تو جھوٹا ہے تو پھر وہ مال لینا اور واپس کرنا مشکل ہے۔

نوٹ: یعنی تو اسے اپنے کام میں لایا۔ اسے تہمت لگائی اور پھر بھی تو مال کا لالچ اور طلب کرتا ہے۔ حدیث ہذا سے معلوم ہوا کہ لعان کے اور تفریق سے قبل تو یہ کرانا جائز ہے۔

اِجْتِمَاعُ الْمُتَلَاعِنَيْنِ

لعان کرنے والوں کا اجتماع

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ يَقُولُ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْمُتَلَاعِنَيْنِ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُتَلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَالِي قَالَ لَا مَالَ لَكَ إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ أَبْعَدُ لَكَ۔

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے لعان کرنے والوں کا مسئلہ دریافت کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لعان کرنے والے مرد اور عورت کو فرمایا تمہارا حساب خدا کے ذمے ہے۔ یعنی وہ تم سے سمجھ لے گا کہ تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے اور تم دونوں سچے نہیں ہو سکتے۔ مرد نے کہا یا رسول اللہ میرا اس پر مال ہے آپ نے فرمایا تیرا اس پر اب کچھ نہیں یعنی اگر تو سچا ہے تو اس کا فرج تجھ پر تیرے لیے حلال تھی اور وہ مال اس کے بدلے میں گیا۔ اور اگر تو جھوٹا ہے تو مال طلب کرنا تجھے لائق نہیں اور یہ تیری شان سے بعید ہے۔

بَابُ نَفْيِ الْوَلَدِ بِاللِّعَانِ وَإِلْحَاقِهِ بِأُمِّهِ

لعان کی وجہ سے لڑکے کی نفی کرنا اور لڑکے کو اس کی ماں کے سپرد کرنا

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَاعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهِ وَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَأَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْأُمِّ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت اور مرد میں لعان کرنے کا حکم ارشاد فرمایا اور ان دونوں کے درمیان جدائی ڈال دی یعنی نکاح توڑ دیا اور بچے کو اس کی والدہ کے ساتھ ارسال فرمایا۔

بَابُ اِذَا عَرَّضَ بِامْرَاَتِهٖ وَ شَكَّ فِیْ وَلَدِهٖ وَ اَرَادَ الْاِنْتِفَاءَ مِنْهُ

اگر مرد اپنی عورت کی بدکاری کا اشارہ اپنے لڑکے کے بارے میں کرے لیکن ظاہر میں لڑکے کا انکار نہ کرے اور دل میں مراد انکار کرنا ہو تو ایسے شخص کا حکم

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ فَزَارَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا اَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيْهَا مِنْ اَوْرَقَ قَالَ اِنَّ فِيْهَا لَوُرْقًا قَالَ فَاَنّٰى تُرٰى ذٰلِكَ قَالَ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ نَزَعَهٗ عِرْقٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا عَسٰى اَنْ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنو فزارہ قبیلے کا ایک شخص حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری بیوی نے ایک سیاہ رنگ کا بچہ جنا ہے۔ آپ نے اس سے دریافت کیا۔ کیا تمہارے پاس اونٹ بھی ہیں اس نے عرض کیا ہاں ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کس رنگ کے ہیں۔ کہا سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا ان میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے اس نے عرض کیا ہاں البتہ خاکی رنگ کے بھی ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ خاکی رنگ کا کیسے پیدا ہوا۔ اس نے عرض کیا کہ اسے کسی رگ نے کھینچا ہوگا۔ بعد ازاں آپ نے فرمایا اسے بھی کسی رگ نے ایسا ہی کھینچا ہوگا۔

نوٹ:۔ مرد کا ارادہ یہ تھا کہ میں تو سفید اور گورا ہوں اور یہ لڑکا سیاہ اور کالے رنگ کا پیدا ہوا اگر میرا ہوتا تو گورا ہوتا گویا اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ عورت نے بدکاری کی ہوگی۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے جانور کی مثال دے کر سمجھایا اور آپ نے اس طرح بیان کرنے کو قذف نہ فرمایا معلوم ہوا کہ قذف صاف صاف باتیں کہے بغیر ثابت نہیں ہوتا اور اس شخص کی یہ بات کہ یہ کسی رگ نے کھینچا ہوگا۔ یعنی اس کی نسل کا کوئی اونٹ ہو اوپر کی جانب سے خاکی رنگ کا ہوگا۔

۳۵۱۱ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ فَزَارَةَ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ امْرَاَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَهُوَ يُرِيْدُ الْاِنْتِفَاءَ مِنْهُ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنَ الْاِبِلِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبیلہ بنی فزارہ میں سے ایک شخص حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ میری عورت نے ایک بچہ جنا ہے اور اس بچے کا رنگ سیاہ ہے آپ نے اس فزاری سے دریافت فرمایا کیا تیرے پاس اونٹ ہیں اس نے کہا ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا ان کے

قَالَ نَعَمْ قَالَ مَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ هَلْ فِيهَا ذَوْدٌ وُرْقٌ قَالَ فِيهَا ذَوْدٌ وُرْقٌ قَالَ فَمَا ذَاكَ تُرَى قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ نَزَعَهَا عِرْقٌ قَالَ لَعَلَّ هَذَا يَكُونُ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ فَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُ فِي الِانْتِفَاءِ -

رنگ کیا ہیں اس نے عرض کیا کہ ان کے سرخ رنگ ہیں آپ نے دریافت فرمایا کہ ان میں سے کوئی خاکی رنگ کا بھی ہوگا۔ اس نے کہا ہاں خاکی رنگ کا بھی ہے۔ آپ نے فرمایا پھر اس میں کس طرح پیدا ہو گیا ہے جبکہ وہ خاکی رنگ اس میں کہاں سے آیا۔ اس نے عرض کیا اسے کسی رگ نے کھینچا ہوگا۔ آپ نے فرمایا اس کو بھی کسی رگ نے کھینچا ہوگا (لڑکے) کا تو آپ نے لڑکے سے انکار کرنے کی رخصت عنایت نہ فرمائی۔

نوٹ: یعنی جس ارادے اور جس خیال سے اس نے یہ بات کہی تھی آپ نے اسے رد فرما دیا اور اس کے عقل و فہم کے مطابق اسے تسلی اور تشفی بھی دی۔

۳۴۱۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنِّي وُلِدَ لِي غُلَامٌ أَسْوَدُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنَّى كَانَ ذَلِكَ قَالَ مَا أَدْرِي قَالَ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَا أَلْوَانُهَا قَالَ حُمْرٌ قَالَ فَهَلْ فِيهَا جَمَلٌ أَوْرَقُ قَالَ فِيهَا إِبِلٌ وُرْقٌ قَالَ فَأَنَّى كَانَ ذَلِكَ قَالَ مَا أَدْرِي يَا رَسُولَ اللَّهِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَزَعَهُ عِرْقٌ قَالَ وَهَذَا لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ فَمِنْ أَجْلِهِ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا لَا يَجُوزُ لِرَجُلٍ أَنْ يَنْتَفِيَ مِنْ وَلَدٍ وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ إِلَّا أَنْ يَزْعُمَ أَنَّهُ رَأَى فَاحِشَةً۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں ایک بچہ پیدا ہوا ہے اور اس کی صورت حبشی غلام کی ہے یعنی اس کا رنگ کالا ہے آپ نے دریافت فرمایا کہ اس کا یہ کالا رنگ کہاں سے آیا اس نے عرض کیا کہ معلوم نہیں کہاں سے آیا۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس اونٹ بھی ہیں اس نے عرض کیا ہاں ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا ان کے رنگ کیا ہیں اس نے عرض کیا وہ سرخ رنگ کے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا ان اونٹوں میں کوئی خاکی رنگ کا بھی ہے اس نے بتایا کہ خاکی رنگ کے اونٹ بھی ان میں شامل ہیں۔ آپ نے پوچھا وہ خاکی رنگ کہاں سے آیا۔ اس نے کہا معلوم نہیں کہ کہاں سے آیا لیکن اسے کسی رگ نے کھینچا ہوگا۔ اور راوی بیان کرتا ہے۔ اسی لیے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جو بچہ مرد کی بیوی کے بطن سے پیدا ہوا ہے اس کا انکار نہیں کرنا چاہیے۔ مگر اس وقت کہ وہ کہے میں نے اسے دیکھا ہے اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ وہ فاحشہ ہے۔

نوٹ: تعریض اور اشارے سے قذف کا حکم ثابت نہیں ہوتا۔

بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الْاِنْتِفَاءِ مِنَ الْوَلَدِ

اولاد سے انکار کرنے والے پر سختی اور تغلیظ کا بیان

[illegible] عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ حِيْنَ نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمُلَاعَنَةِ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ رَجُلًا لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ وَلَا يُدْخِلُهَا اللّٰهُ جَنَّتَهٗ وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهٗ وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُ وَفَضَحَهٗ عَلٰى رُءُوْسِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب لعان کی آیت نازل ہوئی جو عورت ایک قوم کے شخص کے نطفے کو دوسری قوم میں ملائے تو اللہ کے ہاں ایسی عورت کی کوئی وقعت اور قدر و قیمت نہیں اور خداوند تعالیٰ اسے جنت میں داخل نہ فرمائیں گے اور جس مرد نے اپنی اولاد کو دیکھنے جاننے کے باوجود اس کا انکار کیا تو اللہ رب العزت قیامت کے دن سب لوگوں کے سامنے اس کو ذلیل اور رسوا کرے گا۔ جب اگلے اور پچھلے زمانے کے لوگ موجود ہوں گے۔

(ف) ایک قوم میں دوسری قوم کے افراد کو ملانا یعنی زنا کرنا اور اپنے خاوند کے نسب میں دوسرے کسی شخص کا نسب ملا دینا کیونکہ جو بچہ اس سے لڑکا یا لڑکی پیدا ہوگی وہ اسی کا کہلائے گا۔ یہ عورت کے لیے سخت تنبیہ ہے اور اسی طرح اگر مرد جان بوجھ کر کسی غرض سے اپنی اولاد کا انکار کرے تو اس کے حق میں بھی سختی اور رسوائی کا وعدہ فرمایا۔

بَابُ اِلْحَاقِ الْوَلَدِ بِالْفِرَاشِ اِذَا لَمْ يَنْفِهِ صَاحِبُ الْفِرَاشِ

جب کسی عورت کا خاوند بچے کا انکار نہ کرے تو بچہ اسی کا ہوگا

[illegible] عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لڑکا صاحب فراش کا ہے اور زنا کرنے والے کے لیے پتھر ہیں۔

(ف) یعنی لڑکے کا باپ وہی ہے جس کے نیچے اس لڑکے کی ماں ہے خواہ وہ نکاح سے ہو خواہ ملکیت سے ہو اور اگر حرام کار دعویٰ کرے کہ لڑکا میرے نطفے سے ہے تو وہ مالک نہیں ہوگا اور زانی شخص شادی شدہ ہونے کی صورت میں سنگسار کیا جائے گا۔

[illegible] عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لڑکا صاحب فراش کا ہے اور زنا کرنے والے کے لیے پتھر ہیں۔

١٥١٩ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي غُلَامٍ فَقَالَ سَعْدٌ هَذَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ابْنُ أَخِي عُتْبَةَ ابْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَيَّ أَنَّهُ ابْنُهُ انْظُرْ إِلَى شَبَهِهِ فَرَأَى شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ میں ایک بچے کے متعلق جھگڑا تھا سعد نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بچہ میرے بھائی عتبہ بن ابی وقاص کا بیٹا ہے مجھے میرے بھائی نے وصیت کی تھی اور کہا تھا کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرے نطفہ سے ہے اس کی شکل و صورت کو آپ دیکھیں۔

(نسائی شریف کے ایک دوسرے نسخے میں اتنے الفاظ زیادہ ہیں۔ یعنی عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے اور میرے والد کی لونڈی سے پیدا ہوا ہے۔) بعد ازاں آپ نے اس کی شکل و صورت کو دیکھا تو آپ کو عتبہ کی صورت معلوم ہوئی اور وہ اس سے ملتی تھی۔

آپ نے فرمایا اے عبد بن زمعہ وہ تیرا ہے کیونکہ بیٹا فراش والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ اور آپ نے اپنی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اے زمعہ کی بیٹی سودہ اس سے پردہ کیجئے اور پھر اس نے سودہ کو کبھی نہیں دیکھا۔

١٥٢٠ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَتْ لِزَمْعَةَ جَارِيَةٌ يَطَؤُهَا وَكَانَ يَظُنُّ بِآخَرَ يَقَعُ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِوَلَدٍ شِبْهِ الَّذِي كَانَ يَظُنُّ بِهِ فَمَاتَ زَمْعَةُ وَهِيَ حُبْلَى فَذَكَرَتْ ذَلِكَ سَوْدَةُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ فَلَيْسَ لَكِ بِأَخٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ زمعہ کی ایک لونڈی تھی جس کے ساتھ وہ ہم بستر ہوا کرتا تھا اور زمعہ کو یہ بھی گمان تھا کہ اس لونڈی کے ساتھ کسی دوسرے شخص نے بھی ایسا کیا ہے تو لڑکا پیدا ہوا اس شخص کی صورت جس کے متعلق اس کا ظن اور گمان تھا اور زمعہ اس لڑکے کی پیدائش سے قبل فوت ہو گیا اور یہ قصہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا بچہ فراش والے کا ہے اور سودہ تم اس سے پردہ کیا کرو کیونکہ وہ تمہارا بھائی نہیں ہے۔

ف زمعہ کے بیٹے نے اس لڑکے کو اپنا بھائی کہا اور وہ لڑکا زانی کو نہ دیا۔ حدیث ہذا سے یہ مسئلہ ثابت ہوا کہ اگر مالک انکار نہ کرے اور یہ کہے کہ بچہ میرا نہیں ہے تو اس بچے کو اس کی والدہ کے تابع کرتے ہیں۔ یعنی جس کی ملکیت اس کی والدہ ہے اس کی ملک میں بچہ بھی رہے گا۔ اگرچہ اسباب خارجیہ سے واضح بھی ہو جائے کہ یہ فلاں شخص کا نطفہ نہیں۔

١٥٢١ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَلَا أَحْسَبُ هَذَا عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بچہ صاحب فراش کے تابع ہے اور حرام کاری کرنے والے کو پتھر لگیں گے اور حضرت ابو عبدالرحمن فرماتے

ابْنُ مَسْعُودٍ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

ہیں کیونکہ میرے گمان میں یہ جناب عبداللہ بن مسعود نہیں ہیں واللہ تعالیٰ اعلم

بَابُ فِرَاشِ الْأَمَةِ

لونڈی کے فراش ہونے کا بیان

[illegible] عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اخْتَصَمَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فِي ابْنِ زَمْعَةَ قَالَ سَعْدٌ أَوْصَانِي أَخِي عُتْبَةُ إِذَا قَدِمْتَ مَكَّةَ فَانْظُرْ إِلَى ابْنِ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ فَهُوَ ابْنِي فَقَالَ عَبْدُ ابْنُ زَمْعَةَ هُوَ ابْنُ أَمَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِ أَبِي فَرَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَبَهًا بَيِّنًا بِعُتْبَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَاحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سَوْدَةُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن زمعہ کے بیٹے کے بارے میں آپس میں جھگڑا ہو گیا۔ سعد فرماتے کہ جب میں مکہ مکرمہ میں گیا تو میرے بھائی عتبہ نے مجھے وصیت کی تھی اور کہا تھا کہ زمعہ کی لونڈی کے بیٹے کو دیکھو کیونکہ وہ میرا بیٹا ہے اور عبداللہ بن زمعہ نے بیان کیا کہ وہ میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے۔ اس نے اسے میرے والد کی ملکیت اور فراش پر جنا۔ بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا تو حضرت عتبہ کی شباہت صاف عیاں اور واضح تھی۔ بعد ازاں حضور سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بچہ اس کا ہے جس کے لیے فراش ہے اور ارشاد فرمایا اے سودہ آپ اس سے پردہ کریں۔

نوٹ: اگرچہ ظاہر شریعت کے مطابق آپ نے اسے سودہ کا بھائی قرار دیا لیکن احتیاطاً حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کو پردے کا حکم فرمایا کیونکہ زنا کا شبہ تھا۔

الْقُرْعَةُ فِي الْوَلَدِ إِذَا تَنَازَعُوا فِيهِ وَذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى الشَّعْبِيِّ فِيهِ فِي حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ

جب لوگ کسی بچے میں جھگڑا کریں تو اس میں قرعہ اندازی کرنے اور اختلاف کرنے کا بیان جو حضرت شعبی کے شاگردوں نے حضرت زید بن ارقم کی روایت میں بیان فرمایا ہے

[illegible] عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ أُتِيَ عَلِيٌّ بِثَلَاثَةٍ وَهُوَ بِالْيَمَنِ وَقَعُوا عَلَى امْرَأَةٍ فِي طُهْرٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ اثْنَيْنِ أَتُقِرَّانِ لِهَذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا فَسَأَلَ اثْنَيْنِ أَتُقِرَّانِ لِهَذَا بِالْوَلَدِ قَالَا لَا فَأَقْرَعَ بَيْنَهُمْ

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں یمن میں تین آدمی آئے انہوں نے ایک عورت سے ایک ہی طہر میں جماع کیا تھا۔ آپ نے ان میں سے دو کو الگ کر کے ارشاد فرمایا کہ تم تیسرے کے لیے اس لڑکے کا اقرار

فألحق الولد بالذي صارت عليه القرعة وجعل عليه ثلثي الدية فذكر ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فضحك حتى بدت نواجذه۔

کہ انہوں نے تسلیم کر لیا۔ پھر ان دوسرے دو سے پوچھا انہوں نے بھی انکار کیا۔ اس کے بعد ان تینوں کے نام پر قرعہ ڈالا اور جس شخص کے نام قرعہ نکلا اسے لڑکا دے دیا اور دوسرے دو اشخاص کو ایک ایک ثلث دیت دلائی۔ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس بات کا ذکر ہوا تو آپ ہنسے اور آپ کی داڑھیں کھل اٹھیں۔ کیونکہ قرعہ کا فیصلہ ایک بے اختیاری فیصلہ ہے۔

۱۱۱ عن زيد بن أرقم قال بينا نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ جاءه رجل من اليمن فجعل يخبره ويحدثه وعلي بها فقال يا رسول الله أتى عليا ثلاثة نفر يختصمون في ولد وقعوا على امرأة في طهر وساق الحديث۔

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اسی دوران یمن سے ایک شخص حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور وہاں کی خبریں بیان کرنے لگا اور وہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کر رہا تھا۔ ان دنوں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی یمن میں تھے اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین اشخاص حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ ایک لڑکے کے متعلق جھگڑا کر رہے تھے انہوں نے ایک طہر میں ایک عورت سے جماع کیا تھا۔ بعد ازاں حدیث شریف کو جیسے کہ اوپر گزر چکا ہے پوری ہی پہلی طرح بیان کیا۔

۱۱۲ عن زيد بن أرقم قال كنت عند النبي صلى الله عليه وسلم وعلي رضي الله عنه يومئذ باليمن فأتاه رجل فقال شهدت عليا أتي في ثلاثة نفر ادعوا ولد امرأة فقال علي لأحدهم تدعه لهذا فأبى وقال لهذا أتدعه لهذا فأبى وقال لهذا أتدعه لهذا فأبى قال علي رضي الله عنه أنتم

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان ایام میں یمن میں تھے۔ ایک شخص حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ ایک دن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ اور تین افراد آئے جو ایک عورت کے بطن سے پیدا ہونے والے بچے کے دعویدار تھے۔ تو اس وقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک کو فرمایا کیا تو اس لڑکے کو دوسرے کے

شُرَكَاءُ مُتَشَاكِسُونَ وَسَأُقْرِعُ بَيْنَكُمْ فَأَيُّكُمْ أَصَابَتْهُ الْقُرْعَةُ فَهُوَ لَهُ وَعَلَيْهِ ثُلُثَا الدِّيَةِ فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ۔

بیٹے چھوڑ دیتا ہے اس نے انکار کیا۔ بعد ازاں دوسرے کو ارشاد فرمایا کیا تو اس بچے کو اپنے ساتھی کے لیے چھوڑ دیتا ہے اس نے بھی انکار کیا۔ پھر تیسرے سے دریافت کیا اس نے بھی انکار کیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم آپس میں مختلف ہو اور جھگڑتے ہو۔ اور میں اب تمہارے درمیان قرعہ ڈالوں گا جس شخص کے حق میں قرعہ آئے گا اسے وہ لڑکا ملے گا اور اسے دو تہائی دیت بھی دینی پڑے گی۔ جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصہ سنا تو آپ ہنسے حتیٰ کہ آپ کی داڑھیں کھل اٹھیں۔

[illegible] عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا عَلَى الْيَمَنِ فَأُتِيَ بِغُلَامٍ تَنَازَعَ فِيهِ ثَلَاثَةٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔ خَالَفَهُمْ سَلَمَةُ بْنُ كُهَيْلٍ۔

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور آپ کی خدمت اقدس میں ایک لڑکے کا مقدمہ پیش ہوا جس میں تین افراد جھگڑتے تھے اور حدیث شریف بیان کی جو اوپر گزر چکی ہے۔ سلمہ بن کہیل نے ان کی مخالفت کی۔

خَالَفَهُمُ ابْنُ كُهَيْلٍ

ابن کہیل نے ان کی مخالفت کی۔

[illegible] عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الْخَلِيلِ أَوِ ابْنِ أَبِي الْخَلِيلِ أَنَّ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ اشْتَرَكُوا فِي طُهْرٍ فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ هَذَا صَوَابٌ وَاللَّهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى أَعْلَمُ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن کہیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے جناب شعبی کو حدیث شریف بیان فرماتے ہوئے سنا اور آپ ابو الخلیل کی روایت سے حدیث بیان فرماتے تھے یا ابن الخلیل سے وہ حدیث یہ ہے کہ تین آدمی ایک طہر میں شامل ہوئے۔ اور بعد ازاں اسی طرح حدیث شریف کو بیان کیا اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا اور حدیث ہذا کو مرفوعاً بھی نہیں کیا۔ ابو عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ حدیث ہذا یہی درست ہے اور اللہ رب العزت زیادہ جانتا ہے۔

نوٹ:- یعنی حدیث ہذا کا مرسلاً روایت کرنا درست اور ٹھیک ہے اور مسنداً ٹھیک نہیں جیسے سلمہ رضی اللہ عنہ کے سوا دوسرے راویوں نے نقل کیا ہے۔

بَابُ الْقَافَةِ

قیافہ جاننے والوں کا بیان

[illegible] عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے

صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی مسرورا تبرق أسارير وجهه فقال ألم ترى أن مجززا نظر إلى زيد بن حارثة وأسامة فقال إن بعض هذه الأقدام لمن بعض۔

سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور آپ کی پیشانی کے خطوط مبارک خوشی سے چمک رہے تھے اور آپ پوچھنے لگے کیا تمہیں معلوم ہے کہ ایک قیافہ دان مجزز نامی نے حضرت زید بن حارثہ اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہما کو دیکھا اور پھر کہا ان دونوں آدمیوں کی وضع ایک دوسرے کی پاؤں کی وضع میں ملتی جلتی تھی یعنی پاؤں کے اجزاء ایک دوسرے سے ملتے جلتے تھے۔ غالباً دونوں کی انگلیاں یا ایڑیاں باہم مشابہ ہوں گی۔)

عن عائشة رضي الله عنها قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم مسرورا فقال يا عائشة ألم ترى أن مجززا المدلجي دخل علي وعندي أسامة ابن زيد فرأى أسامة ابن زيد وزيدا وعليهما قطيفة قد غطيا رؤوسهما وبدت أقدامهما فقال هذه أقدام بعضها من بعض۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن میرے پاس تشریف لائے اور آپ خوشی میں تھے ارشاد فرماتے تھے اے عائشہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مجزز مدلجی قیافہ شناس میرے پاس آیا اور اس وقت حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ میرے پاس موجود تھے اور اس قیافہ شناس نے حضرت اسامہ بن زید اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کو دیکھا۔ ان دونوں کا منہ چادر سے ڈھکا ہوا تھا اور پاؤں کھلے تھے اس قیافہ شناس نے کہا یہ پاؤں ایک دوسرے سے پیدا ہوئے ہیں۔

نوٹ:- یعنی ایک دوسرے کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ والد تھے اور حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ان کے بیٹے تو بیٹے باپ سے ملتے ہیں اور اس بات کو قیافہ شناس نے پہچان لیا۔

إسلام أحد الزوجين وتخيير الولد

اگر خاوند اور بیوی ہر دو میں سے کوئی مسلمان ہو جائے تو ان کے لڑکے کو اختیار دینے کا بیان

عن عبد الحميد الأنصاري عن أبيه عن جده أنه أسلم وأبت امرأته أن تسلم فجاء ابن لهما صغير

سیدنا حضرت عبدالحمید انصاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور آپ کا والد ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو گئے اور ان کی بیوی نے مسلمان ہونے سے انکار کیا

لَمْ يَبْلُغِ الْحُلُمَ فَأَجْلَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَبَ هَاهُنَا وَالْأُمَّ هَاهُنَا ثُمَّ خَيَّرَهُ فَقَالَ اللَّهُمَّ اهْدِهِ فَذَهَبَ إِلَى أَبِيهِ۔

ان دونوں کا نابالغ بیٹا تھا جس کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس بٹھایا اور اس کے ماں اور باپ دونوں وہاں موجود تھے بعد ازاں آپ نے اس لڑکے کو اختیار دیا اور دعا فرمائی۔ یا اللہ اس لڑکے کو ہدایت دے وہ لڑکا اپنے والد کے پاس چلا گیا۔

نوٹ: جب کسی چھوٹے لڑکے یا لڑکی کے بیچ اس کے والدین میں اختلاف ہو تو بعض جگہ سے تو ماں [illegible] کا ثبوت ملتا ہے اور بعض جگہ سے بچے کو اختیار دیا گیا اور اختیار دینا اعلیٰ اور اقرب الی الصواب ہے۔ کیونکہ اکثر احادیث سے یہی ثابت ہے۔ چنانچہ حدیث ہذا میں بھی خیرہ کا لفظ کہا ہے یعنی اس لڑکے کو آپ نے اختیار دیا۔

عَنْ هِلَالِ بْنِ أُسَامَةَ عَنْ أَبِي مَيْمُونَةَ قَالَ بَيْنَا أَنَا عِنْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ إِنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي إِنَّ زَوْجِي يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِابْنِي وَقَدْ نَفَعَنِي وَسَقَانِي مِنْ بِئْرِ أَبِي عِنَبَةَ فَجَاءَ زَوْجُهَا فَقَالَ مَنْ يُخَاصِمُنِي فِي ابْنِي فَقَالَ يَا غُلَامُ هَذَا أَبُوكَ وَهَذِهِ أُمُّكَ فَخُذْ بِيَدِ أَيِّهِمَا شِئْتَ فَأَخَذَ بِيَدِ أُمِّهِ فَانْطَلَقَتْ بِهِ۔

سیدنا حضرت ہلال بن اسامہ حضرت ابو میمونہ رضی اللہ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا نے ایک دن کہا ہم حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ ایک عورت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میرا خاوند میرے بچے کو مجھ سے لے جانے کا ارادہ رکھتا ہے حالانکہ اس بچے سے مجھے فائدہ ہے اور وہ مجھے بیر ابی عنبہ کا پانی پلاتا ہے اسی دوران اس عورت کا خاوند آیا اور کہنے لگا کہ میرے بیٹے کے متعلق کون جھگڑا کرتا ہے۔ آپ نے فرمایا لڑکے یہ تیرا والد ہے اور یہ تیری ماں ہے اب دونوں میں سے جس کے متعلق تیرا جی چاہے اس کا ہاتھ پکڑ لے لڑکے نے اپنی والدہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ اسے اپنے ساتھ لے گئی۔

نوٹ: یہاں ابو حنیفہ اس لئے کہتے ہیں کہ عورت کا حق زیادہ اور سابقہ حدیث پاک میں جس مرد کا قصہ گزر چکا ہے اس کے اسلام کی طرفداری کی بلکہ امر حق پر فیصلہ کیا یعنی لڑکے کو اختیار دیا اور اس نے اپنے اختیار سے جس کو چاہا اسے اختیار کر لیا۔

عِدَّةُ الْمُخْتَلِعَةِ

خلع کرنے والی عورت کی عدت کا بیان

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ

سیدنا حضرت عبدالرحمن حضرت بن عفراء کی بیٹی ربیع سے

مُعَوِّذٍ ابْنِ عَفْرَاءَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ ثَابِتَ بْنَ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ ضَرَبَ امْرَاَتَهُ فَكَسَرَ يَدَهَا وَهِيَ جَمِيْلَةُ بِنْتُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ اُبَيٍّ فَاَتٰى اَخُوْهَا يَشْتَكِيْهِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى ثَابِتٍ فَقَالَ لَهُ خُذِ الَّذِيْ لَهَا عَلَيْكَ وَخَلِّ سَبِيْلَهَا قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَتَرَبَّصَ حَيْضَةً وَاحِدَةً فَتَلْحَقَ بِاَهْلِهَا۔

بن کرتی ہیں کہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس نے اپنی بیوی جمیلہ عبداللہ بن ابی کی بیٹی کو مارا اور اس کا ہاتھ توڑ ڈالا اس کے بھائی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنی بہن کی طرف سے شکوہ کیا۔ آپ نے حضرت ثابت کے پاس آدمی بھیجا اور اسے بلا بھیجا۔ جب حضرت ثابت حاضر خدمت ہوئے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا تو اس سے اپنی چیز لے لے اور اس کا راستہ چھوڑ دے۔ ثابتؓ نے کہا بہت اچھا۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو ایک حیض کی عدت گزارنے کا حکم فرمایا اور بعد ازاں اسے اپنے ماں باپ کے پاس چلے جانے کا حکم فرمایا۔

[illegible] عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتِ اخْتَلَعْتُ مِنْ زَوْجِيْ ثُمَّ جِئْتُ عُثْمَانَ فَسَاَلْتُهُ مَاذَا عَلَيَّ مِنَ الْعِدَّةِ فَقَالَ لَا عِدَّةَ عَلَيْكِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنِيْ حَدِيْثَةَ عَهْدٍ بِهٖ فَتَمْكُثِيْ حَتّٰى تَحِيْضِيْ قَالَ وَاَنَا مُتَّبِعٌ فِيْ ذٰلِكَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرْيَمَ الْمَغَالِيَّةِ كَانَتْ تَحْتَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ ابْنِ شَمَّاسٍ فَاخْتَلَعَتْ مِنْهُ۔

معوذ کی بیٹی ربیع سے مروی ہے کہ میں نے اپنے خاوند سے خلع کیا اور بعد ازاں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے دریافت کیا میری عدت کے لیے کیا حکم ہے یعنی میں کتنی مدت گزاروں؟ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ کے لیے (عدت) نہیں۔ ہاں مگر تو ان دنوں میں اپنے خاوند کے پاس رہی ہو تو ٹھہر جا حتی کہ تجھے ایک حیض آ جائے اور بیان کیا کہ میں اس مسئلہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے تابع ہوں۔ جو آپ نے مریم مغالیہ کا فیصلہ فرمایا تھا اور وہ حضرت ثابت بن قیس بن شماس کی بیوی تھیں اور انہوں نے اس سے خلع کیا تھا

نوٹ: حضرت ثابت بن قیس کی بیوی کے نام میں اختلاف ہے اس حدیث میں اس کا نام مریم ہے اور اوپر والی حدیث میں اس کی بیوی کا نام جمیلہ بنت عبداللہ بن ابی اور اس کے علاوہ اور بھی کئی نام مروی ہیں اسی اختلاف دو قصوں کی وجہ سے پڑا تھا یعنی ثابت بن قیس سے دو عورتوں نے خلع کیا ہے

مَا اسْتُثْنِيَ مِنْ عِدَّةِ الْمُطَلَّقَاتِ

مطلقہ عورتوں کی عدت کے بارے میں آیت سے کون کون سی عورتیں مستثنیٰ ہیں؟

[illegible] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ مَا نَنْسَخْ مِنْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس

آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا وَقَالَ وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ الْآيَةَ وَقَالَ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ فَأَوَّلُ مَا نُسِخَ مِنَ الْقُرْآنِ الْقِبْلَةُ وَقَالَ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَقَالَ وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ فَنُسِخَ مِنْ ذَلِكَ فَقَالَ تَعَالَى وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا

آیت شریفہ کی تشریح کرتے ہوئے بیان فرمایا مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا یعنی اگر ہم کوئی آیت منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر یا اس کے برابر لے آتے ہیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ یعنی جب ہم بدلتے ہیں ایک آیت کی جگہ دوسری آیت اور جاننے والا اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے تو کہتے ہیں کہ تو بنا لاتا ہے۔ اس طرح نہیں بلکہ ان میں سے بہت سے لوگوں کو معلوم نہیں۔

(یہ اعتراض یہودی کرتے تھے اور ان کے دیکھا دیکھی مشرک بھی اعتراض کرتے اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مفتری قرار دیتے اور کہتے کہ اگر یہ کتاب اللہ کی طرف سے ہوتی تو منسوخ نہ ہوا کرتی۔ کیونکہ سابقہ بیانات میں وہ کوئی عیب نکالا کرتے جو کوئی علم و تنبیہ کی ایسی ایسی باتیں کرنے سے اللہ رب العزت نے اس کا جواب دیا کہ عیب تو پہلی میں تھا اور نہ پچھلی میں لیکن حاکم کو یہ اختیار ہے کہ وہ جو چاہے حکم کرے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان تینوں آیات کو نسخ کے ثبوت کے لیے بیان کیا ہے۔ چنانچہ تیسری آیت اس آیت شریفہ کے بعد بیان کی ہے) اور فرمایا ہے يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ یعنی اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے اسے مٹاتا ہے اور جسے چاہے ثابت رکھتا ہے اور اللہ ہی کے پاس اصل کتاب ہے۔ بعد ازاں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ سب سے پہلے قرآن مجید میں منسوخ ہونے والی چیز قبلہ ہے اور اس کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ یعنی طلاق والی عورتیں تین حیض تک انتظار کریں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ یعنی حیض سے ناامید ہونے والی عورتیں اگر تمہیں شبہ ہو تو ان کی مدت تین ماہ ہے۔ اور یہ دونوں آیات پڑھنے کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس میں سے بھی منسوخ ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ یعنی انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے طلاق دو تو ان پر تمہارا کوئی حق نہیں کہ تم انہیں عدت میں بٹھاؤ اور ان سے گنتی پوری کراؤ۔

نوٹ: ۔ نسخ کہتے ہیں حکم کو رد کرنا اور اس کی کئی قسمیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ آیت لکھی جائے لیکن اس کا حکم منسوخ ہو جیسے اپنے رشتے داروں کو وصیت کرنے کی آیت اور ایک برس تک عدت گزارنے کا حکم اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آیت نہ لکھی جائے لیکن اس کا حکم باقی رہے اور فقط تلاوت جاتی رہے جیسے رجم (سنگسار) کرنے کی آیت اور تیسری آیت یہ ہے کہ حکم ہی دور کیا جائے اور اس کی جگہ دوسرا حکم مقرر کیا جائے جیسے بیت المقدس کی طرف منہ کرنے کا حکم ختم ہوا اور کعبہ کی طرف منہ کرنے کا حکم دیا گیا اس کے علاوہ ایک آیت اور یہ ہے کہ پہلے طلاق والی عورت کے لیے حکم عام تھا یعنی وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ اور ... فی بعض

ان دو آیات کی رو سے طلاق والیوں کے لیے تین حیض یا تین مہینے کی عدت کا حکم ہوا۔ اس کے بعد یوں ارشاد فرمایا: وَإِنْ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِنْ قَبْلِ أَنْ تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا۔

یعنی اگر طلاق عورتوں کو ہاتھ لگانے سے قبل دو تو تمہیں حق نہیں کہ انہیں عدت میں بٹھاؤ تاکہ ان سے گنتی پوری کراؤ بہرحال یہ عورت بھی طلاق والیوں میں داخل ہے۔ لیکن اس کے لیے عدت نہیں اور اس حکم سے یہ عورت مستثنیٰ ہے اور علیحدہ کی گئی ہے۔

بَابُ عِدَّةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا

[illegible] عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

[illegible] عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ قُلْتُ عَنْ أُمِّهَا قَالَ نَعَمْ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ امْرَأَةٍ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَخَافُوا عَلَى عَيْنِهَا أَتَكْتَحِلُ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَمْكُثُ فِي بَيْتِهَا فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا حَوْلًا ثُمَّ خَرَجَتْ فَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

جس عورت کا خاوند فوت ہو گیا ہو یہ باب اس کی عدت کے بیان میں ہے

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ جو عورت اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ تین دن سے زیادہ کسی میت پر سوگ کرے مگر اپنے خاوند کے لیے کیونکہ اسے اپنے خاوند کے لیے چار ماہ دس دن تک سوگ کرنا چاہیے۔

سیدنا حضرت حمید بن نافع حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ شاگرد (حضرت شعبہؒ) نے استاذ (حمید بن نافع رضی اللہ عنہ) سے دریافت کیا۔ کہ زینب اپنی والدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں استاد نے کہا ہاں اور وہ روایت یہ ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے یہ دریافت کیا کہ وہ عورت جس کا خاوند فوت ہو گیا تھا کیا ہم اس کی آنکھوں میں سرمہ لگائیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیونکہ اس بات کا خدشہ ہے کہ اس کی آنکھیں بیماری کی وجہ سے خراب نہ ہو جائیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس سے قبل ہر ایک عورت اپنے گھر میں بیٹھی تھی اور وہ [illegible] اوڑھتی جو پالان کے نیچے ڈالتے ہیں اور اسی مصیبت اور آفت میں ایک سال پورا کرتی اب کیا تم پر چار ماہ اور دس دن زیادہ گراں ہیں۔

[illegible] عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رض قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَإِنِّي أَخَافُ عَلَى عَيْنِهَا أَفَأَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَجْلِسُ حَوْلًا وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَإِذَا كَانَ الْحَوْلُ خَرَجَتْ وَرَمَتْ وَرَاءَهَا بِبَعْرَةٍ۔

سیدہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور بیان کیا کہ میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ اس کی آنکھیں خراب نہ ہو جائیں۔ اگر حکم فرمائیں تو میں اس کی آنکھوں میں سرمہ لگایا کروں آپ نے ارشاد فرمایا پہلے ہر ایک عورت ایک سال تک بیٹھی رہتی تھی۔ اور یہ کوئی زیادہ عرصہ نہیں مگر چار ماہ دس دن ہیں اور جب ایک سال پورا ہو جاتا تو پھر عدت بیٹھنے والی باہر نکلتی اور اپنی پیٹھ کے پیچھے مینگنی پھینکتی۔

نوٹ:۔ دور جاہلیت میں انتہائی خراب حالت سے سال بھر عورت عدت ختم کرتی اور سال ختم ہوتے ہی گدھا یا بکری یا پرندہ لاتی اور اس کو رگڑتی وہ اکثر مر جاتا بعد ازاں پھر ایک مینگنی اپنے پیچھے سے پھینک کر عدت سے باہر آتی اور آزاد ہوتی۔

[illegible] عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ عُمَرَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

حضرت حفصہ بنت عمر زوجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت فرماتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھنے والی کسی عورت کو سوائے اپنے شوہر کے کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ منانا جائز نہیں شوہر پر چار ماہ اور دس دن تک سوگ منائے گی۔

[illegible] عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تُحِدُّ عَلَى مَيِّتٍ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

اس حدیث کا ترجمہ بھی وہی ہے جو اوپر گزر چکا ہے لیکن اس میں لفظ اکثر کا ہے اور اس میں فرق کا معنی دونوں کے قریب قریب ہیں۔

[illegible] عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بھی حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح کی روایت بیان فرمائی۔

بَابُ عِدَّةِ الْحَامِلِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا

اس حاملہ عورت کی عدت کا بیان جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو

[illegible] عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَتْهُ أَنْ تَنْكِحَ فَأَذِنَ لَهَا فَنَكَحَتْ۔

جناب حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب سبیعہ اسلمی نے بچہ جنا تو اس کے خاوند کو فوت ہوئے کئی راتیں گزر چکی تھیں بعد ازاں وہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور نکاح کرنے کی اجازت طلب کی تو آپ نے اسے اذن عطا فرمایا اور بعد ازاں اس نے کسی سے نکاح کر لیا۔

[illegible] عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ سُبَيْعَةَ أَنْ تَنْكِحَ إِذَا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا۔

سیدنا حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سبیعہ کو نکاح کرنے کا حکم فرمایا اور وہ نفاس سے فراغت پا چکی تھیں۔

[illegible] عَنْ أَبِي السَّنَابِلِ قَالَ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِثَلَاثَةٍ وَعِشْرِيْنَ أَوْ خَمْسَةٍ وَعِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَلَمَّا تَعَلَّتْ تَشَوَّفَتْ لِلْأَزْوَاجِ فَعِيْبَ ذٰلِكَ عَلَيْهَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا يَمْنَعُهَا قَدِ انْقَضٰى أَجَلُهَا۔

سیدنا حضرت ابو سنابل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سبیعہ نے اس وقت بچہ جنا جب اس کے خاوند کو فوت ہوئے تئیس یا پچیس راتیں گزر چکی تھیں جب اس کی زچگی کے ایام پورے ہو چکے تو اس نے نیا خاوند کرنے کی تیاری کی اور لوگوں نے اس پر عیب لگایا اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس امر کا تذکرہ کیا گیا آپ نے فرمایا اب اس کے لیے رکاوٹ کی کیا چیز ہے کیونکہ اس کے دن پورے ہو چکے ہیں۔

سیدنا حضرت عبد ربہ بن سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ابو سلمہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ

[illegible] عَنْ عَبْدِ رَبِّهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا سَلَمَةَ يَقُوْلُ اخْتَلَفَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ فِي الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا إِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ تَزَوَّجُ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَبْعَدَ الْأَجَلَيْنِ فَبَعَثُوْا إِلٰى أُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَتْ تُوُفِّيَ زَوْجُ سُبَيْعَةَ فَوَلَدَتْ بَعْدَ وَفَاتِ

حضرت ابو ہریرہ اور جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس عورت کے مسئلہ میں اختلاف کیا جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو اور اس کا بچہ اس کے خاوند کے فوت ہونے کے تھوڑے دن بعد پیدا ہوا۔ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ عورت بچہ جننے کے بعد نکاح

زَوْجِهَا بِخَمْسَةَ عَشَرَ نِصْفِ شَهْرٍ
قَالَتْ فَخَطَبَهَا رَجُلَانِ فَحَطَّتْ
بِنَفْسِهَا إِلَى أَحَدِهِمَا فَلَمَّا خَشُوا
أَنْ تَفْتَاتَ بِنَفْسِهَا قَالُوا إِنَّكِ لَا
تَحِلِّيْنَ قَالَتْ فَانْطَلَقْتُ إِلَى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِيْ
مَنْ شِئْتِ۔

کرے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا دونوں مدتوں میں جو سب سے زیادہ ہو وہ اسے اختیار کرے آخر کار حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی طرف آدمی بھیجا آپ نے ارشاد فرمایا کہ سبیعہ کا خاوند فوت ہو گیا ان کا بچہ ان کی وفات کے پندرہ دن بعد پیدا ہوا بعد ازاں اس کے بعد دو آدمیوں نے پیغام بھیجا اور سبیعہ نے ایک طرف میلان کیا۔ یعنی اس سے نکاح کرنا چاہا۔ اس کے لوگ ڈرے کہ کہیں اس سے نکاح نہ کر لے۔ اور انہوں نے کہا کہ ابھی تو تمہاری عدت بھی نہیں گزری حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بعد ازاں وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ آپ نے فرمایا تو اس کے لیے حلال ہو گئی۔ اور جس شخص کے ساتھ تیرا جی چاہے نکاح کرے۔

عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ قَالَ سُئِلَ ابْنُ
عَبَّاسٍ وَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ عَنِ
الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا وَ هِيَ
حَامِلٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْأَجَلَيْنِ
وَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ إِذَا وَلَدَتْ فَقَدْ حَلَّتْ
فَدَخَلَ أَبُوْ سَلَمَةَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ
فَسَأَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَتْ وَلَدَتْ
سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ
زَوْجِهَا بِنِصْفِ شَهْرٍ فَخَطَبَهَا
رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا شَابٌّ وَالْآخَرُ
كَهْلٌ فَحَطَّتْ إِلَى الشَّابِّ فَقَالَ
الْكَهْلُ لَمْ تَحْلِلْ وَكَانَ أَهْلُهَا
غُيَّبًا وَرَجَا إِذَا جَاءَ أَهْلُهَا أَنْ
يُؤْثِرُوْهُ بِهَا فَجَاءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
قَدْ حَلَلْتِ فَانْكِحِيْ مَنْ شِئْتِ۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم سے مسئلہ اس عورت کا دریافت کیا کہ جس کا خاوند فوت ہو جائے اور وہ حاملہ ہو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ ہر دو مدتوں میں سے جو زیادہ ہو وہ کرے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس وقت عورت بچہ جنے اس کی عدت اسی وقت پوری ہو گئی۔ بعد ازاں حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ یہ جھگڑا سن کر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور آپ سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بتلایا کہ اس وقت سبیعہ نے بچہ جنا کہ اس کے خاوند کو فوت ہوئے آدھا ماہ گزرا تھا۔ بعد ازاں دو شخصوں کا پیغام نکاح کیا۔ ان میں سے ایک نوجوان تھا اور دوسرا ادھیڑ عمر وہ عورت نوجوان کی طرف مائل ہوئی۔ ادھیڑ عمر والے نے کہا کہ ابھی تجھ کو نکاح کرنا حلال نہیں ہوا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت سبیعہ کے گھر والے موجود نہ تھے اور ادھیڑ عمر والے نے یہ خیال کیا کہ جب اس کے رشتہ دار آئیں گے تو شاید وہ سمجھا کر حضرت سبیعہ مجھے دلا دیں بعد ازاں

وہ عورت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ آپ نے اس کو ارشاد فرمایا۔ تو حلال ہو گئی ہے اور جس شخص کو پسند کرے اس سے نکاح کر لے۔

۳۴۴۳ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ فِي امْرَأَةٍ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِعِشْرِيْنَ لَيْلَةً أَيَصْلُحُ لَهَا أَنْ تَزَوَّجَ قَالَ لَا إِلَّا آخِرَ الْأَجَلَيْنِ قَالَ قُلْتُ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكَ فِي الطَّلَاقِ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي يَعْنِي أَبَا سَلَمَةَ فَأَرْسَلَ غُلَامَهُ كُرَيْبًا فَقَالَ ائْتِ أُمَّ سَلَمَةَ فَسَلْهَا هَلْ كَانَ هٰذَا سُنَّةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَقَالَ قَالَتْ نَعَمْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ وَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِعِشْرِيْنَ لَيْلَةً فَأَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ فَكَانَ أَبُو السَّنَابِلِ فِيْمَنْ يَخْطُبُهَا۔

سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ کہ کوئی عورت اگر خاوند کی وفات کے بیس راتیں گزرنے کے بعد بچہ جنے تو کیا اس کو نکاح کر لینا جائز ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا نہیں جب تک وہ دونوں عدتوں میں سے اس عدت کو پورا نہ کرے جو بڑھ کر ہے۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے کہا اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے ﴿وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾ یعنی اور جن کے پیٹ میں بچہ ہے ان کی عدت یہ ہے کہ وہ پیٹ کا بچہ جنے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابوسلمہ کو جواب دیا یہ حکم طلاق والی عورت کا ہے (یعنی جس عورت کے مرد نے طلاق دی اور طلاق دینے کے بعد عورت کا بچہ پیدا ہوا اس عورت کی یہی عدت ہے اس سے بڑھ کر نہیں) بعدازاں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اپنے بھتیجے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوں اور جو کچھ وہ فرماتے ہیں وہی بات میرے نزدیک بہتر اور صحیح ہے۔ اس گفتگو کے بعد اپنے غلام کریب نامی کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا اور ان سے کہا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیجئے کیا اس معاملہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی طریقہ مبارکہ ہے یا کہ نہیں۔ کریب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور جو کچھ حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا تھا اسے بیان کیا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ ہاں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ مبارکہ اس بارے میں ہے۔ بعدازاں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان

فرمایا کہ حضرت سبیعہؓ نے اپنے خاوند کے فوت ہونے کے بیس راتیں بعد بچہ جنا تھا اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نکاح کر لینے کا حکم صادر فرمایا اور حضرت ابو السنابل سبیعہ کے پیغام ارسال کرنے والوں میں سے تھے۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ وَابْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ تَذَاكَرُوا عِدَّةَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ تَعْتَدُّ آخِرَ الْأَجَلَيْنِ وَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ بَلْ تَحِلُّ حِينَ تَضَعُ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَا مَعَ ابْنِ أَخِي فَأَرْسَلُوا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ الْأَسْلَمِيَّةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِيَسِيرٍ فَاسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهَا أَنْ تَتَزَوَّجَ۔

سیدنا حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب حضرت ابو ہریرہ حضرت ابن عباس اور حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہم نے آپس میں اس عورت کی عدت کا تذکرہ اور بحث کی جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ دونوں عدتوں میں سے جو بڑھ کر ہو۔ وہ عدت اتنی ہی مدت گزارے اور حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ وہ عورت وضع حمل تک عدت گزارے اور حضرت ابو ہریرہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی تائید کرتا ہوں۔ بعد ازاں انہوں نے حضرت ام سلمہ کی خدمت میں ایک شخص بھیجا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سبیعہ اسلمیہ نے خاوند کے فوت ہونے کے تھوڑے دنوں بعد بچہ جنا تو اس کے متعلق سبیعہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے فتویٰ پوچھا آپ نے اس کو خاوند کر لینے کا حکم فرمایا۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رض قَالَتْ وَضَعَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِأَيَّامٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سبیعہ نے اپنے خاوند کی وفات کے کئی روز بعد بچہ جنا تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نکاح کر لینے کا حکم فرمایا۔

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ وَأَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اخْتَلَفَا فِي الْمَرْأَةِ تُنْفَسُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ

سیدنا حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت عبد اللہ بن عباس اور حضرت ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے اس عورت کی عدت کے متعلق اختلاف کیا جس نے خاوند کی وفات سے چند

بْنُ عَبَّاسٍ اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ وَقَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ اِذَا نُفِسَتْ فَقَدْ حَلَّتْ فَجَآءَ اَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَالَ اَنَا مَعَ ابْنِ اَخِيْ يَعْنِيْ اَبَا سَلَمَةَ ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ فَبَعَثُوْا كُرَيْبًا مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ يَسْاَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَآءَهُمْ فَاَخْبَرَهُمْ اَنَّهَا قَالَتْ وَلَدَتْ سُبَيْعَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَيَالٍ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قَدْ حَلَلْتِ۔

راتوں کے بعد بچہ جنا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عورت دونوں عدتوں میں سے جو مدت زیادہ ہو اسے اختیار کرے اور حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب بچہ پیدا ہوا اس وقت مدت پوری ہوگئی۔ پھر اس دوران حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ نے فرمایا۔ میں اپنے بھتیجے ابوسلمہ کی تائید کرتا ہوں۔ آخر کار انہوں نے حضرت کریب رضی اللہ عنہ کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس یہ مسئلہ دریافت کرنے کے لیے بھیجا کریب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے غلام تھے۔ اور آپ نے یہ مسئلہ دریافت کر کے تشریف لائے اور انہیں آکر بیان فرمایا کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سبیعہ نے خاوند کی وفات سے کئی راتیں بعد بچہ جنا اور پھر انہوں نے اس بات کا تذکرہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کیا آپ نے فرمایا تیری عدت تو پوری ہو چکی۔

۳۴۴ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْسَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَابْنُ عَبَّاسٍ وَاَبُوْهُرَيْرَةَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِذَا وَضَعَتِ الْمَرْاَةُ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَاِنَّ عِدَّتَهَا اٰخِرُ الْاَجَلَيْنِ قَالَ اَبُوْسَلَمَةَ فَبَعَثْنَا كُرَيْبًا اِلٰى اُمِّ سَلَمَةَ يَسْاَلُهَا عَنْ ذٰلِكَ فَجَآءَنَا مِنْ عِنْدِهَا اَنَّ سُبَيْعَةَ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فَوَضَعَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِاَيَّامٍ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَزَوَّجَ۔

سیدنا حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے کہا کہ میں اور حضرت ابن عباس اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہم تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب عورت خاوند کے فوت ہو جانے کے بعد بچہ جنے تو البتہ اس عورت کی عدت وہ مدت ہے جو دونوں عدتوں میں سب سے زیادہ ہو۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ابوکریب کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں ارسال کیا تاکہ وہ آپ سے یہ مسئلہ دریافت کریں۔ کریب حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور خبر لائے کہ سبیعہ کا خاوند فوت ہوگیا تھا اور اس کا بچہ اس کی وفات کے کئی دن بعد پیدا ہوا۔ تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نکاح کر لینے کا حکم فرمایا۔

۳۴۲۸ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ ابْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ أَخْبَرَتْهُ عَنْ أُمِّهَا أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ امْرَأَةٍ مِنْ أَسْلَمَ يُقَالُ لَهَا سُبَيْعَةُ كَانَتْ تَحْتَ زَوْجِهَا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حُبْلَى فَخَطَبَهَا أَبُو السَّنَابِلِ بْنُ بَعْكَكٍ فَأَبَتْ أَنْ تَنْكِحَهُ فَقَالَ مَا يَصْلُحُ لَكِ أَنْ تَنْكِحِي حَتّٰى تَعْتَدِّي آخِرَ الْأَجَلَيْنِ فَمَكَثَتْ قَرِيبًا مِنْ عِشْرِينَ لَيْلَةً ثُمَّ نُفِسَتْ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْكِحِي۔

۳۴۲۹ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا وَأَبُو هُرَيْرَةَ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِذْ جَاءَتْ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ فَوَلَدَتْ لِأَدْنٰى مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ مِنْ يَوْمِ مَاتَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ آخِرُ الْأَجَلَيْنِ فَقَالَ أَبُو سَلَمَةَ أَخْبَرَنِي رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ جَاءَتْ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِيَ حَامِلٌ

سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت زینب بنت ابی سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنی والدہ سے سن کر بیان فرمایا اور حضرت زینب کی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی تھیں کہ ایک عورت کہ جسے بنی اسلم کے لوگ سبیعہ کہہ کر پکارتے اور اس کا خاوند فوت ہو گیا اس وقت جناب سبیعہ حاملہ تھیں۔ ایک شخص ابوالسنابل بن بعکک نے سبیعہ کے پاس پیغام نکاح بھیجا اور سبیعہ نے انکار کیا وہ کہنے لگا آپ کو نکاح کرنا درست اور جائز نہیں جب تک تم دو مدتوں میں سے ایک زیادہ ایام والی عدت کو پورا نہ کر لو۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ سبیعہ کے خاوند کو فوت ہوئے بیس راتوں کے قریب گزری تھیں جب کہ اس کا بچہ پیدا ہوا اس کے بعد وہ حضور سرور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور آپ نے اسے نکاح کر لینے کا حکم فرمایا۔

سیدنا حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک دن میں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھے۔ اتنے میں ایک عورت حاضر ہو کر اپنے خاوند کا حال بتانے لگی اس کا خاوند فوت ہو گیا اور وہ اس وقت حاملہ تھی اور کہنے لگی کہ چار ماہ دس دن گزرنے سے قبل اس سے پہلے ہی بچہ پیدا ہو گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جو دن زیادہ ہوں گے وہی تیری عدت کے ایام ہوں گے۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے اس طرح خبر دی کہ سبیعہ اسلمیہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور اپنا

فَوَلَدَتْ لِأَدْنَى مِنْ أَرْبَعَةِ أَشْهُرٍ فَأَمَرَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَزَوَّجَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَأَنَا أَشْهَدُ عَلَى ذَلِكَ۔

حال ہوا کہنے لگی کہ میرا شوہر رحلت ہو گیا اور میں اس وقت حاملہ تھی لیکن بعدازاں میرے پیٹ سے بچہ پیدا ہوا اور بچے کے والد کی وفات کو ابھی چار ماہ نہیں ہوئے تھے تو اسے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کر لینے کا حکم فرمایا اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں۔

۳۵۰۰۔ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ أَبَاهُ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَرْقَمَ الزُّهْرِيِّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَدْخُلَ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَيَسْأَلَهَا حَدِيثَهَا وَعَمَّا قَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اسْتَفْتَتْهُ فَكَتَبَ عُمَرُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُتْبَةَ يُخْبِرُهُ أَنَّ سُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا فَتُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهِيَ حَامِلٌ فَلَمْ تَنْشَبْ أَنْ وَضَعَتْ حَمْلَهَا بَعْدَ وَفَاتِهِ فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِهَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ فَدَخَلَ عَلَيْهَا أَبُو السَّنَابِلِ ابْنُ بَعْكَكٍ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ فَقَالَ لَهَا مَا لِي أَرَاكِ مُتَجَمِّلَةً لَعَلَّكِ تُرِيدِينَ النِّكَاحَ إِنَّكِ وَاللَّهِ مَا أَنْتِ بِنَاكِحٍ حَتَّى تَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرٌ قَالَتْ سُبَيْعَةُ فَلَمَّا قَالَ لِي ذَلِكَ جَمَعْتُ عَلَيَّ ثِيَابِي حِينَ أَمْسَيْتُ فَأَتَيْتُ

سیدنا حضرت عبیداللہ رضی اللہ عنہ نے زہری سے بیان کیا کہ میرے والد۔ حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو لکھا کہ آپ جا کر سبیعہ اسلمیہ بنت حارث سے پوچھیں اس کا قصہ اور حال کہ جب اس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا تو حضور نے اسے کیا جواب فرمایا تھا۔ حضرت عمر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب میں حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا جب حضرت سبیعہ اسلمیہ سے دریافت کیا گیا تو سبیعہ نے بیان کیا۔ کہ سعد بن عامر بن لوی قبیلے کے فرد سعد بن خولہ سے تعلق رکھتی تھی جو کہ بدری بھی تھے۔ ان کی وفات حجۃ الوداع میں ہوئی۔ سبیعہ بیان فرماتی ہیں کہ میں اس وقت حاملہ تھی۔ لیکن وفات کے تھوڑے دن بعد بچہ پیدا ہوا جب سبیعہ نفاس سے پاک ہو گئیں تو انہوں نے پیغام ارسال کرنے والوں کے لیے بناؤ سنگار کیا تو قبیلہ بنی عبدالدار کا ابوالسنابل بن بعکک اس کے پاس آیا اور اس نے سبیعہ سے دریافت کیا کہ تم نے بناؤ سنگار کیوں کیا ہے غالباً تمہارا ارادہ نکاح کرنے کا ہوگا مجھے اللہ کی قسم تجھے نکاح کرنا جائز نہیں جب تک کہ چار ماہ اور دس دن گزر جائیں۔ سبیعہ فرماتی ہیں کہ جب انہوں نے یہ بات کہی تو میں نے شام کے وقت کپڑے پہنے اور میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی۔ بعد ازاں میں نے آپ سے یہ مسئلہ دریافت کیا آپ نے مجھے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَأَفْتَانِي بِأَنِّي قَدْ حَلَلْتُ حِينَ وَضَعْتُ حَمْلِي وَأَمَرَنِي بِالتَّزْوِيجِ إِنْ بَدَا لِي۔

اسحق عَنْ زُفَرَ بْنِ أَوْسِ ابْنِ الْحَدَثَانِ النَّصْرِيِّ أَنَّ أَبَا السَّنَابِلِ ابْنَ بَعْكَكِ ابْنِ السَّبَّاقِ قَالَ لِسُبَيْعَةَ الْأَسْلَمِيَّةِ لَا تَحِلِّينَ حَتَّى يَمُرَّ عَلَيْكِ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا أَقْصَى الْأَجَلَيْنِ فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذَلِكَ فَزَعَمَتْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْتَاهَا أَنْ تَنْكِحَ إِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا وَكَانَتْ حُبْلَى فِي تِسْعَةِ أَشْهُرٍ حِينَ تُوُفِّيَ زَوْجُهَا وَكَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ بْنِ خَوْلَةَ تُوُفِّيَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَكَحَتْ فَتًى مِنْ قَوْمِهَا حِينَ وَضَعَتْ مَا فِي بَطْنِهَا۔

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ عُتْبَةَ كَتَبَ إِلَى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْأَرْقَمِ الزُّهْرِيِّ أَنِ ادْخُلْ عَلَى سُبَيْعَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ الْأَسْلَمِيَّةِ فَاسْأَلْهَا عَمَّا أَفْتَاهَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَمْلِهَا قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْهَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ فَسَأَلَهَا فَأَخْبَرَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ سَعْدِ ابْنِ خَوْلَةَ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ

فتویٰ دیا اور ارشاد فرمایا تمہاری عدت اسی وقت پوری ہو گئی جب تم نے بچہ جنا اور مجھے ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو نکاح کر لو۔

سیدنا حضرت زفر بن اوس بن حدثان نصری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوالسنابل بن بعکک بن سباق نے سبیعہ اسلمیہ سے کہا تمہارے لیے نکاح کرنا درست نہیں جب تک کہ تمہارے چار ماہ دس دن پورے نہ ہو جائیں جو مدت ان دونوں مدتوں میں زیادہ ہے۔ یہ سن کر وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اس نے یہ مسئلہ دریافت کیا۔ سبیعہ کے بیان سے معلوم ہوا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتویٰ صادر فرمایا تھا کہ جب بچہ پیدا ہو تو نکاح کر لینا اور خاوند کی وفات کے وقت اسے نو ماہ کا حمل تھا۔ اور اس کے خاوند کا نام سعد بن خولہ تھا اور حجۃ الوداع میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اس کی وفات ہو گئی۔ راوی کا بیان ہے کہ بعد ازاں سبیعہ نے کسی نوجوان سے نکاح کر لیا۔ جو اس کی قوم میں سے تھے۔ یعنی وضع حمل کے بعد۔

سیدنا حضرت عبیداللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عتبہ نے عمر بن عبداللہ بن ارقم زہری کو سبیعہ کے پاس جانے کے لیے لکھا اور یہ بھی لکھا کہ آپ سبیعہ اسلمیہ بنت حارث سے دریافت کریں کہ انہیں اس مسئلہ میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فتویٰ دیا تھا۔ یعنی حمل میں۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان کے پاس گئے اور ان سے دریافت کیا انہوں نے کہا کہ میں حضرت سعد بن خولہ کی بیوی تھی اور سعد بن خولہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے اور آپ بدری تھے۔ اس نے حجۃ الوداع

رسول الله صلى الله عليه وسلم
وشهد بدرا فتوفي عنها
في حجة الوداع فولدت قبل
أن يمضي لها أربعة أشهر و
عشرا من وفاة زوجها فلما
تعلت من نفاسها دخل عليها
أبو السنابل رجل من بني عبد
الدار فرآها متجملة فقال
لعلك تريدين النكاح قبل أن يمر عليك أربعة
أشهر وعشرا قالت فلما سمعت ذلك من
أبي السنابل جئت رسول الله صلى الله عليه
وسلم فحدثته حديثي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
قد حللت حين وضعت حملك.

۱۵۳ عن محمد قال كنت جالسا في
ناس بالكوفة في مجلس الأنصار
عظيم فيهم عبد الرحمن ابن أبي
ليلى فتذاكروا شأن سبيعة فذكرت
عن عبد الله ابن عتبة ابن مسعود
في معنى قول ابن عون حتى تضع
قال ابن أبي ليلى لكن عمه لا يقول
ذلك قال فرفعت صوتي وقلت
إني لجريء أن أكذب على عبد
الله ابن عتبة وهو في ناحية الكوفة
قال فلقيت مالكا قلت كيف كان
ابن مسعود يقول في شأن سبيعة
قال قال أتجعلون عليها التغليظ
ولا تجعلون لها الرخصة لأنزلت

میں وفات پائی اور بعد ازاں میں نے بچہ جنا اور ابھی تک ان کی وفات کو چار ماہ دس دن نہیں گزرے تھے۔ سبیعہ کا بیان ہے کہ جب سبیعہ نفاس سے پاک ہوئیں تو ان کے پاس ابوسنابل آئے جو عبدالدار کے قبیلے میں سے ایک مرد تھا ابوالسنابل سبیعہ کو تجمل اور زیب و زینت میں دیکھ کر کہنے لگے تو کیا تمہارا ارادہ نکاح کرنے کا ہے اور وہ بھی چار ماہ دس دن گزرنے سے پہلے سبیعہ کہتی ہیں میں نے جب یہ بات ابوسنابل سے سنی تو میں حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے اپنی حالت آپ سے عرض کی۔ آپ نے سن کر ارشاد فرمایا تو اپنی عدت پوری کر چکی جب تو نے بچہ جنا۔

حضرت محمد سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں کوفہ کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا جس میں انصار کے لوگ بھی تھے اور ان میں عبدالرحمن ابن ابی لیلی بھی تھے تو ان میں سبیعہ کا تذکرہ آیا۔ اور میں نے عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کا ذکر کیا جو ابن عون کے قول کے مطابق تھی یعنی اس کی عدت بچہ پیدا ہونے تک تھی۔ ابن ابی لیلی نے کہا کہ عبداللہ کے چچا اس بات کے قائل نہ تھے کہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے۔ بلکہ وہ آبعد الاجلین کے قائل تھے۔ پھر میں نے اپنی آواز بلند کی اور کہا کیا میں اس بات کی جرأت کر سکتا ہوں کہ عبداللہ بن عتبہ پر جھوٹ بولوں اور آپ کوفہ میں رہتے ہیں بعد ازاں میری ملاقات مالک بن عامر یا ابن عطیہ سے ہوئی اور میں نے ان سے دریافت کیا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود سبیعہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا تم لوگ اس پر سختی کرتے ہو کہ آبعد الاجلین تک

عدت ضروری جانتے ہیں اور تم اسے رخصت نہیں دیتے حالانکہ عورتوں کی چھوٹی سورت جس میں حاملہ عورتوں کی عدت وضع حمل بیان ہوئی ہے چھوٹی سورۃ بقرہ کے بعد نازل ہوئی ہے۔ جس میں چار ماہ دس دن تک کی عدت کا ذکر ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مَنْ شَاءَ لَاعَنْتُهُ مَا أُنْزِلَتْ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ إِلَّا بَعْدَ آيَةِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا إِذَا وَضَعَتْ فَقَدْ حَلَّتْ. وَاللَّفْظُ [illegible]۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جس شخص کا جی چاہے میں اس کے ساتھ مباہلہ کرنے کے لیے تیار ہوں یعنی اپنے قول کے حق ہونے پر خدا کو گواہ کر کے مخالف پر لعنت کرتا ہوں۔ یہ آیت اور حمل والیاں ان کی عدت یہ ہے کہ وہ بچہ جنے اس کے بعد اتری۔ جس میں خاوند کی موت کی عدت کا بیان ہے تو حاملہ عورت جیسے بچہ جنے وہ نکاح کر سکتی ہے اور چار ماہ دس دن کی عدت کا حکم حاملہ عورتوں کے حق میں منسوخ ہے۔ یہ الفاظ [illegible] کے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ سُوْرَةَ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى نَزَلَتْ بَعْدَ الْبَقَرَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ چھوٹی سورہ نساء سورہ بقرہ کے بعد نازل ہوئی۔

نوٹ: یعنی سورہ طلاق بعد میں نازل ہوئی اور سورہ بقرہ پہلے اتری جو آیت شریفہ سورہ بقرہ کی ہے۔ یعنی تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں تو وہ عورتیں اپنے آپ کو چار ماہ دس دن تک انتظار میں رکھیں اور وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ یہ آیت سورہ طلاق کی ہے یعنی حمل والی عورتوں کے پیٹ میں بچہ ہے ان کی عدت بچہ جننے تک ہے۔ اس سے یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ چار ماہ اور دس دن انتظار کرنا لازمی نہیں اور یہی بات اس آیت شریفہ أُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ سے ظاہر ہے لیکن سورہ بقرہ کی آیت کے خلاف ہو سکتی ہے۔
کیونکہ اس میں تو اس طرح ارشاد فرمایا: وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔
غرضیکہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہیں اور ان ہر دو آیات میں ایک کو پہلے اور دوسری کو پیچھے رکھنے سے مراد اور مطلب یہ ہے کہ سورہ بقرہ کی آیت سورہ طلاق کی آیت سے منسوخ ہے۔

عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا

اگر کسی عورت کا خاوند اس کے ساتھ ہمبستر ہونے سے قبل ہی فوت ہو جائے تو اس کی عدت

۳۵۵۲: عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتَّى مَاتَ قَالَ ابْنُ مَسْعُودٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيرَاثُ فَقَالَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْأَشْجَعِيُّ فَقَالَ قَضَى فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَأَةٍ مِنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ ابْنُ مَسْعُودٍ۔

سیدنا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ سے کسی شخص نے مسئلہ پوچھا کہ ایک آدمی نے کسی عورت سے نکاح کیا اور نکاح کرنے کے وقت اس سے مہر مقرر نہ کیا اور اس مرد کو اس عورت سے جماع کرنا بھی نصیب نہ ہوا اور وہ فوت ہو گیا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس عورت کو اپنے خاندان والی عورتوں کی طرح مہر مثل دینا چاہیے اور اس عورت کو عدت میں بیٹھنا چاہیے اور مرد کے مال سے حصہ بھی ملنا چاہیے معقل بن سنان اشجعی نے یہ سن کر کہا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری قوم کی ایک عورت بروع بنت ثانی کا فیصلہ فرمایا تھا اور اس کے والد کا نام واشق تھا وہ فیصلہ بھی ایسے ہی تھا جیسے آپ نے کیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ سن کر خوش ہوئے۔

نوٹ: اس جگہ عدت سے مراد چار ماہ دس دن کی عدت ہے کیونکہ اس آیت شریفہ میں بھی یہی حکم ہے جن عورتوں کے خاوند وفات پا جائیں ان کی عدت چار ماہ دس دن ہیں مہر کا وصول کرنا کچھ ضروری نہیں اور شرعاً فقط نکاح میں آنا شرط ہے۔

بَابُ الْاِحْدَادِ

سوگ کرنے کا بیان

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُحِدُّ عَلٰى مَيِّتٍ اَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجِهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی عورت کو میت پر تین دنوں سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہاں مگر وہ اپنے خاوند پر کر سکتی ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس منبر پر فرمایا کسی عورت کو جو اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہے میت پر تین دنوں سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں ہاں مگر وہ یہ اپنے خاوند پر کر سکتی ہے۔

سُقُوْطُ الْاِحْدَادِ عَنِ الْكِتَابِيَّةِ

جس کتابیہ کا خاوند فوت ہو جائے اس پر سے سوگ کا حکم ساقط ہے

عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَلٰى هٰذَا الْمِنْبَرِ لَا يَحِلُّ لِامْرَاَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس منبر پر ارشاد فرمایا اس عورت کے لیے حلال نہیں جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتی ہو کہ وہ تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے۔ ہاں مگر وہ اپنے خاوند کے لیے چار ماہ اور دس دن تک سوگ کر سکتی ہے۔

نوٹ: تین راتیں دن کے ہمراہ مراد ہیں۔ فقط راتیں مراد نہیں۔

مُقَامُ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا فِي بَيْتِهَا حَتّٰى تَحِلَّ

جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کو عدت گزارنے تک اپنے گھر میں ہی ٹھہرنا چاہیئے

عَنِ الْفُرَيْعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ أَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْلَاجٍ فَقَتَلُوهُ قَالَ شُعْبَةُ وَابْنُ جُرَيْجٍ وَكَانَتْ فِي دَارٍ قَاصِيَةٍ فَجَاءَتْ وَمَعَهَا أَخُوهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرُوا لَهُ فَرَخَّصَ لَهَا حَتّٰى إِذَا رَجَعَتْ دَعَاهَا فَقَالَ اجْلِسِي فِي بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ۔

سیدہ حضرت زینب بنت مالک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ کا خاوند اپنے غلام کو تلاش کرنے کے لیے گیا اور وہ غلام عجمی تھے۔ وہ وہاں مارا گیا، انہوں نے مار ڈالا یا کسی اور نے حضرت شعبہ اور ابن جریج بیان فرماتے ہیں کہ اس عورت کا گھر آبادی سے دور تھا۔ اور بعد ازاں وہ عورت اپنے بھائی کو لے کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اپنا حال حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا آپ نے اسے دوسرے گھر میں چلے جانے کی رخصت دی جب وہ لوٹ کر اپنے گھر جانے لگی آپ نے اسے بلایا اور ارشاد فرمایا کہ اپنے گھر میں بیٹھے جب تک کہ لکھا ہوا پورا ہو جائے۔

نوٹ: اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصت چاہتی تھی اور عرض کیا کہ خاوند تو فوت ہو گیا اور اس کا گھر نہیں اور نہ ہی وہ جائیداد کچھ چھوڑ گیا ہے۔ کیا میں اپنے قبیلے میں چلی جاؤں۔ پہلے تو حضور نے اسے رخصت بخش دی اور اس کے تھوڑی دیر بعد منع فرمایا اور اسے وہیں عدت گزارنے کا حکم فرمایا جہاں اس کا خاوند مقیم تھا تاکہ لکھا ہوا پورا ہو جائے۔ یعنی خداوند تعالیٰ نے تمہاری عدت جتنی لکھ دی ہے تو اتنی مدت پوری کرنے اور پھر وہاں سے اپنے گھر کو چلی جا۔ یہ حدیث حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ تھیں اور آپ کا گھر بنی خدرہ میں تھا۔

٣٣٦١ عَنِ الْفُرَيْعَةِ بِنْتِ مَالِكٍ أَنَّ زَوْجَهَا تَكَارَى عُلُوجًا لِيَعْمَلُوا لَهُ فَقَتَلُوهُ فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتْ إِنِّي لَسْتُ فِي مَسْكَنٍ لَهُ يَجْرِي عَلَيَّ مِنْهُ رِزْقٌ أَفَأَنْتَقِلُ إِلَى أَهْلِي وَيَتَامَايَ وَأَقُومُ عَلَيْهِمْ قَالَ افْعَلِي ثُمَّ قَالَ كَيْفَ قُلْتِ فَأَعَادَتْ عَلَيْهِ قَوْلَهَا فَقَالَ اعْتَدِّي حَيْثُ بَلَغَكِ الْخَبَرُ.

سیدہ حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے خاوند نے کچھ غلاموں کو اجرت پر رکھا تاکہ وہ کام کریں انہوں نے اس کو جان سے مار ڈالا۔ بعد ازاں میں نے خاوند کی وفات کا تذکرہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کیا اور عرض کیا کہ میرے خاوند کی ملک میں نہ تو کوئی مکان ہے اور نہ یہاں روزی کا کوئی ٹھکانہ ہے جو میری پناہ کے لیے میرے خاوند نے چھوڑا ہو۔ میں چاہتی ہوں کہ اپنے گھر والوں کے پاس جا کر اپنے یتیموں کی خبرگیری کروں۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا تم چلی جاؤ پھر تھوڑی دیر کے بعد ارشاد فرمایا تو نے کیا بیان کیا فرمایا پھر میں نے شروع سے وہ باتیں بیان کی جو آپ ایک دفعہ سن چکے تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا عدت اسی جگہ پوری کیجئے جہاں سے تم نے موت کی خبر سنی تھی۔

نوٹ: ایک جماعت سے یہی مروی ہے کہ اگر عورت کو کچھ عذر ہو تو وہ دن کے وقت باہر نکل سکتی ہے اور اس جماعت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت زید بن ثابت حضرت عبداللہ بن مسعود حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں۔

٣٣٦٢ عَنْ فُرَيْعَةَ أَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِي طَلَبِ أَعْلَاجٍ فَقُتِلَ بِطَرَفِ الْقَدُومِ قَالَتْ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ النُّقْلَةَ إِلَى أَهْلِي وَذَكَرْتُ لَهُ حَالًا مِنْ حَالِنَا قَالَتْ فَرَخَّصَ لِي فَلَمَّا أَقْبَلْتُ نَادَانِي فَقَالَ امْكُثِي فِي أَهْلِكِ حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ.

حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ کا خاوند اپنے غلاموں کی تلاش میں گیا اور قدوم کے راستے مارا گیا (قدوم مدینہ منورہ کے راستہ میں ایک جگہ کا نام ہے) فریعہ فرماتی ہیں کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ میں اپنے خاندان کے گھر جانا چاہتی ہوں اور اپنے قبیلے کے گھر میں رہنا چاہتی ہوں اور میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنا حال عرض کر دیا آپ نے مجھے اس وقت رخصت دی جب میں روانہ ہونے لگی تو آپ نے مجھے بلایا اور ارشاد فرمایا کہ عدت پوری ہونے تک اپنے گھر میں رہو جب تک کہ لکھا ہوا پورا ہو جائے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا أَنْ تَعْتَدَّ حَيْثُ شَاءَتْ

عدت گزارنے کی رخصت کے بیان میں اس عورت کے لیے جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو وہ جس جگہ چاہے عدت گزارے

۳۶۲۵ـعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ نَسَخَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عِدَّتَهَا فِي أَهْلِهَا فَتَعْتَدُّ حَيْثُ شَاءَتْ وَهُوَ قَوْلُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ غَيْرَ إِخْرَاجٍ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیت جس کا مطلب یہ تھا کہ عورت اپنے خاوند کے گھر میں عدت پوری کرے اب منسوخ ہو گئی اور اب اسے جس جگہ وہ چاہے عدت گزارنے کا اختیار ہے۔ پہلے عورتوں کی میراث نہ تھی لیکن مدتی پکڑا اور گھر رہائش کے لیے ایک برس تک ملتا تھا۔ لہٰذا جب میراث کا حکم نازل ہوا تو سابقہ حکم منسوخ ہو گیا اور عدت چار ماہ دس دن قرار پائی۔

عِدَّةُ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا مِنْ يَوْمِ يَأْتِيهَا الْخَبَرُ

جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے اس کی عدت اسی دن سے ہے جس دن اس کی وفات کی خبر آئے

۳۴۴۴ عَنْ فُرَيْعَةَ بِنْتِ مَالِكٍ أُخْتِ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَتْ تُوُفِّيَ زَوْجِي بِالْقَدُومِ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ دَارَنَا شَاسِعَةٌ فَأَذِنَ لَهَا ثُمَّ دَعَاهَا فَقَالَ امْكُثِي فِي بَيْتِكِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا حَتَّى يَبْلُغَ الْكِتَابُ أَجَلَهُ۔

حضرت فریعہ بنت مالک رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اور آپ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی بہن ہیں۔ آپ فرماتی ہیں کہ میرا خاوند قدوم میں فوت ہو گیا اور میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے عرض کیا کہ ہمارا گھر یہاں سے بہت دور ہے۔ آپ نے مجھے اجازت بخشی اور پھر ان کو پکارا اور ارشاد فرمایا اپنے خاوند کے گھر میں چار ماہ دس دن تک ٹھہرو۔ یہاں تک کہ تمہاری عدت پوری ہو جائے۔

تَرْكُ الزِّينَةِ لِلْحَادَّةِ الْمُسْلِمَةِ دُونَ الْيَهُودِيَّةِ وَالنَّصْرَانِيَّةِ

سوگ کے لیے زینت کا چھوڑ دینا مسلمان عورت کے لیے ہے۔ یہودیہ اور نصرانیہ عورت کے لیے نہیں

۳۴۴۵ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ بِهَذِهِ الْأَحَادِيثِ الثَّلَاثَةِ قَالَتْ زَيْنَبُ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ أَبُوهَا أَبُو سُفْيَانَ ابْنُ حَرْبٍ

حضرت زینب بنت ابو سلمہ نے ان تینوں احادیث کو بیان فرمایا۔ حمید بن نافع سے حضرت زینب رضی اللہ عنہا نے کہا میں حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئی جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ تھیں اس وقت جب کہ آپ کے والد حضرت ابو سفیان بن حرب

فدعت أم حبيبة بطيب فدهنت منه جارية ثم مست بعارضيها ثم قالت والله ما لي بالطيب من حاجة لولا أني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر تحد على ميت فوق ثلاث ليال إلا على زوج أربعة أشهر وعشرا قالت زينب ثم دخلت على زينب بنت جحش حين توفي أخوها فدعت بطيب فمست منه ثم قالت والله ما لي بالطيب من حاجة غير أني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول على المنبر لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الآخر تحد على ميت فوق ثلاث ليال إلا على زوج أربعة أشهر وعشرا وقالت زينب سمعت أم سلمة تقول جاءت امرأة إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله إن ابنتي توفي عنها زوجها وقد اشتكت عينها أفأكحلها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ثم قال إنما هي أربعة أشهر وعشرا وقد كانت إحداكن في الجاهلية ترمي بالبعرة عند رأس الحول قال حميد فقلت لزينب وما ترمي بالبعرة عند رأس الحول قالت زينب كانت

فوت ہو گئے تھے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو منگائی اور آپ نے سب سے پہلے لونڈی کو لگائی بعد ازاں وہ خوشبو اپنے چہرے پر ملی اور یوں ارشاد فرمایا خدا کی قسم مجھے خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی مگر میں نے صرف اس لیے خوشبو لگائی کہ میں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا جو عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو اس کے لیے کسی شخص کے واسطے تین راتوں سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں۔ لیکن وہ خاوند کے لیے چار ماہ دس دن تک سوگ کرے۔ دوسری حدیث شریف اس طرح ہے حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضرت زینب بنت جحش کے پاس گئی جن ایام میں ان کے بھائی فوت ہو گئے تھے آپ نے خوشبو منگا کر لگائی اور فرمایا اللہ کی قسم مجھے خوشبو کی ضرورت نہ تھی لیکن میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر ارشاد فرماتے سنا جو عورت اللہ اور روز قیامت پر ایمان لائی اس کے لیے کسی شخص کے واسطے تین راتوں سے زیادہ سوگ کرنا درست نہیں لیکن خاوند کا سوگ چار ماہ دس دن ہے۔

تیسری حدیث شریف کی تشریح میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو ارشاد فرماتے سنا کہ ایک عورت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری بیٹی کا خاوند انتقال کر گیا ہے۔ اور اس کی آنکھوں میں درد ہونے لگا ہے۔ اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں اس کی آنکھوں میں سرمہ لگایا کروں تو آپ نے فرمایا سرمہ مت لگاؤ یہ تو فقط چار ماہ اور دس دن ہیں جاہلیت کے دور میں ہر ایک عورت سال ختم ہونے پر مینگنی پھینکتی۔ حضرت حمید بن نافع فرماتے ہیں۔ میں نے جناب زینب سے دریافت کیا مینگنی پھینکنے کا مطلب کیا ہے حضرت زینب نے بیان فرمایا جاہلیت کے دور

الْمَرْأَةُ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا دَخَلَتْ حِفْشًا وَلَبِسَتْ شَرَّ ثِيَابِهَا وَلَمْ تَمَسَّ طِيبًا وَلَا شَيْئًا حَتَّى تَمُرَّ بِهَا سَنَةٌ ثُمَّ تُؤْتَى بِدَابَّةٍ حِمَارٍ أَوْ شَاةٍ أَوْ طَيْرٍ فَتَفْتَضُّ بِهِ فَقَلَّمَا تَفْتَضُّ بِشَيْءٍ إِلَّا مَاتَ ثُمَّ تَخْرُجُ فَتُعْطَى بَعْرَةً فَتَرْمِي بِهَا وَتُرَاجِعُ بَعْدُ مَا شَاءَتْ مِنْ طِيبٍ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ مَالِكٌ تَفْتَضُّ تَمْسَحُ بِهِ فِي حَدِيثِ مُحَمَّدٍ قَالَ مَالِكٌ الْحِفْشُ الْخُصُّ۔

تھی جس عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تھا وہ عورت ایک جھونپڑی یا کوٹھڑی اور نہایت تاریک و تنگ جگہ میں جا گھستی اور برے سے برے کپڑے پہنتی ایک سال گزرنے تک کوئی خوشبو وغیرہ نہ لگاتی۔ ایک سال کے عرصہ کے بعد ایک جانور لایا جاتا گدھا یا بکری یا کوئی پرندہ بعد ازاں وہ اپنی جسم اور بدن کو اس سے رگڑتی جس جانور کو رگڑتی وہ جانور مر جاتا اور بعد ازاں وہ اس قید سے نکلتی اس وقت اسے اونٹ کی ایک مینگنی دیتے۔ وہ اس کو پھینک دیتی کے بعد جس طرف جی چاہتا میلان کرتی یعنی چاہے خوشبو لگائے یا کوئی اور کام کرے اس کو اس بات کا اختیار ہوتا تھا حضرت مالک نے فرمایا کہ حدیث ہذا میں تفتض کے معنی ہیں کہ وہ اپنے بدن کو اس سے ملے اور محمد کی روایت میں ہے کہ مالک نے کہا حفش خص کو کہتے ہیں یعنی بانس کا جھونپڑا۔

نوٹ: حدیث ہذا میں باب کی مناسبت یہ ہے کہ قرآن پاک میں مدت سوگ کی بیان کی گئی ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ چار مہینے دس دن عرصہ پر اس قسم کا سوگ کرنا واجب نہیں۔

بَابُ مَا تَجْتَنِبُ الْحَادَّةُ مِنَ الثِّيَابِ الْمُصَبَّغَةِ

سوگ کرنے والی عورت کو رنگین کپڑے سے پرہیز کرنے کا بیان

۳۵۳۹ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُحِدُّ امْرَأَةٌ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا وَلَا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَمْتَشِطُ وَلَا تَمَسُّ طِيبًا إِلَّا عِنْدَ طُهْرِهَا حِينَ تَطْهُرُ نُبَذًا مِنْ قُسْطٍ وَأَظْفَارٍ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی عورت کسی شخص کے لیے تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے ہاں مگر وہ خاوند کے لیے ایسا کرے۔ کیونکہ اس کے لیے سوگ کرنا چار ماہ دس دن ہے اور سوگ والی عورت رنگین کپڑا نہ پہنے (عصب) جس کا سوت رنگ کے بعد بنا گیا ہو جیسے سوسی یا چھینٹ یا دیگر ریشمی کپڑا وغیرہ اور سرمہ لگائے اور کنگھی نہ کرے۔ خوشبو نہ لگائے لیکن جب وہ حیض سے پاک ہو جائے تو تب تھوڑا سا قسط اور اظفار لگا لیا کرے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

نوٹ: کنگھی کرنے سے مراد بناؤ سنگار کرنا اور بالوں میں خوشبو لگانا مراد ہے اور قسط عربیہ میں ایک چیز خوشبو ہوتی ہے اور اظفار بھی ناخنوں کی طرح ایک چیز ہوتی ہے۔

[illegible] عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس عورت کا خاوند فوت ہو جائے تو وہ کسم کے رنگ کا کپڑا اور سرخ پھولوں سے رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے خضاب سرمہ استعمال نہ کرے۔

نوٹ: بالوں کو مہندی سے سرخ کرنا یا مہندی ہاتھوں کو لگانا ان باتوں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

بَابُ الْخِضَابِ لِلْحَادَّةِ

سوگ والی عورت کے خضاب لگانے کے متعلق

[illegible] عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوغًا۔

سیدنا حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر کوئی عورت اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہے تو اس کے لیے کسی میت پر تین سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔ ہاں مگر اپنے خاوند پر کر سکتی ہے اور سوگ والی عورت کو سرمہ لگانا خضاب کرنا اور رنگا ہوا کپڑا پہننا درست نہیں۔

بَابُ الرُّخْصَةِ لِلْحَادَّةِ أَنْ تَمْتَشِطَ بِالسِّدْرِ

سوگ والی عورت کے لیے بیری کے پتوں سے سر دھونے کی رخصت کے بیان میں باب

[illegible] عَنْ أُمِّ حَكِيمٍ بِنْتِ أَسِيدٍ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ زَوْجَهَا تُوُفِّيَ وَكَانَتْ تَشْتَكِي عَيْنَهَا فَتَكْتَحِلُ الْجِلَاءَ فَأَرْسَلَتْ مَوْلَاةً لَهَا إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَسَأَلَتْهَا عَنْ كُحْلِ الْجِلَاءِ فَقَالَتْ لَا تَكْتَحِلُ إِلَّا مِنْ أَمْرٍ لَا بُدَّ مِنْهُ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ

حضرت ام حکیم بنت اسید اپنی والدہ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ کا خاوند فوت ہو گیا اور ان ایام میں آپ کی آنکھیں دکھتی تھیں تو آپ نے اثمد نامی سرمہ استعمال فرمایا آخر اس نے اپنی آزاد کردہ لونڈی کو ام المومنین حضرت سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں ارسال کیا تاکہ آپ سے دریافت اور لبابت کے سرمے کے متعلق دریافت کرے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے ارشاد فرمایا

أَبُو سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَى عَيْنِي صَبِرًا فَقَالَ مَا هَذَا يَا أُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ إِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَيْسَ فِيهِ طِيبٌ قَالَ إِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيهِ إِلَّا بِاللَّيْلِ وَلَا تَمْتَشِطِي بِالطِّيبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَإِنَّهُ خِضَابٌ قُلْتُ بِأَيِّ شَيْءٍ أَمْتَشِطُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِينَ بِهِ رَأْسَكِ۔

کرتی سر پر نہ لگاؤں اگرچہ سخت ضرورت پیش آئے اور کوئی حیلہ نہیں کیونکہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ان ایام میں تشریف لائے جن میں حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تھا اور میں نے اپنی آنکھوں پر ایلوا لگایا ہوا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا اے ام سلمہ یہ کیا چیز ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ ایلوا ہے اور اس میں خوشبو نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اے ام سلمہ رضی اللہ عنہا اس سے منہ میں چمک ہوتی ہے اور اسے پھر نہ لگانا اگر پھر لگانا مقصود ہو تو رات کو لگاؤ اور سر کو خوشبودار چیز سے نہ دھویا کرو اور نہ ہی مہندی سے کیونکہ مہندی خضاب والی چیز ہے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے دریافت فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو پھر میں سر کس چیز سے دھویا کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ اپنے سر کو بیری کے پتے لگایا کرو۔ یعنی بیری کے پتوں سے دھویا کرو

اَلنَّهْيُ عَنِ الْكُحْلِ لِلْحَادَّةِ

سوگ کرنے والی عورت کو سرمہ لگانے کی ممانعت کا بیان

[illegible] عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي رَمِدَتْ أَفَأَكْحُلُهَا وَكَانَتْ مُتَوَفًّى عَنْهَا زَوْجُهَا فَقَالَ أَلَا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا ثُمَّ قَالَتْ إِنِّي أَخَافُ عَلَى بَصَرِهَا فَقَالَ لَا إِلَّا أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تُحِدُّ عَلَى زَوْجِهَا سَنَةً ثُمَّ تَرْمِي عَلَى رَأْسِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قریش کی ایک عورت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیٹی کی آنکھوں میں تکلیف ہے اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں سرمہ لگادوں اور اس عورت کی بیٹی خاوند کی وفات کی وجہ سے عدت گزار رہی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ چار ماہ دس دن کی مدت پورا ہونے تک سرمہ نہ لگانا پھر اس عورت نے عرض کیا کہ مجھے اس کی بینائی کے جانے کا خطرہ ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ چار ماہ دس دن گزرنے کے بغیر ایسا جائز نہیں

التِّبْغَةُ بِالْبَعْرَةِ۔

٣٥٠١ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ نَافِعٍ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أُمِّهَا أَنَّ امْرَأَةً أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنِ ابْنَتِهَا مَاتَ زَوْجُهَا وَهِيَ تَشْتَكِي قَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تُحِدُّ السَّنَةَ ثُمَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

٣٥٠٢ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ قُرَيْشٍ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدْ خِفْتُ عَلَى عَيْنِهَا وَهِيَ تُرِيدُهَا الْكُحْلَ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلَى رَأْسِ الْحَوْلِ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا فَقُلْتُ لِزَيْنَبَ مَا رَأْسُ الْحَوْلِ قَالَتْ كَانَتِ الْمَرْأَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا هَلَكَ زَوْجُهَا عَمَدَتْ إِلَى شَرِّ بَيْتٍ لَهَا فَجَلَسَتْ فِيهِ حَتَّى إِذَا مَرَّتْ بِهَا سَنَةٌ خَرَجَتْ فَرَمَتْ وَرَاءَهَا بِبَعْرَةٍ۔

آپ نے ارشاد فرمایا۔ جاہلیت میں ہر ایک عورت اپنے خاوند کا ایک سال تک سوگ کرتی اور پھر برس اور کچھ دن پورے ہوتے ہی وہ مینگنی پھینکتی تھی۔

سیدنا حضرت حمید بن نافع نے اس حدیث شریف کو زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا سے بیان کیا اور حضرت زینبؓ نے اپنی والدہ سے ان کی والدہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ایک عورت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اس نے اپنی بیٹی کے لیے دریافت کیا جس کا خاوند فوت ہو گیا تھا اور اس کی آنکھیں خراب تھیں آپ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک عورت سوگ کیا کرتی تھی ایک سال سے کم و بیش پھر سال پورا ہوتے ہی وہ مینگنی پھینکتی اور یہ تو چار ماہ دس دن ہیں۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قریش میں سے ایک عورت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ میری بیٹی کا خاوند فوت ہو گیا ہے اور مجھے خوف ہے کہ اس کی آنکھوں پر کوئی صدمہ نہ آجائے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں اس کی خواہش تھی کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس کی آنکھوں میں سرمہ لگانے کی اجازت دے دیں آپ نے ارشاد فرمایا تم میں سے پہلے ہر ایک عورت سال ختم ہونے پر مینگنی پھینکتی اور یہ تو چار ماہ دس دن ہیں سیدنا حضرت حمید بن نافع نے حضرت زینب بنت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ راس الحول کا قصہ کیا ہے۔ زینب بنت ابو سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ جاہلیت میں جب کسی عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تو وہ عورت اپنے گھروں میں سے سب سے برے گھر میں جا کر قیام پذیر ہو جاتی۔ جب سال ختم ہو جاتا تب وہ اپنی پیٹھ کے پیچھے مینگنی پھینک کر باہر نکلتی۔

[illegible] عَنْ زَيْنَبَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ أُمَّ سَلَمَةَ وَأُمَّ حَبِيبَةَ تَكْتَحِلُ فِي عِدَّتِهَا مِنْ وَفَاةِ زَوْجِهَا فَقَالَتْ أَتَتِ امْرَأَةٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَتْهُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنَّ فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا أَقَامَتْ سَنَةً ثُمَّ قَذَفَتْ خَلْفَهَا بِبَعْرَةٍ ثُمَّ خَرَجَتْ وَإِنَّمَا هِيَ أَرْبَعَةُ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا حَتّٰى يَنْقَضِيَ الْأَجَلُ

حضرت زینب بنت ابوسلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضرت ام سلمہ اور ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے خاوند کے مرنے کے بعد اس کی عورت کی عدت کے متعلق دریافت کیا کہ کیا اسے سرمہ لگانا درست ہے یا کہ نہیں۔ آپ نے اوپر گزری ہوئی حدیث شریف کو بیان کیا۔

اَلْقُسْطُ وَالْأَظْفَارُ لِلْحَادَّةِ

سوگ والی عورت کے لیے قسط اور اظفار کا بیان

[illegible] عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ رَخَّصَ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا عِنْدَ طُهْرِهَا فِي الْقُسْطِ أَوِ الْأَظْفَارِ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو رخصت دی جس کا خاوند فوت ہو گیا ہو کہ وہ پاک ہونے کے وقت قسط اور اظفار کا استعمال کرے۔

نوٹ: یعنی جب عورت سوگ میں ہو تو اپنے خاوند کے ان دنوں میں عدت کے لیے کسی خوشبو کا لگانا درست نہیں ہاں اگر خون کی بدبو دور کرنے یا حیض سے پاک ہونے کے لیے اپنے بدن پر قسط یا اظفار لگا لے تو درست اور جائز ہے۔

بَابُ نَسْخِ مَتَاعِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا بِمَا فُرِضَ لَهَا مِنَ الْمِيرَاثِ

اس بات کے بیان میں باب کہ جس عورت کا خاوند فوت ہو جاتا تھا۔ اسے پورے ایک سال کا خرچ دلایا جاتا اور پھر یہ حکم میراث مقرر ہونے کی وجہ سے منسوخ ہو گیا

[illegible] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ نُسِخَ ذٰلِكَ بِآيَةِ الْمِيرَاثِ بِمَا فُرِضَ لَهَا مِنَ الرُّبُعِ وَالثُّمُنِ وَنُسِخَ أَجَلُ الْحَوْلِ أَنْ جُعِلَ أَجَلُهَا أَرْبَعَةَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیہ کریمہ والذین یتوفون منکم (الخ) اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور چھوڑ جائیں بیویاں وصیت کریں اپنی عورتوں کے واسطے ایک برس کا خرچ دینا اور نکالنا نہیں پھر اگر وہ نکل جائیں تو گناہ نہیں۔ میراث والی آیت سے منسوخ ہو گئی جس میں اللہ تعالیٰ نے عورت کا چوتھائی یا آٹھواں حصہ بیان فرمایا اور عدت میں ایک سال تک رہنے کا حکم

أَشْهُرٍ وَّعَشْرًا۔

۳۵۴۶- عَنْ عِكْرِمَةَ فِي قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ قَالَ نَسَخَتْهَا وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا۔

چار ماہ دس دن والے حکم سے منسوخ ہو گیا۔

سیدنا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آیت کریمہ: وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً کو وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ کے ساتھ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ یعنی تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں وہ اپنے آپ کو چار ماہ دس دن تک انتظار کرائیں۔

نوٹ: یعنی ایک سال کی عدت کا حکم منسوخ ہوا اور اس کی جگہ چار ماہ دس دن عدت مقرر ہوئی۔

الرُّخْصَةُ فِي خُرُوجِ الْمَبْتُوتَةِ مِنْ بَيْتِهَا فِي عِدَّتِهَا لِسُكْنَاهَا

تین طلاقوں والی عورت کو عدت کے دنوں میں اپنے گھر سے دوسری جگہ جانے کی اجازت دی گئی

۳۵۴۷- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَاصِمٍ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ قَيْسٍ أَخْبَرَتْهُ وَكَانَتْ عِنْدَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ أَنَّهُ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَخَرَجَ إِلَى بَعْضِ الْمَغَازِي وَأَمَرَ وَكِيلَهُ أَنْ يُعْطِيَهَا بَعْضَ النَّفَقَةِ فَتَقَالَّتْهَا فَانْطَلَقَتْ إِلَى بَعْضِ نِسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ عِنْدَهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَهَا فُلَانٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا بِبَعْضِ النَّفَقَةِ فَرَدَّتْهَا وَزَعَمَ أَنَّهُ شَيْءٌ تَطَوَّلَ بِهِ قَالَ صَدَقَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَقِلِي إِلَى أُمِّ كُلْثُومٍ فَاعْتَدِّي عِنْدَهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ

سیدنا حضرت عبدالرحمن بن عاصم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا نے ان سے بیان فرمایا اور وہ بنی مخزوم کے ایک شخص کے پاس تھیں اس شخص نے فاطمہ کو تین طلاقیں دیں اور خود کسی جہاد میں چلا گیا اور اپنے وکیل سے کہہ گیا کہ تم اسے نفقہ دے دینا۔ اس وکیل نے اسے کچھ دیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اسے تھوڑا اور کم خیال کرتے ہوئے واپس کر دیا اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں کسی بیوی کے پاس گئی۔ اسی دوران حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور اس وقت حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا گھر میں موجود تھیں اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں فاطمہ بنت قیس ہوں مجھے فلاں شخص نے طلاق دی اور کسی شخص کے ہاتھوں میرے پاس نفقہ بھیجا۔ میں نے اس نفقہ کو تھوڑا خیال کرتے ہوئے واپس کر دیا۔ وہ آدمی کہتا ہے۔ احساناً دیا ہیں

أُمِّ كُلْثُومٍ امْرَأَةٌ تَكْثُرُ عُوَّادُهَا فَانْتَقِلِي إِلَى عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ فَإِنَّهُ أَعْمَى فَانْتَقَلَتْ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَاعْتَدَّتْ عِنْدَهُ حَتَّى انْقَضَتْ عِدَّتُهَا ثُمَّ خَطَبَهَا أَبُو الْجَهْمِ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ فَجَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْتَأْمِرُهُ فِيهِمَا فَقَالَ أَمَّا أَبُو الْجَهْمِ فَرَجُلٌ أَخَافُ عَلَيْكِ قَسْقَاسَتَهُ لِلْعَصَا وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ أَمْلَقُ مِنَ الْمَالِ فَتَزَوَّجَتْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ بَعْدَ ذَلِكَ۔

بھلا احسان ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا وہ آدمی سچ کہتا ہے۔ اب تم جا کر اپنی عدت ام کلثوم کے پاس جا کر پوری کرو۔ یہ کہہ کر پھر ارشاد فرمایا۔ حضرت ام کلثوم کے گھر میں لوگوں کی آمد و رفت بہت زیادہ ہے۔ لہٰذا اب عبداللہ بن ام مکتوم کے پاس چلی جائیں کیونکہ وہ شخص اندھا ہے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضرت عبداللہ کے پاس چلی گئی اور میں نے اپنی عدت وہیں پوری کی۔ جب میری عدت کے دن پورے ہو چکے تو اس وقت ابوجہم اور معاویہ بن ابوسفیان نے پیغام بھیجا۔ میں پھر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے آپ سے ان دونوں کے متعلق مشورہ کیا۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے ابوجہم کی لکڑی کا ڈر ہے اور معاویہ غریب و مفلس آدمی ہیں۔ حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں نے یہ بات سننے کے بعد اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے نکاح کر لیا۔

[illegible] عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ أَبِي عَمْرِو بْنِ حَفْصِ ابْنِ الْمُغِيرَةِ فَطَلَّقَهَا آخِرَ ثَلَاثِ تَطْلِيقَاتٍ فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَتْهُ فِي خُرُوجِهَا مِنْ بَيْتِهَا فَأَمَرَهَا أَنْ تَنْتَقِلَ إِلَى ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ الْأَعْمَى فَأَبَى مَرْوَانُ أَنْ يُصَدِّقَ فَاطِمَةَ فِي خُرُوجِ الْمُطَلَّقَةِ مِنْ بَيْتِهَا قَالَ عُرْوَةُ أَنْكَرَتْ عَائِشَةُ ذَلِكَ عَلَى فَاطِمَةَ۔

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ ابوعمرو بن حفص رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں پھر انہوں نے فاطمہ کو طلاق دے دی۔ آخری طلاق جو تین طلاقوں سے باقی رہ گئی تھی۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے آپ سے عرض کیا کہ مجھے آپ گھر سے نکلنے کی اجازت دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے گھر سے ابن ام مکتوم کے گھر کی طرف جانے کا حکم فرمایا۔ راوی کہتے ہیں کہ مروان بن حکم نے اس مسئلہ کا انکار کیا۔ اور حضرت فاطمہ کو اس بیان میں سچا نہ سمجھا۔ اور عروہ فرماتے ہیں کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بھی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بات کا انکار کیا ہے۔

نوٹ: یعنی مروان بن حکم اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے نزدیک تین طلاقوں والی عورت کا گھر سے نکل کر

جانا درست نہیں یہی وجہ ہے کہ آپؓ نے فاطمہؓ کے قصے کو غلط کہا ہے اور حضرت فاطمہؓ کی بات کو جھوٹ کہا ہے۔

[illegible] عَنْ فَاطِمَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَوْجِيْ طَلَّقَنِيْ ثَلَاثًا وَ اَخَافُ اَنْ يُّقْتَحَمَ عَلَيَّ فَاَمَرَهَا فَتَحَوَّلَتْ۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا خاوند مجھے تین طلاقیں دے چکا ہے اور مجھے ڈر ہے کہ میرے پاس کوئی چور وغیرہ نہ آ جائے اور آپ نے اسے وہاں سے چلے جانے کا حکم فرمایا۔

[illegible] عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَسَاَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَاصَمَتْهُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ قَالَتْ فَلَمْ يَجْعَلْ لِيْ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً وَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ۔

حضرت شعبی سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت قیس کے پاس آئے اور میں نے ان سے وہ فیصلہ دریافت کیا جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے مقدمہ کے بارے میں کیا تھا اس میں تھے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ میرے خاوند نے مجھے طلاق بائنہ دے دی میں نے اپنے خاوند کے وکیل سے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا کیا۔ اور میں نے مکان و نفقہ کے بارے بات چیت کی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ مجھے مکان اور نفقہ نہ دلایا گیا۔ اور مجھے ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم فرمایا گیا۔

[illegible] عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ فَاَرَدْتُ النُّقْلَةَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ انْتَقِلِيْ اِلٰى بَيْتِ ابْنِ عَمِّكِ عَمْرِو بْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَاعْتَدِّيْ فِيْهِ فَحَصَبَهُ الْاَسْوَدُ وَقَالَ وَيْلَكَ لِمَ تُفْتِيْ بِمِثْلِ هٰذَا قَالَ عُمَرُ اِنْ جِئْتِ بِشَاهِدَيْنِ يَشْهَدَانِ اَنَّهُمَا سَمِعَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِلَّا لَمْ نَتْرُكْ كِتَابَ اللّٰهِ لِقَوْلِ امْرَاَةٍ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ

سیدنا حضرت شعبیؒ سے مروی ہے کہ فاطمہ بنت قیس نے کہا کہ مجھے میرے خاوند نے طلاق دی اور میں نے اس کے گھر سے چلے جانے کا ارادہ کیا اور میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی آپ نے عمرو بن ام مکتوم کے گھر میں عدت گزارنے کا حکم فرمایا یہ سن کر اسود نے فاطمہ کو کنکریوں سے مارا۔ اور کہا تیرے لیے خرابی ہو تو ایسا مسئلہ کیوں بیان کرتی ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر تو دو گواہ لائے گی جو دونوں اس بات کی گواہی دیں کہ ہم نے یہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے تو پھر تیری بات کو قبول کروں گا ورنہ ایک عورت کے قول کے مقابلہ میں ہم کلام اللہ کو نہ چھوڑیں گے اور اللہ کی کتاب

إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ

یعنی موجود حکم یہ ہے ان عورتوں کو اپنے گھروں سے نہ نکالو اور وہ عورتیں بھی نہ نکلیں ہاں مگر جو عورتیں صریح برائی اور بے حیائی کریں۔

نوٹ: یعنی مرد عورت پر زبردستی کر کے اس کو گھر سے نہ نکالے نہ خود نکلے ہاں اگر وہ عورت کوئی برائی اور بے حیائی کا کام کرے تو اس وقت اسے گھر سے نکال دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس آیت کو دلیل پکڑ کر اس عورت سے فرمایا اگر تم اپنے دعویٰ پہ دلیل لاؤ گی تو ہم تسلیم کریں گے۔ ورنہ آیت کے مطابق جو کچھ ہمیں معلوم ہوتا ہے وہی کریں گے۔ اور محدثین کرام کے نزدیک حضرت فاطمہ بنت قیس کی حدیث صحیح ہے اس میں کچھ کلام نہیں۔ الغرض مطلقہ مبتوتہ جس کو تین قطعی طلاقیں دی گئی ہوں اس کے لیے نہ تو نفقہ ہے اور نہ سکنیٰ اور مطلقہ رجعیہ کے لیے نفقہ اور سکنیٰ دونوں ہیں۔

بَابُ خُرُوجِ الْمُتَوَفَّى عَنْهَا بِالنَّهَارِ

١٤٠٢ عَنْ جَابِرٍ قَالَ طُلِّقَتْ خَالَتِي فَأَرَادَتْ أَنْ تَخْرُجَ إِلَى نَخْلٍ لَهَا فَلَقِيَتْ رَجُلًا فَنَهَاهَا فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اخْرُجِي فَجُدِّي نَخْلَكِ لَعَلَّكِ أَنْ تَصَدَّقِي وَتَفْعَلِي مَعْرُوفًا

دن کے وقت اس عورت کا باہر نکلنا جس کا خاوند فوت ہو گیا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کی خالہ کو طلاق دی گئی اور آپ کی خالہ نے کھجوروں کے باغ کو جانا چاہا تو راستے میں آپ کو کوئی شخص ملا اور اس نے اس باغ میں جانے سے منع کیا تو ان کی خالہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی خالہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے انہیں ارشاد فرمایا کہ تم جا کر اپنے کھجوروں کا میوہ توڑ لو تو شاید صدقہ اور خیرات کرے گی اور اس سے لوگوں پہ احسان کرتے ہوئے انہیں دے گی۔

بَابُ نَفَقَةِ الْبَائِنَةِ

١٤٠٣ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَأَبُو سَلَمَةَ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ طَلَّقَنِي زَوْجِي فَلَمْ يَجْعَلْ لِي سُكْنَى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَوَضَعَ لِي عَشَرَةَ أَقْفِزَةٍ عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهُ خَمْسَةً شَعِيرٍ وَخَمْسَةً

بائنہ کے نفقے کے بیان میں

سیدنا حضرت ابو بکر بن حفص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں اور ابو سلمہ حضرت فاطمہ بنت قیس کے پاس گئے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مجھے بتایا کہ مجھے میرے خاوند نے طلاق دی اور مجھے رہنے کا گھر اور کھانے کے لیے نفقہ وغیرہ نہ دیا اور انہوں نے اپنے دس قفیز اپنے چچا زاد بھائی کے پاس رکھوا دیے ان میں سے پانچ

ثُمَّ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ ذٰلِكَ فَقَالَ صَدَقَ وَ اَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ فُلَانٍ وَكَانَ زَوْجُهَا طَلَّقَهَا طَلَاقًا بَائِنًا۔

[illegible]۔ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ طَلَّقَ اِبْنَةَ اَبِيْ سَعِيْدِ ابْنِ زَيْدٍ وَ اُمُّهَا حَمْنَةُ بِنْتُ قَيْسٍ الْبَتَّةَ فَاَمَرَتْهَا خَالَتُهَا فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ بِالْاِنْتِقَالِ مِنْ بَيْتِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو وَسَمِعَ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا فَاَمَرَهَا اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى مَسْكَنِهَا حَتّٰى تَنْقَضِيَ عِدَّتُهَا فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ تُخْبِرُهٗ اَنَّ خَالَتَهَا فَاطِمَةَ اَفْتَتْهَا بِذٰلِكَ وَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْتَاهَا بِالْاِنْتِقَالِ حِيْنَ طَلَّقَهَا اَبُوْ عَمْرِو ابْنُ حَفْصٍ الْمَخْزُوْمِيُّ فَاَرْسَلَ مَرْوَانُ قَبِيْصَةَ ابْنَ ذُؤَيْبٍ اِلٰى فَاطِمَةَ فَسَاَلَهَا عَنْ ذٰلِكَ فَزَعَمَتْ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ اَبِيْ عَمْرٍو لَمَّا اَمَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيَّ ابْنَ اَبِيْ طَالِبٍ عَلَى الْيَمَنِ خَرَجَ مَعَهٗ فَاَرْسَلَ اِلَيْهَا بِتَطْلِيْقَةٍ وَهِيَ بَقِيَّةُ طَلَاقِهَا فَاَمَرَ لَهَا الْحَارِثُ ابْنُ هِشَامٍ وَعَيَّاشُ ابْنُ اَبِيْ رَبِيْعَةَ بِنَفَقَتِهَا فَاَرْسَلَتْ اِلَى الْحَارِثِ وَعَيَّاشٍ

قفیز جو اور پانچ قفیز کھجور کے تھے۔ بعد ازاں میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور میں نے اس کا تذکرہ کیا آپ نے فرمایا وہ جو کچھ کہتا ہے سچ کہتا ہے اور مجھے حکم فرمایا کہ میں فلاں فلاں شخص کے گھر میں عدت گزاروں اور اس کے خاوند نے اسے طلاق بائن دے رکھی تھی

سیدنا حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عثمان نے سعید بن زید کی لڑکی کو طلاق دی۔ اور اس لڑکی کی والدہ کا نام حمنہ بنت قیس تھا اور اس نے انہیں ایسی طلاق دی (جس سے رشتہ اور علاقہ بالکل منقطع ہو جاتا ہے اور مرد کو اس کے ساتھ دوسری شادی کے بغیر نکاح ناجائز ہو) اس عورت کی خالہ فاطمہ بنت قیس نے انہوں کو کہلا بھیجا کہ آپ عبداللہ بن عمرو بن عثمان کے گھر میں نہ ٹھہریں وہاں سے آجائیں۔ بعد ازاں یہ بات مروان نے سنی تو انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عثمان کی بیوی کو کہلا بھیجا کہ وہ عدت مکمل ہونے تک اپنے گھر میں قیام پذیر ہوں۔ حضرت عبداللہ بن عمرو کی بیوی نے مروان کو کسی شخص کے ذریعہ اطلاع دی کہ مجھے میری خالہ حضرت فاطمہ نے اپنے گھر سے چلی جانے کا حکم دیا تھا اور مجھ سے بیان کیا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کو بھی گھر سے چلی جانے کا حکم اس وقت دیا تھا جب کہ انہیں ان کے خاوند ابو عمرو بن حفص نے طلاق دی تھی۔ جب مروان نے یہ قصہ سنا تو اس وقت قبیصہ بن ذویب کو فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا۔ بعد ازاں فاطمہ سے یہ قصہ قبیصہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا اس نے بتایا کہ میرا خاوند ابو عمرو حضرت علی رضی اللہ عنہا کے ساتھ یمن چلا گیا تھا۔ اور ان ایام میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو یمن کا خلیفہ مقرر فرمایا سو وہاں جا کر میرے خاوند نے طلاق کہلا بھیجا

فَسَأَلَهُمَا النَّفَقَةَ الَّتِي أَمَرَ لَهَا زَوْجُهَا فَقَالَا وَاللّٰهِ مَا لَهَا عَلَيْنَا نَفَقَةٌ إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَامِلًا وَمَا لَهَا أَنْ تَسْكُنَ فِي مَسْكَنِنَا إِلَّا بِإِذْنِنَا فَزَعَمَتْ فَاطِمَةُ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَصَدَّقَهُمَا قَالَتْ فَقُلْتُ أَيْنَ أَنْتَقِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ انْتَقِلِي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ الْأَعْمَى الَّذِي عَاتَبَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ فَانْتَقَلْتُ عِنْدَهُ فَكُنْتُ أَضَعُ ثِيَابِي عِنْدَهُ حَتّٰى أَنْكَحَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَعَمَتْ أُسَامَةَ ابْنَ زَيْدٍ۔

وہ طلاق جو باقی رہ گئی تھی اور حارث بن ہشام اور عیاش بن ربیعہ کو کہلا دیا گیا تھا کہ وہ مجھے نفقہ دے دیں۔ میں نے ان سے اپنا خرچ مانگنے کے لیے ان کے پاس آدمی بھیجا جو پیسے میرے خاوند نے دینے کے لیے کہا تھا۔ ان دونوں نے کہا خدا کی قسم ہمارے پاس اس کے لیے نفقہ نہیں۔ مگر ہاں اگر وہ حاملہ ہوتی تو اس کے لیے نفقہ تھا اور اب وہ ہمارے گھر میں نہ رہے جب تک ہم نہ کہیں۔ فاطمہ فرماتی ہیں کہ میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور آپ کی خدمت اقدس میں یہ قصہ عرض کیا۔ آپ نے ان دونوں کو سچا ٹھہرایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کس جگہ چلی جاؤں؟ تو آپ نے فرمایا ابن ام مکتوم کے پاس چلی جاؤ اور ابن ام مکتوم نابینا آدمی ہے جن کے لیے اللہ جل شانہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر تنبیہ نازل فرمائی اپنی کتاب میں بعد ازاں میں اس کے پاس چلی گئی۔ میں ان کے پاس قیام پذیر رہتی اور اپنے کپڑے اتار دیتی۔ یعنی گرمی کے سبب کی وجہ سے میں بے تکلف کپڑے اتار کر بیٹھ جاتی۔ بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے ساتھ میرا نکاح کرا دیا۔

٣٥٥: عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ أَبِي حُبَيْشٍ أَنَّهَا أَتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الدَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَانْظُرِي إِذَا أَتَاكِ قُرْؤُكِ فَلَا تُصَلِّي فَإِذَا مَرَّ قُرْؤُكِ فَتَطَهَّرِي ثُمَّ صَلِّي مَا بَيْنَ الْقُرْءِ إِلَى الْقُرْءِ۔

حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ وہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کی خدمت میں خون جاری ہونے کا شکوہ کیا۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا کہ یہ خون کسی رگ سے آتا ہے۔ یعنی رحم سے نہیں آتا جب تجھے حیض آئے تو اس پر نظر رکھا اور اس وقت نماز نہ پڑھا کرو اور جب حیض کے دن گزر جائیں تو اس وقت پاک ہو جاؤ۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا دونوں حیضوں کے درمیان نماز پڑھا کیجئے۔

نوٹ:- جب حیض کی مدت کے ایام آئیں تو ان ایام میں نماز چھوڑ دینی چاہیے اور باقی دنوں میں نماز پڑھنی چاہیے اور حدیث بالا میں قروء کے معنی حیض کے بیان فرمائے گئے ہیں۔

بَابُ نَسْخِ الْمُرَاجَعَةِ بَعْدَ التَّطْلِيقَاتِ الثَّلَاثِ

تین طلاق کے بعد رجوع کے منسوخ ہونے کا بیان

۳۵۳۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا وَقَالَ وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ الْآيَةَ وَقَالَ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ فَأَوَّلُ مَا نُسِخَ مِنَ الْقُرْآنِ الْقِبْلَةُ وَقَالَ وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِلَى قَوْلِهِ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا وَذَلِكَ بِأَنَّ الرَّجُلَ إِذَا طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فَهُوَ أَحَقُّ بِرَجْعَتِهَا وَإِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَنَسَخَ ذَلِكَ وَقَالَ الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے اس آیت شریفہ کی تفسیر میں روایت ہے۔ مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلِهَا۔ یعنی ہم اگر کوئی آیت شریفہ منسوخ کرتے ہیں یا بھلا دیتے ہیں تو اس سے بہتر لاتے ہیں۔ یا اس کے برابر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے بعد دوسری آیت شریفہ کو بیان فرمایا وَإِذَا بَدَّلْنَا آيَةً مَكَانَ آيَةٍ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يُنَزِّلُ قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مُفْتَرٍ بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۔ یعنی جب ہم ایک آیت کی جگہ دوسری آیت بدل دیتے ہیں تو نازل فرمانے والا اللہ جل شانہ بہتر جانتا ہے۔ تو کہتے ہیں تو اپنی طرف سے بنا لاتا ہے اس طرح نہیں لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے۔

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی غرض یہ ہے کہ منسوخ ہونے کا بھید اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے اور بندہ کو بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنے احکام تبدیل کرنے اور ان میں تغیر کرنے کا اختیار ہے۔ جیسے دوسری آیت میں ارشاد فرمایا۔ يَمْحُو اللَّهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ وَعِنْدَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جسے چاہے باقی رکھتا ہے اور اس کے پاس اصل کتاب ہے۔

اس کے بعد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: سب سے پہلے قرآن میں جو منسوخ ہوا وہ قبلہ تھا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللَّهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَبُعُولَتُهُنَّ أَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِي ذَلِكَ إِنْ أَرَادُوا إِصْلَاحًا۔

اور طلاق والی عورتیں اپنے تئیں تین حیض تک انتظار کرائیں اور ان کو جائز نہیں کہ وہ پیٹ میں وہ کچھ چھپائیں جو کچھ اللہ جل شانہ نے ان کے پیٹوں میں رکھا ہے اگر وہ اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہیں۔ اور ان کے خاوند ان کو پھیر لینے کا اتنی دیر میں اگر وہ صلح کرنی چاہیں۔ آیت بالا کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ معاملہ اس طرح

تھا جب کوئی آدمی اپنی عورت کو طلاق دیتا تو وہ اس عورت کو نکاح میں لانے کا زیادہ مستحق تھا۔ خواہ وہ تین طلاقیں بھی دیتا بعد ازاں اللہ عزوجل نے اس حکم کو منسوخ فرمایا اور ارشاد فرمایا

یعنی طلاق دو بار تک ہے۔ پھر اس کے بعد دستور کے مطابق رکھنا ہے یا نیکی سے رخصت کر دینا ہے۔

نوٹ: تین طلاقوں کے بعد رجوع کرنا جائز نہیں اور دو طلاقوں تک رجوع کر سکتا ہے۔ یہاں اس حدیث شریف کو اس مفہوم کے تحت لائے ہیں۔ یعنی تین طلاقوں کے بعد رجوع پہلے تھا اور اب اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فرمانے سے یہ حکم منسوخ ہو گیا۔

بَابُ الرَّجْعَةِ

باب عورت کی طرف رجوع کرنے کے بیان میں

٣٣٨٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ طَلَّقْتُ امْرَأَتِي وَ هِيَ حَائِضٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَسَلَّمَ عُمَرُ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا فَإِذَا طَهُرَتْ يَعْنِي فَإِنْ شَاءَ فَلْيُطَلِّقْهَا قُلْتُ لِابْنِ عُمَرَ فَاحْتَسَبْتَ مِنْهَا فَقَالَ مَا يَمْنَعُهَا أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَ اسْتَحْمَقَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنی بیوی کو ایام حیض میں طلاق دی اور اس امر کا تذکرہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کیا۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا کہ رجوع کرے جب وہ پاک ہو جائے گی تو اسے اختیار ہے خواہ وہ اسے رکھے یا طلاق دے دے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے شاگرد نے آپ سے دریافت کیا۔ کیا اس پہلی طلاق کا بھی حساب کیا جائے گا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا حساب کرنے سے کون سی چیز مانع ہے تم بھلا اگر کوئی شخص عاجز ہو جائے یا طلاق دی گئی میں حماقت کرے تو وہ حساب میں آئے گی (یعنی اگر چہ وہ شخص رجوع کرنے سے عاجز آگیا۔ اور اس حماقت کی یعنی نادانی اور حماقت سے طلاق دے بیٹھا تو طلاق رائیگاں نہ جائے گی بلکہ حساب میں آئے گی۔)

٣٣٨٥: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَ هِيَ حَائِضٌ فَذَكَرَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا حَتّٰى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى فَإِذَا طَهُرَتْ فَإِنْ شَاءَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حیض کے ایام میں طلاق دی۔ اور اس بات کا تذکرہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمر نے کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان سے کہو کہ دوسرا حیض آنے تک رجوع کریں۔ جب وہ پاک ہو جائے تو اس کا جی

طَلَّقَهَا وَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا فَإِنَّهُ الطَّلَاقُ الَّذِي أَمَرَ اللَّهُ بِهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ۔

٣٥٠٩- عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الرَّجُلِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ يَقُولُ أَمَا إِنْ طَلَّقَهَا وَاحِدَةً أَوِ اثْنَتَيْنِ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا ثُمَّ يُمْسِكَهَا حَتَّى تَحِيضَ حَيْضَةً أُخْرَى ثُمَّ تَطْهُرَ ثُمَّ يُطَلِّقَهَا قَبْلَ أَنْ يَمَسَّهَا وَأَمَّا إِنْ طَلَّقَهَا ثَلَاثًا فَقَدْ عَصَيْتَ اللَّهَ فِيمَا أَمَرَكَ بِهِ مِنْ طَلَاقِ امْرَأَتِكَ وَبَانَتْ مِنْكَ امْرَأَتُكَ۔

چاہے تو طلاق دے دے ورنہ حسب سابق رکھ لے۔ کیونکہ یہ طلاق اللہ کے حکم کے مطابق ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ یعنی انہیں عدت پر طلاق دو۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ایسے آدمی کا مسئلہ دریافت کیا جاتا ہے جس نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس شخص کے ایک یا دو طلاقیں دینے کی صورت میں حضور اقدس نے یہ ارشاد فرمایا سو وہ شخص اپنی بیوی کی طرف رجوع کرے۔ یعنی وہ اسے اپنے آپ سے جدا اور الگ نہ کرے۔ بلکہ اسے دوسرا حیض آنے تک روکے۔ پھر جب وہ پاک ہوجائے تو اسے جماع سے پہلے طلاق دے۔ اور اگر اس شخص نے تین طلاقیں دے دیں تو تم نے اپنی بیوی کو طلاق دینے کے سلسلے میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی ہے جس کا اس نے تمہیں حکم دیا ہے اور تمہاری بیوی تم سے جدا ہوگئی۔

فائدہ: یعنی اس نے عورت کو حیض کی حالت میں طلاق دینے سے منع کیا تھا اس نے اس کے مطابق کام نہ کیا لیکن عورت تین طلاقیں دینے سے مرد سے جدا ہوگئی۔

٣٥١٠- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَأَمَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاجَعَهَا

ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے رجوع کرنے کا حکم دیا

۳۵۹۰ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ يُسْأَلُ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضَةٌ فَقَالَ أَتَعْرِفُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ حَائِضًا فَأَتَى عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَهُ الْخَبَرَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا حَتَّى تَطْهُرَ وَلَمْ أَسْمَعْهُ يَزِيدُ عَلَى هٰذَا۔

حضرت ابن طاؤس اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ ان کے والد نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سن کر سنا۔ اس وقت جب اس آدمی کا مسئلہ دریافت کیا گیا جس نے اپنی بیوی کو حیض میں طلاق دی تھی۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھنے والے کو فرمایا کیا آپ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو پہچانتے ہیں کہ نہیں اس نے کہا ہاں پہچانتا ہوں۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اس پوچھنے والے کو اس طرح بتایا کہ میں نے دوران حیض اپنی بیوی کو طلاق دی تھی اس بات کی خبر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو دی۔ آپ نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہئے کہ آپ پاک ہونے تک۔ اس عورت سے رجوع کریں راوی کا بیان ہے کہ اس نے مجھ سے اس سے زیادہ بیان نہیں کیا۔

نوٹ: جیسے پہلی روایات میں اور باتیں زیادہ ہیں وہ اس روایت میں نہیں۔

۳۵۹۱ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَلَّقَ حَفْصَةَ ثُمَّ رَاجَعَهَا

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کو طلاق دی۔ اور بعد ازاں رجوع فرمایا۔

كِتَابُ الْخَيْلِ

گھوڑوں کے بیان میں کتاب

۳۵۹۲ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ نُفَيْلٍ الْكِنْدِيِّ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَذَالَ النَّاسُ الْخَيْلَ وَوَضَعُوا السِّلَاحَ وَقَالُوا لَا جِهَادَ قَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَجْهِهِ وَقَالَ كَذَبُوا الْآنَ الْآنَ جَاءَ الْقِتَالُ وَلَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ وَيُزِيغُ اللّٰهُ لَهُمْ

حضرت سلمہ بن نفیل کندی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھا ہوا تھا کہ اس وقت ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں نے گھوڑوں کو ذلیل کر دیا ہے اور ہتھیار رکھ دیے اور کہتے ہیں کہ اب جہاد نہیں رہا اور لڑائی ختم ہو گئی ہے آپ نے پیش کرنے والے کی طرف رخ انور پھیرا اور ارشاد فرمایا یہ جھوٹ بکتے ہیں ابھی ابھی جہاد کا حکم آیا ہے اور میری امت

قُلُوبَ أَقْوَامٍ وَيَرْزُقُهُمْ مِنْهُمْ حَتَّى تَقُومَ
السَّاعَةُ وَحَتَّى يَأْتِيَ وَعْدُ اللَّهِ وَالْخَيْلُ مَعْقُودٌ
فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُوَ
يُوحَى إِلَيَّ أَنِّي مَقْبُوضٌ غَيْرُ مُلَبَّثٍ وَأَنْتُمْ تَتَّبِعُونِي
أَفْنَادًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَعُقْرُ
دَارِ الْمُؤْمِنِينَ الشَّامُ۔

کے لوگ دین کی خاطر ہمیشہ لڑتے رہیں گے۔ اور اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو ان کے لیے پھیر دے گا اور اللہ تعالیٰ ان کو ان سے قیامت تک رزق دے گا اور اللہ نے خیر کو گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک متعلق فرما دیا ہے اور مجھے بات وحی کے ذریعہ بتائی گئی ہے۔ اور میرا وصال عنقریب جلد ہوگا اور تم لوگ متفرق جماعتیں ہو جاؤ گے اور آپس میں کٹ مرو گے اور ایمان والوں کا گھر شام میں مقرر ہوگا۔

نوٹ: گھوڑوں کی پیشانی میں اجر و ثواب جو جہاد کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ دوسری وہ غنیمت جو جہاد کرنے سے ملتی ہے۔

[illegible] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا
الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ ثَلَاثَةٌ فَهِيَ لِرَجُلٍ
أَجْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا
الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالَّذِي يَحْتَبِسُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَتَّخِذُهَا
لَهُ وَلَا تُغَيِّبُ فِي بُطُونِهَا شَيْئًا إِلَّا كُتِبَ بِكُلِّ
شَيْءٍ غَيَّبَتْ فِي بُطُونِهَا أَجْرٌ وَلَوْ عَرَضَتْ لَهُ
مَرْجٌ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے گھوڑوں کی پیشانیوں میں قیامت تک خیر اور بھلائی رکھی ہے اور گھوڑوں کی تین اقسام ہیں ایک گروہ جن کے باعث آدمی کو اجر و ثواب ہوتا ہے اور ایک شخص اور تکلیف میں بدحال اور بچاؤ ہوتے ہیں اور ایک وبال و مصیبت ہوتے ہیں لہٰذا گھوڑے تو وہ ہیں جن کو اللہ کی راہ میں روکا جائے اور انہیں جہاد کے لیے تیار کیا جائے اور وہ جو کچھ کھائیں وہ ان کے لیے ثواب ہے اور اگر وہ چراگاہ میں چھوڑے جائیں تاکہ وہ چریں۔ بعد ازاں حدیث پاک کو آخر تک بیان فرمایا۔

[illegible] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ
وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ وَعَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ
أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَطَالَ لَهَا
فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيَلِهَا
ذَلِكَ فِي الْمَرْجِ أَوِ الرَّوْضَةِ كَانَ لَهُ
حَسَنَاتٍ وَلَوْ أَنَّهَا قَطَعَتْ طِيَلَهَا ذَلِكَ
فَاسْتَنَّتْ شَرَفًا أَوْ شَرَفَيْنِ كَانَتْ آثَارُهَا
وَفِي حَدِيثِ الْحَارِثِ وَأَرْوَاثُهَا حَسَنَاتٍ لَهُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بعض آدمیوں کے لیے گھوڑے باعث اجر و ثواب ہیں۔ بعض کے لیے انتہائی قبیح اور بعض افراد کے لیے وبال و گناہ۔ گھوڑوں سے جس شخص کو اجر و ثواب ہوتا ہے۔ جو انہیں اللہ رب العزت کی راہ میں باندھے۔ اور وہ ان کی رسی چراگاہ یا باغ میں بھی باندھے اور جس قدر وہ گھوڑا دور دور تک چرے گا اس کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اگر وہ رسی توڑ کر ایک یا دو اونچائیاں اوپر چڑھیں تو اس کے پیر۔ لید

فَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ وَلَمْ يُرِدْ أَنْ يَسْقِيَهَا كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ فَهِيَ لَهُ أَجْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغَنِّيًا وَتَعَفُّفًا وَلَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا وَلَا ظُهُورِهَا فَهِيَ لَهُ سِتْرٌ وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنِوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وِزْرٌ وَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحُمُرِ فَقَالَ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَاذَّةُ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ۔

لیے نیکیاں لکھی جائیں گی۔ اگر وہ کسی نہر پر جا نکلے اور پانی پئے حالانکہ مالک کا ارادہ پانی پلانے کا نہ تھا تب بھی مالک کے لیے نیکیاں لکھی جائیں گی تو ایسے گھوڑے باعثِ ثواب ہیں۔ اور ایک شخص وہ ہے جو دوسروں سے استغناء اور سوال سے بچنے کے لیے گھوڑا پالتا ہے اور ان کی گردنوں اور پشتوں میں اللہ تعالیٰ کا حق نہیں بھولتا اس کے لیے وہ پردہ ہیں۔ اور ایک شخص وہ ہے جو فخر و ریا اور مسلمانوں کی دشمنی کے لیے باندھے اور کسی شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے گدھوں کے متعلق پوچھا آپ نے فرمایا۔ اس کے متعلق ابھی تک کچھ نازل نہیں ہوا مگر یہ ایک جامع آیت تمام نیکیوں کو اپنے اندر لیے ہوئے ہے۔

ترجمہ۔ جو شخص ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا اور جو شخص ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھے گا۔

نوٹ:۔ اس آیت شریفہ سے یہ بات ثابت ہوئی کہ تھوڑی سی نیکی بھی رائیگاں نہیں جاتی تو خدا کی راہ میں گھوڑا پالنا باندھنا احسان سے کام لینا بیکار نہیں ہو سکتا۔

بَابُ حُبِّ الْخَيْلِ

عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ النِّسَاءِ مِنَ الْخَيْلِ۔

گھوڑوں کے شوق اور محبت میں بیان

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو عورت کے بعد گھوڑے سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ پیاری نہ تھی۔

مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ شِيَةِ الْخَيْلِ

عَنْ أَبِي وَهْبٍ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسَمَّوْا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَأَحَبُّ الْأَسْمَاءِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَبْدُ اللهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَارْتَبِطُوا الْخَيْلَ وَامْسَحُوا بِنَوَاصِيهَا وَأَكْفَالِهَا وَقَلِّدُوهَا وَلَا تُقَلِّدُوهَا الْأَوْتَارَ وَعَلَيْكُمْ بِكُلِّ كُمَيْتٍ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَشْقَرَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ أَوْ أَدْهَمَ أَغَرَّ مُحَجَّلٍ۔

کون سے رنگ کا گھوڑا بہتر ہے

سیدنا حضرت ابو وہب رضی اللہ عنہ جنہیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف صحبت حاصل تھا روایت فرماتے ہیں کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم انبیاء کرام کے مطابق نام رکھو اور اللہ جل جلالہ کے نزدیک محبوب ترین اور پسندیدہ نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے۔ گھوڑے باندھو اور ان کے ماتھے اور پیچھے پر ہاتھ پھیرو اور ان کے گلے میں قلادہ ڈالو اور ان کے گلے میں تانت نہ پہنانا اور اس بات کا اہتمام رکھو کہ کمیت گھوڑا رکھو جس کی پیشانی اور اگلے پچھلے

پاؤں سفید ہوں۔ یا وہ سرخ رنگ کا گھوڑا ہو جس کی پیشانی سفید ہو اور اگلے پاؤں بھی سفید ہوں۔

الشِّكَالُ فِي الْخَيْلِ

شکال گھوڑے پالنا

٣٥٩٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑے کو ناپسند فرماتے تھے۔

نوٹ۔ شکال ایسے گھوڑے کو کہتے ہیں جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور چوتھا پاؤں کسی دوسرے رنگ کا ہو۔

٣٥٩٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَرِهَ الشِّكَالَ مِنَ الْخَيْلِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الشِّكَالُ مِنَ الْخَيْلِ أَنْ تَكُونَ ثَلَاثُ قَوَائِمَ مُحَجَّلَةً وَوَاحِدَةٌ مُطْلَقَةً أَوْ تَكُونَ الثَّلَاثَةُ مُطْلَقَةً وَرِجْلٌ مُحَجَّلَةٌ وَلَيْسَ يَكُونُ الشِّكَالُ إِلَّا فِي رِجْلٍ وَلَا يَكُونُ فِي الْيَدِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم شکال گھوڑے کو ناپسند فرماتے اور حضرت ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ شکال اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کے تین پاؤں سفید ہوں اور چوتھا پاؤں کسی دوسرے رنگ کا ہو یا تین پاؤں اور رنگ کے ہوں اور ایک پاؤں سفید ہو اور شکال ہمیشہ پاؤں میں ہوتا ہے۔ ہاتھ میں نہیں ہوتا۔

بَابُ شُؤْمِ الْخَيْلِ

گھوڑوں کے شوم اور منحوس ہونے کا بیان

٣٦٠٠ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي ثَلَاثَةٍ الْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ وَالدَّارِ۔

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین اشیاء کی وجہ سے شومی اور نحوست ہوتی ہے عورت گھوڑے اور گھر میں۔

نوٹ:۔ گھوڑے کی شومی اور نحوست یہ ہے کہ وہ عیب دار ہو اور نقصان دہ ہو یعنی کاٹے یا لات مارے اور عورت کی شومی اور نقص یہ ہے کہ وہ زبان دراز اور بد خلق ہو اور گھر کی بدقسمتی اور شومی یہ ہے کہ وہ اچھے پڑوس میں نہ ہو۔ یا وہ سخت دھوپ اور سخت سردی و برسات وغیرہ ہو اور اس میں آرام و سکون نہ ہو۔

٣٦٠١ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّؤْمُ فِي الدَّارِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ۔

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تین اشیاء کی وجہ سے شومی اور نحوست ہوتی ہے عورت گھوڑے اور گھر میں۔

---

۳۶۲ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ يَكُ فِيْ شَيْءٍ فَفِي الرَّبْعَةِ وَالْمَرْأَةِ وَالْفَرَسِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر کسی چیز میں نحوست ہو تو وہ مکان عورت اور گھوڑے میں ہو گی۔ اور اگر وہ ہو تو کسی چیز میں نہ ہو گی۔

بَابُ بَرَكَةِ الْخَيْلِ

باب گھوڑے کی برکت کے بیان میں

۳۶۳ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَرَكَةُ فِيْ نَوَاصِي الْخَيْلِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے۔

بَابُ فَتْلِ نَاصِيَةِ الْفَرَسِ

گھوڑوں کی پیشانیاں گوندنے کا بیان

۳۶۴ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ يَفْتِلُ نَاصِيَةَ فَرَسٍ بَيْنَ أُصْبُعَيْهِ وَيَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْغَنِيْمَةُ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ گھوڑے کی پیشانی کو اپنی انگلیوں سے بل دیتے تھے اور ارشاد فرماتے کہ گھوڑوں کے ماتھوں پر قیامت تک خیر اور بھلائی باندھی گئی ہے۔ اور وہ خیر اجر اور غنیمت ہے۔

۳۶۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کی پیشانی میں برکت ہے۔ قیامت تک۔

۳۶۶ عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ

حضرت عروہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھوڑوں کے ماتھوں پر قیامت تک خیر اور بھلائی باندھ دی گئی ہے۔

۳۶۷ عَنْ عُرْوَةَ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْخَيْلُ مَعْقُوْدٌ فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ

(ترجمہ وہی اوپر گزرا)

۳۶۰۰ عَنْ عُرْوَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ۔

۳۶۰۱ عَنْ عُرْوَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ۔

(ترجمہ وہی جو اوپر گزرا)

تَأْدِيبُ الرَّجُلِ فَرَسَهُ

اس بات کا بیان کہ آدمی اپنے گھوڑے کو ادب سکھائے

۳۶۰۲ عَنْ خَالِدِ بْنِ يَزِيدَ الْجُهَنِيِّ قَالَ كَانَ عُقْبَةُ بْنُ عَامِرٍ يَمُرُّ بِي فَيَقُولُ يَا خَالِدُ اخْرُجْ بِنَا نَرْمِي فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ أَبْطَأْتُ عَنْهُ فَقَالَ يَا خَالِدُ تَعَالَ أُخْبِرْكَ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَيْتُهُ فَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةَ نَفَرٍ الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ

سیدنا حضرت خالد بن یزید جہنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ میرے نزدیک سے گزر رہے تھے اور ارشاد فرماتے اے خالد ہمارے ساتھ چلیں ہم تیر اندازی کریں گے ایک دن میں نے دیر کی تو آپ نے مجھ سے فرمایا۔ اے خالد آؤ میں آپ کو وہ بات سناؤں جو مجھ کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے زبانی تھی میں ان کے پاس گیا آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ رب العزت ایک تیر کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ تیر بنانے والا بشرطیکہ اس نے اس تیر کو بنانے کے لیے نیکی کی نیت کی ہو (۲) تیر

وَالنَّابِلَ بِهِ وَمُنْبِلَهُ ... وَارْمُوا وَارْكَبُوا وَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا وَلَيْسَ اللَّهْوُ إِلَّا فِي ثَلَاثَةٍ تَأْدِيبِ الرَّجُلِ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتِهِ امْرَأَتَهُ وَرَمْيِهِ بِقَوْسِهِ وَنَبْلِهِ وَمَنْ تَرَكَ الرَّمْيَ بَعْدَ مَا عَلِمَهُ رَغْبَةً عَنْهُ فَإِنَّهَا نِعْمَةٌ كَفَرَهَا أَوْ قَالَ كَفَرَ بِهَا.

بَابُ دَعْوَةِ الْخَيْلِ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ فَرَسٍ عَرَبِيٍّ إِلَّا يُؤْذَنُ لَهُ عِنْدَ كُلِّ سَحَرٍ بِدَعْوَتَيْنِ اللَّهُمَّ خَوَّلْتَنِي مَنْ خَوَّلْتَنِي مِنْ بَنِي آدَمَ وَجَعَلْتَنِي لَهُ فَاجْعَلْنِي أَحَبَّ أَهْلِهِ وَمَالِهِ إِلَيْهِ أَوْ مِنْ أَحَبِّ أَهْلِهِ وَمَالِهِ إِلَيْهِ.

اَلتَّشْدِيدُ فِي حَمْلِ الْحَمِيرِ عَلَى الْخَيْلِ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُهْدِيَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ فَرَكِبَهَا فَقَالَ عَلِيٌّ لَوْ حَمَلْنَا الْحَمِيرَ عَلَى الْخَيْلِ لَكَانَتْ لَنَا مِثْلُ هَذِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ.

کو پھینکنے والا اور بھالا لگانے والے کو اور ارشاد فرمایا کہ تیر اندازی اور سواری کرو۔ اور سواری کرنے کی نسبت تیر اندازی مجھے زیادہ پسند ہے اور تین کھیلوں کے سوا کوئی کھیل نہیں کھیلنا چاہیے پہلا یہ کہ انسان اپنے گھوڑے کو سکھائے دوسرا اپنی بیوی سے کھیلے اور تیسرا کھیل تیر اور کمان کا ہے اور جس شخص نے ایک دفعہ سیکھنے کے بعد تیر اندازی چھوڑ دی اس نے ایک نعمت کی ناشکری کی یا آپ نے اس طرح ارشاد فرمایا کہ اس نے اس کی ناشکری کی۔

گھوڑا کیا دعا کرتا ہے

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گھوڑا عربی ہے (یا کسی اور [illegible] عمدہ نسل کا) اور جہاد کی نیت سے رکھا جائے اس کو ہر صبح دو دعائیں کرنے کی اجازت ہوتی ہے یا اللہ! آدمیوں میں سے جس کو مجھ کو سپرد کرے اور مالک بنائے تو مجھے اس کے گھر والوں اور مال کے نزدیک کر دے کہ وہ سب سے زیادہ محبت مجھ سے کرے۔

گھوڑوں کو گدھوں پر چڑھانا ممنوع ہے خچر پیدا کرنے کی خاطر

سیدنا حضرت علی ابن طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک خچر کو تحفہ میں بھیجا۔ تو آپ اس پر سوار ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے اگر ہم گدھوں کو گھوڑیوں پر چڑھائیں تو ہمارے پاس اس قسم کے خچر ہو جائیں گے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا کام وہ کرتے ہیں جو بے علم ہوتے ہیں۔

نوٹ: یعنی گھوڑے کی بھلائی اور خوبی کو نہیں جانتا اور گھوڑے سے وہ کام سرانجام دیے جا سکتے ہیں جو خچر سے ہرگز نہیں دیے جا سکتے۔

۳۶۱۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ لَا قَالَ فَلَعَلَّهُ كَانَ يَقْرَأُ فِي نَفْسِهِ قَالَ خَمْشًا هٰذِهِ شَرٌّ مِنَ الْأُوْلٰى إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدٌ أَمَرَهُ اللّٰهُ بِأَمْرِهِ فَبَلَّغَهُ وَاللّٰهِ مَا اخْتَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ إِلَّا بِثَلَاثَةٍ أَمَرَنَا أَنْ نُسْبِغَ الْوُضُوْءَ وَأَنْ لَا نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ وَلَا نُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس تھا۔ تو اس وقت ایک شخص نے ان سے دریافت کیا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم ظہر اور عصر کی نماز میں کیا پڑھتے تھے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کے جواب میں فرمایا وہ کچھ نہیں پڑھتے۔ اس شخص نے کہا شاید دل میں پڑھ لیتے ہوں گے انہوں نے فرمایا تیرا منہ یا تیرا منہ چھلے (یہ بد دعا ہے) تو نے پہلے سے بھی برا کیا۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے عبد خاص تھے اور اللہ تعالیٰ نے جس طرح انہیں حکم فرمایا۔ انہوں نے من و عن پہنچا دیا۔ خدا کی قسم آپ نے ہم اہل بیت میں سے کوئی خاص بات نہیں کہی۔ مگر ہمیں تین باتوں کا حکم فرمایا۔ ایک تو یہ کہ ہم وضو پورا کریں دوسرے صدقہ کا مال نہ کھائیں۔ تیسرے گدھوں کو گھوڑیوں پہ نہ چھوڑیں (اور یہاں یہی آخری حکم مقصود ہے)۔

عَلَفُ الْخَيْلِ

گھوڑوں کو گھاس اور دانہ کی خوبی اور اجر کا بیان

۳۶۱۴ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ إِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِ اللّٰهِ كَانَ شِبَعُهُ وَرِيُّهُ وَبَوْلُهُ وَرَوْثُهُ حَسَنَاتٍ فِيْ مِيْزَانِهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اس کے وعدے کو سچا جانتے ہوئے اللہ کی راہ میں گھوڑا باندھا تو اس گھوڑے کا پیٹ بھرنا اس کا پانی پینا پیشاب اور لید کرنا اس کی نیکیوں کے ترازو میں شامل کیا جائے گا۔

نوٹ: یعنی قیامت کے دن جب لوگوں کے اعمال کا حساب و کتاب ہوگا تو اس وقت ان چیزوں کے برابر اس شخص کو نیکیاں دی جائیں گی اور جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی وہی بڑا آدمی ہے۔

غَايَةُ السَّبْقِ لِلَّتِي لَمْ تُضْمَرْ

٣٦١٥ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ يُرْسِلُهَا مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ وَكَانَ أَمَدُهَا مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ۔

جس گھوڑے کا اضمار نہیں کیا گیا اس کی رفتار کی انتہا کا بیان

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حفیا نامی ایک جگہ سے گھوڑوں کو چھوڑا اور دوڑ کی انتہا ثنیۃ الوداع نامی پہاڑ تھا جو مدینہ منورہ کے قریب ہے۔ اور ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک گھڑ دوڑ کرائی۔ ایسے گھوڑے جو اضمار نہیں کیے گئے تھے۔

نوٹ: حفیاء سے ثنیہ تک پانچ یا چھ میل کا فاصلہ ہے اور ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد ایک میل کے فاصلے پر ہے۔

بَابُ إِضْمَارِ الْخَيْلِ

٣٦١٦ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي قَدْ أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَكَانَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ وَسَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَأَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ كَانَ فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا۔

گھوڑوں کو اضمار کرانے کی عادت ڈالنا

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کے درمیان گھڑ دوڑ کرائی جنہیں اضمار کیا گیا تھا اور یہ حد حفیا سے ثنیۃ الوداع تک تھی جہاں سے گھوڑے دوڑتے تھے۔ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان گھوڑوں کے لیے جنہیں اضمار نہیں کیا گیا تھا۔ ثنیہ سے بنی زریق تک دوڑ کرائی اور حضرت عبداللہ اس گھوڑے دوڑ میں شامل تھے۔

بَابُ السَّبْقِ

٣٦١٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي نَصْلٍ أَوْ خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ۔

یہ باب گھڑ دوڑ کے بیان میں ہے

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فقط تیر یا اونٹ یا گھوڑے میں ہی شرط کی۔

نوٹ: نصل نیزہ کو کہتے ہیں یہاں سے مراد تیر اندازی ہے خف اونٹ کا پاؤں۔ لیکن یہاں مراد اونٹ ہے اور حافر کہتے ہیں گھوڑے کے سم کو یہاں سے مراد گھوڑا ہے غرضکہ اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ گھوڑا دوڑانا اور اس میں شرط لگانا بطور جواز کے جائز ہے۔ اور شرط بطور جواز حقیقت میں شرط نہیں۔ بلکہ اس سے مراد انعام ہوتا ہے جیسے کہ خلیفہ حکم دے کہ تم سے جس شخص کا گھوڑا بڑھ جائے گا اسے اتنا انعام ملے گا۔ یا کوئی اور شخص کہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَحِلُّ سَبَقٌ إِلَّا عَلَى خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شرط کرنا فقط اونٹ اور گھوڑے میں جائز ہے۔

۳۶۱۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وُجُوهِهِمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ فَقَالَ أَنَّ حَقًّا عَلَى اللَّهِ لَا يَرْتَفِعُ مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ إِلَّا وَضَعَهُ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عضباء نامی ایک اونٹنی تھی اور وہ شرط میں کبھی بھی ہار نہ کھاتی تھی اتفاقاً عرب کا ایک دیہاتی آدمی آیا اور اس کی سواری کے نیچے ایک نوجوان قریب اونٹ تھا اور وہ اونٹ اس اونٹنی سے بڑھ گیا۔ یہ امر مسلمانوں پر شاق گزرا جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے چہرے پر دیکھا کہ وہ رنجیدہ ہیں تو لوگوں نے عرض کیا کہ عضباء پیچھے رہ گئی ہے تو انہوں نے کہا۔ اللہ رب العزت جب کسی شے کو بڑھاتا ہے تو اسے کم بھی فرماتا ہے۔

۳۶۲۰ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ لَا تُسْبَقُ فَجَاءَ أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا فَشَقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وُجُوهِهِمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ سُبِقَتِ الْعَضْبَاءُ قَالَ إِنَّ حَقًّا عَلَى اللَّهِ لَا يَرْتَفِعُ مِنَ الدُّنْيَا شَيْءٌ إِلَّا وَضَعَهُ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عضباء نامی ایک اونٹنی تھی اور وہ شرط میں کبھی ہار نہ کھاتی تھی اتفاقاً عرب کا دیہاتی آدمی آیا اور اس کی سواری کے نیچے ایک جوان قریب اونٹ تھا اور وہ اونٹ اس اونٹنی سے بڑھ گیا۔ یہ امر مسلمانوں پر شاق گزرا۔ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے چہرے پر دیکھا کہ وہ رنجیدہ ہیں تو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پیچھے رہ گئی ہے تو انہوں نے کہا۔ اللہ رب العزت جب کسی شے کو بڑھاتا ہے تو اسے کم بھی فرماتا ہے۔

۳۶۲۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا سَبَقَ إِلَّا فِي خُفٍّ أَوْ حَافِرٍ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شرط کرنا صرف اونٹ اور گھوڑے میں جائز ہے۔

اَلْجَلَبُ

جلب کا بیان

۳۶۲۲ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا.

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام میں جلب، جنب اور شغار جائز نہیں اور جس شخص نے لوٹ مار کی وہ ہم میں سے نہیں۔

نوٹ: جلب کا مطلب ہے کہ اپنے گھوڑے کے پیچھے گھڑ دوڑ میں کسی ڈانٹنے والے آدمی کو رکھنا کہ وہ جھڑکی دوڑے۔ اور جنب کا مطلب ہے کہ اپنے پہلو میں جب سواری کا گھوڑا تھک جائے تو دوسرا رکھنا۔ اس لیے شغار کا تذکرہ نکاح میں گزرا۔

۳۶۲۰ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِي الْإِسْلَامِ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسلام میں جلب، جنب اور شغار جائز نہیں۔

۳۶۲۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَابَقَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَسَبَقَهُ فَكَأَنَّ أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ مِنْ ذٰلِكَ فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يَرْفَعَ شَيْءٌ نَفْسَهُ فِي الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ اللّٰهُ۔

حدیث ہذا کا ترجمہ بھی اوپر گزر چکا ہے تاہم اس میں اونٹنی کا تذکرہ نہیں۔ ہاں اتنا زیادہ ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گنوار سے شرط کی۔ وہ جیت گیا اور صحابہ کرام نے اس امر کو محسوس فرمایا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو کوئی بڑھ جاتا ہے خداوند قدوس اسے ضرور گھٹاتا بھی ہے۔

بَابُ سُهْمَانِ الْخَيْلِ۔

گھوڑوں کے حصے کا بیان

۳۶۲۲ عَنْ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ ضَرَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ لِلزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ أَرْبَعَةَ أَسْهُمٍ سَهْمًا لِلزُّبَيْرِ وَسَهْمًا لِذِي الْقُرْبَى لِصَفِيَّةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أُمِّ الزُّبَيْرِ وَسَهْمَيْنِ لِلْفَرَسِ۔

سیدنا حضرت عباد بن عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت فرماتے ہیں آپ کے دادا بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے مال غنیمت کو تقسیم فرمایا تو آپ نے حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو چار حصے دیے ایک حصہ ان کا اپنا اور ایک ان کے رشتہ داروں کا ان کی والدہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے لیے اور باقی دو حصے ان کے گھوڑوں کے لیے۔

كِتَابُ الْأَحْبَاسِ

اللہ جل جلالہ کی راہ میں اپنے مال کو وقف کرنے کی کتاب

۳۶۲۳ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً إِلَّا بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ الَّتِي كَانَ يَرْكَبُهَا

سیدنا حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار، درہم، غلام اور لونڈی وغیرہ سب کو تقسیم فرما دیا۔ ہاں مگر ایک سفید خچر جس پر آپ سواری فرمایا کرتے تھے اور آپ

وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا فِي سَبِيلِ اللهِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ مَرَّةً أُخْرَى صَدَقَةً.

نے اللہ کی راہ میں ہتھیار و زمین لگا دی تھی۔ مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ میرے استاد نے دوسری دفعہ بیان فرمایا کہ ان چیزوں کو صدقہ کر دیا گیا تھا۔

٣٦٢٧ عن ـــ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ يَقُولُ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً.

سیدنا حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوائے سفید خچر کے ہتھیار اور زمین سب کو صدقہ کر دیا۔

٣٦٢٨ عن ـــ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ يَقُولُ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرَكَ إِلَّا بَغْلَتَهُ الشَّهْبَاءَ وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا تَرَكَهَا صَدَقَةً.

سیدنا حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کو دیکھا آپ نے سوا شہباء نامی ایک خچر کے ہتھیار اور زمین کو صدقہ کر دیا تھا۔

نوٹ: شہباء اس رنگ کے اونٹ اور گھوڑے کو کہتے ہیں جس کے رنگ پر سیاہی کی نسبت سفیدی غالب ہو۔

الْأَحْبَاسُ كَيْفَ يُكْتَبُ الْحُبُسُ وَذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى ابْنِ عَوْنٍ فِي خَبَرِ ابْنِ عُمَرَ فِيهِ

اس باب میں اس حقیقت کا بیان اور حضرت ابن عمرؓ سے مروی حدیث پاک میں راویوں کا اختلاف

٣٦٢٩ عن ـــ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا مِنْ أَرْضِ خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا أَحَبَّ إِلَيَّ وَلَا أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهَا قَالَ إِنْ شِئْتَ تَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى أَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوهَبَ فِي الْفُقَرَاءِ وَذِي الْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ بِالْمَعْرُوفِ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ مَالًا وَيُطْعِمَ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ مجھے خیبر کے علاقہ میں ایک زمین ملی اور میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور مجھے خیبر کے علاقہ میں ایک بہترین زمین ملی ہے اور مجھے اس سے پیارا اور بہتر کوئی مال نہیں ملا آپ نے فرمایا اگر تو اس کو صدقہ کرنا چاہے تو اسے صدقہ کر دے اس طرح کہ زمین فروخت بھی نہ کی جائے نہ ہبہ کی جائے نہ بخشش کی جائے اور وہ زمین فقراء اور رشتہ داروں اور غلام آزاد کرانے کے لیے صدقہ ہو اور مہمان و مسافر کے لیے صدقہ ہو اور اس میں سے کھانے والا متولی شخص کھالے تو کوئی حرج نہیں لیکن وہ اسے بطور انصاف کے کھائے اور بطور مال اسے [illegible] اور وہ دوسروں کو کھلائے۔

نوٹ :۔ کھانے کی مقدار سے اور زیادہ نہ لے تاکہ وہ اس سے جاگیر اور سرمایہ وغیرہ خرید سکے اور اس طرح اور زیادہ مالدار ہو جائے۔

۳۲۲۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَهُ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت فرماتے ہیں۔

۳۲۲۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ قَالَ أَصَابَ عُمَرُ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَصَبْتُ أَرْضًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ عِنْدِي مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُ بِهِ قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا أَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوهَبَ وَلَا تُورَثَ فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالضَّيْفِ وَابْنِ السَّبِيلِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ وَيُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو مقام خیبر میں ایک زمین ملی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے کہ حضور مجھے ایک جگہ زمین ملی ہے جیسے پہلے کبھی نہیں ملی تھی اور یہ میرے نزدیک انتہائی قیمتی ہے۔ آپ اس زمین کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر آپ اسے وقف کرنا چاہتے ہو تو تم اس کی اصل کو روک رکھو اور جو کچھ اس میں سے حاصل ہو اسے خیرات کر دو۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس زمین کی آمدنی کو صدقہ کر دیا جیسے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تھا اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا کہ تم اسے اس طرح صدقہ کرو کہ زمین نہ فروخت کی جائے اور نہ ہی بخشش میں دی جائے اور نہ صدقہ میں دی جائے۔ اور وہ فقراء میں خیرات تقسیم کی جائے۔ اور رشتہ داروں اور غلاموں اور اللہ کی راہ میں مہمان کی آمد اور مسافروں پر خرچ کیا جائے اور اگر اس زمین سے متولی کھائے تو کوئی مضائقہ نہیں بشرطیکہ وہ دستور اور انصاف کے مطابق کھائے اور وہ اپنے دوست کو کھلائے۔ لیکن وہ اس آمدنی سے مالدار نہ بنے۔

۳۲۲۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِيهَا فَقَالَ إِنِّي أَصَبْتُ أَرْضًا كَثِيرًا لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَنْفَسَ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تاکہ

نیز اللہ جل شانہ عز و جل کی راہ میں مسافر اور مہمان کے لیے خرچ کر دو اور دوستوں کو اس سے کھانا کھلانے کی اجازت ہے۔ لیکن وہ اس سے مالدار نہ بنے (اس حدیث میں مسکین کا لفظ زیادہ ہے جس کے معنی غریب و عاجز کے ہیں۔)

۳۶۲۴ عَنْ أَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ قَالَ أَبُوْ طَلْحَةَ إِنَّ رَبَّنَا لَيَسْأَلُنَا مِنْ أَمْوَالِنَا فَأُشْهِدُكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ أَرْضِيْ لِلّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلْهَا فِيْ قَرَابَتِكَ فِيْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ وَأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون یعنی تم بھلائی اور نیکی کے کمال تمام تک اس وقت تک نہیں پہنچ سکو گے جب تک تم اپنی پسندیدہ ترین چیز کو اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یعنی یہ آیت شریفہ نازل ہونے کے بعد ہمارا رب ہم سے چاہتا ہے کہ وہ ہمارے مال و دولت سے لے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ گواہ رہیں کہ میں نے اپنی زمین اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے ابوطلحہ اپنی اس زمین کو قرابت کے خرچ اور خرچ کرنے میں لگا دیجئے یعنی اس کو حسان بن ثابت اور ابی بن کعب کے خرچ میں کر دے۔

نوٹ: یعنی جس چیز سے طبیعت لگا ہو اس کا خرچ کرنا بہت بڑے درجے اور ثواب کا کام ہے حضرت شاہ عبدالقادر علیہ الرحمۃ موضح قرآن میں فرماتے ہیں کہ ابوطلحہ کے حق میں یہ آیت شریفہ اس لیے نازل ہوئی کہ انہیں اپنی ریاست بہت پیاری اور عزیز تھی جسے قائم رکھنے کے لیے وہ نبی کے تابع نہ ہوتے تھے جب تک کہ وہ اللہ جل شانہ کی راہ میں عزیز نہ چھوڑیں گے ایمان کا کمال نہ حاصل فرمائیں گے۔
وقف کرنے کا رواج دور جاہلیت میں نہ تھا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے فائدے اور بھلائی کے لیے اس کو جاری اور شروع کیا حضرت امام شافعی فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے انصاری صحابہ کرام کی تعداد اسی آدمیوں سے بھی زیادہ ہے جنہوں نے صدقات وقف کیے۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے بھی بیرحاء کو وقف فرمایا۔

بَابُ حَبْسِ الْمُشَاعِ

جو جائیداد مشترک اور تقسیم نہ ہوئی ہو اسے وقف کرنے کا بیان

۳۶۲۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ عُمَرُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْمِائَةَ سَهْمٍ الَّتِيْ لِيْ بِخَيْبَرَ لَمْ أُصِبْ مَالًا قَطُّ أَعْجَبَ إِلَيَّ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ خیبر میں میرے سو حصے تھے اور اس مال کی

عِنْدِي مِنْهُ فَكَيْفَ تَأْمُرُنِي بِهَا قَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى أَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوهَبَ تَصَدَّقَ بِهَا فِي الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَفِي الرِّقَابِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ يَعْنِي عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقًا غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ

آپ سے اس زمین کے معاملے میں مشورہ لیں تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ کہ مجھے بہت زیادہ اچھی اور بہترین زمین ملی ہے۔ اور میں نے اتنا عمدہ مال کبھی نہیں پایا تھا۔ آپ اس زمین کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اگر تو وقف کرنا چاہتا ہے۔ تو زمین کے اصل کو روک رکھو اور اس کی آمدنی کو خیرات کر دو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو صدقہ فرما دیا جس طرح حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ اس زمین کو اس طرح وقف کیجیے کہ وہ نہ فروخت کیجیے نہ بخشش کی جائے اور اس آمدنی کو فقیروں رشتہ داروں اور غلاموں کو آزاد کرانے کے لیے۔ نیز اللہ جل شانہ عم نوالہ کی راہ میں مسافر اور مہمان کے لیے خرچ کرو۔ اور جو اس کا متولی ہو اس کو دستور کے مطابق کھانا جائز ہے بشرطیکہ وہ اس سے مالدار نہ بنے۔

۳۶۲۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُمَرَ أَصَابَ أَرْضًا بِخَيْبَرَ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَأْمِرُهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ أَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَحَبَسَ أَصْلَهَا أَنْ لَا تُبَاعَ وَلَا تُوهَبَ وَلَا تُورَثَ فَتَصَدَّقَ بِهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبَى وَالرِّقَابِ وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَالضَّيْفِ لَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَهَا أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوفِ أَوْ يُطْعِمَ صَدِيقَهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ فِيهِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ حضور پر نور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تاکہ آپ سے اس زمین کے معاملے میں مشورہ لیں

آپ نے فرمایا اگر تو وقف کرنا چاہتا ہے تو زمین کے اصل کو روک رکھو اور اس کی آمدنی کو خرچ کرو۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو صدقہ فرما دیا جس طرح حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اس زمین کو اس طرح وقف کیجیے کہ وہ نہ فروخت کی جائے اور نہ بخشش کی جائے اور اس آمدنی کو فقیروں رشتہ داروں اور غلاموں کو آزاد کرانے کے لیے

بِهَا فَقَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا۔

کا مال مجھے کبھی بھی نہیں ملا۔ اور مجھے یہ بات انتہائی عزیز ہے کہ میں اسے صدقہ کر دوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس کی اصل کو روک رکھیں اور پھل کی بخشش کر دو۔

۳۶۳۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَصَبْتُ مَالًا لَمْ أُصِبْ مِثْلَهُ قَطُّ كَانَ لِي مِائَةُ رَأْسٍ فَاشْتَرَيْتُ بِهَا مِائَةَ سَهْمٍ مِنْ خَيْبَرَ مِنْ أَهْلِهَا وَإِنِّي قَدْ أَرَدْتُ أَنْ أَتَقَرَّبَ بِهَا إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ فَاحْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلِ الثَّمَرَةَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسا مال ملا ہے۔ جو مجھے اس سے پہلے کبھی بھی نہ ملا تھا میرے پاس۔ سو اونٹ (اونٹ اور دیگر جانور وغیرہ) تھے میں نے انہیں دے کر خیبر کی سرزمین میں سو حصے ان لوگوں سے خرید لیے جو اس زمین کے مالک تھے۔ اور میں اپنے اس خرچ کیے ہوئے مال سے اللہ جل شانہ کا قرب چاہتا ہوں یعنی اس مال کی وجہ سے آپ نے ارشاد فرمایا اس

۳۶۳۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْضٍ لِي بِثَمْغٍ قَالَ احْبِسْ أَصْلَهَا وَسَبِّلْ ثَمَرَتَهَا

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اپنی اس زمین کے متعلق جو ثمغ (مدینہ منورہ میں) تھی آپ نے فرمایا اس کی اصل کو روک رکھو اور اس کا ثمرہ خیرات کر دو

فائدہ:۔ اللہ کا قرب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بندہ خداوند کریم کے ہاں مقبول ہو جائے تاکہ اس سے رب العزت عنایت اور مہربانی فرمائے۔ اصل کے روکنے کا مطلب یہ ہے کہ اس زمین وغیرہ کو کسی کی ملکیت میں نہ کرے بلکہ جو اس سے حاصل ہو اسے اللہ جل جلالہ کی راہ میں خرچ کر دیا کرے۔

بَابُ وَقْفِ الْمَسَاجِدِ

مسجد کے لیے وقف کرنے کا بیان

۳۶۳۳ عَنِ الْمُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ جَاوَانَ رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَذَاكَ أَنِّي قُلْتُ لَهُ أَرَأَيْتَ اعْتِزَالَ الْأَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ مَا كَانَ قَالَ سَمِعْتُ الْأَحْنَفَ يَقُولُ أَتَيْتُ الْمَدِينَةَ وَأَنَا حَاجٌّ فَبَيْنَا نَحْنُ فِي مَنَازِلِنَا نَضَعُ رِحَالَنَا إِذْ أَتَى آتٍ فَقَالَ اجْتَمَعَ النَّاسُ فِي الْمَسْجِدِ فَانْطَلَقْتُ فَإِذَا يَعْنِي النَّاسَ مُجْتَمِعُونَ وَإِذَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ نَفَرٌ قُعُودٌ

حضرت معتمر بن سلیمان اپنے والد سے نقل کر کے روایت فرماتے ہیں۔ اور آپ کے والد نے حصین بن عبدالرحمن سے سنا انہوں نے بنو تمیم کے عمرو بن جاوان سے سنا۔ راوی فرماتے ہیں کہ بات یہ ہوئی کہ میں نے حصین بن عبدالرحمن سے پوچھا کہ آپ احنف بن قیس کے اعتزال کو بیان کریں وہ کیسے ہوا کرتا؟ عمرو بن جاوان نے کہا کہ میں نے احنف بن قیس کو یوں فرماتے سنا کہ میں حج کے ایام میں مدینہ منورہ آیا۔ ہم اس وقت اسباب و سامان اور کجاوے اتار کر ڈیرہ ڈال رہے تھے اسی دوران کسی شخص نے آ کر بتایا کہ لوگ مسجد میں اکٹھے ہو رہے ہیں حضرت علی، زبیر

فَإِذَا هُوَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ فَإِنَّا قُمْنَا عَلَيْهِمْ قِيلَ هَذَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ قَدْ جَاءَ وَعَلَيْهِ مُلَيَّةٌ صَفْرَاءُ فَقُلْتُ لِصَاحِبِي كَمَا أَنْتَ حَتَّى أَنْظُرَ مَا جَاءَ بِهِ فَقَالَ عُثْمَانُ أَهَاهُنَا عَلِيٌّ أَهَاهُنَا الزُّبَيْرُ أَهَاهُنَا طَلْحَةُ أَهَاهُنَا سَعْدٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنِّي ابْتَعْتُهُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ فَاجْعَلْهُ فِي مَسْجِدِنَا وَأَجْرُهُ لَكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ بِئْرَ رُومَةَ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ ابْتَعْتُ بِئْرَ رُومَةَ قَالَ فَاجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ قَالُوا نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُجَهِّزُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى مَا يَفْقِدُونَ عِقَالًا وَلَا خِطَامًا قَالُوا نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ.

طلحہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص بھی انہی میں شامل تھے ہمیں کچھ دیر نہیں ہوئی تھی اسی دوران حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ کے اوپر ایک زرد رنگ کی چادر تھی اور وہ اپنا سر مبارک اس سے ڈھانپے ہوئے تھے آپ تشریف لا کر پوچھنے لگے کیا یہاں حضرت علی ہیں اور حضرت طلحہ ہیں اور حضرت زبیر اور سعد بن ابی وقاص کے متعلق بھی اسی طرح پوچھا انہوں نے جواب دیا ہاں ہم حاضر ہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اللہ رب العزت کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں کیا تم اس بات کو نہیں جانتے جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی کہ جو شخص فلاں فلاں لوگوں کا مربد؎ خریدے اللہ جل جلالہ اس کی مغفرت اور بخشش کرے تو میں نے خرید لیا اور حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے وہ مربد خرید لیا ہے تو آپ نے ارشاد فرمایا آپ اسے ہماری مسجد کے لیے وقف کر دیں تو آپ کو اس کا بہت زیادہ ثواب ملے گا سب نے کہا بے شک بعد ازاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں اس ذات اقدس کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں کیا تمہیں معلوم ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص بیر رومہ کو خریدے گا خداوند قدوس اس کی مغفرت فرمائے گا۔ بعد ازاں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں نے بیر رومہ کو خرید لیا ہے۔ آپ نے فرمایا اسے مسلمانوں کے پینے کے لیے وقف کر دو۔ آپ کو اس کا اجر اور ثواب ملے گا سب لوگوں نے گواہی دی اور کہا کہ ہاں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم سے اللہ تعالیٰ کے واسطے سوال کرتا ہوں جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں کیا تمہیں وہ بات معلوم نہیں جو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی جو شخص جیش عسرت یعنی غزوہ تبوک کی تیاری کرے گا اللہ رب العزت اس کی مغفرت فرمائے گا۔

؎ اس مقام کو جہاں اونٹ [illegible] عربی زبان میں مربد کہا جاتا ہے۔

پھر میں نے اس لشکر کی تیاری کرادی یہاں تک اس لشکر کے لوگوں کو ایک رسی کی حاجت بھی باقی نہ رہی۔ مہر یا نکیل باندھنے اور مہار بنانے کے کام آتی ہے۔ یہ سن کر ان لوگوں نے کہا ہاں تم نے ایسا ہی کیا تھا۔ سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ ان لوگوں کی گواہی کے بعد ارشاد فرمانے لگے

اللہم اشہد۔ اے اللہ تو گواہ رہ۔ اے اللہ تو گواہ رہ۔

نوٹ:۔ بنی فلاں سے مراد انصار کی وہ جماعت ہے جو اس وقت مسجد نبوی کے قریب رہائش پذیر تھی۔ ان کی ملکیت میں زمین کا ٹکڑا مسجد کے نزدیک تھا اور مسجد کی توسیع کے لیے اس زمین کا خریدنا از حد ضروری تھا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیر القرون میں جناب حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ نے اس زمین کو خرید لیا تھا۔ اور جیش العسرۃ اس لشکر کا نام ہے جس کو جناب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک لاکھ درہم میں خرید لیا۔ جیش العسرۃ غزوہ تبوک پر جانے والے لشکر کو کہتے ہیں کیونکہ یہ ایام مسلمانوں کے لیے نہایت تنگی اور پریشانی کے تھے۔ حدیث پاک سے مراد یہ ہے کہ مسجد کے لیے اللہ واسطے کوئی چیز وقف کرنا درست ہے۔

۳۶۳۱ عن الأحنف بن قيس قال خرجنا حجاجا فقدمنا المدينة ونحن نريد الحج فبينا نحن في منازلنا نضع رحالنا إذ أتانا آت فقال إن الناس قد اجتمعوا في المسجد وفزعوا فانطلقنا فإذا الناس مجتمعون على نفر في وسط المسجد وإذا علي والزبير وطلحة وسعد بن أبي وقاص فإنا لكذلك إذ جاء عثمان بن عفان عليه ملاءة صفراء قد قنع بها رأسه فقال أههنا علي أههنا طلحة أههنا الزبير أههنا سعد قالوا نعم قال فإني أنشدكم بالله الذي لا إله إلا هو أتعلمون أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من يبتاع مربد بني فلان غفر الله له فابتعته بعشرين ألفا أو بخمسة وعشرين ألفا فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فأخبرته فقال اجعلها في مسجدنا وأجره لك قالوا اللهم نعم قال أنشدكم بالله الذي

سیدنا حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم گھر سے حج کرنے کے ارادہ سے نکلے اور مدینہ منورہ میں ہم اپنے ٹھکانوں میں پہنچے ہم اپنا اسباب اور سامان اتار رہے تھے کہ اچانک ایک شخص نے آکر کہا کہ لوگ مسجد میں جمع ہوتے ہیں اور گھبرا گئے ہیں۔ لہذا ہم نے جا کر دیکھا کہ کچھ لوگ درمیان میں ہیں اور ان کے ارد گرد آدمی جمع ہیں حضرت علی، زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم بھی ان میں تھے۔ ہمیں وہاں پہنچے زیادہ دیر نہیں گزری تھی کہ اسی دوران حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور آپ کے اوپر ایک زرد چادر تھی جس سے آپ اپنا سر ڈھانپے ہوئے تھے۔ آپ تشریف لا کر دریافت فرمانے لگے کیا یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔ کیا یہاں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ ہیں اور آپ نے حضرت زبیر اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کو بھی اسی طرح پوچھا حاضرین نے جواب دیا ہاں ہم یہاں موجود ہیں۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان سے ارشاد فرمایا میں تمہیں اس ذات اقدس جل جلالہ عم نوالہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔ کیا تم اس بات کو نہیں جانتے جو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يَبْتَاعُ مِرْبَدَ بَنِي فُلَانٍ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ فَابْتَعْتُهُ بِكَذَا وَكَذَا فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدِ ابْتَعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا قَالَ اجْعَلْهَا سِقَايَةً لِلْمُسْلِمِينَ وَأَجْرُهَا لَكَ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ فِي وُجُوهِ الْقَوْمِ فَقَالَ مَنْ جَهَّزَ هَؤُلَاءِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ يَعْنِي جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَجَهَّزْتُهُمْ حَتَّى مَا يَفْقِدُونَ عِقَالًا وَلَا خِطَامًا قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللَّهُمَّ اشْهَدْ اللَّهُمَّ اشْهَدْ۔

---

۱۴ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ

تھی کہ فلاں فلاں لوگوں کا وہ کنواں خریدتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو بخشے۔ بئر رومہ ہم دے کر خرید لیا۔ اور اس کے بعد میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور اس خریدنے کے متعلق آپ سے عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم اسے مسلمانوں کے پانی پینے کے لیے وقف کر دو۔ تو تمہیں اس کا اجر و ثواب ملے گا۔ ان حضرات نے اللہ کا نام لے کر عرض کیا ہاں۔ بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں تم کو اس ذات اقدس کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص فلاں لوگوں کا باڑہ خریدتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا پھر ازاں میں نے اس کو اتنا اتنا مال دے کر خرید لیا اور میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں نے اس کو اتنے اتنے پیسے دے کر خرید لیا ہے آپ نے ارشاد فرمایا اس کو مسلمانوں کے پینے کے لیے وقف کر دیجئے اور اس کا اجر و ثواب آپ کو ملے گا ان سب حضرات نے عرض کیا جی ہاں پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں تمہیں اللہ سبحانہ کی قسم دیتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں کیا تمہیں وہ وقت یاد نہیں جب کہ لوگوں کا منہ دیکھ کر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لشکر عسرت کی تیاری کون کرتا ہے اللہ اس کی مغفرت فرمائے گا بعد ازاں میں نے ان کی تیاری کی اور یہاں تک کہ کسی کی ضرورت بھی باقی نہ رہی جس سے کہ اونٹ کا پاؤں باندھتے اور اونٹوں کی مہار باندھتے ہیں۔ انہوں نے کہا ہاں بے شک۔ تب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اللہم اشہد۔ اللہم اشہد یعنی اے اللہ تو اس پر گواہ رہ۔ اے اللہ تو اس پر گواہ رہ۔

سیدنا حضرت ثمامہ بن حزن قشیری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے گھر میں اس وقت حاضر تھا جب آپ نے اوپر سے

بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ
الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ
غَيْرِ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ مَنْ يَشْتَرِيْ
بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ فِيْهَا دَلْوَهُ مَعَ
دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا
فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ
مَالِيْ فَجَعَلْتُ دَلْوِيْ فِيْهَا مَعَ دِلَاءِ
الْمُسْلِمِيْنَ وَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِيْ مِنَ
الشُّرْبِ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ
الْبَحْرِ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ
بِاللّٰهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنِّيْ
جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِيْ قَالُوْا
اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ فَأَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ
وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ أَنَّ الْمَسْجِدَ
ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيْ بُقْعَةَ آلِ
فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ
لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ
صُلْبِ مَالِيْ فَزِدْتُهَا فِي الْمَسْجِدِ وَأَنْتُمْ
تَمْنَعُوْنِيْ أَنْ أُصَلِّيَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ قَالُوْا
اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ
وَالْإِسْلَامِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى ثَبِيْرِ مَكَّةَ
وَمَعَهُ أَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ
الْجَبَلُ فَرَكَضَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اسْكُنْ
ثَبِيْرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ
وَشَهِيْدَانِ قَالُوْا اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ

جھانک کر لوگوں کو دیکھا اور فرمایا میں تم سے اللہ اور اسلام کے حق سے پوچھتا ہوں کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو وہاں بیر رومہ کے سوائے کہیں میٹھا پانی نہ تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کہ بیر رومہ کو کون خریدتا ہے اس طرح کہ خریدنے والا اپنا ڈول مسلمانوں کے ساتھ ڈالے۔ جو شخص ایسا کرے گا اسے جنت میں اس سے بہتر اور افضل ملے گا اس وقت

میں نے بیر رومہ کو اپنے ذاتی مال سے خرید لیا اور اپنا ڈول

میں نے اپنا ڈول سب مسلمانوں کے ڈول کے برابر کر دیا (یعنی اپنی ملکیت اور دعویٰ اس ڈول پر باقی نہ رکھا) تم مجھے آج اس کنویں کا پانی پینے سے منع کرتے ہو سو اور میں سمندر کا کھاری پانی پی رہا ہوں۔ یہ سن کر سب لوگوں نے کہا آپ بجا فرماتے ہیں۔ بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا۔ میں تم سے خدا اور اسلام کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تمہیں یاد ہے کہ میں نے تنگی کے زمانہ میں لشکر کی تیاری کرائی تھی۔ اور اپنی گرہ سے مال خرچ کیا تھا سب نے کہا ہاں کرائی تھی۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں خدا اور اسلام کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جب مسجد میں لوگوں کا ہجوم ہو گیا اور نمازیوں کے بیٹھنے کی گنجائش نہیں تھی تو اس وقت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ جو شخص فلاں فلاں لوگوں کی جگہ خریدے اور بعد ازاں اس جگہ کو مسجد میں ملا دے تو خریدنے والے کو اس شے کے بدلے میں جنت میں اس سے بہتر جگہ ملے گی۔ میں نے صرف ذاتی مال سے خریدا اور اس زمین کو مسجد میں ملا دیا۔ اب تم اس مسجد میں دو رکعتیں پڑھنے سے مجھے منع کرتے ہو سب نے تصدیق کرتے ہوئے جواب دیا۔ آپ بالکل بجا فرماتے ہیں بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں تمہیں اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطہ دے کر

اللّٰهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا لِي
يَعْنِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَنِّي
شَهِيدٌ

[illegible] عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَنَّ عُثْمَانَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ حِينَ حَصَرُوهُ فَقَالَ أَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَوْمَ الْجَبَلِ حِينَ اهْتَزَّ فَرَكَلَهُ بِرِجْلِهِ وَقَالَ اسْكُنْ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيقٌ أَوْ شَهِيدَانِ وَأَنَا مَعَهُ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ بَيْعَةِ الرِّضْوَانِ يَقُولُ هٰذِهِ يَدُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ يَدُ عُثْمَانَ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جَيْشِ الْعُسْرَةِ يَقُولُ مَنْ يُنْفِقُ نَفَقَةً مُتَقَبَّلَةً فَجَهَّزْتُ نِصْفَ الْجَيْشِ مِنْ مَالِي فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ ثُمَّ قَالَ أَنْشُدُ بِاللّٰهِ رَجُلًا سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ يَزِيدُ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ

اس دن کے متعلق دریافت کرتا ہوں کہ جب حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کوہ ثبیر پر تشریف فرما تھے اور آپ کے ہمراہ حضرت ابو بکر صدیق حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما اور میں تھا اس وقت پہاڑ حرکت کرنے لگا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر سے ارشاد فرماتے ہوئے اس پہاڑ کو لات ماری تھی کہ اے کوہ ثبیر ٹھہر جا تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں سب نے تصدیق کرتے ہوئے کہا ہاں اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اللہ اکبر کہہ کر ان حضرات سے ارشاد فرمایا میرے متعلق گواہی دو میرے متعلق گواہی دو رب کعبہ کی قسم میں شہید ہوں۔

حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اپنے مکان کے اوپر سے لوگوں پر جھانکا جس دن لوگوں نے آپ کے گھر کو گھیر لیا تھا اور ارشاد فرمایا میں اس شخص سے سوال کرتا ہوں جس شخص نے جبل کے روز کا کلام سنا جو کلام حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ کے ہلنے کے وقت ارشاد فرمایا تھا اور فرمایا تھا اے پہاڑ ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر نبی، صدیق اور دو شہیدوں کے سوا کوئی نہیں اور میں اس وقت حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں اس شخص سے دریافت کرتا ہوں جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیعت رضوان کے دن حاضر تھا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے یہ اللہ کا ہاتھ ہے اور یہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا۔ سب لوگوں نے اس بات کی تصدیق کی پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس شخص سے دریافت کرتا ہوں جس شخص نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جیش عسرت کے دن سنا آپ ارشاد فرماتے ایسا شخص کون ہے جو مال مقبول کو اللہ کی راہ میں خرچ

بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهُ مِنْ مَالِي فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ قَالَ أَنْشُدُ بِاللَّهِ رَجُلاً شَهِدَ رُومَةَ تُبَاعُ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ مَالِي فَأَبَحْتُهَا لِابْنِ السَّبِيلِ فَانْتَشَدَ لَهُ رِجَالٌ۔

کرے اور میں نے آپ کی یہ خواہش سنتے ہی اسی لشکر کی تیاری اپنے مال سے کرادی تھی۔ سب لوگوں نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد پاک کا اقرار کیا۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس شخص سے پوچھتا ہوں جس نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ کون ایسا آدمی ہے کہ جو اس مسجد کو جنت کے گھر کے بدلے میں بڑھا دے۔ پھر میں نے اس زمین کو اپنے مال کے بدلے میں خرید لیا۔ بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے دریافت فرمایا: میں اس شخص سے پوچھتا ہوں۔ جو بئر رومہ کے سودے کے وقت حاضر تھا اور میں نے اسے اپنے مال سے خریدا۔ اور مسافروں کے لیے مباح کر دیا تھا حاضرین نے آپ کے اس ارشاد کی بھی من وعن تصدیق کی۔

۳۲ - عَنْ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيِّ قَالَ لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ فِي دَارِهِ اجْتَمَعَ النَّاسُ حَوْلَ دَارِهِ قَالَ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

سیدنا حضرت ابو عبدالرحمن سلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اپنے گھر میں بند کیے گئے تو لوگ ان کے گھر کے چاروں طرف جمع ہو گئے اس وقت حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی طرف جھانک کر دیکھا اور حضرت ابو عبدالرحمن نے اوپر گزری ہوئی ساری حدیث شریف کو بیان فرمایا۔

نوٹ: سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا گھیراؤ اور شہادت تاریخ اسلام کا ایک المناک اور افسوسناک واقعہ ہے جس کا یہاں ذکر کی ضرورت نہیں۔ مصنف علیہ الرحمۃ اس جگہ حدیث ہذا کو وقف کرنے کے بیان میں لائے۔

كتاب الوصايا

وصیتوں کے بیان میں کتاب

الكراهية في تأخير الوصية

اس بات کا بیان کہ وصیت میں دیر کرنا مکروہ ہے

٣٦٤٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْبَقَاءَ وَلَا تُمْهِلْ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَلِفُلَانٍ كَذَا وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجر و ثواب میں کونسی خیرات و نیکی سب سے افضل اور بڑھ کر ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے بڑھ کر نیکی یہ ہے کہ تو اس وقت صدقہ کرے کہ تجھے صحت حاصل ہو اور مال کا حرص ہو احتیاج و فقر کا ڈر اور خدشہ ہو۔ زندگی اور بقا کی امید ہو۔ نہ تاخیر کرے یہاں تک جب جان نکلنے لگے تو تو کہے کہ اتنا اتنا فلاں فلاں شخص کو دینا اور وہ فلاں فلاں آدمی ہی کا تھا!

٣٦٤٤ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّكُمْ مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا مِنَّا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مَالُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِ وَارِثِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْلَمُوا أَنَّهُ لَيْسَ مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا مَالُ وَارِثِهِ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کون سا شخص ایسا ہے جسے اپنے مال سے اپنے وارث اور دوست کا مال زیادہ عزیز ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں جس کے وارث کا مال بہ نسبت اپنے مال کے زیادہ عزیز ہو اور پیارا ہو۔ تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اچھی طرح جان لو کہ تم میں سے ہر شخص اس طرح ہے کہ اسے وارث کا مال اس کے اپنے مال سے زیادہ پیارا اور عزیز ہے۔ اصل بات یہ

مَالُكَ مَا قَدَّمْتَ وَمَالُ وَارِثِكَ مَا أَخَّرْتَ۔

کہ انسان کا اپنا اور حقیقی مال تو وہ ہے جو اپنے آگے بھیج دیا یعنی اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا اور وارث کا مال تو وہ ہے جو وہ پیچھے چھوڑ گیا۔

نوٹ:۔ اس سے معلوم ہوا اور ثابت ہوا کہ جس شخص کو دولت عطا ہو اسے اپنے بعد برباد کرانے اور دوسرے شخص کے لیے دینار چھوڑ کر نہ جائے اس لیے وصیت میں دیر کرنا اچھی بات نہیں۔ یہ حدیث پاک ایک عظیم اور جلیل القدر نقطہ بیان ہے۔

۳۶۴۵ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ قَالَ يَقُولُ ابْنُ آدَمَ مَالِي مَالِي وَإِنَّمَا مَالُكَ مَا أَكَلْتَ فَأَفْنَيْتَ أَوْ لَبِسْتَ فَأَبْلَيْتَ أَوْ تَصَدَّقْتَ فَأَمْضَيْتَ۔

سیدنا حضرت مطرف نے اپنے والد سے اور ان کے باپ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ یعنی تمہیں بہتات کثرت اور زیادتی کی حرص نے غفلت اور سستی میں رکھا جب تک جا کر تم قبروں میں دیکھو۔ نیز آپ نے ارشاد فرمایا انسان کہتا ہے میرا مال میرا مال۔ اے انسان تیرا مال تو وہ ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر اسے پرانا کر دیا یا اسے خیرات میں دے دیا اور جو جمع کر کے رکھ دیا وہ تیرا مال نہیں ہے۔

۳۶۴۶ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ الطَّائِيِّ قَالَ أَوْصٰى رَجُلٌ بِدَنَانِيرَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَسُئِلَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَحَدَّثَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يُعْتِقُ أَوْ يَتَصَدَّقُ عِنْدَ مَوْتِهِ مَثَلُ الَّذِي يُهْدِي بَعْدَ مَا يَشْبَعُ۔

سیدنا حضرت ابو حبیبہ طائی راوی ہیں کہ کسی شخص نے اللہ کی راہ میں کچھ دینار دینے کی وصیت کی اور اس مسئلہ کے متعلق حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو آپ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث شریف کو بیان فرمایا کہ آپ کا ارشاد مقدس ہے کہ جو شخص غلام آزاد کرتا ہے یا صدقہ دیتا ہے موت کے وقت اس کی مثال اس طرح ہے جیسے کوئی شخص خوب سیر ہو جانے کے بعد ہدیہ و تحفہ دے۔

نوٹ:۔ جب پیٹ بھر گیا تو اس وقت کسی کو کیا دیا۔ خوبی اور بڑائی کی بات یہ ہے کہ اپنی ضرورت اور حاجت کے وقت دوسرے شخص کو دے۔ اس سے ثابت ہوا کہ انسان کو وفات سے قبل وصیت کر لینی چاہیے۔

۳۶۴۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ أَنْ يَبِيتَ لَيْلَتَيْنِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان مرد کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ دو راتیں ایسی حالت میں گزارے کہ وصیت تحریر نہ رکھے (ان اشیاء میں

إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ.

جن میں اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ وصیت کرتا۔

ف:۔ اس حدیث شریف سے جمہور علماء عظام نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ قبل از موت وصیت کر کے مرنا مستحب ہے اور بعض علماء نے فرمایا ہے کہ جس شخص پر حقوق و فرائض کی ادائیگی وغیرہ زیادہ ہوں اس کے لیے واجب ہے کہ وہ وصیت کر کے مرے تاکہ اس کے بعد جھگڑا نہ ہو۔

٢٦٩٨ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان مرد کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ دو راتیں ایسی حالت میں گزارے کہ وصیت لکھ کر نہ رکھے ان راتوں میں جن میں اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ وصیت کرتا۔

٢٦٩٩ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَوْلَهُ.

سیدنا حضرت ابن عون رضی اللہ عنہ نے نافع سے اور حضرت نافع نے حضرت ابن عمر سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا قول روایت کیا ہے۔

ف:۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا ایک ارشاد پاک تو اگلی حدیث شریف میں ہے اور دوسرا ارشاد پاک ابن منذر کی حدیث پاک میں آیا ہے۔ وہ ارشاد اور قول یہ ہے کہ جب حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرض الموت میں دریافت کیا گیا کہ آپ کچھ وصیت نہیں فرماتے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے مال و دولت میں جو کچھ کیا ہے وہ خدا عزوجل کو معلوم ہے۔

٢٧٠٠ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ تَمُرُّ عَلَيْهِ ثَلَاثُ لَيَالٍ إِلَّا وَعِنْدَهُ وَصِيَّتُهُ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ مَا مَرَّتْ عَلَيَّ مُنْذُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذَلِكَ إِلَّا وَعِنْدِي وَصِيَّتِي.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان آدمی کو یہ بات زیبا نہیں کہ اس پر تین راتیں گزر جائیں اور اس کے پاس وصیت نہ ہو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے جب سے یہ بات حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے اس وقت سے میری وصیت میرے پاس موجود رہتی ہے۔

٢٧٠١ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْءٌ يُوصِي فِيهِ تَأْتِي عَلَيْهِ ثَلَاثُ لَيَالٍ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ عِنْدَهُ مَكْتُوبَةٌ.

سیدنا حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان شخص کو یہ بات زیبا نہیں جس کے پاس ایسی چیز ہو جس میں وصیت کرنے کی حاجت ہو وہ تین راتیں اس طرح گزارے اور اس کے پاس اس چیز کے لیے وصیت نامہ نہ ہو۔

نوٹ: بعض روایات میں دو راتیں اور بعض میں تین ہیں اس سے مراد یہی ہے کہ تھوڑا سا دور گزر جانے تو معاف ہے۔ تین اور تھوڑے سے کی بھی حد تین راتوں تک ہے۔

هَلْ أَوْصَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وصیت فرمائی تھی؟

۱۵۲- عَنْ طَلْحَةَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ كَيْفَ كُتِبَ عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْوَصِيَّةُ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفیٰ سے دریافت کیا کیا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کچھ وصیت فرمائی تھی یا نہیں۔ آپ نے جواب میں فرمایا نہیں حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ابن ابی اوفیٰ سے پوچھا کہ پھر مسلمانوں کے لیے وصیت کیسے فرض ہوئی۔ اس وقت ابن ابی اوفیٰ نے فرمایا۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب کی وصیت فرمائی۔

نوٹ ۱: حضرت طلحہ بن مطرف کی غرض اس سے یہ تھی کہ خداوند قدوس نے کلام مجید میں ارشاد فرمایا۔ کتب علیکم اذا حضر احدکم الموت ان ترک خیرن الوصیۃ یعنی تمہارے لیے یہ حکم ہے کہ جب تم میں سے کسی شخص کی موت قریب آجائے اگر وہ کچھ مال چھوڑ کر فوت ہو تو ماں باپ اور رشتہ داروں کے لیے وصیت کرے اور یہ دستور رواج ہے جو پرہیزگاروں کے لیے ضروری ہے۔

نوٹ ۲: کفر کے رسم و رواج کے مطابق مرنے والے شخص کے وارث اولاد کے سوا دوسرے کوئی نہ تھے اور اولاد میں بھی فقط بیٹا قابل ذکر ہے۔ پس اللہ جل شانہ نے صرف اولاد ہی وارث رکھی۔ لیکن یہاں میت کے لیے ضروری ہے کہ وہ زندگی میں ماں باپ اور رشتہ داروں کو مطابق ضرورت اپنے روپیہ دلا جائے۔ یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا۔ بعد ازاں اللہ رب العزت نے تمام رشتہ داروں اور والدین کا حصہ مقرر فرما دیا اور وصیت فرض نہ رہی۔ (موضح قرآن) حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ نے یہ سن کر انہیں جواب دیا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی کتاب پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ مال نہ تھا۔ جس کے لیے آپ وصیت فرماتے۔ اس سے ثابت ہوا کہ وصیت کرنے کے لیے کچھ مال ضروری نہیں۔ بلکہ جس امر میں خیر اور بھلائی دیکھے اس کی ہی وصیت کر جائے۔

۱۵۳- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَمَا أَوْصَى بِشَيْءٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے دینار اور درہم بکری اور اونٹ کسی چیز کو نہ چھوڑا اور آپ نے کسی چیز کی وصیت نہیں فرمائی۔

٣٦٥٢ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى بِشَيْءٍ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ نے دینار اور درہم بکری اور اونٹ کسی چیز کو نہ چھوڑا اور آپ نے کسی چیز کی وصیت نہیں فرمائی۔

٣٦٥٣ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا تَرَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَلَا شَاةً وَلَا بَعِيرًا وَلَا أَوْصَى لَمْ يَذْكُرْ جَعْفَرٌ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا۔

اس حدیث کا ترجمہ وہی ہے جو کہ اوپر گزرا اتنا زیادہ ہے کہ جعفر نے درہم اور دینار کو ذکر نہیں کیا۔

٣٦٥٤ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ يَقُولُونَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْصَى إِلَى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ دَعَا بِالطَّسْتِ لِيَبُولَ فَانْخَنَثَتْ نَفْسُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا أَشْعُرُ فَإِلَى مَنْ أَوْصَى۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کو وصی کیا۔ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے وقت آپ کی حالت اس طرح تھی کہ آپ نے پیشاب کرنے کے لیے ایک طشت منگوایا۔ بعد ازاں آپ کی روح مبارک پرواز کر گئی۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ آپ نے کس کو وصیت فرمائی ہو۔

٣٦٥٥ - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرِي قَالَتْ وَدَعَا بِالطَّسْتِ

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور آپ کے پاس کوئی اور نہ تھا اور آپ نے کہا کہ اس وقت ایک طشت منگوایا۔

بَابُ الْوَصِيَّةِ بِالثُّلُثِ

تہائی مال میں وصیت کرنے کا بیان

٣٦٥٦ - عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ مَرِضْتُ مَرَضًا أَشْفَيْتُ مِنْهُ فَأَتَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِي مَالًا كَثِيرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَتِي

سیدنا حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ میں سخت علیل ہوا حتی کہ میں قریب الموت ہو گیا تھا۔ اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس مال و دولت بہت ہے اور میری ایک بیٹی کے سوا اس کا کوئی وارث نہیں۔ اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں اس

أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَتْرُكَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ لَهُمْ مِنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ۔

مال سے دو تہائی مال خیرات کردوں آپ نے ارشاد فرمایا دو تہائی خرچ نہ کرو۔ میں نے عرض کیا آدھا مال آپ نے فرمایا۔ آدھا بھی نہیں۔ میں نے عرض کیا کہ ایک تہائی خیرات کروں۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں ایک تہائی اور ایک تہائی بھی بہت زیادہ ہے۔ کیونکہ اگر تو اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جائے۔ یہ اس سے بہتر ہے کہ تو انہیں محتاج چھوڑ جائے اور وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔

٣٦٠٩ عَنْ سَعْدٍ قَالَ جَاءَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُنِي وَأَنَا بِمَكَّةَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ فِي أَيْدِيهِمْ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور ان ایام میں مکہ مکرمہ میں تھا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر آپ حکم فرمائیں تو میں اپنا سارا مال خیرات کر جاؤں۔ آپ نے فرمایا نہیں میں نے کہا کہ آدھا تو آپ نے فرمایا کہ آدھا مال بھی صدقہ نہ کیجیے۔ میں نے عرض کیا کہ میں اپنے مال کا تہائی حصہ خیرات دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تہائی مال صدقہ کردو۔ اور تہائی بھی بہت ہے۔ تجھے اپنے وارثوں کو غنی اور بے پروا چھوڑ کر جانا چاہیے اور یہ تمہارے حق میں اس بات سے بہتر ہے کہ وہ تمہارے بعد محتاج رہ جائیں اور لوگوں کے ہاتھ تکتے رہیں۔

٣٦١٠ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ وَهُوَ بِمَكَّةَ وَهُوَ يَكْرَهُ أَنْ يَمُوتَ بِالْأَرْضِ الَّتِي هَاجَرَ مِنْهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ عَفْرَاءَ وَيَرْحَمُ اللّٰهُ سَعْدَ بْنَ عَفْرَاءَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ إِلَّا ابْنَةٌ وَاحِدَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُوصِي بِمَالِي

سیدنا حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کو تشریف لائے جب وہ مکہ مکرمہ میں تھے اور وہ جس جگہ سے ہجرت کی ہو اس جگہ فوت ہونے کو مکروہ خیال فرماتے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس طرح دعا دی۔ اللہ تعالیٰ سعد بن عفراء رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے۔ اللہ رب العزت سعد بن عفراء رضی اللہ عنہ پر رحم فرمائے گا۔ اور ان کی ایک بیٹی کے سوا کوئی اور اولاد نہ تھی انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنے سارے مال و متاع میں وصیت کر جاتا ہوں؟

كُلِّهِ قَالَ لاَ قُلْتُ النِّصْفَ قَالَ لاَ قُلْتُ الثُّلُثَ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَدَعَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ۔

آپ نے فرمایا نہیں سارے مال میں وصیت نہ کرو۔ میں نے عرض کیا کہ میں آدھے مال میں وصیت کردوں؟ آپ نے فرمایا۔ آدھے مال میں بھی وصیت نہ کرو۔ وہ فرماتے ہیں میں نے خدمت اقدس میں عرض کیا کیا میں تہائی مال میں وصیت کردوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا تہائی مال میں وصیت کرو کیونکہ تہائی بھی کافی اور بہت ہے۔ بعد ازاں آپ نے انہیں نصیحت فرمائی اور بیان فرمایا کہ اگر تم نے اپنے وارثوں کو غنی اور مالدار چھوڑا تو اس سے بہتر ہے کہ انہیں دوسرے لوگوں کا محتاج چھوڑ جائے۔

٣٦٦١ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي بَعْضُ آلِ سَعْدٍ قَالَ مَرِضَ سَعْدٌ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ قَالَ لاَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ مجھ سے سعد کی آل میں سے ایک شخص نے یہ حدیث پاک اس طرح بیان فرمائی کہ سعد علیل ہوئے اور ان کی عیادت کے لیے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ حضرت سعد نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں چاہتا ہوں کہ سارا مال خیرات کردوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا سارے مال کو خیرات نہ کرو اور راوی نے تمام حدیث پاک بیان فرمائی۔

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ اشْتَكَى بِمَكَّةَ فَجَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَآهُ سَعْدٌ بَكَى وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمُوتُ بِالأَرْضِ الَّتِي هَاجَرْتُ مِنْهَا قَالَ لاَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُوصِي بِمَالِي كُلِّهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ لاَ قَالَ يَعْنِي بِثُلُثَيْهِ قَالَ لاَ قَالَ فَنِصْفُهُ قَالَ لاَ قَالَ فَثُلُثُهُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت عامر بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ مکہ مکرمہ میں علیل ہوئے اور بعد ازاں ان کے پاس حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ جب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے آپ کو دیکھا تو روتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ایسی جگہ فوت ہو رہا ہوں۔ جہاں سے میں نے ہجرت کی تھی۔ آپ نے ارشاد فرمایا ان شاء اللہ العزیز ایسا نہ ہوگا۔ اور حضرت سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں وصیت کرتا ہوں کہ میرا سب مال اللہ رب العزت کی راہ میں خیرات کیا جائے۔ آپ نے فرمایا تم سارے مال کی وصیت نہ کرو۔ پھر عرض کیا۔ اس مال کا دو تہائی؟ آپ نے فرمایا نہیں دو تہائی بھی صدقہ نہ کرو پھر آپ نے دریافت

وَسَلَّمَ اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ إِنَّكَ أَنْ تَتْرُكَ بَنِيْكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ تَتْرُكَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ۔

فرمایا اس مال کا آدھا حصہ آپ نے فرمایا آدھا بھی نہیں۔ پھر میں نے عرض کیا اس مال کا تہائی حصہ آپ نے فرمایا تہائی مال میں وصیت کرو۔ کیونکہ تہائی مال بھی بہت ہے۔ پھر آپ نے انہیں ارشاد فرمایا۔ آپ کے وارث آپ کے پیچھے امیر اور آسودہ حال رہیں یہ بات اچھی ہے اس سے کہ وہ لوگوں کے محتاج اور دست نگر رہیں۔

۳۳۲ عَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِيْ فَقَالَ أَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِيْ كُلِّهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قَالَ هُمْ أَغْنِيَاءُ قَالَ أَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُ وَأَقُوْلُ حَتّٰى قَالَ أَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ أَوْ كَبِيْرٌ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ بیماری کے ایام میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تم نے کچھ وصیت کی ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں کی ہے۔ آپ نے پوچھا کتنی میں نے عرض کیا میرا سارا مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ آپ نے دریافت فرمایا تم نے اپنی اولاد کے لیے کوئی مال نہ رکھا۔ میں نے عرض کیا میری اولاد امیر ہے محتاج نہیں۔ آپ نے فرمایا دسویں حصہ میں وصیت کرو اسی طرح قیل وقال رہی۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا تہائی مال میں وصیت کرو اور تہائی مال بہت ہے یا بڑا حصہ ہے راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کثیر یا کبیر ارشاد فرمایا۔

۳۳۳ عَنْ سَعْدِ ابْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَرَضِيْ فَقَالَ أَوْصَيْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكَمْ قُلْتُ بِمَالِيْ كُلِّهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قَالَ هُمْ أَغْنِيَاءُ قَالَ أَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زَالَ يَقُوْلُ وَأَقُوْلُ حَتّٰى قَالَ أَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ أَوْ كَبِيْرٌ۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ بیماری کے ایام میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تم نے کچھ وصیت کی ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں کی ہے۔ آپ نے پوچھا کتنی میں نے عرض کیا میرا سارا مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ آپ نے دریافت فرمایا تم نے اپنی اولاد کے لیے کوئی مال نہ رکھا۔ میں نے عرض کیا میری اولاد امیر ہے محتاج نہیں۔ آپ نے فرمایا دسویں حصہ میں وصیت کرو اسی طرح قیل وقال رہی۔ یہاں تک کہ آپ نے فرمایا تہائی مال میں وصیت کرو اور تہائی مال بہت ہے یا بڑا حصہ ہے راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کثیر یا کبیر ارشاد فرمایا۔

۲۲۲ عن سعد بن أبي وقاص قال عادني رسول الله صلى الله عليه وسلم في مرضي فقال أوصيت قلت نعم قال بكم قلت بمالي كله في سبيل الله قال فما تركت لولدك قال هم أغنياء قال أوص بالعشر فما زال يقول وأقول حتى قال أوص بالثلث والثلث كثير أو كبير۔

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ بیماری کے ایام میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تم نے کچھ وصیت کی ہے؟ میں نے عرض کیا ہاں کی ہے۔ آپ نے پوچھا کتنی؟ میں نے عرض کیا میرا سارا مال اللہ کی راہ میں خرچ کیا جائے۔ آپ نے دریافت فرمایا تم نے اپنی اولاد کے لیے کیا مال چھوڑا؟ میں نے عرض کیا میری اولاد غنی ہے محتاج نہیں۔ آپ نے فرمایا دسویں حصہ میں وصیت کرو۔ اسی طرح قیل و قال رہی یہاں تک کہ آپ نے فرمایا تہائی مال میں وصیت کرو اور تہائی مال بہت ہے یا زیادہ ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کثیر یا کبیر لفظ ارشاد فرمایا۔

۲۲۳ عن ابن عباس قال لو غض الناس إلى الربع لأن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الثلث والثلث كثير أو كبير۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ اگر لوگ چوتھائی حصہ تک وصیت میں کم کریں تو یہ انتہائی مناسب ہے کیونکہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تہائی میں وصیت کیجئے اور تہائی بہت ہے یا بڑا ہے (راوی کا بیان ہے کہ آپ نے کثیر یا کبیر فرمایا)

نوٹ: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ثلث یعنی تہائی کو کثیر فرمایا۔ اس سے ثابت ہوا کہ اگر مال کے چوتھائی حصہ میں بھی وصیت کی جائے تو بھی جائز بلکہ بہتر ہے۔

۲۲۴ عن سعد بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم جاءه وهو مريض فقال إنه ليس لي ولد إلا ابنة واحدة فأوصي بمالي كله قال النبي صلى الله عليه وآله وسلم لا قال فأوصي بنصفه قال النبي صلى الله عليه وسلم لا قال فأوصي بثلثه قال الثلث والثلث كثير۔

سیدنا حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے جب کہ آپ علیل تھے حضرت سعد نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری صرف ایک لڑکی ہی ہے اس کے سوا کوئی اولاد نہیں۔ اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے سارے مال میں وصیت کر دوں؟ آپ نے فرمایا اپنے سارے مال میں وصیت نہ کیجئے آپ نے فرمایا آدھے مال میں؟ آپ نے فرمایا۔ آدھے مال میں؟ آپ نے فرمایا آدھے مال میں بھی نہیں۔ آخر میں نے عرض کیا تہائی مال میں وصیت کرنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا تہائی مال میں وصیت کیجئے اور تہائی مال بہت اور کافی ہوتا ہے۔

٣٦٦٨ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ أَبَاهُ اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ سِتَّ بَنَاتٍ وَتَرَكَ عَلَيْهِ دَيْنًا فَلَمَّا حَضَرَ جِدَادُ النَّخْلِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ وَالِدِي اسْتُشْهِدَ يَوْمَ أُحُدٍ وَتَرَكَ دَيْنًا كَثِيرًا فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ يَرَاكَ الْغُرَمَاءُ قَالَ اذْهَبْ فَبَيْدِرْ كُلَّ تَمْرٍ عَلَى نَاحِيَةٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ دَعَوْتُهُ فَلَمَّا نَظَرُوا إِلَيْهِ كَأَنَّمَا أُغْرُوا بِي تِلْكَ السَّاعَةَ فَلَمَّا رَأَى مَا يَصْنَعُونَ أَطَافَ حَوْلَ أَعْظَمِهَا بَيْدَرًا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ أَصْحَابَكَ فَمَا زَالَ يَكِيلُ لَهُمْ حَتَّى أَدَّى اللّٰهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَأَنَا رَاضٍ أَنْ يُؤَدِّيَ اللّٰهُ أَمَانَةَ وَالِدِي وَلَمْ يَنْقُصْ تَمْرَةً وَاحِدَةً۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کے والد غزوۂ احد کے دن شہید ہوئے اور آپ نے اپنے ورثاء میں چھ لڑکیاں چھوڑیں اور ان پر اپنا قرض بھی چھوڑ گئے۔ جب کھجوریں کاٹنے کا وقت آیا تو میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا آپ کو معلوم ہے کہ میرے والد گرامی غزوۂ احد کے دن شہید ہوگئے اور ان کے ذمہ بہت سا قرض ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ کو قرض خواہ دیکھیں۔ آپ نے حضرت جابر سے ارشاد فرمایا تم جاؤ اور ہر قسم کی کھجوروں کا ڈھیر علیحدہ علیحدہ لگاؤ۔ چنانچہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کیا۔ بعد ازاں میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا۔ جب ان لوگوں نے آپ کو اس وقت دیکھا تو وہ اور زیادہ دلیر ہوگئے اور مجھ پر مطالبہ کرنے میں تشدد کرنے لگے۔ جب حضور سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی یہ حالت دیکھی تو آپ نے سب سے بڑے ڈھیر کے اردگرد تین مرتبہ چکر لگائے اور پھر اس پر تشریف فرما ہوگئے اور مجھے حکم فرمایا کہ میں اپنے قرض خواہوں کو آپ کی خدمت اقدس میں حاضر کروں۔ جب سب لوگ حاضر خدمت ہوچکے تو آپ تول تول کر ان لوگوں کو عطا فرمانے لگے۔ آپ نے یہاں تک عطا اور بخشش فرمائی کہ اللہ رب العزت نے میرے والد پر قرض کو ختم فرما دیا۔ اور اتنی برکت ہوئی گویا کہ اس میں سے ایک کھجور بھی کم نہ ہوئی۔ اور میں دل ہی دل میں اس بات پر راضی تھا کہ کسی طرح میرے والد کا قرض ادا ہو جائے تو اچھا ہے۔

فائدہ: مؤلف علیہ الرحمۃ یہاں حدیث ہذا کو اس غرض سے لائے ہیں کہ وصیت اور میراث قرض ادا کرنے کے بعد ہے۔

بَابُ قَضَاءِ الدَّيْنِ قَبْلَ الْمِيرَاثِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ بِخَبَرِ جَابِرٍ فِيهِ

میراث پر قرض ادا کرنا مقدم ہے

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث نقل کرنے والوں نے جو اس حدیث کے الفاظ میں اختلاف کیا ہے اس باب میں اس بات کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

٣٦٢٩ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ أَبَاهُ تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أَبِي تُوُفِّيَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ وَلَمْ يَتْرُكْ إِلَّا مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ وَلَا يَبْلُغُ مَا يُخْرِجُ نَخْلُهُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ دُونَ سِنِينَ فَانْطَلِقْ مَعِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِكَيْ لَا يُفْحِشَ عَلَيَّ الْغُرَّامُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدُورُ بَيْدَرًا بَيْدَرًا فَسَلَّمَ حَوْلَهُ وَدَعَا لَهُ ثُمَّ جَلَسَ عَلَيْهِ وَدَعَا الْغُرَمَاءَ فَأَوْفَاهُمْ وَبَقِيَ مِثْلُ مَا أَخَذُوا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ کے والد گرامی کا انتقال ہوا اور لوگوں کا قرض آپ کے ذمے واجب الادا تھا حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میرا والد فوت ہو گیا اور اس پر لوگوں کا قرض ہے اور وہ کھجوروں کے باغ کی آمدنی کے سوا کچھ چھوڑ کر نہیں گیا اور آمدنی بھی اتنی نہیں کہ اس سے کئی برس تک بھی قرض ادا کیا جا سکے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے ساتھ تشریف لے چلیے تاکہ قرض خواہ مجھ کو زبان درازی نہ کریں۔ یہ سن کر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ ہر ایک ڈھیر پر سے گزرنے لگے اور ہر ایک کے گرد سلام فرمایا۔ بعد ازاں آپ اس کے اوپر تشریف فرما ہو گئے اور آپ نے قرض خواہوں کو بلا کر عطا فرمانا شروع فرمایا۔ ان کا قرض ادا فرما دیا۔ اور اتنا ڈھیر باقی رہ گیا جتنا وہ لے گئے۔

نوٹ: حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک سے اس ڈھیر میں کچھ کمی نہ ہوئی۔ بلکہ جتنا تھا آپ کے قدم مبارک کی برکت سے اتنا ہی رہا۔ اور یہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا۔

[illegible] عن جابر قال توفي عبد الله بن عمرو بن حرام قال وترك دينا فاستشفعت برسول الله صلى الله عليه وسلم على غرمائه أن يضعوا من دينه شيئا فطلب إليهم فأبوا فقال النبي صلى الله عليه وسلم اذهب فصنف تمرك أصنافا العجوة على حدة وعذق ابن زيد على حدة وأصنافه ثم ابعث إلي قال ففعلت فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فجلس في أعلاه أو في أوسطه ثم قال كل للقوم قال فكلت لهم حتى أوفيتهم ثم بقي تمري كأن لم ينقص منه شيء۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام نے وفات پائی اور آپ پر لوگوں کا قرض باقی رہا۔ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تاکہ لوگوں سے کہہ کر قرض میں کچھ تخفیف کرا دیں۔ جب آپ نے انہیں یہ ارشاد فرمایا کہ تم اس بات کی طرف توجہ کرو تو ان لوگوں نے انکار کر دیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے جابر! آپ جائیں اور ہر قسم کی کھجوروں کی الگ الگ کریں یعنی عجوہ کو جو کہ ایک کھجور کی ایک قسم ہے) اور عذق بن زید کو علیحدہ کیجئے اسی طرح دوسری تمام قسموں کو علیحدہ کیجئے اور یہ کام ختم کر کے میرے پاس آدمی بھیجو حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق کیا۔ بعد ازاں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ بیچ والے ڈھیر پر تشریف فرما ہوئے یا اوپر والے پر بیٹھ جانے کے بعد آپ نے ارشاد فرمایا ان لوگوں کو تول کر دیجئے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ان لوگوں کو ناپ ناپ کر دینے لگا۔ یہاں تک کہ میں نے ان کا قرض پورا کر دیا۔ جو کچھ باقی رہ گیا تھا گویا کہ اس میں کچھ بھی کم نہیں ہوا۔

[illegible] عن جابر بن عبد الله قال كان ليهودي على أبي تمر فقتل يوم أحد وترك حديقتين وتمر اليهودي يستوعب ما في الحديقتين فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل لك أن تأخذ العام نصفه وتؤخر نصفه فأبى اليهودي فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل لك أن تأخذ الجداد فآذني

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد نے ایک یہودی سے کھجوریں قرض میں لی تھیں ان کا قرض ادا نہیں ہوا تھا۔ آپ غزوہ احد میں شہید ہو گئے جب آپ فوت ہو گئے تو ان کے دو باغ باقی رہ گئے اور دونوں باغوں کی اس یہودی کی کھجوروں سے زیادہ نہ تھی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے ارشاد فرمایا کیا تم اس قدر مہلت دے سکتے ہو کہ آدھا قرض اس سال اور آدھا قرض دوسرے سال یہودی نے انکار کیا۔ آپ نے حضرت جابر سے پوچھا کیا آپ

فَآذَنْتُهُ فَجَاءَ هُوَ وَ أَبُوبَكْرٍ فَجَعَلَ يَجُدُّ وَ يُكَالُ مِنْ أَسْفَلِ النَّخْلِ وَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوا بِالْبَرَكَةِ حَتَّى وَفَيْنَاهُ جَمِيعَ حَقِّهِ مِنْ أَصْغَرِ الْحَدِيقَتَيْنِ فِيمَا يَحْسِبُ عَمَّارٌ ثُمَّ أَتَيْتُهُمْ بِرُطَبٍ وَ مَاءٍ فَأَكَلُوا وَ شَرِبُوا ثُمَّ قَالَ هٰذَا مِنَ النَّعِيمِ الَّذِي تُسْأَلُونَ عَنْهُ۔

کھجوریں کاٹنے کے وقت مجھے مطلع کر سکتے ہیں۔ میں نے کٹائی کے وقت عرض کیا۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ناپ تول کر کھجور کے نیچے سے عطا فرمانا شروع کیا۔ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم برکت ہونے کے لیے دعا فرما رہے تھے۔ یہاں تک کہ اس کا سارا حق ہمارے کی طرف سے سب چھوٹے باغ میں سے پورا کر دیا گیا اور بڑا باغ سالم بچ رہا یہ برکت تھی حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بعد ازاں میں نے ان کی خدمت اقدس میں تازہ کھجوریں اور پینے کا پانی پیش کیا۔ جب سب کھا پی چکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ وہ نعمت ہے جس کے متعلق تم سے سوال کیا جائے گا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ تُوُفِّيَ أَبِي وَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَعَرَضْتُ عَلَى غُرَمَائِهِ أَنْ يَأْخُذُوا الثَّمَرَةَ بِمَا عَلَيْهِ فَأَبَوْا وَلَمْ يَرَوْا فِيهِ وَفَاءً فَأَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ قَالَ إِذَا جَدَدْتَهُ فَوَضَعْتَهُ فِي الْمِرْبَدِ فَآذِنِّي فَلَمَّا جَدَدْتُهُ وَ وَضَعْتُهُ فِي الْمِرْبَدِ أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ وَ مَعَهُ أَبُوبَكْرٍ وَ عُمَرُ فَجَلَسَ عَلَيْهِ وَ دَعَا بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ قَالَ ادْعُ غُرَمَاءَكَ فَأَوْفِهِمْ قَالَ فَمَا تَرَكْتُ أَحَدًا لَهُ عَلَى أَبِي دَيْنٌ إِلَّا قَضَيْتُهُ وَ فَضَلَ لِي ثَلَاثَةَ عَشَرَ وَسْقًا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَضَحِكَ وَ قَالَ ائْتِ

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد کا انتقال ہوا اور ان پر لوگوں کا قرض تھا میں نے اپنے باپ کے قرض خواہوں کو بلا کر کھجوریں دکھلائیں اور ان سے کہا اس قرض کے بدلے یہ کھجوریں لے لیں انہوں نے انکار کر دیا کیونکہ انہیں وہ مقدار تھوڑی نظر آئی۔ حضرت جابر فرماتے ہیں کہ میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے یہ بات آپ کی خدمت اقدس میں عرض کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا جب تم کھجوریں توڑ لو اور انہیں مربد میں جمع کر دو تو اس وقت مجھے مطلع کر دینا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے کھجوریں جھاڑیں اور انہیں زمین میں جمع کیا تو میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا بعد ازاں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور سیدنا حضرت ابوبکر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما آپ کے ہمراہ تھے سو تشریف لا کر اس پر بیٹھ گئے۔ اور برکت کی دعا فرمائی۔ بعد ازاں ارشاد فرمایا۔ اپنے قرض خواہوں کو بلا لیجئے اور اس میں سے انہیں دیجئے۔ حضرت

أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَلْتُخْبِرْهُمَا ذٰلِكَ
فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُمَا
فَقَالَا قَدْ عَلِمْنَا إِذْ صَنَعَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا
صَنَعَ أَنَّهُ
سَيَكُونُ
ذٰلِكَ۔

جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جن جن شخص کا قرض میرے
ذمے باقی تھا میں نے سب کا قرض ادا کر دیا اور کسی کا
باقی نہ رکھا اور میرے پاس تیرہ وسق باقی بچ رہے۔ میں
نے اس بات کا تذکرہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
میں کیا آپ یہ بات سن کر ہنسے اور ارشاد فرمایا۔ جاؤ
اور حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بھی جا کہہ دو۔ پھر میں ان
کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور ان حضرات کو اس
امر کی اطلاع کی۔ دونوں نے ارشاد فرمایا جو کچھ حضور پر نور
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تھا ہمیں معلوم ہو گیا تھا
کہ اس کا نتیجہ یہی ہونے والا ہے

نوٹ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث پاک میں اختلاف لفظی ہے۔

بَابُ إِبْطَالِ الْوَصِيَّةِ لِلْوَارِثِ

وارث کے لیے وصیت کرنا باطل اور ناجائز ہے

٣٦٤٢ عَنْ عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ قَالَ خَطَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ وَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ۔

سیدنا حضرت عمرو بن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت نے ہر حقدار کو اس کا حق عنایت فرمایا ہے اور وارث کے لیے وصیت جائز نہیں۔

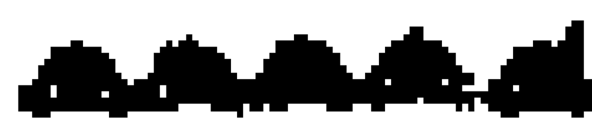
نوٹ: یعنی اس مال میں اللہ رب العزت نے وارث کے حق کو مقرر فرمایا لہٰذا وصیت کر کے مزید دلانا اچھا نہیں کیونکہ اس طرح دوسروں کی حق تلفی ہوتی ہے۔

٣٦٤٣ عَنِ ابْنِ خَارِجَةَ أَنَّهُ شَهِدَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ النَّاسَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَإِنَّهَا لَتَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَإِنَّ لُعَابَهَا لَيَسِيلُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي خُطْبَتِهِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ قَسَمَ لِكُلِّ إِنْسَانٍ قِسْمَهُ مِنَ الْمِيرَاثِ فَلَا يَجُوزُ لِوَارِثٍ وَصِيَّةٌ۔

سیدنا حضرت ابن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ لوگوں کو اپنی سواری پر خطبہ فرما رہے تھے اور وہ سواری جگالی کر رہی تھی۔ اور اس کے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی۔ پھر آپ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کا حق تقسیم فرما دیا ہے جو کچھ حصہ تھا۔ اس کا میراث میں اب جائز نہیں کہ کوئی شخص وارث کے لیے وصیت کرے۔

[illegible] عن ابن خارجة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الله عز اسمه قد أعطى كل ذي حق حقه ولا وصية لوارث.

حضرت ابن خارجہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کا حصہ مقرر کر دیا۔ کسی وارث کے لیے وصیت کی اجازت نہیں۔



باب إذا أوصى لعشيرته الأقربين

جب کوئی شخص اپنے قریبی رشتہ داروں کو وصیت کرے تو کس طرح کرے

[illegible] عن أبي هريرة قال لما نزلت وأنذر عشيرتك الأقربين دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم قريشا فاجتمعوا فعم وخص فقال يا بني كعب بن لؤي يا بني مرة بن كعب يا بني عبد شمس ويا بني عبد مناف ويا بني هاشم ويا بني عبد المطلب أنقذوا أنفسكم من النار ويا فاطمة أنقذي نفسك من النار فإني لا أملك لكم من الله شيئا غير أن لكم رحما سأبلها ببلالها

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیں تو اس وقت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے قریش کو بلایا اور آپ کے بلانے سے سب لوگ جمع ہو گئے آپ نے پہلے عام لوگوں کو ڈرایا اور پھر اس کے بعد اپنے خاص ملنے والوں کو ڈرایا اور ارشاد فرمایا اے کعب بن لوی کی اولاد والو اے عبد شمس کے رشتے والو اور عبد مناف کے قبیلے والو اے ہاشمی لوگو اے عبدالمطلب کے بیٹو تم سب اپنے آپ کو دوزخ کی آگ میں سے نکالو پھر خصوصاً اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو فرمایا اے فاطمہ اپنے آپ کو آگ کے عذاب سے بچاؤ میں تمہیں عذاب الٰہی سے بچانے کا مالک نہیں ہاں البتہ رشتے کی وجہ سے جو تمہارا حق ہے میں اسے تر و تازہ کروں گا۔

[illegible] عن موسى بن طلحة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بني عبد مناف اشتروا أنفسكم

سیدنا حضرت موسیٰ بن طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عبد مناف کی اولاد چھڑاؤ اپنی جانوں کو اپنے رب سے

مِنْ رَبِّكُمْ إِنِّي لاَ أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ لاَ أَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا وَلَكِنْ بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ رَحِمٌ أَنَا بَالُّهَا بِبِلاَلِهَا۔

میں اللہ سے تمہیں چھڑانے کا مالک نہیں اور اے بنو عبد المطلب تم اپنی جانوں کو اپنے رب سے بچا لو میں اللہ سے تمہیں چھڑانے کا مالک نہیں۔ لیکن مجھ میں اور تم میں ایک رشتہ داری کا واسطہ ہے اور میں اسے تر و تازگی سے ملاؤں گا۔

٣٦٤٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ لاَ أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لاَ أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لاَ أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لاَ أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ لاَ أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے قریبی رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیے تو آپ نے حکم کے مطابق اس کی تعمیل فرمائی اور لوگوں کو ارشاد فرمایا اے قریش کی جماعت والو تم اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے بچاؤ میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا اے بنو عبد المطلب! میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔

اے عباس بن عبد المطلب! میں تمہیں کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔

اے صفیہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی پھوپھی! میں تمہیں کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔

اے محمد مصطفیٰ کی بیٹی فاطمہ تم مجھ سے جو چاہو مانگ لو میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔

٣٦٤٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ نَزَلَتْ عَلَيْهِ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الأَقْرَبِينَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ مِنَ اللَّهِ لاَ أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لاَ أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے قریبی رشتہ داروں کو اللہ کے عذاب سے ڈرائیے تو آپ نے حکم کے مطابق اس کی تعمیل فرمائی اور لوگوں کو ارشاد فرمایا۔ اے قریش کی جماعت والو تم اپنے آپ کو اللہ کے عذاب سے بچاؤ۔ میں اللہ تعالیٰ سے تمہیں کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔

...شَيْئًا يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا عَبَّاسُ ابْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللّٰهِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتِ لَا أُغْنِي عَنْكِ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا۔

اے بنو عبدالمطلب! میں تمہیں اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔ اے عباس بن عبدالمطلب! میں تمہیں کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔ اے صفیہ اللہ تعالیٰ کے رسول کی پھوپھی! میں تمہیں کچھ بھی اللہ تعالیٰ سے بے نیاز نہیں کر سکتا۔ اے محمد مصطفیٰ کی بیٹی فاطمہ! تم مجھ سے جو مانگو میں تمہیں، اللہ تعالیٰ سے کچھ بھی بے نیاز نہیں کر سکتا۔

عَنْ عَائِشَةَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ يَا صَفِيَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا سَلُونِي مِنْ مَالِي مَا شِئْتُمْ۔

ترجمہ اوپر گزر چکا ہے لیکن اس روایت میں من مالی کا لفظ زیادہ ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ میرے مال میں سے تم جو کچھ طلب کرو میں دے سکتا ہوں

نوٹ: رشتہ داروں کے لیے وصیت کرنے کا باب ختم ہوا اور اس سے معلوم ہوا کہ رشتہ داروں کے لیے وصیت یہ ہے کہ انہیں اللہ کے عذاب سے ڈرایا جائے۔

إِذَا مَاتَ الْفُجَاءَةَ هَلْ يُسْتَحَبُّ لِأَهْلِهِ أَنْ يَتَصَدَّقُوا عَنْهُ

اگر کوئی شخص فوت ہو جائے تو اس کے وارثوں کو اس کی طرف سے صدقہ کرنا مستحب ہے یا نہیں اس باب میں اس کا بیان ہے

عَنْ عَائِشَةَ رض أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ نَفْسُهَا وَإِنَّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَتَصَدَّقَ عَنْهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میری والدہ کا اچانک انتقال ہو گیا مجھے معلوم ہے کہ اگر وہ گفتگو کر سکتیں تو البتہ خیرات کرتیں تو کیا میں اپنی والدہ کی طرف سے خیرات اور صدقہ کر دوں؟ آپ نے فرمایا ہاں چنانچہ اس نے اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کیا۔

٣٦٨٠- عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيلَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ خَرَجَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ وَحَضَرَتْ أُمَّهُ الْوَفَاةُ بِالْمَدِينَةِ فَقِيلَ لَهَا أَوْصِي فَقَالَتْ فِيمَ أُوصِي الْمَالُ مَالُ سَعْدٍ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ يَقْدَمَ سَعْدٌ فَلَمَّا قَدِمَ سَعْدٌ ذُكِرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ يَنْفَعُهَا أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَقَالَ سَعْدٌ حَائِطُ كَذَا وَكَذَا صَدَقَةٌ عَنْهَا لِحَائِطٍ سَمَّاهُ

سیدنا حضرت سعید بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے اپنے والد محترم سے سنا آپ نے اپنے دادا سعید بن سعد سے سنا کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کسی جنگ میں نکلے اور آپ کی والدہ مدینہ منورہ میں تھیں وہ فوت ہونے لگیں کسی نے عرض کیا کچھ وصیت فرما دیجیے۔ آپ نے فرمایا میں سعد کے مال میں کیا وصیت کروں۔ وہ وفات پا چکی تھیں۔ جب حضرت سعد تشریف لائے تو لوگوں نے حضرت سعد کے روبرو یہ ذکر کیا تو آپ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا اگر میں اپنی والدہ کی طرف سے کچھ صدقہ کروں تو کیا انہیں کچھ نفع پہنچے گا یا نہیں تو آپ نے فرمایا۔ ہاں پہنچے گا۔ اس وقت حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کھجور کا باغ کا نام لے کر فرمایا کہ میں نے اپنی والدہ کی طرف سے صدقہ کر دیا۔

فَضْلُ الصَّدَقَةِ عَنِ الْمَيِّتِ

میت کی طرف سے صدقہ کرنے کی فضیلت

٣٦٨١- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلَّا مِنْ ثَلَاثَةٍ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ وَعِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ وَوَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے ہاں مگر تین چیزوں کا فائدہ جاری رہتا ہے۔ اول صدقہ جاریہ دوسرا وہ علم جس کے سبب سے دوسرے لوگوں کو فیض پہنچا تیسرے نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرے۔

نوٹ:۔ صدقہ جاریہ جیسے مسجد، تالاب، مسافرخانہ وغیرہ جس کا ثواب آدمی کو ہمیشہ پہنچتا رہتا ہے۔

٣٦٨٢- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا وَلَمْ يُوصِ فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میرا باپ مر گیا ہے اور مال بھی چھوڑ گیا ہے لیکن وصیت نہیں کی اگر میں اس کی طرف سے صدقہ دوں تو اس کے لیے صدقہ کفارہ اور نجات ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا ہاں ہو سکتا ہے۔

٣٦٨٣- عَنِ الشَّرِيدِ بْنِ سُوَيْدٍ الثَّقَفِيِّ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ إِنَّ أُمِّي أَوْصَتْ أَنْ تُعْتَقَ عَنْهَا رَقَبَةٌ وَإِنَّ عِنْدِي جَارِيَةً نُوبِيَّةً أَفَيُجْزِئُ عَنِّي

سیدنا حضرت شرید بن سوید ثقفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا کہ میری والدہ نے ایک غلام آزاد کرنے کی وصیت کی تھی اور میرے پاس ملک حبش کی ایک لونڈی ہے۔ کیا اگر میں اس لونڈی کو

أَنْ أُعْتِقَهَا عَنْهَا قَالَ ائْتِنِي بِهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ رَبُّكِ قَالَتْ اللّٰهُ قَالَ مَنْ أَنَا قَالَتْ أَنْتَ رَسُولُ اللّٰهِ قَالَ فَأَعْتِقْهَا فَإِنَّهَا مُؤْمِنَةٌ۔

اس کی طرف سے آزاد کروں تو یہ میرے لیے جائز ہے۔ آپ نے فرمایا اس لونڈی کو میرے پاس لے کر آؤ۔ بعد ازاں میں اس لونڈی کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گیا۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا تیرا رب کون ہے۔ اس نے عرض کیا میرا رب اللہ ہے۔ پھر آپ نے اس سے دریافت فرمایا میں کون ہوں۔ اس نے عرض کیا آپ اللہ جل شانہ کے رسول ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس کو آزاد کر دو کیونکہ یہ ایمان والی ہے۔

نوٹ: حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ جو شخص اللہ رب العزت کو اپنا رب اور معبود کہے اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دے وہ شخص مسلمان ہے بشرطیکہ وہ دوسرے ارکان اسلام کا انکار نہ کرے اور جہاں تک ہوسکے مسلمانوں کے ساتھ رعایت کرے۔

[illegible] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَلَمْ تُوصِ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور وہ کچھ وصیت کر کے نہیں گئیں کیا میں اس کی طرف سے خیرات اور صدقہ کروں؟ آپ نے فرمایا ہاں صدقہ کر۔

[illegible] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أُمِّي تُوُفِّيَتْ أَفَيَنْفَعُهَا إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَإِنَّ لِي مَخْرَفًا فَأُشْهِدُكَ أَنِّي قَدْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَنْهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ کسی شخص نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہے کیا اگر اس کی طرف سے کچھ صدقہ دیا جائے تو اسے اس خیرات کا فائدہ ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں ہوگا۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ایک باغ ہے وہ باغ میں نے اس کی طرف سے صدقہ کیا اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس پر گواہ رہیں۔

[illegible] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ أَفَيُجْزِئُ عَنْهَا أَنْ أُعْتِقَ عَنْهَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ان کے ذمے ایک نذر ہے کیا میں ان کی طرف سے غلام آزاد کر سکتا ہوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا

قَالَ الْمُعْتِقُ عَنْ اَبِيْهِ

اپنے والد کی طرف سے غلام آزاد کیجئے۔

نوٹ: یعنی اس نے ایک غلام آزاد کرنے کی نذر مانی تھی اس لیے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس کی طرف سے غلام آزاد کرو۔

۳۶۸۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کا مسئلہ پوچھا جو آپ کی والدہ کے ذمہ تھی اور وہ ادائیگی سے قبل فوت ہو چکی تھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے اپنی ماں کی طرف سے ادا کرو۔

۳۶۹۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کا مسئلہ پوچھا جو آپ کی والدہ کے ذمہ تھی اور وہ ادائیگی سے قبل فوت ہو چکی تھیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے اپنی ماں کی طرف سے ادا کرو۔

۳۶۹۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کا مسئلہ پوچھا جو آپ کی والدہ کے ذمہ تھی اور وہ اس کی ادائیگی سے قبل فوت ہو چکی تھیں آپ نے ارشاد فرمایا اسے اپنی ماں کی طرف سے ادا کرو۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى سُفْيَانَ

سفیان پر واقع ہونے والے اختلاف کا بیان

۳۶۹۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے نذر کے متعلق فتویٰ دریافت فرمایا اور وہ نذر حضرت سعد بن عبادہ کی والدہ ماجدہ کے ذمہ تھی اور وہ اس نذر کو ادا کرنے سے قبل وفات پا چکی تھیں (جب حضرت سعد نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس امر کا تذکرہ فرمایا تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس نذر کو اپنی والدہ کی طرف سے ادا کرو۔

۳۶۹۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّهُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

قَالَ مَاتَتْ أُمِّي وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَنِي أَنْ أَقْضِيَهُ عَنْهَا۔

کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے کہ میری والدہ کا انتقال ہو گیا اور ان کے ذمے نذر تھی میں نے اس کے متعلق حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ تم اس نذر کو اپنی والدہ ماجدہ کی طرف سے ادا کر دو۔

۳۶۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ لَمْ تَقْضِهِ قَالَ اقْضِهِ عَنْهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میری والدہ کا انتقال ہو گیا اور ان کے ذمے نذر تھی جو انہوں نے ادا نہیں کی آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس نذر کو اپنی والدہ ماجدہ کی طرف سے ادا کرو۔

۳۶۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ وَلَمْ تَقْضِهِ قَالَ اقْضِهِ عَنْهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہیں اور ان کے ذمے نذر باقی رہ گئی ہے جسے وہ ادا کر کے نہیں گئیں آپ نے فرمایا کہ تم نذر کو انکی طرف سے ادا کر دو۔

۳۶۶ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ۔

سیدنا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہیں کیا میں اس کی طرف سے کچھ خیرات کر دوں۔ آپ نے فرمایا ہاں کر دیں میں نے عرض کیا کونسے صدقے کا ثواب سب سے زیادہ ہے۔ آپ نے فرمایا کہ پانی پلانے کا ثواب سب سے بڑھ کر ہے۔

۳۶۷ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ۔

سیدنا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا صدقہ افضل ہے آپ نے ارشاد فرمایا پانی پلانا۔

نوٹ: ایسی جگہ جہاں پانی کی شدید قلت ہو وہاں تالاب بنوانا یا نہر لانا یا کنواں کھودنا دوسرے صدقات سے ثواب میں افضل اور بڑھ کر ہے کیونکہ پانی سے سب کی زندگی ہے۔

۳۶۶۸ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ أَنَّ أُمَّهُ مَاتَتْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ أَفَأَتَصَدَّقُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ سَقْيُ الْمَاءِ فَتِلْكَ سِقَايَةُ سَعْدٍ بِالْمَدِينَةِ۔

سیدنا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری والدہ فوت ہو گئی ہے۔ کیا میں اس کی طرف سے کچھ خیرات اور صدقہ کروں۔ آپ نے فرمایا ہاں کیجئے حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا۔ ثواب کے لحاظ سے کونسا صدقہ افضل ہے۔ آپ نے فرمایا پانی پلانا۔ تو ابھی تک مدینہ منورہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہی کی سبیل ہے۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْوِلَايَةِ عَلٰى مَالِ الْيَتِيْمِ

یتیم کے مال کا والی ہونے کی ممانعت کے بیان میں

۳۶۶۹ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ إِنِّي أَرَاكَ ضَعِيفًا وَإِنِّي أُحِبُّ لَكَ مَا أُحِبُّ لِنَفْسِي لَا تَأَمَّرَنَّ عَلَى اثْنَيْنِ وَلَا تَوَلَّيَنَّ عَلٰى مَالِ يَتِيمٍ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا اے ابوذر میں آپ کو ضعیف دیکھتا ہوں اور میں تمہارے لیے وہ چاہتا ہوں جو اپنے نفس کے لیے چاہتا ہوں کبھی بھی دو آدمیوں پر سرداری نہ کرنا اور یتیم کے مال کا والی نہ ہونا۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ مال یتیم کی سرداری اور امارت سے پرہیز کرنا چاہیئے خصوصاً ایسا شخص جو اس اہم کام کو نبھانے کی طاقت نہ رکھے۔

مَا لِلْوَصِيِّ مِنْ مَالِ الْيَتِيْمِ إِذَا قَامَ عَلَيْهِ

کیا یتیم کے مال سے وصی کو بھی کچھ مل سکتا ہے؟ جب کہ وہ اس مال پر مقرر ہو

۳۶۷۰ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي فَقِيرٌ لَيْسَ لِي شَيْءٌ وَلِي يَتِيمٌ قَالَ كُلْ مِنْ مَالِ يَتِيمِكَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میں فقیر ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں۔ اور میرے پاس یتیم بھی ہے۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا کہ تم مال یتیم میں سے کھا لیا کرو۔ لیکن اسراف

غَيْرَ مُسْرِفٍ وَّلَا مُبَادِرٍ وَّلَا مُتَأَثِّلٍ

اور فضول خرچی کرکے کھانا حق نہ کھانا اور اپنے لیے مال جمع نہ کرنا۔

١ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتِيْمِ اِلَّا بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ وَاِنَّ الَّذِيْنَ يَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا اَلْاٰيَةَ قَالَ اجْتَنَبَ النَّاسُ مَالَ الْيَتِيْمِ وَطَعَامَهُ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْيَتٰمٰى قُلْ اِصْلَاحٌ لَّهُمْ خَيْرٌ اِلٰى قَوْلِهٖ لَاَعْنَتَكُمْ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس وقت یہ آیت شریفہ نازل ہوئی ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما الخ (اور یتیم کے مال کے نزدیک تک بھی نہ پھٹکو سوائے بہتر اور احسن طریقہ سے اور جو لوگ یتیموں کے مال ناحق کھاتے ہیں وہ فقط اپنے پیٹوں میں آگ ہی بھرتے ہیں) ان آیات کو سن کر لوگ ڈر گئے اور مال یتیم سے کنارہ کشی کرنے لگے اور یتیم کے کھانے سے بھی خود کو روکنے لگے لیکن مسلمانوں پر یہ بہت مشکل اور کٹھن ہو گئی آخرکار لوگوں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس امر کی شکایت کر دی بعد ازاں اللہ جل شانہ نے یہ آیت نازل فرمائی ویسئلونک عن الیتامی قل اصلاح لھم خیر یعنی اللہ تعالیٰ کے قول لاعنتکم تک یعنی لوگ یتیموں کے بارے میں دریافت کرتے ہیں۔ آپ کہہ دیں ارشاد فرمائیں کہ ان کی اصلاح بہتر ہے۔ اگر تم ان کا خرچ ملا کر رکھو تو وہ تمہارے بھائی ہیں اور اللہ تعالیٰ خرابی کرنے والے اور اصلاح کرنے والے کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتا تو وہ تمہیں مشکل میں ڈال دیتا اللہ رب العزت زبردست تدبیر والا ہے:

نوٹ: ا۔ یتیم کے مال کے قریب تک نہ جاؤ ہاں مگر جس طریقہ سے بہتر ہو یعنی اس مال کو سنوارنے تو اس میں کوئی مضائقہ اور حرج نہیں۔

۲۔ یتیموں کے حق اور ان کے مال کے بارے میں پہلے تنبیہ نازل ہوئی کہ جس شخص نے ان کا مال کھایا اس نے اپنے پیٹ میں آگ بھری اور جو لوگ یتیموں کو رکھنے والے تھے وہ ان کے مال اور خرچ کھانے پینے کا سامان وغیرہ الگ رکھنے لگے کہ ہمارے خرچ میں کوئی چیز نہ آئے۔ بعد ازاں جب یہ مشکل درپیش ہوئی کہ ایک چیز یتیم کے لیے تیار کی گئی اور ان کے کام میں نہ آئی تو سڑ گیا ضائع ہو گئی۔ اس حکم کے پیش نظر یہ حکم ہوا کہ ان کا خرچ ملا کر رکھو تو کوئی مضائقہ اور حرج نہیں۔ تا کہ ایک وقت میں ان کی چیز خود استعمال کرے تو

دوسرے شخص اپنی چیز ان کے کام میں لائے لیکن اس میں بھی اصلاح کی نیت ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نیتوں کو دیکھتا ہے (موضح قرآن)۔

۳۷۰۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ اِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا قَالَ كَانَ يَكُوْنُ فِيْ حَجْرِ الرَّجُلِ الْيَتِيْمُ فَيَعْزِلُ لَهٗ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ وَاٰنِيَتَهٗ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ فَاَحَلَّ لَهُمْ خُلْطَتَهُمْ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس آیت پاک کے شان نزول اور بیان میں مروی ہے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا یعنی جو لوگ یتیموں کے مال ظلم سے کھاتے ہیں الخ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اس آیت شریفہ کے نازل ہونے کے بعد جس شخص کی پرورش و کفالت میں یتیم تھا اس نے اس یتیم کا کھانا پینا برتن وغیرہ سب الگ کر دیئے اور آخر یہ بات مسلمانوں پر مشکل ہو گئی اس وقت اللہ رب العزت نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی وَاِنْ تُخَالِطُوْهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِي الدِّيْنِ یعنی اگر تم ان کا خرچ ملا کر رکھو تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پھر اللہ رب العزت نے انہیں اجازت عطا فرمائی کہ وہ اپنے کھانے میں یتیموں کا مال شامل کر لیں۔

اِجْتِنَابُ اَكْلِ مَالِ الْيَتِيْمِ

یتیم کا مال کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے

۳۷۰۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هِيَ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالشُّحُّ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبَا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّيْ يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الخ الموصية۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان کو سات چیزیں ہلاکت میں ڈالتی ہیں ان سے بچو کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ سات اشیاء کون سی ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کسی کو اللہ کا شریک بنانا۔ جادو کرنا کسی ایسے نفس کا قتل کرنا جس کا قتل کرنا اللہ نے حرام فرمایا ہے ہاں مگر وہ کسی حق کے سبب قتل کیا جائے تو کوئی مضائقہ نہیں، سود کھانا، مال یتیم کھانا، لڑائی کے وقت پیٹھ پھیرنا زنا کی تہمت لگانا ایسی پاک دامن عورتوں کو جو بری باتوں سے بے خبر ہیں اور ایمان دار ہیں۔